☆☆ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ ☆☆

30 لاکھ فرزندان توحید کا روح پرور عالمی اجتماع

شیرواں ضلع اعظم گڑھ کی وادئی نور کا سفر

☆ پورے علاقے پر 3 دن تک اللہ تعالیٰ کے نور اور برکت کی مسلسل بارش ہوتی رہی ☆

﴿بحوالہ روز نامہ راشٹریہ سہارا دہلی﴾ اللہ تعالیٰ کے نیک اور نیک بننے کی دلی تمنا رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید کو ایک مقام پر اپنے پالنے والے کے ذکر میں اور پورے خشوع وخضوع کے ساتھ اس کی عبادت وریاضت میں مشغول ومعروف دیکھ کر دل ودماغ، نیکی للّٰہیت اور خدا کی رضا کیلئے اچھے کام کرنے کے ذوق وشوق کی ایک شمع فروزاں اور جذبہ فراواں سے منور ہو جاتا ہے۔ ضلع اعظم گڑھ کے مشہور قصبہ سرائے میر سے متصل موضع شیراں کے ایک چٹیل میدان لیکن وادی غیر ذی زرع کے تقریباً 7 کلومیٹر رقبے میں خیموں کا ایک شہر آباد کر دیا گیا تھا جس پر اللہ تعالیٰ کے انوار واکرام کی بارش ہو رہی تھی یہاں منتظمین اجتماع نے ضرورت کی ہر چیز مہیا کی تھی۔ مہمانان کرام کیلئے مفت چائے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کھانے کے ہوٹل بڑی تعداد میں خیموں میں بنائے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے اللہ کے بندوں کو کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی، لحاف، گدے، سوئٹر، چادر، دری، ہر جگہ وافر مقدار میں مل رہی تھی۔ جہاں بیس سے تیس لاکھ لوگ اکٹھا ہوں وہاں کروڑوں روپئے کی خریداری معمولی بات ہے، چنانچہ پورے علاقے میں اللہ کی برکتوں اور عنایتوں کی بارش ہو رہی تھی۔ علاقے کے لوگوں نے جہاں خدا کے مہمانوں کی خدمت کرکے ثواب کمایا وہیں کروڑوں روپئے بھی کمائے۔ جو اس امر کا پختہ ثبوت ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کا صلہ جلد از جلد ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کیلئے نیک کام کرنا ضروری ہے۔

وادئی نور میں ٹریفک کا انتظام ہزاروں نوجوانوں نے سنبھال رکھا تھا، کم وبیش تیس لاکھ کے مجمع کو منظم طریقے سے اجتماع گاہ تک پہنچانے کیلئے اسے کنٹرول کرنا دشوار گزار کام تھا جو انتظامیہ اور ٹریفک پولس کے بس کا نہیں تھا اس اجتماع میں مسلم نوجوان بڑی تعداد میں ذوق کے ساتھ شرکت کیلئے آئے تھے۔ شرکاء نظم وضبط کی پابندی کر رہے تھے۔ تبلیغی جماعت کے ایک ذمہ دار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اجتماع کے دوسرے روز محتاط اندازے کے مطابق بتایا کہ تقریباً 22 لاکھ فرزندان توحید اجتماع گاہ میں موجود ہیں۔ اس دوران بڑے بڑے قافلے اجتماع گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔ سرائے میر بازار میں جن لوگوں کو صحیح اندازہ نہیں تھا یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ موضع شیراں کے اس اجتماع میں ایک کروڑ سے زیادہ لوگ آ گئے ہیں اور یہ جماعت کا اب تک کا سب سے بڑا اجتماع ہے۔ بہرحال اتنی بڑی تعداد میں آئے ہوئے لوگوں کا حسن وخوبی کے ساتھ انتظام کرنا ایک بڑا کارنامہ ہے جس کیلئے شیرواں، سرائے میر، اہل اعظم گڑھ اور مئو ومبئی کے دیندار اور اہل ثروت افراد کی تعریف کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اہل اعظم گڑھ نے مہمان نوازی اور حسن انتظام کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

شہری انتظامیہ کے ایکسٹرا مجسٹریٹ، کلکٹریٹ اعظم گڑھ ناگیند ناتھ ترویدی، تحصیلدار پھولپور (متصل سرائے میر) مدن چندر دوبے، نائب تحصیلدار نظام آباد (پھریہا کے قریب) شیتلا پرساد نیز اُپ ضلع مجسٹریٹ نظام آباد تحصیل اور ریونیو انسپکٹر اور ان کے عملہ نے اجتماع کے انتظام وانصرام میں بھرپور مدد کی، جہاں بھی کوئی دقت آئی اسے دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کی اور بیشتر موقع پر کیمپ میں موجود رہے۔ ابو عاصم اعظمی ایم پی اپنے پورے اسٹاف کے ساتھ سرگرم کار دیکھے گئے انہوں نے اجتماع شروع ہونے سے پہلے ہی وہاں کے انتظامات میں تعاون بھی دیا اور صورت حال کا بار بار جائزہ بھی لیتے رہے۔ انہوں نے مہمانان کرام کی خدمت اور کھانے کے انتظام کیلئے ایک الگ کیمپ قائم کر رکھا تھا۔

مرکز نظام الدین دہلی کے 35 سالہ نوجوان مولانا محمد صاحب کی پرسوز اور پرگداز دعا کے ساتھ 3 روزہ تبلیغی اجتماع 31 دسمبر بروز پیر دوپہر ساڑھے بارہ بجے کے قریب اختتام کو پہنچا۔ انہوں نے اپنی دعا میں مسلمانانِ عالم کی خیر وفلاح وصلاح اور انہیں آلام ومصائب سے محفوظ و مامون رکھنے کی دعا کی، لاکھوں افراد ایک ساتھ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے جس کے بعد چشم حیرت نے یہ عجیب وغریب منظر بھی دیکھا کہ کئی لاکھ افراد ایک ساتھ انتہائی منظم اور باوقار انداز میں اجتماع گاہ سے باہر کئی کلو میٹر کی مسافت پا پیادہ طے کر رہے ہیں اس بھاری قافلے کو بھی بہت اچھے ڈھنگ سے کنٹرول کیا گیا، منتظمین بہترین انتظام وانصرام کے باوجود لاؤڈ اسپیکر سے بار بار اعلان کر رہے تھے ''ہمیں یقین ہے کہ ہم بہتر ڈھنگ سے آپ کی خدمت نہیں کر سکے جس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں۔''

اللہ کے نیک بندوں کیلئے جگہ کم نہ پڑ جائے ایک بہت بڑے رقبے میں فصل نہیں بوئی گئی تھی۔ مہمانوں کی آمد ورفت کیلئے کھڑنجہ بچھا دیا گیا تھا نہر پر عارضی پل بنائے گئے تھے۔ اجتماع گاہ تک پہنچنے کیلئے شیرواں سے سرائے میر تک مین روڈ سے کئی راستے بنائے گئے تھے۔ میں اجتماع میں 3 دن تک رہا۔ اس اجتماع کے پہلے اور دوسرے دن شب وروز اور آخری دن صبح کے وقت ہر راستہ سرائے میر کی طرف آرہا تھا۔ قریبی مواضعات کے لوگ ابتدائی دو دنوں کے دوران آتے جاتے رہے جتنے لوگ اجتماع گاہ سے نکل رہے تھے اس سے ہزاروں گنا زیادہ لوگ بسوں، کاروں، موٹر سائیکلوں کے ذریعہ اور پیدل اجتماع گاہ میں داخل ہو رہے تھے جسے تیار کرنے میں کئی ماہ کا عرصہ لگ گیا تھا۔ تاحد نگاہ اہل ایمان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آرہا تھا پورا علاقہ (وادئی ذی زرع) وادئی نور میں تبدیل ہو گیا تھا۔ امیر وغریب، رئیس وفقیر کوئی فرق نہیں رہ گیا تھا۔ نمازوں میں صف در صف سب کندھے سے کندھے ملائے کھڑے تھے، عالم یہ تھا کہ ریاستی وزیر نسیم الدین صدیقی اس وادئی نور میں ایک عام جگہ پر نماز پڑھ کر چلے گئے، شعیب اختر سے ملتی جلتی شکل کے کسی شخص کو اصلی شعیب اختر سمجھ لیا گیا ممکن ہے وہ اصلی شعیب اختر ہی رہے ہوں۔ جاڑے کا بستر اور سامان سر پر اٹھائے یا کندھے پر لٹکائے لوگوں کے جوق در جوق اجتماع گاہ کی طرف آنے کا منظر بڑا روح پرور تھا، انسانوں کا سیل رواں تھا جو چاروں طرف دیکھا جا سکتا تھا۔

اجتماع کے ترجمان شریف احمد وکیل ایڈوکیٹ نے بتایا کہ رضا کار چاق وچوبند ہیں اور اپنے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، شریف صاحب اجتماع کی تیاریوں کے سلسلے میں کئی ماہ سے یہاں چارج لئے ہوئے تھے۔ اور تمام کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ مولانا زبیر صاحب (مرکز نظام الدین دہلی) اور مولانا احمد لاٹ صاحب (مرکز) اکابر جماعت میں سے اس اجتماع میں شریک تھے۔ اہم مقررین میں مولانا مستقیم صاحب (بستی) مولانا شوکت صاحب (مرکز) مولانا شمیم صاحب (ہاٹا) اور پروفیسر خالد صاحب سابق لکچرر (مرکز) کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

TILISMATI DUNIYA
(Monthly)
ABULMALI, DEOBAND-247554

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

اِدارَہ رُوحَانی دُنیا دہلی......ایک دھوکہ......ایک فراڈ

یہ ادارہ مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی ذاتی مطبوعات ازراہِ بے ایمانی چھاپ رہا ہے۔ اس ادارے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی پتہ ہے۔
اس کی مطبوعات علمی اور روحانی اغلاط سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ عام لوگ فریب کھاکر ان مطبوعات کو خرید لیتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں۔
جولوگ **حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب** کے علمی اور روحانی لٹریچر سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت مولانا کی دعاؤں اور سرپرستی کے طالب ہیں ان کو چاہئے کہ وہ مولانا کی کتابیں خریدتے وقت ان کتابوں پر چھپا ہوا پتہ ضرور پڑھ لیں۔
مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تمام تصانیف **مکتبہ روحانی دنیا دیوبند** سے چھاپی گئیں ہیں۔ اور یہ تصانیف تمام شہروں میں دستیاب ہیں مکتبہ روحانی دنیا دیوبند ایک معیاری ادارہ ہے۔ اور اس کی تمام مطبوعات معیاری کتابت وطباعت اور معیاری کاغذ پر چھاپی جاتی ہیں۔ ان کے سرورق بھی معیاری ہوتے ہیں جب کہ غیر معیاری ناشرین محض اپنا پیٹ بھرنے کے لئے غیر معیاری کاغذ غیر معیاری طباعت اور غیر معیاری سرورق کے ساتھ ان کتابوں کو زیادہ کمیشن پر فروخت کرتے ہیں۔ اور تاجر حضرات زیادہ کمیشن کے چکر میں ان کتابوں کو خرید لیتے ہیں اس طرح تاجر حضرات تو کچھ بچالیتے ہیں اور خریداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ جولوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے روحانی تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی مطبوعات کو رد کردیں جو چوری سے اور بے ایمانی سے چھاپی جارہی ہیں۔ یقین کریں کہ کسی بھی رائٹر کی کتاب اس کی اجازت کے بغیر چھاپنا اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی کی پکی ہوئی ہانڈی اٹھاکر لے جاؤ اور ہڑپ کرلو۔ جو ناشر اور تاجر کسی کا دل دکھاکر کتابوں کی اشاعت اور تجارت کررہے ہیں وہ اللہ کے یہاں مسئول ہوں گے اور ہمیشہ خیر وبرکت سے محروم رہیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح چوری کی جائے نماز پر نماز نہیں ہوتی اور چوری کی تسبیح پر ذکر کرنا گناہ ہے اسی طرح چوری سے چھاپی گئی کتابوں سے روحانیت حاصل نہیں ہوتی۔ صاحبِ ایمان اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اتنی سی بات کافی ہے۔ اور جولوگ نہ ایمان رکھتے ہیں نہ خوفِ آخرت رکھتے ہیں اور جنہیں شرم بھی نہیں ہوتی ان کو سمجھانا اور نصیحت کرنا فضول ہے۔
یہ ایک درخواست ہے۔ امید ہے کہ ہماری مطبوعات سے استفادہ کرنے والے اس درخواست کو اہمیت دیں گے۔

درخواست کنندہ **مکتبہ رُوحانی دُنیا دیوبند** محلہ ابوالمعالی دیوبند فون نمبر ۲۲۴۴۵۵-۰۱۳۳۶

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الهاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر۔۔۔

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر۔۔۔

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مارچ ۲۰۰۸ء

MARCH 2008

ڈاکٹر ذاکر نائیک
اسلام کے نادان دوست
اگلے شمارے میں

تسخیر کے ذریعہ دنیا کو اپنی مٹھی میں کیجئے

مشتاق احمد سالک
ایک عیّار و مکّار انسان

شکیل انجم اور مولانا مرغوب الرحمن

لفظ امیر الہند
ملّت اسلامیہ کے ساتھ بھونڈا مزاق

دانش عامری

Rs.25/=

کیا اور کہاں

ابھی وقت ہے کہ سنبھل جائیں ۵

مختلف پھولوں کی خوشبو ۶

علاج بالقرآن ۱۱

اسماءِ رحمۃ للعالمین ۱۳

قرآنی سورتوں سے روحانی علاج ۱۷

روحانی ڈاک ۱۹

مخزن العجائب ۴۹

عددِ زندگی ۵۳

آیت کریمہ کی عظمت وافادیت ۵۷

اعوذ باللہ سے مسائل کا حل ۶۱

انسانوں پر تاریخ پیدائش کے اثرات ۶۳

برج ثور آپ کے سالانہ حالات ۶۷

مولانا مرغوب الرحمٰن کے نام چھٹا خط ۷۱

دنیا آپ کی مٹھی میں ۷۴

کرشماتِ جفر ۷۵

اذان بتکدہ ۷۷

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ ۸۷

انسان اور شیطان کی کشمکش ۹۱

خبرنامہ ۹۷

بقلم خاص

ابھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں

آج کل دینی مدارس پر سرکار کی خاص نظرِ عنایت ہو رہی ہے۔ اور مختلف انداز سے طلباء دین کو ٹارچر کیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے اگر اس کے خلاف علماء حضرات نے سنجیدگی اور اتحاد کے ساتھ کوئی اقدام نہیں کیا تو دینی مدارس اور دینی مدارس کے طلبا دنیا بھر میں بدنام ہو کر رہ جائیں گے اور تمام طلبا دین کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ پولیس کسی بھی طالب علم کو اٹھا کر کچھ بھی کر سکتی ہے۔

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ دہشت گردی کا الزام مسلمانوں پر محض فرقہ پرستی کا شاخسانہ ہے اور جب سے فرقہ پرست لوگوں نے امریکہ اور اسرائیل سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے تب سے دہشت گردی کی آڑ میں صرف مسلمانوں کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

مسلم علاقوں میں بم پھاڑو، مسلمانوں کو گرفتار کرو، مسلمانوں کو خوف زدہ کرو، مسلمانوں پر مقدمہ چلاؤ اور مسلمانوں کو مجرم گردانو، یہ اسرائیل کی پالیسی ہے جو ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کا فائدہ سیاسی جماعتیں بھی اٹھا رہی ہیں۔

اب اسرائیل اور امریکہ کا خاص نشانہ مولوی حضرات ہیں، لیکن ایسی نازک ترین صورت حال میں مسلمان تو ہیں ہی غافل، ہمارے علماء بھی غفلت کی چادر تانے سو رہے ہیں اور جو علماء جاگ رہے ہیں وہ آپس میں برسر پیکار ہیں۔ جمعیۃ العلماء میں صدارت کے مسئلہ کو لے کر جو اُچھل کود ہو رہی ہے اور جو ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھل رہی ہیں وہ صرف افسوس ناک ہی نہیں بلکہ شرمناک بھی ہے۔

بعض علاقوں میں الیکشن کے دوران پولیس نے علماء پر لاٹھی چارج بھی کیا ہے، کس قدر دکھ کی بات ہے کہ ہمارے علماء اقتدار کی خاطر اپنی حیثیت عرفی سے گر گئے ہیں، انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ دنیاداری اُن کے اندر کوٹ کوٹ بھری ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ صدارت کا جھگڑا ایک ہی خاندان کے دو افراد کے درمیان ہو رہا ہے، ایک مورچے پر بھتیجے ہیں اور دوسرے مورچے پر چچا اور چچا بھتیجے کی لڑائی ان دنوں پورے شباب پر ہے۔ واضح رہے کہ جمعیۃ العلماء وہ جماعت ہے جس کا دعویٰ یہ رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ذرا سوچیں کہ جب علماء کی واحد نمائندہ جماعت کا یہ حشر ہو رہا ہے تو مسلمانوں میں جو بے چارے جاہل ہیں ان کے حال چال کیا ہوں گے؟ حیرتناک بات ہے کہ محمود مدنی کسی بھی طرح اپنے چچا حضرت مولانا ارشد مدنی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور جو انسان اپنے سگے چچا کا احترام نہیں کر سکتا اس کی رعایت نہیں کر سکتا اس سے اس بات کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ ملت کے کسی دوسرے فرد کے ساتھ انصاف یا احسان کر سکے گا۔ ادھر مولانا ارشد مدنی بھی صدارت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے بھی یہ ٹھان لی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے خواہ جمعیۃ العلماء کا جنازہ نکل جائے لیکن وہ صدارت نہیں چھوڑیں گے اس لئے اندیشہ اس بات کا ہے کہ جمعیۃ العلماء دو دھڑوں میں تقسیم نہ ہو جائے اور اس کا حشر دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کی طرح نہ ہو۔

کتنے افسوس کی بات ہے جب فرقہ پرست لوگ اور جب امریکہ اور اسرائیل جیسے خطرناک دشمن اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور دینی طلباء پر دہشت گردی کے الزامات لگانے میں مصروف ہیں۔ اس وقت آپسی اتحاد و یگانگت کے بجائے ہم رسہ کشی اور طناطنی کا شکار ہیں اور ساری دنیا پر اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ علماء اور جہلاء میں اب کوئی فرق باقی نہیں رہ گیا ہے، سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں کوئی ایسا اجلاس ہونے جا رہا ہے، جس میں دہشت گردی سے نمٹنے پر کوئی بات چیت ہو۔ اس میں ظاہر ہے تقریریں ہوں گی، تجاویز اور قراردادیں پاس ہوں گی لیکن ان سے کوئی فائدہ ہونے والا نہیں۔ جب تک ہم خود کو نہیں سدھاریں گے اور جب تک ہم اپنے اندر چھپے ہوئے شیطان کا قتل نہیں کریں اس وقت تک ہم دہشت گردی کے الزام سے نہیں بچ سکتے۔ آپسی الیکشن میں جو طوفان و بدتمیزی ہو رہی ہے اور جو ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگائے جا رہے ہیں اگر یہ دہشت گردی نہیں تو وحشت گردی تو ہے ہی۔ اور یہ وحشت گردی بھی شانِ علماء کے قطعاً منافی ہے۔

مختلف پھولوں

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● جب کسی کو جماہی آجائے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں مجاہدین کی طرح ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● جس نے قومی تعصب کی طرف بلایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے جو تعصب پر مر گیا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہے تو وہ عورت جنتی ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● جو موت کو یاد رکھے اور اس کی اچھی تیاری کرے وہ سب سے زیادہ عقل مند ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● بلند ہمتی ایمان کی علامت ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● حیا اور کم بولنا ایمان کی شاخیں ہیں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کریں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

ارشادات باری تعالیٰ

● اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (البقرہ آیت نمبر:۱۹۵)

● احسان کا شیوہ اختیار کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (البقرہ آیت نمبر:۱۹۵)

اقوال زریں

● خدا اس پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا (حضرت عمرؓ)

● خدا اس کا بھلا کرے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرتا ہے۔ (حضرت عمرؓ)

● سخی حبیب خدا ہے اگر چہ فاسق اور بخیل دشمن خدا اگر چہ زاہد ہو۔ (حضرت عمرؓ)

● جو کوئی خدا تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے (حضرت علیؓ)

● آدمی کے چہرے کا حسن خدا کی عمدہ عنایت ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو برا سمجھتا ہے خدا تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جو شخص بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے گا۔ (حضرت علیؓ)

● جو شخص حق کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● خدا کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)

● خدا نے جنت دوزخ دنیا میں ہی بنا دی ہے۔ عافیت جنت میں، مصیبت دوزخ۔ (حضرت امام جعفرؒ)

نصائح دل پذیر

(۱) ایک کڑی کے ٹوٹ جانے سے تمام زنجیر ناکارہ ہو جاتی ہے۔

(۲) ہمارا امیر و غریب ہونا ہماری روح پر منحصر ہے۔

(۳) وقت کا غلام بن جانا بہترین دانائی ہے۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

(۴) دل ایک بچہ ہے جو دیکھتا ہے وہی مانگتا ہے۔

(۵) خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات کا درجہ اختیار کرلیتی ہیں۔

(۶) اگر دنیا میں عورت نہ ہوتی تو مرد ریاضت کے بغیر ہی اولیاء بن جاتا۔

(۷) نوجوانی کی بیوقوفیاں بڑھاپے میں توبہ کے لئے خوراک ہوتی ہیں۔

(۸) کفر کے بعد سب سے بری چیز بدخلق اور زبان دراز عورت ہے۔

(۹) غمزدہ کے شریک رنج ہونا عین طاقت وعبادت ہے۔

(۱۰) علم کثرت روایات سے نہیں، وہ تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔

(۱۱) ایماندار تاجر عابد سے بہتر ہے کیونکہ تجارت میں امانت رکھنا سخت مشکل ہے۔

اچھی باتیں

● خوابوں کی بیل کو اتنا اونچا مت چڑھنے دو کہ جب پھل اتارنے کا وقت آئے تو تمہارے ہاتھ ان تک نہ پہنچ سکیں۔

● غم کو برداشت کرنا بھی عبادت ہے۔

● انسان کو اس کی برائیوں سمیت قبول کرنے والا ہی اس کا سچا دوست ہے۔ خوبیاں تو دشمن کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

جگمگاہٹ

● عورت کی حقیقی محبت دنیا کو جنت بنادیتی ہے۔(مظفر نگینوی)

● اگر عورت نہ ہوتی تو آرٹ بے رنگ، شاعری بے کیف اور ادب پھیکا ہوتا۔(عظمت علی شاہ)

● عورت ہر چیز کو خوبصورت، ہر کام کو دلچسپ اور ہر مقام کو گلزار بنادیتی ہے۔(عتیق احمد عباس)

● عورت فطرت کا حسین شاہکار ہے۔(آغا حشر)

● عورت مرد کی بہ نسبت زیادہ سخت جان ہے۔(جارج برناڈ شا)

● عورت گھر کی روشنی ہے۔(وارث شاہ)

● عورت دنیا کی بہترین ہستی ہے۔(ہز ہائی نس سر آغا خاں)

● عورت انسان کے لئے بیش بہا عظمت اور آسمانی برکت ہے۔
(کالی داس)

● عورت دنیا میں بچوں کی پرورش کرکے ایک عظیم ترین کام سرانجام دیتی ہے۔(امیر عبداللہ شاہ شرق اردن)

● عورت ایک ایسی بالاتر ہستی ہے جو آتش نمرود کو گلزار خلیل میں تبدیل کردیتی ہے۔(سیموئل اسمائلس)

● عورت مجموعۂ اخلاق خداوندی ہے۔(ملبس)

● عورت محبت اور ایثار کے لئے تخلیق کی گئی ہے۔(خلیق احمد نظامی)

● دنیا میں ماں سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔(پیر عباس علی شاہ توکل)

● عورت غریب کی جھونپڑی کو بھی اپنی صاف شفاف ہستی سے شیش محل بنادیتی ہے۔(عتیق احمد عباس)

● عورت ایسی حاکم ہے جو دنیا میں بے فوج حکومت کرتی ہے۔
(بلقیس بیگم)

راہ ہدایت

● اقوال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم راہ ہدایت ہیں۔

● نماز دین کا ستون ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

● کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم

کرے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔

● جو وعدے کا پابند نہیں، اس کا کوئی دین نہیں۔

● دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

● جس نے سچے دل سے کوشش کی وہ ضرور کامیاب رہا۔

● اللہ عزوجل احسان کرتا ہے لہٰذا تم بھی احسان کیا کرو۔

● حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

● تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہوں۔

گلدستہ

● کھانے پینے کا بہتر وقت صاحب توفیق لوگوں کے لئے وہ ہے جب انہیں بھوک لگے اور جنہیں توفیق نہ ہو انہیں جس وقت مل جائے۔

● اپنی ضرورتیں کم کرو تو راحت ملے گی۔

● اگر اہل علم کو علم نہ سکھایا جائے تو ظلم ہے اور اگر نااہل کو تعلیم دی جائے تو علم کا حق ضائع کرنا ہے۔

● جب کام زیادہ ہوں تو اس کام کو ہاتھ میں لو جو سب سے زیادہ اہم ہو۔

● تنہائی میں نصیحت کرنے سے اصلاح جب کہ سرعام نصیحت کرنے سے رسوائی ہوتی ہے۔

● بڑی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنے والوں کی میں بہت عزت کرتا ہوں۔

● گناہ کو گناہ جان کر کرنے والا جاہل مطلق ہے۔

کل اور آج

● کل تک لوگ ہمسائے کی پہلے خبر رکھتے تھے آج ٹی وی میں سارے جہاں کی خبر سنتے ہیں لیکن ہمسائے کی خبر نہیں۔

● کل تک وسائل نہیں تھے لوگوں کے پاس وقت تھا آج جدید سہولتوں کے باوجود ہمارے پاس وقت نہیں۔

● کل تک منافقت اور خود غرضی بڑا جرم سمجھا جاتا تھا آج ہر شخص میں یہی دو ہلاکتیں سب سے زیادہ ہیں۔

● کل تک عورتیں درجنوں بچے پال اور سنبھال لیتی تھیں آج ایک دو بھی قابو میں نہیں آتے۔

● کل تک خوبی پہلے دیکھی جاتی تھی آج پہلے خامی۔

● کل تک کے ڈاکٹر مسیحا، استاد، پولیس، محافظ، باپ اور حکمراں عادل تھے آج ڈاکٹر قصائی، استاد کاروباری اور حکمراں ظالم ہیں۔

● کل تک علی الصبح نماز و قرآن سے دن کا آغاز ہوتا تھا آج موسیقی اور اخبار سے۔

● کل تک مسلمان کی شناخت اس کے حلئے سے ہوتی تھی آج اس کی شناخت یہود و نصاریٰ کی بھیڑ میں کھو گئی۔

● کل تک لوگ عالم ہونے کے باوجود خود کو طالب علم کہتے تھے آج دین سے دوری اور بے خبری کے باوجود عالم اور مفتی حضرات کی بھرمار ہے۔

کل اور آج کے مسلمان

● وہ صبح نماز کے لئے اٹھتے تھے ہم چائے پینے کے لئے۔

● وہ صبح قرآن پڑھتے تھے ہم اخبار پڑھتے ہیں۔

● وہ عمر بھر نیکیوں کی تلاش میں رہتے تھے ہم مال و متاع کی تلاش میں۔

● ان کے دن کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتی تھی جب کہ ہماری چغلی اور غیبت سے۔

● ان کی عورتیں گھر کی زینت تھیں ہماری عورتیں بازار کی۔

● کل کا مسلمان مسجد جاکر خوش ہوتا تھا اور آج کا مسلمان بازار اور سینما جاکر۔

● کل اولاد ماں باپ کا کہنا مانتی تھی آج ماں باپ اولاد کا کہنا مانتے ہیں۔

● کل کوئی جرم کرتا تھا تو اس کو اس کی سزا ملتی جب کہ آج مجرم دندناتے پھرتے ہیں۔

● وہ خدا پرست تھے قانون پرست تھے جب کہ ہم نفس پرست اور قانون شکن ہیں۔

نیکی اور گناہ

● ایک مرتبہ وابعہ بن معبدؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا۔

یا رسول اللہ "نیکی کیا اور گناہ کیا ہے۔"

آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ "اپنے جی سے پوچھ" آپؐ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے اور پھر فرمایا۔

نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو اور سکون نصیب ہو، گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کردے اور دل میں تردد کو جگہ دے۔ اگر چہ لوگ اس کے

جواز کا فتویٰ دیں اور کہیں کہ یہ کام جائز ہے لیکن دل مطمئن نہیں تو اس سے باز رہنا ہی بہتر ہے۔

سنہری حروف

●زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات کر کے خریدتا ہے۔

●اچھے دوست کا ساتھ مت چھوڑو، خواہ وہ تمہیں چھوڑ دے۔

●ہر گم شدہ چیز اسی جگہ ملتی ہے جہاں گم ہوتی ہو سوائے محبت کے۔

●اپنا مزاج درویشانہ رکھو، مضائقہ نہیں اگر تمہارا لباس شاہانہ ہے۔

●صرف خدا پر بھروسہ رکھو لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ چھوڑو۔

●خدا کی تلاش میں بھٹکنے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دیکھنے کی نظر میں دیکھو، خدا شہ رگ سے زیادہ قریب تم کو ملے گا۔

●اہمیت دکھ کی نہیں دکھ دینے والے کی ہوتی ہے۔

●زندگی سے پیار کریں کیونکہ یہ صرف ایک بار ملتی ہے۔

علاج سے احتیاط آسان ہے

صحت ہمارا سب سے گرانقدر سرمایہ ہے اور آج کے طبی محققین کی دریافت یہ ہے کہ انسان کو یہ سمجھانا کہ کس طرح تندرست رہا جائے۔ اس سے زائل شدہ صحت کے اعادے میں امداد دینے سے کہیں زیادہ سہل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محققین عرصے سے احتیاطی تدابیر کی طرف توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں اور اس غرض کے لئے سائنس داں یونیورسٹیوں، معلموں اور تحقیقاتی اداروں میں تندرست رہنے کے مؤثر ترین ذرائع کی تلاش میں منہمک ہیں۔ ان کی تحقیقات سے یہ حقیقت روشن تر ہوتی جا رہی ہے کہ ایک اونس حفظ ماتقدم ایک پونڈ علاج سے زیادہ بہتر ہے۔

گوہر نایاب

●ضمیر کی آواز پر کان نہ دھرنے والے بڑے بڑے محلات میں رہنے کے باوجود اپنے پیچھے ویرانیاں چھوڑ گئے۔

●آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار کردار کی انتہا ہے۔

●اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسے مصور سے پیار ہے لیکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں سے پیار نہیں تو اس شخص کو کیا کہا جائے۔

●عبادت اس مقام تک نہیں پہنچا سکتی جہاں غریب کی خدمت پہنچاتی ہے۔

●جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہوں وہ اپنے لباس سے لے کر اپنے مکان تک اپنی ہر شے کی تعریف چاہتا ہے۔

●بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

●جس نے والدین کا ادب کیا اس کی اولاد مؤدب ہوگئی۔

مچھلیوں کا فخر

دریا کی مچھلیاں اپنی تسبیح و تہلیل سے فخر کرتی تھیں کہ ہم تسبیح پڑھنے میں اور عبادت کرنے میں تیری فاضل ترین مخلوق ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو بنی آدم سے بہتر سمجھتی ہیں اس چیز کو دکھانے کے لئے حق سبحانہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمایا اور پھر کہا اے مچھلیو دیکھو تو یونسؑ کیسی جگہ تنگ و تاریک میں ہمارا نام لیتا ہے اور تم تو جائے آرام میں رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس دیکھو اس کی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمہاری عبادت پر جب حضرت یونسؑ کے حال عبادت سے دریا کی مچھلیاں آگاہ ہوئیں تو پھر خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوئیں۔

مشعل راہ

●انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔

●رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے خواہ وہ وقتی ہی سہی۔

●جس طرح شیشہ کو توڑ کر جوڑنا ممکن نہیں اسی طرح صحبت میں بھی واپسی ممکن نہیں۔

●غریب مہمان بھی آجائے تو قرض لے کر تکلف کرو۔

●خوبصورتی مٹ جاتی ہے اور سیرت قبر تک ساتھ جاتی ہے۔

●امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ کا استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو۔

آج اور کل

● کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی الحمدللہ کہتے تھے لیکن آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں مزہ نہیں آیا۔

● کل انسان شیطانوں کے کام سے توبہ کرتا تھا لیکن آج شیطان، انسانوں کے کاموں سے توبہ کرتا ہے۔

● کل لوگ اللہ کے دین کی خاطر جان دیتے تھے لیکن آج لوگ دولت کی خاطر جان دیتے ہیں۔

● کل گھروں سے قرآن پاک کی آوازیں آتی تھیں لیکن آج گھروں سے گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔

● کل لوگ مسجدیں اور اسکول بنواتے تھے لیکن آج مالدار لوگ سینما اور عیاشی کے اڈے قائم کر کے مرتے ہیں۔

● کل کسی عورت کی تعریف کوئی غیر مرد کرتا تو جواب میں وہ زوردار تھپڑ رسید کرتی لیکن آج کوئی غیر مرد تعریف کرتا ہے تو وہ "تھینک یو" کہتی ہے۔

● کل کی عورت نیکی کی راہ میں بند آنکھوں سے چلتی تھی لیکن آج کی عورت اندھیری راہوں پر کھلی آنکھوں سے چلتی ہے۔

مبتلائے مصیبت

جب دو آدمیوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور وہ ترقی کر کے دشمنی اور عداوت کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک کے مبتلائے مصیبت ہونے سے دوسرے کو خوشی ہوتی ہے اس کو شماتت کہتے ہیں۔ حسد اور بغض کی طرح یہ بری عادت بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ بسا اوقات دنیا ہی میں اس کی سزا اس طرح دیدیتے ہیں کہ مصیبت زدہ کو مصیبت سے نجات دے کر اور اس پر خوش ہونے والے کو مبتلائے مصیبت کر دیتے ہیں۔

منتخب اشعار

اس گھر کو کبھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا
جس گھر کے مکینوں میں محبت نہیں ہوتی

●

بھرم جاتا ہے ضبط غم کا اشکوں کی روانی سے
یہ وہ جنگل ہے جس میں آگ لگ جاتی ہے پانی سے

●

زمانہ اور ہے اب صرف بیٹی تک نہیں محدود
جواں بیٹا بھی اب ماں باپ کی نیندیں اڑاتا ہے

●

میں فیصلہ کرنے میں انصاف کا قائل ہوں
مجرم ہو اگر بیٹا اس کو بھی سزا دوں گا

●

یہ میری ماں کی دعاؤں کا ہے اثر یارو
میں ڈوبتا ہوں تو دریا اچھال دیتا ہے

●

کتنے حسین فریب سے مارا گیا مجھے
آنکھوں کے بعد دل میں اتارا گیا مجھے

کترنیں

تعلیم

ایک سرمایہ دار نے دوسرے سرمایہ دار سے کہا۔ "تم نے اپنے بیٹے کو بھی اپنی فرم میں رکھ لیا ہے۔ اس کی کالج کی تعلیم تو اس کے کچھ کام آ رہی ہوگی۔؟"

"ہاں.........یقیناً....." دوسرے سرمایہ دار نے جواب دیا۔ "دفتر میں جب بھی کوئی میٹنگ وغیرہ ہوتی ہے تو کولڈ ڈرنکس اور برگر وغیرہ وہی لاتا ہے۔"

●

دلیل

کثرت شراب نوشی کے الزام میں گرفتار ہونے والے ایک شخص نے لاس اینجلس کی عدالت میں مؤقف اختیار کیا کہ اسے طبی بنیادوں پر معافی دی جائے۔ اس سے جب اس کی وضاحت چاہی گئی تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر نے اسے بھڑ کے کاٹنے پر وہسکی لگانے کا مشورہ دیا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہسکی باہر کے بجائے اندر سے بہتر اثر کرے گی۔ چنانچہ وہ تکلیف دور ہونے کے انتظار میں پئے جا رہا تھا۔"

●

مجبوری

"نیو میکسیکو" نامی ایک اخبار کے دفتر میں فون کر کے ایک شخص نے کہا کہ اس نے اپنی شادی کا جو اطلاع نامہ بطور اشتہار چھپنے کے لئے دیا تھا، اسے روک لیا جائے۔ اخبار والوں نے بتایا کہ کاپی پریس جا چکی ہے اور اخبار چھپنا شروع ہو گیا ہے۔

تب وہ شخص مایوسی سے بولا۔ "اوہ..........اس کا مطلب ہے مجھے اس منحوس عورت سے شادی کرنا ہی پڑے گی۔"

تجربہ کی باتیں

● اگر پَر موم کے ہوں تو سورج سے محبت نہیں کرنی چاہئے۔

● بچہ بیمار ہو تو ماں کو دعا مانگنے کا سلیقہ خود بخود آ جاتا ہے۔

● محبت ایک ایسا بلڈوزر ہے جو صرف نفرت کی دیواریں مسمار کرتا ہے۔

● جس دل میں برداشت کی قوت ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

قسط نمبر ۱۰۹

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ تغابن

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ تغابن قرآن حکیم کی ۶۴ ویں سورۃ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سات سات مرتبہ یہ آیات پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ سر کے درد سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ط

اس عمل کی برکت سے نہ صرف یہ کہ سر کے درد سے نجات ملے گی بلکہ آنکھوں کے جملہ امراض سے بھی حفاظت رہے گی۔

❖ اگر کسی شخص کا کوئی جانور گم ہوگیا ہو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ کسی کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو کسی پھل دار درخت پر لٹکا دے۔ انشاء اللہ اس کھویا ہوا جانور واپس آجائے گا۔

آیات یہ ہیں۔ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَلِمْتُمْ ط وَذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ط فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ٥

❖ اگر کوئی شخص سورۂ تغابن کی مندرجہ ذیل آیت کا ورد ہمیشہ ایک ہزار مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد کرنے کا معمول بنائے تو وہ زندگی میں جب بھی کسی حاجت کے لئے دعا کرے گا وہ حاجت پوری ہوگی اگر وہ دوسرے کے لئے بھی دعا کرے گا تو انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ط

❖ اگر اس آیت کو کسی مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں تو مقدمہ میں کامیابی مل جاتی ہے۔ اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھنا چاہئے۔ مختلف افراد بھی اس آیت کا ختم کرسکتے ہیں۔ پڑھنے والوں کی تعداد طاق ہونی چاہئے۔ ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۲۱ وغیرہ۔ کوشش یہ کریں کہ سب برابر پڑھیں اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اگر اس عمل کو مقدمہ کی تاریخ سے تین دن پہلے لگاتار تین دنوں تک کرلیں تو مقدمہ میں کامیابی مل جاتی ہے۔

❖ اگر کوئی شخص مال دار ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیات کو اس طرح پڑھے کہ نماز فجر کے بعد مصلے کے نیچے گیارہ روپے رکھ لے اور ۱۱۳ مرتبہ ان آیات کو پڑھے اور ظہر سے پہلے پہلے ۱۱ روپے خیرات کردے۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔ انشاء اللہ مال و دولت کے لئے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور دست غیب کی بھی امید کی جاسکتی ہے۔ اس عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

آیات یہ ہیں۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ط وَاللّٰهُ شَکُوْرٌ حَلِیْم ٥ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم ٥

❖ کسی بھی طرح کے حادثہ اور کسی بھی طرح کی ناخوشگواری سے بچنے کے لئے سورۂ تغابن کا نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو اگر اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۹۴۴	۱۹۹۳۷	۱۹۹۴۰	۱۹۹۲۷
۱۹۹۳۹	۱۹۹۲۸	۱۹۹۳۳	۱۹۹۳۸
۱۹۹۲۹	۱۹۹۴۲	۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۲
۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۱	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۱

❖ اگر سورۂ تغابن کو روزانہ ایک بار پڑھیں تو گھر کی نحوست دور ہوجائے اور گھر میں خیر و برکت ہو۔

***

اگر آپ تقدیر وتدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ــــــــ

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **خواہش مند حضرات خط وکتابت کریں۔**

اعلان کنندہ:۔ روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682

قسط نمبر: ۲۸

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سیدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا رحیم بھی ہے۔اس کے معانی ہیں رحم وکرم کرنے والا۔کیونکہ آپ اپنی امت پر حد سے زیادہ مہربانی کرنے والے تھے اس لئے آپ کو رحیم کہا جاتا ہے۔اور یہ نام اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشترک نام ہے۔اس نام کے اعداد ۲۵۸ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چشم خلائق میں مقبول ومعزز ہونا چاہے تو وہ بکثرت اس اسم مبارک کا ذکر کرے۔اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اس اسم مبارک کا ذکر کرتا رہے انشاء اللہ چشم خلائق میں معتبر بھی ہوگا اور معزز بھی۔

● جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ رحمت خداوندی کا اس پر نزول ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ایک تسبیح اس اسم مبارک کی پڑھے۔

● اگر کسی شخص کا دل بہت سخت ہو اور وہ خود بھی اپنے دل کی سختی سے پریشان ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کے دل میں نرمی پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز عصر کے بعد سو مرتبہ ''سیدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھا کرے۔انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کے دل کی سختی اس کے دل کی نرمی سے بدل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ تمام دنیاوی آفات وحادثات سے محفوظ رہے اور ناگہانی موت سے بھی اس کی حفاظت ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنائے۔انشاء اللہ ہمیشہ حفظ وامان میں رہے گا۔اور حق تعالیٰ اس پر خصوصی کرم فرمائیں گے۔

اس اسم مبارک کا نقش جان ومال کی حفاظت کے لئے اور دلوں کی سختی کو دور کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف،ہ،ط،ف،ش،م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴	۶۷	۷۰	۵۷
۶۹	۵۸	۶۳	۶۸
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۶۰	۷۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۷	۸۲	۸۹
۸۸	۸۶	۸۴
۸۳	۹۰	۸۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب،و،ی،ن،ص،ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰	۶۵	۶۳	۷۰
۷۱	۶۲	۶۸	۵۷
۶۶	۵۹	۶۹	۶۴
۶۱	۷۲	۵۸	۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو

لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۸	۸۷
۹۰	۸۶	۸۲
۸۵	۸۴	۸۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰	۵۷	۶۴	۶۷
۶۳	۶۸	۶۹	۵۸
۶۵	۶۲	۵۹	۷۲
۶۰	۷۱	۶۶	۶۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۷	۸۸	۸۳
۸۲	۸۶	۹۰
۸۹	۸۴	۸۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶	۶۱	۶۰	۷۱
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۹	۵۸	۶۳	۶۸
۶۴	۶۷	۷۰	۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵	۹۰	۸۳
۸۴	۸۶	۸۸
۸۹	۸۲	۸۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵۸ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا فتاح بھی ہے۔اس کے معانی ہیں کھولنے والا۔چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر حق کا دروازہ کھولا تھا اور ساری دنیا کے لئے آپ رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے تھے اس لئے آپ کو سیدنا فتاح بھی کہا جاتا ہے۔یہ نام بھی حق تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشترک نام ہے۔اس کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد ایک تسبیح اس نام کی پڑھے انشاء اللہ پریشانی سے نجات ملے گی۔

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو تو اس کو چاہئے نماز عصر اور نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ "سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنے کا معمول بنائے۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

● کسی بھی طرح کی رکاوٹ اور کسی بھی طرح کی الجھن اور مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرنا چاہئے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی عورت کا حیض بند ہوگیا ہو یا کسی عورت کو بالغ ہونے کے بعد بھی حیض نہ آتا ہو تو اس کو چاہئے اس اسم مبارک کو ۴۸۹ مرتبہ صبح شام پڑھیں اور چالیس دن تک پڑھتی رہیں انشاء اللہ حیض جاری ہوجائے گا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی کا دل عبادت میں نہ لگتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد چالیس مرتبہ "سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھے۔انشاء اللہ عبادت میں طبیعت لگنے لگے گی۔

اس اسم مبارک کا نقش فتوحات کے لئے حیض جاری کرنے کے لئے اور عبادت وریاضت میں دل لگنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۳
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۲۹	۱۱۷	۱۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، یا ت ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۰	۱۲۶	۱۱۳
۱۲۴	۱۱۶	۱۲۷	۱۲۲
۱۱۹	۱۳۰	۱۱۵	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۰	۱۶۵	۱۶۴
۱۶۷	۱۶۳	۱۵۹
۱۶۲	۱۶۱	۱۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر اگر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۱۳	۱۲۲	۱۲۵
۱۲۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۵
۱۲۳	۱۲۰	۱۱۶	۱۳۰
۱۱۷	۱۲۹	۱۲۴	۱۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۶۵	۱۶۰
۱۵۹	۱۶۳	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۱	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم ۴۸۹ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے کہ عوام کے دل میں یہ بات جاگزیں کردے کہ اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب اللہ چاہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ فائدہ ہوتا ہے نہ نقصان اس لئے بندوں کو ہر معاملے میں اور ہر صورت میں صرف اور صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے (باقی آئندہ)

سب موسم پسند ہیں

تمہیں کون سا موسم پسند ہے۔

اللہ کے بنائے ہوئے سب موسم پسند ہیں۔ گرمی میں سردی اچھی لگتی ہے اور سردی میں گرمی۔

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج کرائیے

آپ کسی بھی طرح کے مرض میں مبتلا ہوں، آپ "ہاشمی روحانی مرکز" سے خدمات حاصل کیجئے۔ سالہا سال سے روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ اب گھر بیٹھے روحانی علاج کا سلسلہ شروع کیا ہے تاکہ آج کی مصروفیات میں انسان اپنا علاج اپنے گھر بیٹھے کرا سکے۔ روحانی علاج کیلئے پچاس روپے کا منی آرڈر کریں، پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوائیں۔ اپنا نام والدین کا نام اپنی عمر لکھیں اور جوابی لفافہ بھی بھیجیں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز بیت المکرم محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعجاز واکرامات

کلام پاک میں ۱۱۴ بسم اللہ ہیں۔ بسم اللہ کے کل حروف ۱۹ ہیں اور کل اعداد ۷۸۶ ہیں۔ لہٰذا ۱۱۴×۱۹=۲۱۶۶۔

یہ قرآن مجید میں ایک سو چودہ بسم اللہ کے کل حروف ہوئے۔ اب (۷۸۶×۱۱۴=۸۹۶۰۴+۲۱۶۶=۹۱۷۷۰−۳۰=۹۱۷۴۰÷۴=۲۲۹۳۵)

ان اعداد و نقش آتشی مربع پر کریں اور نقش کے چاروں طرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف الگ الگ لکھیں۔ کسی نیک ساعت میں مشک وزعفران اور عرق وگلاب سے تحریر کرکے باحفاظت اپنے پاس رکھیں۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً حفاظت مال، آمدنی میں اضافہ، حفاظت جان وسفر بے خطر۔

روزگار کے لئے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے بعد ۷۸۶ مرتبہ نماز صبح کے بعد بسم اللہ کا ورد کرنے سے جلد روزگار میسر ہوگا۔

زوجہ خاوند میں نا چاقی ہو تو کسی میٹھی چیز پر ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر ایک ہفتہ تک کھلائیں پلائیں اور ایک نقش لکھ کر اس کے نیچے مطلوب اور اس کی ماں طالب اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھیں (نقش بسم اللہ الرحم الرحیم)

ب س م ال ل ہ ال ر ح م ن ال ر ح ی م

۲۲۹۴۲	۲۲۹۴۵	۲۲۹۴۸	۲۲۹۳۵
۲۲۹۴۷	۲۲۹۳۶	۲۲۹۴۱	۲۲۹۴۶
۲۲۹۳۷	۲۲۹۵۰	۲۲۹۴۳	۲۲۹۴۰
۲۲۹۴۴	۲۲۹۳۹	۲۲۹۳۸	۲۲۹۴۹

اچھا نام

ایک اینچی دوسرے اینچی سے تمہارا نام کیا ہے۔؟

"معلوم نہیں۔"

کتنا عجیب سا نام ہے۔ پہلے اینچی نے حیرت کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

قرآنی سورتوں سے روحانی علاج

علم الاعداد ایک آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت، حالات زندگی، شخصیات، کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش وخرم زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ضرور ہو، گھریلو پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جاسکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جاسکتا ہے جو تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی مرد یا عورت قرآنی سورتوں کا ورد کرے تو سونے پہ سہاگہ والی بات ہو جائے گی۔ ہر روز اگر نام کے عدد کے مطابق ورد کیا جائے اور ہر قسم کی جائز مراد کے لئے دعا کی جائے تو کامیابی یقیناً قدم چومے گی اس کے ساتھ ساتھ نقش "لوح محفوظ" کی لوح بنوا کر اپنے پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا۔ سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق قرآنی سورتیں معلوم کریں۔

ابجد قمری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثلاً محمد اقبال۔

م ح م د ۲=۴+۴+۸+۴

ا ق ب ا ل ۱=۱۰=۲+۸+۳+۱+۲+۱+۱

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ اس طرح ان قرآنی سورتوں کا نام معلوم کرنا چاہئے جس کا مفرد عدد ایک ہو، ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ ۱۱۴ قرآنی سورتیں ہیں۔ یہاں ایک عدد سے لے کر ۹ تک کے مفرد عدد سے منسوب قرآنی سورتیں درج ہیں تاکہ ضرورت مند اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق کسی بھی قرآنی سورۃ کا ورد کرسکیں۔

(۱) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ التکویر (۲) سورۃ الجاثیہ (۳) سورۃ الحاقہ (۴) سورۃ ق (۵) سورۃ الکافرون (۶) سورۃ الکوثر (۷) سورۃ الکہف (۸) سورۃ المدثر (۹) سورۃ نوح۔

(۲) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ انشراح (۲) سورۃ الدخان (۳) سورۃ الذاریات (۴) سورۃ القارعہ (۵) سورۃ القدر (۶) سورۃ القریش (۷) سورۃ القمر (۸) سورۃ اللیل (۹) سورۃ محمد (۱۰) سورۃ مریم (۱۱) سورۃ النازعات (۱۲) سورۃ النحل (۱۳) سورۃ النصر۔

(۳) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ الانفطار (۲) سورۃ التوبہ (۳) سورۃ الجن (۴) سورۃ الحدید (۵) سورۃ الصف (۶) سورۃ الضحیٰ (۷) سورۃ الطور (۸) سورۃ العنکبوت (۹) سورۃ الفاتحہ (۱۰) سورۃ فرقان (۱۱) سورۃ القلم (۱۲) سورۃ المطففین (۱۳) سورۃ المعارج (۱۴) سورۃ النباء (۱۵) سورۃ یوسف۔

(۴) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ الانعام (۲) سورۃ البلد (۳) سورۃ الحجرات (۴) سورۃ السبا (۵) سورۃ السجدہ (۶) سورۃ العادیات (۷) سورۃ العصر (۸) سورۃ المزمل (۹) سورۃ الملک۔

(۵) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ آل عمران (۲) سورۃ الاحزاب (۳) سورۃ الاحقاف (۴) سورۃ الاعراف (۵) سورۃ الانفال (۶) سورۃ البقرہ (۷) سورۃ التحریم (۸) سورۃ التین (۹) سورۃ الجمعہ (۱۰) سورۃ الرحمٰن (۱۱) سورۃ القصص (۱۲) سورۃ لقمان (۱۳) سورۃ اللہب۔

(۶) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ الاخلاص (۲) سورۃ الانبیاء (۳) سورۃ اسراء (۴) سورۃ الحج

(۵)سورۃ الدہر (۶) سورۂ عبس (۷)سورۃ العلق (۸)سورۃ الغاشیہ (۹) سورۃ الفاطر (۱۰)سورۃ الفتح (۱۱)سورۃ المجادلہ (۱۲)سورۃ المرسلات (۱۳) سورۃ الواقعہ (۱۴)سورۂ ہود۔

(۷)عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱)سورۂ ابراہیم (۲)سورۂ الاعلیٰ (۳)سورۃ الانشقاق (۴)سورۃ البروج (۵)سورۂ حم السجدہ (۶)سورۃ الروم (۷)سورۂ الزلزال ، سورۂ شوریٰ (۸)سورۃ الفلق (۹)سورۃ الفیل (۱۰)سورۃ القیامہ (۱۱)سورۃ الممتحنہ (۱۲) سورۃ المنافقون (۱۳)سورۃ المومن (۱۴)سورۃ الناس (۱۵)سورۃ النجم (۱۶) سورۃ النمل (۱۷)سورۃ الہمزہ (۱۸)سورۂ یٰسین۔

(۸)عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱)سورۃ البینہ (۲)سورۃ التغابن (۳)سورۂ الحجر (۴)سورۃ الحشر (۵)سورۃ الرعد (۶)سورۃ الزمر (۷)سورۃ الشمس (۸)سورۃ الطارق (۹) سورۃ الفجر (۱۰)سورۃ النساء (۱۱)سورۃ النور۔

(۹)عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱)سورۃ التکاثر (۲)سورۃ الزخرف (۳)سورۃ الشعراء (۴)سورۂ ص (۵)سورۃ الصافات (۶)سورۃ الطلاق (۷)سورۂ طٰہٰ (۸)سورۃ المائدہ (۹)سورۃ الماعون (۱۰)سورۃ المومنون (۱۱)سورۂ یونس۔

اس طرح مندرجہ بالا دی گئی قرآنی سورتوں میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد ایک کی مناسبت سے جدول نمبر ایک کے مطابق قرآنی سورتوں کے ۹ نام درج ہیں اس میں قرآنی سورۃ ، سورۂ مدثر ایک مرتبہ اول وآخر ۲۱، ۲۱ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ نماز فجر ، مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کریں۔ اور تاحیات پڑھتے رہیں ساتھ میں پنج وقتہ نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں۔ ہر اعداد سے منسوب افراد کے نام کے مطابق قرآنی سورۃ نکال کر اس کا ورد کرسکتے ہیں۔

محبت

تم دنیا میں سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہو؟

بیوی سے۔

لیکن یار تم تو ابھی کنوارے ہو۔

یہ میں نے کب کہا کہ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق کے اقوال

● مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے! نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق وہ ہیں جو زندہ اور برہنہ ہیں۔

● گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو، راحت نصیب ہوگی۔

● زمانے کی گردش عجیب ہے اور حالات سے غفلت عجیب تر ہے۔

● پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے عمل کرو، عمل قبول کیا جاتا ہے۔

● اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہوگیا اور اس میں نیکی نہ تھی۔

● تمہیں اس دن پر رونا چاہئے جو تم نے نیکی کے بغیر گزار دیا۔

● صبر میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے دھونے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں۔

● کسی عورت یا بچہ یا اپاہج کو قتل مت کرنا۔

● درخت میوہ دار کو مت کاٹنا۔

● فضول خرچی کرنا نہ بخل۔

● جہاد کفار، جہاد اصغر ہے اور جہاد نفس جہاد اکبر۔

● خوف الٰہی بقدر علم ہوتا ہے اور خدا سے بے خوفی بقدر جہالت۔

● اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہئے۔

● جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

● انسان ضعیف ہوتا ہے، تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔

● جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جان لے میرا دل ایمان سے خالی ہے۔

موت کی حقیقت

موت کو یاد رکھنا نفس کی بیماریوں کی دوا ہے۔ (حضرت غوث الاعظم)

اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ مرنے کے بعد دنیا تمہیں کیا کہے گی تو یہ دیکھو کہ دوسروں کے مرنے کے بعد دنیا انہیں کیا کہتی ہے

(حضرت خواجہ حسن بصریؒ)

اے پیاری عمر! ہم غذا میں مٹی کھاتے رہے اور آخر کار ہمیں مٹی نے کھالیا۔ (مولانا رومیؒ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک نومسلم کے احساسات

سوال از: کے آرارون سنگھ پاٹل۔

بندہ عاجز اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے باخیریت سے ہے اور خدائے تعالیٰ سے امید ہے کہ جناب مکرم بھی اللہ جل جلالہٗ کے فضل وکرم سے حصار رحمت الٰہی میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ جناب محترم کو بحر کے گہرائی سے بھی زیادہ خوشی فراہم فرمائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے طلسماتی دنیا کو وہ بحر ثابت کردے جو بے مخالفت تا قیامت بحر موج کرتا ہوا رواں رواں رہے۔ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بحرالعلوم کے ساتھ ساتھ بحرالماس بنادے تا کہ آپ کی رہنمائی اور رحم دلی سے ملت اسلامیہ خود کو بہرہ مند محسوس کرے۔ آمین۔

حضرت میں نے آپ کے پاس خط روانہ کیا تھا ساتھ جوابی لفافہ کے۔ دسمبر کے رسالہ سے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے مختصر جواب بھی راونہ کیا ہے مگر ابھی تک مجھے فراہم نہیں ہوسکا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے کرم سے ذریعہ رسالہ مجھے میرا جواب مل گیا ہے اور اس احسان کے لئے اللہ پاک دونوں عالم میں جتنی بھی نعمت پیدا فرمائی ہے ان تمام نعمتوں کے ذرہ ذرہ کے جمع سے بھی زیادہ بے شمار شکریہ آپ کو۔

آپ حضرت کا یہ کہنا کہ میں نے دین اسلام کیا سوچ کر قبول کیا۔ اب میں اسی موضوع پر روشنی ڈال رہا ہوں۔

آج سے نو برس پہلے یعنی ۱۹۹۸ء کی بات ہے مجھے ایک لڑکی سے محبت ہوگئی تھی۔ آپ کو یہ بات معلوم ہوگی کہ جب عشق کے میدان میں دو حریف جمع ہوتے ہیں تو شعر وشاعری کا سلسلہ چل پڑتا ہے، ویسا ہی میرے ساتھ بھی ہوا مگر وہ محبوبہ تو شعر گو نکلی مگر میں تو بچپن سے شعر وشاعری اور سنگیت کا مخالف تھا مجھے ان سب سے سخت نفرت تھی مگر چونکہ میں میدان عشق میں اتر چکا تھا اور سمت محبوبہ سے شعر کا وار بھی ہورہا تھا۔ ایک شعر ہے۔

وہ شعر وشاعری کا لئے لشکر ہوئے مجھ پر حملہ آور
بے وزن کب تک ہم یوں ہی بنے رہتے دست نگر

اب چونکہ شعر کا جواب شعر سے ہی نہ دیا جائے یہ بھی درست نہیں تھا اور ایک طرح سے اپنی توہین بھی تھی مگر افسوس ایک طرف شعر وشاعری سے نفرت دوسری طرف شاعری کرنے کا نہ سلیقہ نہ شعور۔ بہرحال چند ہندی کتب سے شعر نقل کرکے میں بھی خطوط روانہ کرنے لگا۔ ظاہری بات ہے کہ نہ تو محبوب کے شعر کا جواب، اور نہ ہی لذت تھی میرے روانہ کردہ شعر میں۔ اب بھی مجھے توہین سے دوچار ہونا پڑ رہا تھا پھر میں نے خود شعر لکھنے کی ٹھانی اور ہندی زبان میں ہی شعر لکھنے لگا مگر شعر کے مصرع کے واسطے لفظ ملنا دشوار ہوگیا۔ اسی درمیان چند اردو شاعروں کی ہندی ترجمہ میں شعروں کی کتاب ملی۔ حالانکہ شعر کا مطلب تو سمجھ میں نہیں آتا تھا مگر شعر کے ترجیع بند اور ترکیب بند کے قافیہ اور ردیف کی ترکیب مجھے بے حد پسند آئی اور میں اردو شاعری سے بہت متاثر ہوا اور میں نے بھی اردو زبان میں شعر لکھنے کی سوچی مگر افسوس صد افسوس کہ میں اردو زبان سے ناواقف، بہرحال یہ عہد کرلیا کہ اب مجھے اردو زبان میں شاعری کرنا ہے اور اس کے لئے میں نے اردو زبان کی تعلیم کے واسطے جدوجہد کرنے لگا۔ یہیں سے میری زندگی کے نئے اسباق کی شروعات ہوتی ہے۔

میں نے اپنے ایک مومن دوست اشتیاق احمد سے اردو تعلیم کے واسطے ذکر کیا تو اس نے مجھے صلاح دیا کہ اسلامیہ مدرسے میں جاکر اردو پڑھ لو، مگر میرے لئے یہ صلاح شرم کی بات تھی کیونکہ مدرسے کے مولوی مجھ سے واقف

تھے نہ وہاں کے طالب علم علاوہ اس کے جب مدرسہ میں مجھے جاتے ہوئے مسلم جماعت دیکھتی تو نہ جانے ان کے دل میں کیا جذبات موزن ہوتا اس سے بھی بڑا مسئلہ یہ تھا کہ اگر جماعت ہنود دیکھتا تو نہ جانے میرے حقوق کے خلاف کیا کیا کرگزرتا۔ بہر حال میں جماعت مسلمہ کے خوف سے بے خوف اور مطمئن ہوگیا اور رہا جماعت ہنود کا خوف تو میں اس سے چھپ کر مدرسہ جانے کا ارادہ کرلیا۔ بہر حال میں جماعت ہنود سے چھپ کر یہاں تک کہ میں اپنے اہل خانہ سے بھی چھپ کر اپنے دوست مذکورہ کی مدد سے مدرسہ میں گیا اور میرے دوست نے مولوی اعلیٰ سے میرا تعارف کرایا اور میرے دلی تمنا کو مولوی جناب قدوس صاحب سے بیاں کیا۔ خدائے پاک کو بے شمار شکر یہ کہ رحمت الٰہی سے میرے دوست کے طفیل میں مولوی محترم نے مجھے تعلیم دینے کی بات قبول کرلی۔ پھر میرے دوست نے مولوی محترم کے قول کے مطابق مجھے درجہ ایک کی کتاب ''ابر رحمت'' خرید کردی۔ اور میں مدرسہ جانے لگا۔ واضح رہے کہ اس وقت میں درجہ نویں کا طالب علم تھا اور بورڈ امتحان کی وجہ سے میرا درجہ نویں کا امتحان رکا ہوا تھا۔ اسی دوران میرے دل میں اردو کی تعلیم حاصل کرنے کی تمنا بیدار ہوئی اور میں محض ایک ہفتہ ہی مدرسہ گیا تھا کیونکہ یہ ماہ مئی کا آخری عشرہ تھا جیسا کہ عام دستور ہے کہ بعد ماہ مئی میں جملہ کالج ومدارس میں موسم گرما کی فراغت ہوجاتی ہے بہر حال بعد دس یوم کے مدرسہ بند ہوگیا پھر دوبارہ مدرسہ جانے کا موقع فراہم نہیں ہوسکا۔

مولوی محترم مجھے فقط حروفات اور حرکات کا ہی علم دے سکے۔ اولاً میری کاپی میں مولوی محترم حروفات کو تحریر کرکے اس کے نیچے ہندی میں ان کے نام تحریر کردیئے۔ مثلاً (الف) (ب) وغیرہ اور ہدایت فرمائی کہ اسے حفظ کرو، حروفات کو پہچانو اور لکھا لکھا کر ریاض کرو، پھر میں مسلسل چار پانچ ایام میں اسے حفظ کرلیا اور بخوبی پہچاننے بھی لگا۔ بعد چار پانچ ایام کے ایک دن مولوی محترم نے بھی دریافت کیا کہ حروفات حفظ ہوگئے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے میری کاپی طلب کی اور اس میں حرکات تحریر کرکے اس کے نیچے ہندی میں ان کے نام تحریر کردیئے۔ حروفات کی طرف اور پھر ہدایت فرمایا کہ لو اسے بھی پہچانو اور حفظ کرو پھر میں محض دو تین ایام میں اسے بھی بخوبی حفظ کرلیا اور پہچاننے بھی لگا مگر افسوس کہ اسی درمیان مدرسہ بند ہوگیا۔ پھر مجھے دوبارہ موقع نہیں ملا کہ مدرسہ جاؤں اب ذرا غور کرو کہ فقط اتنی سی علم سے کوئی شخص کسی زبان کا زباں داں نہیں ہوسکتا مگر نہیں اس شعر پر ذرا توجہ دیجئے۔

طریقہ فرمائش کا لئے زباں پہ طریقت سے ذرا مانگو
در کریم سے دریوزہ گر کو کیا نہیں ملتا
ہوں پختہ گر ارادے اور حوصلہ بلند
تو کیا ملتا نہیں بندے کو براہ کرم خداوند

بہر حال میرے سر پر اردو زبان سیکھنے کا جنون سوار تھا ہی اب چونکہ حروفات کو کیسے ملا کر لکھا جاتا ہے اور حرکات کا استعمال کہاں ہوتا ہے اور بعد استعمال حرکات کے حرف کی آواز کس طرح نکلتی ہے کچھ خبر نہیں۔ ہاں اتنا ضرور تھا کہ مدرسہ کے دیگر بچے کو پڑھتے ہوئے سنا تھا کہ اَ، بَ، اِب وغیرہ۔ بہر حال میں کتاب مذکور سے خود پڑھنے لکھنے کی جدوجہد کرنے لگا اور اردو زبان کے پیچھے بڑی سخت مشقت کی۔ گویا کہ مذکورہ اشعار سے ظاہر ہے خدائے پاک کا کرم اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میرے ہمراہ رہی کہ میری مشقت رنگ لائی اور میں زبان داں تو نہیں بن گیا مگر اتنا ضرور ہے کہ اردو با قاعدہ پڑھنے لکھنے اور سمجھنے لگا اس طرح میں اپنے منزل مقصود تک پہنچا اور اردو زبان میں شاعری کرنے کی میری تمنا کی تکمیل ہوئی۔ اب میں اردو زبان میں شاعری کرنے لگا اور محبوبہ کو اپنی خود کے اشعار روانہ کرنے لگا مگر افسوس صد افسوس کہ یہ محبوبہ بے وفا نکلی۔ مجھے دھوکہ دے گئی۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

امیر الامراء بننے کے لئے خواہش اسے ابرِ نیساں سمجھ بیٹھا
مگر بن کے ابر ترہ یوں برسی کہ ہر سو میرے سیل عزم آگیا

اسی طرح ایک اور اہل ہنود زادی سے میرا عشق ہوا ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

دل برشتہ کو نہیں منظور تھا جذب دل یہ دوبارہ
مگر سوچا انہیں بھی پرکھ لوں کہ یہ ہیں کس قدر
ان کے دل میں ہے محبت یا کہ نفرت کا زہر
مگر یہ بھی نکلے بے وفا بے درد ستم گر

یہ بھی مجھے دھوکہ دے گئی۔ رفتہ رفتہ چند عرصہ گزرا اور ۲۰۰۱ء میں میرا انٹر میڈیٹ کا امتحان آگیا اور میں گھر سے بہت دور قصبہ جلال پور کے ایک کالج میں واسطے امتحان کے گیا اور وہیں بھاڑے کا کمرہ لے کر رہنے لگا۔ میرے کمرے کے سامنے ایک مومن کا گھر تھا، ان کی اکلوتی دختر تھیں شہناز جو نیک سیرت اور دین دار تھیں۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

گردش پیہم میں غرقاب دل کو تھی ساحل کی ضرورت
صدا سن لی غریب پرور نے اس غریب شہر کی

ان صاحبہ سے میری محبت ہوگئی بہت دھوکہ کھایا بہت غم سہا تھا مگر ان صاحبہ کے نیک سیرت اور دین داری سے متاثر ہوکر میں نے ان کی محبت کو قبول کیا تھا اور یہ خیال بھی میرے دل میں آیا تھا کہ ایک نیک سیرت اور دیندار شخص کے دل میں فریب نہیں ہوسکتا، ویسے عام طور پر لوگ اس بات کو مذاق سمجھیں گے اور اگر غیر کی بات ہوتی تو میں بھی مذاق سمجھتا کہ ایک نیک سیرت اور دین دار لڑکی غیر مرد سے نظر نہیں ملا سکتی، محبت کرنا تو دور کی بات ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ

وہ نیک سیرت اور دیندار تھی اور ان کی مجھ سے محبت ہوئی تھی وہ میرے کس بات کس جذبات اور کس سلوک سے متاثر ہو کر محبت کر بیٹھیں یہ ایک راز ہے۔ خط طویل ہونے کا خوف ہے ورنہ اس راز کو فاش کر دیتا۔ ایک شعر غور فرمائیں۔

راہ وصل میں سد بن گئی یہ دینداری کا جذبہ
ورنہ فتح مبین بازی میں نہ اتنا قریبی شکست کھاتا

بہر حال نہ تو میں اور نہ ہی محبوب شہناز یہ چاہتے تھے کہ دین اور شریعت کا راستہ ترک کر کے خرافات کی راہ اختیار کریں، محبوب کی دین داری سے میں بہت متاثر ہوا اور ان کی دین داری کے جذبہ سے میں نے نصیحت حاصل کی۔ اس لئے ظاہری طور پر ہمیں انہیں بھول جانا پڑا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کے لئے بہت اشک بہائے، ایک شعر غور فرمائیں۔

مضطر چشم سے اشکوں کی ایک دریا یوں نکلی
بہاکے ارمان دل کو جو بے ارماں کردیا
مگر اتنا ضرور ہے یہ شریعت نے مجھ کو
تسبیح دست میں دے کر سجدہ خواں کردیا

محبوب نے کہا تھا کہ میری تصویر کو کسی کو نہ دکھانا اور نام کو بھی کسی کو نہ بتانا بہر حال نام کا ذکر تو یہ مجبوری کر دیا، ایک شعر خوب غور کریں، خوب غور کریں۔

زلف کے سائے میں فقط قعدہ کی جگہ دے دو
سجدہ کی ادائیگی تو اشاروں سے ہوگی
نام کو ترے مشہور میں کروں گا
جب ملاقات میری اشتہاروں سے ہوگی

یہاں تک داستان میری تعلیم کے سفر کا رہا۔ اب اس باب کو ختم کر کے قبول اسلام کے باب کی ابتدا کرتا ہوں۔ واضح رہے کہ محبوب سے جدا ہو جانے کے بعد میں نے بھلے ہی ان کی دین داری سے نصیحت حاصل کی تھی مگر میرے باطن کا تعلق مذہب ہنود سے ہی رہا۔ اسی درمیان مجھے چند کتب واسطے مطالعہ کے شریعت اسلام کا عطا ہوا۔ میں نے خوب غور سے ان کتب کا مطالعہ کیا تو مجھے ان کی نصیحت کچھ عجیب سی محسوس ہوئی۔ یہ بات ظاہری ہے۔ اور درحقیقت ہونا بھی یہی چاہئے کہ اسلام کے تمام ارکان، خلاف ارکان ہنود کے ہیں۔ مثلاً مذہب ہنود میں میت جلانا تا کہ باطن طور پر روح کی نسبت جسم سے ختم ہو جائے اور مذہب اسلام میں دفنانا اور روح کا گمراہ رہنا (ہنود کے قول کے مطابق) بعد مردہ جلانے یا دفنانے کے غسل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ میں اہل ہنود سے تھا اس لئے میں زیادہ اہمیت اپنے ہی مذہب کے ارکان کو دیتا تھا اور اسے ہی صحیح قرار دیتا تھا مگر چونکہ اسلام کی بات بھی کوئی بات تھی اور اس پر بھی غور طلب کرنا چاہئے تھا۔ اس لئے میں تنقید کی نگاہ سے دونوں مذہب کو آمنے سامنے رکھ کر ان کے ہر ایک ارکان کا موازنہ کیا اور یہ سلسلہ مسلسل چلتا رہا اور میں ہر ایک پہلو کو فلسفہ کے مدنظر رکھ کر حل کر رہا تھا اور مسلسل مجھے افسوس ناک حالت سے گزرنا پڑ رہا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ مجھے ہر مرتبہ ارکان اسلام میں روشنی نظر آتی تھی۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

اے نور علیٰ نور تجھے نور جہاں کہوں یا نور فشاں کہوں
نور شمس وقمر بھی فقیہ نور مجسم ترے آگے
بیداری کی صدادی حی علی الصلوٰہ حی علی الفلاح
ہمیشہ تاریک میں رہیں گے اگر سوئے ہوئے نہ جاگے

ارکان ہنود میں ہمیشہ تاریکیاں ہی نظر آئی اگر کہیں ذرا روشنی بھی نظر آئی تو یہ افسوس ہوا کہ اہل ہنود اسے تسلیم کرنے کی صورت میں نظر نہیں آئے۔ مثلاً اہل ہنود کا ایک فرقہ ''شرکت نرنکاری مشن'' ہے اور اہل ہنود کا ہی ایک بڑا فرقہ اس کا مخالف ہے جب کہ یہی حقیقت ہے کہ دونوں عالم کا حقیقی خدا نرنکار ہی ہے مگر اس مشن والوں کو اس حقیقی خدا کے پرستش کا طریقہ درست نہیں ہے۔ ذرا شری رام چندر کے حسن سلوک کو دیکھو کہ ایک کمزور طبقہ کی عورت کا جوٹھن بھی بڑے ادب و احترام سے کھالئے مگر یہ اہل ہنود ہیں کہ جوٹھن تو دور کی بات چھوا ہوا بھی کھانا گوارا نہیں سمجھتے جب کہ صحیح معنیٰ میں شری رام چندر جی کے مذکور حسن و سلوک کا ادب و احترام مومنین بھی کرتے ہیں۔ تمام اہل ہنود کی یہ نفرت واضح کرتا کہ مسلمانوں سے دور رہو کیونکہ یہ گائے، بھینس کھاتے ہیں۔ ان کا یہ قول بے شک درست ہے مگر کہیں بھی عقل مندی سے کام نہیں لیا۔ مومنین تو مذکورہ اشیاء کا استعمال کرتے ہیں مگر بھی اپنے دل و دماغ سے دریافت کریں کہ وہ کیوں بکری، بدذات جانور، مرغ، انڈا، پرندہ، مچھلی کیوں کھاتے ہیں، آخر مذہب ہنود مکمل اہنسا کا مذہب ہے کیا ان کا مذکورہ کردار اہنسا کا فرمانبرداری کر رہا ہے کیا ان کا مذکورہ سلوک اہنسا کے مطلب کو واضح کر رہا ہے۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

ترا دامن بدفعل کے رنگت میں رنگا ہے
اس لئے نہ کوئی داغ تجھے اس میں دکھا ہے
آب علم میں اسے کبھی دھوکر ذرا دیکھ
کہ نتھرے ہوئے پانی میں کیا کیا ملا ہے

رہی بات مومنین کی تو مذہب اسلام میں کھلی چھوٹ ہے۔ گوشت وغیرہ جس کا دل گوارا کرے کھائے اور جس کا دل گوارا نہ کرے نہ کھائے۔ اہل ہنود کا قول ہے کہ ان کا مذہب قدیمی مذہب ہے۔ ارے گائے، بھینس کھا کھا کر تو

مسلمان اولیاء کرام ہو گئے۔ تم اہل قدیمی مذہب ہو تمہارے یہاں کتنے اولیاء کرام ہوئے ہیں۔ شاید ایک بھی نہیں آخر کیوں، ولی اللہ ہونا نہ تو آسان ہے نہ تو مشکل ہے پس ضرورت یہ ہے کہ سادگی اور صادق الاعتقاد کے ساتھ خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں فروخت کردو۔ عرش اعظم تک پہنچنے کی راہ خود بخود مل جائے گی۔ اے اہل ہنود صحیح مذہب کا مطلب ہے راہ خدا پر چلنا اور راہ خدا کا علم تب ہوتا ہے جب کوئی رہنمائی کرے اور ایک تم ہو کہ بدکردار، بدکار، بدخصلت، بدمعاش، برہمن اور سادھو مہنت کے چکر میں خود کو جلائے پڑے ہو۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

میرا مکاں خود ہی محروم مندر ہے
تجھ کو کہاں سے ایک قطرہ روشنی میں دوں

ذرا اسلام کی طرف متوجہ ہو کر دیکھ جس طرح دامن فلک میں جداگانہ مراتب کے مطابق سیارہ اور شمس وقمر موجود ہیں اسی طرح جداگانہ مراتب کے مطابق جملہ عالم میں ولی اللہ مع عجیب وغریب کرامت کے موجود ہیں۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

جو مزا مذہب اسلام میں پوشیدہ ہے
وہ مزا دیگر مذاہب میں کہاں
جو کرامت اولیاء کرام میں پوشیدہ ہے
وہ کرامت پہلوان صاحب میں کہاں

اور انہیں اولیاء کرام میں کوئی کسی کا پیر مرشد ہے تو کوئی کسی کا مرید ہے اس حصار سے باہر کوئی اولیاء کرام نہیں ہے۔ سید شیخ حضرت پیران پیر دستگیر عبدالقادر جیلانیؒ جو سلطان الاولیاء ہیں اور سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین غریب نوازؒ کا کرامت کا مطالعہ میں نے بہت سنجیدگی سے کیا اور نتیجہ میں نور علی نور ہی نظر آیا۔ اور مذکورہ بالا برہمن اور سادھو مہنتوں سے میری رغبت ختم ہونی شروع ہوگئی اور اسلام کے قانون شریعت کے مطالعہ کے بعد مذہب ہنود کی بے ترتیب، بے مقصد، بے مزہ، بے ترکیب، فضول اور بکواس ارکان اور رواج کی فضا میں میرا دم گھٹتا محسوس ہوا۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

بخت تیرہ بخت خفتہ یہ تقدیر ہماری ہے
مگر نور اسلام میں یاروں میرے دل کی بخت بیداری ہے

میں نے تفسیر قرآنی کا مطالعہ کیا سبحان اللہ کیا لاجواب کلام الٰہی ہے میں نے چند حدیث اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا۔ الحمد للہ کتنا پاکیزہ دامن رسول ہے، کتنا خوبصورت قول رسول ہے، کتنا مبارک کوشش ہے اصلاح کی کہ ظلمت کو مٹا کر عہد زریں کی تعمیر کی انسانیت کے واسطے زندگی جینے کا طریقہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے لئے کیا نہیں کیا۔ میں نے چند اولیاء کرام کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا کتنا حسین زمانہ رہا ہے ان کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر انسانیت کو سرفراز کیا اور کر رہے ہیں ماشاء اللہ۔ کیا شان نرالی ہے ان ولی اللہ کی۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

حسین لمحہ زندگی کے جلا جلا کر
انسانیت کو روشنی دیتے رہے

میں نے جب اسلامی شریعت کا مطالعہ کیا تب کہیں جا کر مجھے مذہب کے اصلاح اور انسانی فرائض کا اصل علم ہوا اور نہ غفلت ذوق جہاں گرد تھا۔ اتنا ہوتے ہوئے بھی میں خود کو غیر سے بہتر اور پرنور سمجھتا تھا۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

غیر کے اس گریباں میں خامی میں تلاشنے نکلا
کبھی دیکھا بھی نہیں تھا جس گریباں کو میں
جب ظلمت ریز راہوں سے اس کے قریب پہنچا
چمک سے چوندھیا گیا دیکھ کے نور جہاں کو میں
بدنیت بدخیالی سے تری دید کو آیا تھا مگر
عاشق بن کے دل میں بسالیا اس دلربا، دل کشا کو میں

بہرحال مذہب ہنود کے غلط رواج وارکان میرے دل کے لئے دل شکستہ ثابت ہوا مگر اتنا ضرور ہے کہ اگر میں مذہب ہنود کی کسی بات سے متاثر ہوا ہوں تو وہ ہے گیتا کا مندرجہ اشلوک۔

اسلام کی طرف رجوع کرنے کیلئے یہ اشلوک میرے لئے نصیحت آمیز ثابت ہوا ویسے ہر تعلیم یافتہ ہندو اس اشلوک کے معنیٰ کو جانتا ہے مگر افسوس کہ صرف معنیٰ کو ہی جانتا ہے۔ اہم معنیٰ پر بھی کوئی توجہ نہیں دیا۔ میں صدفی صد یقین کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر عاقل اور ذہین ہندو اس اشلوک کے اصل معنیٰ کو سمجھ لے تو اس کے سامنے سوائے اسلام کی راہ کے کوئی دیگر راہ نظر نہیں آئے گی۔ اب میں مذکورہ بالا اشلوک کے اصل معنیٰ کی وضاحت وتشریح کرتا ہوں۔ خوب غور وخوض سے سمجھئے گا بہت کام کی چیز ہے مگر اس کے قبل کہ میں اس کی وضاحت وتشریح کروں چند سوالات ساری دنیا سے کرتا ہوں اور اس کا جواب دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اول سوالات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا پیغام بذریعہ پیغمبر (اوتار) جب دنیا میں ارسال کرتا ہے تو کیا ان پیغمبر (اوتار) کو کسی خاص ملک، خاص فرقہ، خاص مذہب کے ارسال کرتا ہے یا جملہ دنیا اور جملہ انسانیت کے لئے ارسال کرتا ہے۔؟ شاید اس کا درست اور صحیح جواب یہ ہے کہ اللہ پاک اپنا پیغمبر (اوتار) دنیا میں جب بھی بھیجا تو ساری دنیا اور ساری انسانیت کے لئے بھیجا اور دوم سوال یہ ہے کہ جب اللہ پاک اپنا پیغمبر ساری دنیا اور ساری

انسانیت کے لئے بھیجا تو ہم دنیا والوں کا پیغمبر کے لئے کیا فرض بنتا ہے؟ شاید اس کا بھی درست اور صحیح جواب یہ ہوگا کہ جب اللہ پاک اپنا پیغمبر ساری دنیا اور ساری انسانیت کے لئے بھیجا ہے تو ہم دنیا والوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان پیغمبر کی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے ان کے خدائی پیغام کو سنیں اور ان کی نصیحت پر عمل کریں اور ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزاریں۔

اب میں مذکور اشلوک کی وضاحت وتشریح اس معنیٰ سے کرتا ہوں جس پر اہل ہنود پابند ہیں اور اسی معمولی معنیٰ سے ہم اس کے اصل واہم معنیٰ کو واضح کروں گا، غور فرمائیں، شری کرشن جی نے بھی کہا ہے کہ "جب جب دنیا میں ایشور کے نیک بندوں پر اور دھرم پر ظلم ہوگا تو میں بطور پیغمبر اوتار لوں گا اور پھر ستم گروں کا خاتمہ کر کے دنیا میں امن وسکون قائم کر کے دھرم (مذہب) کی تعمیر کروں گا۔ اب میں اس معنیٰ کے دو اجزا پر آپ تمام حضرات کی توجہ دلاتا ہوں۔ اول ہے۔ "اوتار لوں گا" اور دوم ہے۔ "دھرم (مذہب) کی تعمیر کروں گا" اب بال کی کھال کھینچتے چل رہا ہوں غور کرنا۔ اوتار لینا اور پیغمبر کا ظہور ہونا دونوں ایک ہی معنیٰ کو واضح کرتے ہیں۔ شری رام جی نے اوتار لیا تھا بعد ان کے شری کرشن جی نے اوتار لیا۔ قبل شری رام جی کے اوتار کے تمام اوتار ہوئے (جو اسلامی شریعت سے واضح ہے) کہیں شری رام جی رہے، کہیں شری کرشن جی رہے کہیں کوئی اور ہے مگر ہے خدائے پاک کے پیغمبر (اوتار) اب جز اول کو واضح کر رہا ہوں غور کرنا، چونکہ شری کرشن جی خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جب یعنی جس دور میں بھی، جس زمانہ میں بھی نیک بندوں پر انسانیت پر، مذہب پر ظلم ہوگا میں بطور پیغمبر اوتار لوں گا مگر یہ قابل غور بات ہے کہ کس نام سے اوتار لیں گے اس کو ظاہر نہیں کئے اور اس کو بطور راز ہی چھوڑ گئے۔ بہر حال مذکورہ بالا مواقع پر اوتار لیں گے۔ میرے بھائیو ذرا چودہ سو سال قبل کے اس زمانہ جاہلیت کے تواریخ پر غور کرو جب ہر سو نیک بندوں پر، انسانیت پر اور مذہب پر ظلم کا سیل عزم آیا تھا تو شری کرشن جی کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سرور کائنات آقائے دو جہاں سرکار مدینہ پرنور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے دنیا میں ظہور فرمایا بطور پیغمبر اور ساری دنیا تہہ دل سے تسلیم کرتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے اوتار ہیں۔ اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اس موضوع پر وضاحت سے قبل میں نے دو سوالات دنیا کے سامنے رکھے تھے اول سوال کے جواب کے مطابق اللہ پاک جب اپنا اوتار ظہور فرماتے ہیں تو وہ کسی خاص ملک، فرقہ ومذہب کے لئے ظہور نہیں فرماتے۔ بلکہ جملہ دنیا وانسانیت کے لئے ظہور فرماتا ہے تو بے شک اللہ پاک نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جملہ دنیا وانسانیت کے لئے بطور پیغمبر ظہور فرمایا ہے۔ اب دوم سوال کے جواب کے مطابق کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر (اوتار) کو ساری دنیا وانسانیت کے لئے ظہور فرماتا ہے تو ہم انسان کا فرض ہے کہ تہہ دل سے ان پیغمبر (اوتار) کی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے ان کے خدائی پیغام کو سنیں اور اس پر عمل کریں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزاریں۔ اب چونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور پیغمبر (اوتار) ظہور فرمایا ہے تو ہم انسان آپ کے خدائی پیغام کو کیوں نہ سنیں اس پر کیوں نہ عمل کریں اور آپ کے نقش قدم پر کیوں نہ چلیں۔ اب اگر مذکورہ بالا دونوں سوالات کے جوابات درست اور صحیح ہیں تو بے شک ہم انسانوں کو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ پاک کا پیغمبر (اوتار) تسلیم کرنا پڑے گا اور آپ کے خدائی پیغام کو سننا پڑے گا اس پر عمل کرنا پڑے گا اور آپ کے نقش قدم پر چلنا پڑے گا۔

اب ہم دوم جز و یعنی "دھرم (مذہب) کی تعمیر کروں گا" کو وضاحت سے واضح کر رہا ہوں غور فرمانا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز قدیمی ہو جاتی ہے تو اس میں تمام خامیاں آجاتی ہیں اب اس کی خامی کو بطور مرمت دور کر کے اسے پیش عام کرنے سے یہ قدیمی چیز نہ تو نو پیدا کہلائے گی اور نہ ہی یہ کہا جائیگا کہ اس کی تعمیر ہوئی ہے، یہ تو فقط مرمت ہے۔ مذکورہ بالا اشلوک میں ایک سنسکرت زبان کا لفظ ہے "سنستھاپنا" عربی زبان میں یہی تعمیر کہلاتی ہے اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ کسی چیز کا از سر نو اس کی بنیاد رکھ کر اس کو جائے منتہیٰ کا عملی جامہ پہنا کر تب پیش عام کرنا۔ سنستھاپنا یا تعمیر کہلاتی ہے۔ یہی سنستھاپنا یا تعمیر کی اصل اصطلاح ہے اور فقط مرمت کو سنستھاپنا یا تعمیر کا نام دینا سوائے بے عقلی اور جہالت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اب چونکہ شری کرشن جی نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھرم (مذہب) کی سنستھاپنا (تعمیر) کروں گا دھرم (مذہب) میں پھیلی ظلم، ظلمت، برائی اور خامی کو دور کر دینا دھرم (مذہب) کی سنستھاپنا (تعمیر) نہیں ہوئی بلکہ یہ تو فقط مرمت ہوئی۔ دھرم کی سنستھاپنا تب کہلاتی ہے جب از سر نو سے اس کی بنیاد رکھ کر اسے جائے منتہیٰ کا عملی جامہ پہنایا جاتا۔ اب اگر ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور مبارک پر غور کریں تو شری کرشن جی کا ارشاد درست وصحیح ثابت ہوتا نظر آتا ہے یعنی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو اسلام کی بنیاد رکھ کر اسے جائے منتہیٰ کا عملی جامہ پہنایا۔ اب ہم انسانوں کا یہ فرض ہے کہ شری کرشن جی کے اوتار وانی کو صحیح ثابت کریں، خاص طور پر اہل ہنود کو گیتا کے مذکورہ اشلوک کا صحیح اور درست معنیٰ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے گیتا کے مذکورہ اشلوک کا معنیٰ پوری ایمانداری اور اعتقاد کے ساتھ تفسیر کی ہے عین مفسر قرآن کے اور یہی معنیٰ معتبر ہے باقی دیگر معنیٰ غیر معتبر ہے اور یہ تفسیر میں چغلی، چربک اور وہم اساس سے دور رہ کر کیا ہے۔

ویسے اہل ہنود مذکورہ تفسیر پر قطعی عمل نہیں کریں گے کیونکہ ان کے دل میں مسلمانوں کے لئے حسد رہتا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدائی

پیغام پر غور وخوض نہیں کریں گے کیونکہ آپ ایک مومن کی حیثیت رکھتے ہیں مگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ خدائے تعالیٰ کی طرف سے بطور پیغمبر ظہور فرمائے ہیں۔

اہل ہنود ذرا غور کریں کہ جس طرح شری کرشن جی نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ آنے والے پیغمبر کس نام سے آئیں گے اسی طرح یہ بھی ظاہر نہیں کئے ہیں کہ آنے والے پیغمبر (اوتار) کس قوم میں ظہور فرمائیں گے۔ یہ بھی ایک راز ہے اور اس راز کو راز ہی چھوڑ گئے۔ رہی بات حقیقت کی تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک کی مرضی سب پر قادر ہے ان کی مرضی کے آگے سب کا سرخم ہے۔ اللہ پاک اپنے پیغمبر کو جس قوم، ملک اور نام سے ظہور فرمانا چاہیں گے فرمائیں گے۔ اللہ پاک علیم ہے عالم الغیب ہے ان سے بہتر کوئی کچھ بھی نہیں جانتا وہ خبیر ہے اسے خبر ہے کہ کہاں، کس نام سے اور کس قوم میں پیغمبر کا ظہور فرمانا درست اور صحیح ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود قرآن مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ولکل قوم عاد۔ یعنی میں نے ہر قوم میں اپنا ہادی بھیجا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ قوم مسلم میں پیغمبر کا ظہور ہوا تو ہندو، یہودی، نصرانی اور دیگر کے لئے یہ پیغمبر نہیں ہیں یا قوم ہندو، یہودی، نصرانی یا دیگر قوم میں پیغمبر کا ظہور ہوا ہے تو وہ پیغمبر قوم مسلمہ کے لئے نہیں ہیں۔ ایمانداری سے میرے اول سوال کا جواب دو سب سمجھ میں آجائے گا۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بقول خدا پاک یہ ثابت ہونا چاہئے کہ آنے والا عظیم الشان ہستی خدائی پیغمبر ہے۔ اب دیکھو قوم نصرانی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا اور قوم یہودی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا اور یہ دونوں پیغمبران بقول خدا پاک ثابت ہیں۔ اب یہ پیغمبران بھلے ہی نصرانی اور یہودی قوم میں ظہور فرمائے ہیں تو اس سے کیا ہوا مگر قوم مسلمہ ان پیغمبران پر عقیدت سے ایمان رکھتا ہے اور ان پر نازل کتاب انجیل اور توریت پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ رہی بات شری رام جی اور شری کرشن جی کا تو یہ دونوں شخصیات پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ بقول خدا پاک ثابت نہیں ہیں۔ پیغمبر نہ صحیح ولی نہ صحیح مگر نیک انسان تو تھے۔ انسانیت کی خدمات میں اپنی زندگی صرف تو کی ہے۔ رہی بات قوم مسلمہ کے ماننے یا نہ ماننے کی تو میں ایک سو ایک فی صد دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ شری رام جی کا اور شری کرشن جی کا جتنی تعظیم وتکریم قوم مسلمہ کرتی ہے اور جتنا ادب واحترام سے ان دونوں شخصیات کے نام کے ساتھ انصاف قوم مسلمہ کرتی ہے شاید اہل ہنود نہیں کرتے۔ میں نے قریب سے دیکھا اور سنا ہے چند اہل ہنود کو چھوڑ کر باقی تمام جب بھی شری رام جی کا نام زبان پر لاتا ہے تو سیدھا کہتا ہے 'رام' اور جب شری کرشن جی کا نام زبان پر لاتا ہے تو سیدھا کہتا ہے 'کرشن' مگر قوم مسلمہ اول وآخر تعظیم کو ظاہر کرنے والے الفاظ کا استعمال ضرور کریں گے اور اہل ہنود تو نام کو بھی بگاڑ کر پکارتے ہیں۔ رام کو کبھی راما اور کرشن کو کرشنا پکارتے ہیں جو غلط اور جاہلیت ریز سلوک ہے۔

ہمارے دین اسلام میں تو نام کو بگاڑ کر پکارنا باعث گناہ ہے چاہے مسلم کا نام ہو یا غیر مسلم کا۔ پس اتنی ہی دلیل کافی ہے کہ قوم مسلمہ شری رام جی اور شری کرشن جی کو کتنے تعظیم وتکریم سے مانتی ہے۔

ایک سوال لازماً اٹھتا ہے کہ جب قوم مسلمہ شری رام جی کو شری کرشن جی کو مانتی ہے تو ان کی نصیحت کو کیوں نہیں مانتی؟ اس کا جواب میں دیتا ہوں، غور کرنا میں جملہ اہل ہنود سے دریافت کرتا ہوں کہ شری رام جی دنیا کو کیا نصیحت دے گئے ہیں۔؟ اس کا معتبر جواب کوئی اہل ہنود نہیں دے سکتا۔ اگر چند نصیحت بتا بھی دیں تو اہل ہنود اس پر خود پابند نہیں، غیر کو ولی حال کیا ہوگا اسے سمجھنا دشوار نہیں ہے۔ رہی کرشن جی کی نصیحت کو ماننے کی تو گیتا کی نصیحت کافی حد تک ہمارے قرآن وحدیث سے ہو بہو ملتی جلتی ہے۔ اب دیکھو مہابھارت کی جنگ میں شری کرشن جی نے ارجن کو کورو سے جنگ کرنے کے لئے اشتعال کیا جب کہ ارجن جنگ وجدل کے سبب جنگ ناخواندہ تھے مگر شری کرشن جی نے بھی ارجن کو یہ نصیحت دی کہ یہ دین کی جنگ ہے اور دین کے لئے جنگ کرنا ہر انسان کے فرائض میں سے ہے۔ ہمارا دین اسلام بھی دین کیلئے جنگ کرنے کی نصیحت دیتا ہے۔ اہل اسلام میں یہ جنگ جہاد سے نامیدہ ہے اور جنگ جو غازی سے نامیدہ ہے۔ دین اسلام نے آج سے قبل بھی جہاد کیا تھا اور آج بھی جہاد کر رہا ہے مگر افسوس کہ حاسد قسم کے لوگ اسے جہاد نہیں بلکہ دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے غیر مسلم کی چشم میں نا معلوم کس طرح کا لینس جڑوایا ہے کہ ان کو اصل چیز نقلی اور نقلی چیز اصل محسوس ہوتی ہے۔ پس بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ پاک ساری دنیا اور خصوصاً میرے اہل خانہ کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور میں اپنے تمام مومن بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں کہ رب العزت میرے اہل خانہ کو ہدایت فرمائے۔

اس طرح گیتا کی تمام نصیحات مجھے دین اسلام کی طرف رجوع کرنے کے لئے کافی حد تک کارگر ثابت ہوئی اور وہ تمام خوش اسلوبی، ارکان جو اہل ہنود کے یہاں بے ادبی کی شکار تھی مگر اہل اسلام کے یہاں تعظیم وتکریم کے سائے میں امواج لے رہی ہے مثلاً چھوا چھوت کے جذبات، ذات پات کا بھید بھاؤ وغیرہ۔ اس طرح میں نے دین اسلام ہنود اور دین اسلام کو آمنے سامنے رکھ کر مطالعہ کیا تو دین اسلام ہی مجھے دنیا کا سب سے اعلیٰ وبہتر مذہب اور خدا تعالیٰ کے یہاں مقبول مذہب ملا۔ اب جب کہ میرے دل کے بدعقیدگی کے پانی میں اسلام کی خواہش ہونے لگی تو مذہب تبدیلی کی امواج اٹھنے لگیں۔ اس طرح اسلام سے میری محبت بڑھتی گئی اور میں تہہ دل سے دین اسلام کی تعظیم وتکریم کرنے لگا مگر یہ خیال دل نشیں رہا کہ اگر میں دین اسلام قبول کرلوں گا تو مجھے خوف نہیں مگر میرے اہل خانہ کو برادر پریشان کردیں گے۔ میرے اہل خانہ کو

اگر برادری سے نکال دے گی تو یہ بے چارے فقط میری وجہ سے، مثل دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا، ہو جائیں گے۔ مگر سب میری طرح سچے دین کے تمنائی نہیں ہیں آخرت کی پرواہ نہیں ہے۔ خدائے پاک کے عذاب کا خوف نہیں ہے پس خدا پاک ہی ان کو ہدایت فرمائیں اور میری مشکل ٹالیں۔ اسی سبب ابھی تک میں اعلان عام نہیں کیا ہوں۔

اب چونکہ میں مذہب ہنود سے بالکل خفا ہو چکا تھا اور ۱۹۹۹ء میں اسلام قبول کرنا چاہا مگر مذکورہ مسائل راہ میں منہ پھیلائے کھڑے تھے بہر حال میں اسلام قبول کرنے کی تمنا ترک کر کے ایک بار پھر کافرانہ ماحول میں رنگ گیا اور بت پرستی میں لت پت ہو گیا اسی دوران میں نے اپنے بڑے بھائی جان کے مشورہ پر بت پرستی ترک کر کے نرنکاری مشن میں شرکت کی کیونکہ ۱۹۹۸ء میں دماغی دورہ کے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا اور بڑے بھائی جان کو اعتقاد تھا کہ نرنکاری مشن میں جانے سے مرض سے نجات مل جائے گی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اور مجھے مشن مذکورہ کا طرز عمل گوارا نہیں لگا۔ چنانچہ بعد چند مہینہ کے میں اس مشن کو بھی ترک کر دیا اور پھر دین اسلام کی طرف رجوع کیا اسی دوران ایک دن میری طبیعت نازک ہو گئی مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا دورہ آجائے گا اور جان نکل جائے گی پھر میں اماں جان کو ساتھ لے کر ڈاکٹر کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں شنکر بھولے ناتھ کو جل چڑھانا ترک کر دیا ہوں، اسی کی سزا مجھے دی جا رہی ہے پھر میری زبان سے یہ جملہ نکلا ”ہے بھولے ناتھ مجھے معاف کر دو۔“ میں قسم کھا کر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے میں اسلام کی رغبت ختم کر کے اپنے دین میں مراجعت کر کے زندگی گزاروں گا اور مجھے معاف کر کے صحت مند کر دو۔ تعجب کی بات ہے میں اسی وقت صحت یاب ہو گیا اور مجھے عین الیقین ہو گیا کہ بھولے ناتھ نے مجھے معاف کر کے صحت یاب کر دیا مگر آج موجودہ وقت میں اس کرامت کی اہمیت بھولے ناتھ کو نہیں بلکہ رب العلمین کو دیتا ہوں۔ بہر حال میں مرض مذکور کی گرفت میں ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۰ء تک مبتلا رہا اور خدائے پاک کا فضل و کرم ہے کہ علاج کرایا اور مرض مذکور سے مکمل نجات حاصل ہو گئی مگر اس کے بداثر سے میری ذہنی کیفیت بہت زیادہ متاثر ہو گئی ہے اس کا ذکر میں خط اول میں کر چکا ہوں اسی مرض کی وجہ سے ۱۹۹۸ء سے آج تک میری تعلیم کی راہ میں اتار چڑھاؤ برقرار ہے۔ اب پھر میں شنکر جی کا پرستندہ بن گیا اور ۱۹۹۹ء سے ۲۰۰۴ء تک میں اسی کافرانہ ماحول میں سیر و تفریح رہا۔ اسی دوران مارچ ۲۰۰۴ء میں میری شہناز سے محبت ہوئی تھی اس کا ذکر حسب مذکور ہے۔ چونکہ میری یہ دلی تمنا تھی کہ شہناز کو اپنی شریک حیات بنا لوں مگر مجبوری تھی اس کا بھی حسب مذکور ہے۔ اب میں شنکر جی کے ساتھ ہنومان جی کی بھی پرستش کرنے لگا اور عرض کرتا کہ ”میری شہناز کو میری زندگی میں شرکت فرمانے کی دعا دیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک ولی اللہ کے مزار پر بھی جا کر فاتحہ پڑھتا اس وجہ سے ان کی روح مبارک کو بخش کر ان سے بھی اپنی شہناز کو پانے کی دعا مانگتا۔ ایک دن بے ساختہ میرے دل میں خیال آیا کہ ”میں ایک ٹھہرا ہندو زادہ اور شہناز مسلم زادی، میں طالب اور شہناز مطلوب ایسے میں ان بزرگوار ہستی کے وسیلے سے بارگاہ الٰہی میں کیا میری عرضی قبول ہوگی کہ اللہ پاک ایک مومن کو غیر مومن بننے کے لئے مجبور کرے گا۔ جبکہ اہل اسلام ہی خدا پاک کے اصل حمد سرا ہیں۔ اس کا جواب بھی میرے دل ہی نے دیا اور اللہ پاک ایسا قطعی نہیں کرے گا۔ ہاں چونکہ تو طالب ہے اس لئے تو خود کو اپنے مطلوب کے دینی رنگت میں رنگ افشانی کر دے تو شاید خدا تعالیٰ تیری عرضی قبول فرمالے۔

اب چونکہ میں شنکر سے باقسم وعدہ بھی کر چکا تھا جو حسب مذکور ہے۔ رہی بات ہنومان جی کا تو میں ان سے بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں اپنے محبوب کے واسطے اسلام قبول کرنا منظور کرتا ہوں۔ چونکہ ہنومان جی مذہب ہنود سے متعلق تھے اور میرا یہ فیصلہ ناگوار گزرتا ایسی صورت میں میری زندگی کے ساتھ کچھ بھی برا سلوک کر سکتے تھے یہ خوف تھا مجھے مگر میں شہناز کو حاصل کرنا چاہتا تھا اپنی زندگی کا اہم مقصد بھی سمجھتا تھا۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ کاش! شہناز کو حاصل کرنا زندگی کا اہم و خاص مقصد ہی ہے تو کیوں نہ مذہب ہنود کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیں۔ اب میں بابا مذکور کے مزار پر جاتا تھا تو ان سے یہ سوال کرتا تھا کہ بابا میں شہناز کے واسطے خود کو اسلام میں شریک کرنا منظور کرتا ہوں مگر مجھے یہ خبر کر دو کہ میں شہناز کو حاصل کرنے کے بعد اسلام قبول کروں یا کہ حاصل کرنے کے بعد۔ یہ سوال میں کافی دنوں تک دوہراتا رہا آخر کار میں مئی ۲۰۰۵ء کو میں شنکر جی و ہنومان جی سے بے خوف ہو کر مذہب ہنود کو ترک کر کے مکمل دین اسلام کی طرف رخ اختیار کر لیا مگر ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

ایک دن میرے ہی خاندان کے ایک اٹھارہ سالہ لڑکے کی بے وقت سڑک حادثہ میں موت ہو گئی۔ اس کی موت کا منظر دیکھ کر میرے باطن دل سے ایک سوال اٹھا کہ زندگی کا کوئی اعتماد نہیں کون کب اس جائے فانی سے گزر جائے ایسے میں اے ارون ذرا یہ بتا کہ کیا تجھے یقین ہے کہ اللہ پاک نے تجھے طویل عمر بخشی ہے اور تو فلاں روز اس جائے فانی سے گزرے گا۔؟ نہیں! مجھے کچھ نہیں معلوم، میرے ظاہری دل نے جواب دیا، باطن دل سے پھر صدا آئی تو کل تو بھی اس جائے فانی سے گزر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا تو کافر کی موت مرنا چاہتا ہے؟ ذرا کلام الٰہی کی طرف متوجہ ہو کر کہ مالک و مولیٰ کیا ارشاد فرما رہا ہے؟ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَهُوَفِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ٥ یعنی ”اور جس کسی نے ایمان سے انکار کیا اس کا سارا کیا کرایا بیکار گیا اور وہ آخرت میں بھی گھاٹے میں رہے گا۔“

اللہ پاک سورۂ آل عمران کے ۱۱۶ویں آیت میں یوں فرمارہے ہیں ان الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلاَ اَوْلاَدُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ٥ یعنی رہے وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تو اللہ پاک کے مقابلے میں نہ ان کے مال ان کے کچھ کام آسکیں گے اور نہ ان کی اولاد ہی، وہ تو آگ میں جانے والے لوگ ہیں اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

اللہ پاک اسی سورۂ آل عمران کے ۹۱ویں آیت میں فرمارہے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ٥ یعنی "بے شک! جنہوں نے انکار کیا اور انکار کی ہی حالت میں مرے تو ان میں سے کسی نے زمین کے برابر سونا بھی اپنی مغفرت کے لئے دیا ہوتو کبھی بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔"

نزول وحی کے نظریہ سے سورۂ بقرہ کی یہ ۲۸۱ویں آیت جو آقائے نامدار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آخری مرتبہ نازل ہوئی تھی اور اس کے نزول کے نویں دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جہان فانی سے پردہ فرمائے تھے۔ نزول وحی کی آخری آیت ہونے کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام سیوطیؒ نے اور دیگر مفسرین قرآن کا اجماع ہے۔ اس آیت میں اللہ پاک یوں فرمارہے ہیں وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ قف ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لاَ یُظْلَمُوْنَ ٥ یعنی "اور اس دن کا خوف کھاؤ جب کہ تم اللہ پاک کی طرف واپس لوٹو گے پھر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا پورا پورا مل جائے گا اور ان کے ساتھ قطعی کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔"

اللہ پاک سورۂ الصّٰفّٰت ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴ویں آیات میں فرمار ہیں۔ فانکم وما تعبدون ٥ مآ انتم علیہ بفٰتنین ٥ الاّ من ھو صال الجحیم ٥ وما منّآ الاّ لہٗ مقام معلوم ٥ یعنی اس لئے تم اور جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ سب اللہ پاک کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جو جہنم کے آتش رنگ آگ میں پڑنے ہی والا ہو، اور ہماری طرف سے اس کے لئے لازماً ایک معلومات میں سے اور مستقل جگہ ہے۔

اللہ پاک سورۂ اعراف میں یوں فرمارہے ہیں۔ انا جعلنا الشیٰطین اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ ٥ یعنی ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا دوست بنادیا جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور اللہ پاک سورۂ الشمس کی نویں آیت میں یوں فرمارہے ہیں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ آدمی کامیاب ہوگیا جس نے خود کو پاک کیا۔

اللہ پاک سورۂ ۲۴و۲۵ویں میں یوں فرمارہے ہیں۔ وہ کہے گا اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ کرکے آگے بھیجا ہوتا پھر اس دن کوئی نہیں جو اس کی جیسی سزا دے۔ اسی طرح ارشادات اللہ پاک قرآن حکیم میں سورۂ الاعراف کے ۱۴۷ویں آیت میں سورۂ التوبہ کے ۱۷ویں آیت میں اور ۵۴ میں آیت میں، سورۂ الکہف کے ۱۰۳و۱۰۴ویں آیات میں اور سورۂ النور کی ۳۹ویں آیت میں اور سورۂ حٰم السجدہ کے ۵۰ویں آیت میں اور سورۂ ابراہیم کے ۱۸ویں آیت میں اور سورۂ الحمد کے ۹و۱۸ویں آیات میں اور سورۂ المزمل کی ۱۷ویں آیت اور کئی آیات میں صاف ظاہر کیا ہے۔

چنانچہ صدائے قلب باطن سے میرا قلب ظاہر مطمئن ہوا اور یہ فیصلہ کیا کہ اسلام قبول کرلینا چاہئے۔ آخرکار میں نے چھ سال کے گردش دوراں کو درکنار کرتے ہوئے اکتوبر ۲۰۰۵ء کو بے وسیلہ تہہ دل سے اسلام قبول کرلیا مگر صرف روزہ کا پابندی کیا تھا نماز کی پابندی نہیں کیا۔ ۲۰۰۱ء میں بھی روزہ کا احترام کیا تھا اور ۲۰۰۵ء میں پورے مہینہ کے روزہ کا احترام کیا۔ اسی پاک مہینہ کے ۱۱ویں تاریخ کو ایک دینی مسائل کے حل کے واسطے ایک مفتی صاحب کے پاس گیا مگر یہ محترم نہیں ملے پھر دوسرے دینی مسائل کے حل کے واسطے اسی مہینے کی ۱۳ویں تاریخ کو انہیں محترم کے پاس گیا مگر اس مرتبہ بھی نہیں ملے۔ مفتی محترم کے نہ مل پانے کی وجہ سے انہیں کے مدرسہ کے چند حافظ قرآن سے مسائل کا حل مل گیا۔ اسی مدرسہ میں میرے ایک واقف شخص سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرے جذبات کو پہچان لیا اور نماز پڑھنے کے لئے ضد کرنے لگے میں نے ان کو ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہیں مانے آخرکار مجھے ان کے ساتھ مدرسہ کی مسجد میں باجماعت نماز ظہر ادا کرنی پڑی۔ یہی میری زندگی کی اول نماز تھی۔ میں نماز پڑھنے سے منع اس لئے کررہا تھا کہ میری دلی تمنا تھی کہ جب اسلام صحیح طریقے سے قبول کروں گا تو اسی دم پنج گانہ نماز کا عہد کروں گا بہرحال نماز تو پڑھ لی مگر پھر بھی نماز کی پابندی نہیں کی۔ میری پہلی نماز کی یہ تاریخ تھی ۲۵؍اکتوبر ۲۰۰۵ء بمطابق ۲۱؍رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ بروز سہ شنبہ۔ چنانچہ میں ادھر اُدھر کبھی کبھی بے ترتیبی طور پر ۲۷؍نومبر ۲۰۰۵ء تک نماز ادا کرتا رہا مگر ۲۸؍نومبر ۲۰۰۵ء کو پنج گانہ کی پابندی کرلی۔ اسی درمیان میرے چند مومن احباب سے ملاقات ہوئی اور ان لوگوں نے مجھ سے ایمان کے سلسلے میں دریافت کیا تو میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ میں خود بخود اسلام قبول کرچکا ہوں تو ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ دیکھو یہ دنیاوی معاملہ نہیں ہے کہ بے وسیلہ کام چل جائے گا یہ معاملہ دین کا ہے یہاں بے وسیلہ کچھ ہونے والا نہیں ہے۔ ایمان لانے کے معاملات میں وسیلہ ضروریات میں سے ہے۔ چنانچہ تم وسیلہ سے اسلام قبول فرماؤ تب صحیح معنیٰ میں مومن کہے جاؤ گے۔ بہرحال اب میں وسیلہ سے ہی اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا اس کے لئے میں نے اپنے استاد محترم حقیر فقیر حکیم حضرت محمد الیاس اشرفی بن منگلر انصاری سے رابطہ قائم کیا چونکہ یہ اس وقت مہاراشٹر میں مقیم تھے۔ میں نے بذریعہ فون کلمہ پڑھانے کے

سلسلے میں بات کی تو انہوں نے جواب دیا کہ دیکھو بیٹا یہ معاملہ دین کا ہے دور رہ کر بذریعہ فون کلمہ پڑھنا درست نہیں ہے۔ اس لئے تم وہیں کسی مولانا سے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلو میں مایوس ہوکر دارالعلوم گلشن مدینہ پھول پور کے صدر مولانا جناب سید مظفر حسین برکاتی صاحب سے تاریخ ۱۶ر دسمبر ۲۰۰۵ء بروز جمعہ (بعد نماز جمعہ ادا کرنے کے) ایک بج کر ۴۵ منٹ پر کلمہ طیبہ اور کلمہ ایمان مفصل پڑھ کر شریک دین اسلام ہوا مگر تاریخ ۲ر فروری ۲۰۰۶ء کو میں قبل ظہر اپنے ایک دوست کے ساتھ کنبھ میلہ گیا اور میں نے اپنے دوست سے یہ کہا کہ چلو سادھوؤں کو بے وقوف بنائیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہندو ہونا چاہتے ہیں، مجھے ہندو بنادو، مگر اس کے چند ثانیہ بعد میرے قلب باطن سے صدا آئی کہ ارے! تو نے تو شرک کردیا، تیرا ایمان ساقط ہوگیا تجھے پھر سے کلمہ پڑھ کر شریک اسلام ہونا پڑے گا، پھر میں فوراً واپس آیا اور اس مسجد میں گیا جہاں میں مسلسل نمازیں ادا کیا کرتا تھا یعنی الوپی باغ کی مسجد میں اور یہاں کے پیش امام سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ صرف دل میں ارادہ آنے سے شرک نہیں ہوتا جب تک کہ ارادے کے مطابق کام نہ کر جاؤ۔ اس طرح تم نے جو خیال کیا ہے وہ شرک میں شامل نہیں ہے، بے فکر رہو، مگر میرا دل ان کے بیان سے مطمئن نہیں ہوا اور میں نے ان سے پھر کہا۔ نہیں حافظ جی آپ ہمیں کلمہ پڑھا ہی دو تب جا کر وہ مجھے دوبارہ کلمہ پڑھائے اس طرح دو مرتبہ اسلام قبول کرنا پڑا تب میں نے نماز ظہر ادا کی، مگر جب میں دونوں مرتبہ اسلام قبول کیا تو دونوں مرتبہ ایک خطا یہ ہوئی تھی کہ بعد قبول اسلام غسل نہیں کرایا گیا اسلام کے رسم ورواج کے مطابق۔

واضح رہے کہ میں کم عمری سے ہی مذہبی خیالات کا ہوں، پرستاری کے جذبات میری اندر کم عمری سے ہی ہیں مگر جو سکون قلب مجھے بعد قبول اسلام کے حاصل ہوا وہ اس کے قبل نہیں ملا تھا واقعی دین اسلام سکون قلب کا مادہ رکھتا ہے۔

آپ حضرت کا یہ کہنا کہ میں نے ابھی تک نام نہیں تبدیل کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نام تبدیل کرچکا ہوں اور وہ نام ہے رانا نوید الحسن محمد ہارون جو دو اسماء کا ایک ضم شکل میں ہے۔ دراصل میرا مادری نام ارون ہے اور جب میں مدرسہ اسلامیہ میں پڑھنے گیا تھا تو وہاں کے طالب علم مجھے ارون نہ کہہ کر ہارون کہنے لگے چنانچہ ہارون اسم مجھے مادری اسم ارون کے بدلے ملا ہوا ہے اور اس اسم سے مجھے بہت محبت اور ہمدردی ہے۔ اس لئے اس اسم کو خود سے منقطع کرنا میرے لئے افسوس ناک اور دشوار ہے۔ رہا لفظ رانا کی بات تو اسے میں بطور القاب استعمال کرتا ہوں وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اگر میری پشت آگے بڑھے تو وہ رانا خاندان کے نام سے مشہور ہو۔ اور رانا لفظ کے ساتھ ساتھ میری نسل میں جو بھی ہوگا اس کے اسم میں، اسم محمد ہارون واسطے میرے پہچان کے جز رہے گا، صرف درمیانی اسم حتیٰ کہ نوید الحسن تبدیل ہوگا۔

اس طرح ذرا جلوۂ الٰہی کو دیکھو کہ مجھے کس جگہ سے چلانا شروع کیا اور کن کن منازل سے سیر کناں کراتے ہوئے کہاں لاکر قیام کرایا یعنی کس طرح سے مجھے ہدایت کرنا اللہ پاک کو منظور تھا۔ یہی حقیقی افسانہ قلم بند کیا ہوں۔

آپ حضرت کی یہ خواہش کہ میں نے اسلام کس طرح قبول کیا اس پر روشنی ڈالوں اور اسے طلسماتی دنیا میں شائع کیا جائے تاکہ میری تحریر اسلام پسند غیر مسلمین کے لئے سبق آموزی کا ذریعہ بن سکے تو میں اس سلسلے میں صرف اتنا کہوں گا کہ میری اس تحریر سے ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو کسی کے لئے سبق آموزی کا ذریعہ بنے اور بہت کچھ بھی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ غیر مسلمین میری اس تحریر کو ہجو اور تضحیک کا شکار نہ بنا کر بلکہ تہہ دل کے ساتھ یکسوئی کے غور وخوض کریں۔ قسم خدا کی میں کہہ رہا ہوں دونوں عالم میں کامرانی حاصل ہوگی۔ یہ دنیا اور آخرت دونوں پرنور ہوجائیں گے۔

آپ حضرت میرے اول خط کے جواب میں جو ستون دین اور آج کے جدید مسلم معاشرہ میں اپنا دلی خیالات ظاہر فرمائے ہیں بے شک درست اور صحیح خیالات ہیں اور میں اس تحریر کا تہہ دل سے قدر کرتے ہوئے اس کی تائید کرتا ہوں۔ حضرت میں نے اپنی زندگی کا یہ مختصر سا سفرنامہ آپ کے پیش نظر کردیا ہے اور فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ آپ اسے رسالہ طلسماتی دنیا میں شائع کرتے ہیں یا نہیں میں ایسا اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ میری یہ تحریر ساتھ طوالیٔ اضافات کے طوالت سے گزری ہے میں ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۵ء تک کا سفرنامہ زندگی نقل کرکے رکھا ہوں جو کل ۳۷ صفحات پر مشتمل ہے مگر میں نے قلم کی رفتار کے ساتھ بہت بخیلی سے پیش آیا اور یہ سرنوشت تحریر کرتے وقت اجمال کی صورت اختیار کرکے تحریر کی۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس خط میں جملہ معترضہ کی بھی صورت ہے مگر اس کا ہونا ضروری تھا کیونکہ یہ جملہ معترضہ میرے دین اسلام کی طرف رجوع کرنے میں بہت کارگر ثابت ہوا ہے اس لئے میں اس کو تحریر کرنا مناسب خیال کیا تھا۔ بہرحال خط بہت طویل ہے اس لئے میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا روحانی ڈاک کے باب میں جگہ ملنا ممکن نہ ہوگا ہاں اسے "اذان بت کدہ" اور انسان اور شیطان کی کشمکش" کے باب میں جگہ مل سکتی ہے مگر ایسا کرنے سے جناب ابوالخیال فرضی صاحب اور جناب اسلم راہی صاحب کے دلی جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔ اس لئے بہتر یہ ہوگا کہ میرے اس خط کو ہی نہ شائع کیا جائے، ہاں ایک صورت اور ہے وہ یہ کہ اسے خصوصی نمبرات میں بخوبی جگہ مل سکتی ہے مگر میری یہ دلی تمنا تھی اگر اسے طلسماتی دنیا کے ماہنامہ رسالہ میں جگہ مل جاتی تو کچھ نہ کچھ روشنی کافی حضرات تک پہنچتی اور خصوصی نمبرات کے ذریعہ اتنے حضرات تک نہ پہنچ پائے گی۔ بہرحال فیصلہ آپ حضرت کے حوالے ہے اور مجھے امید ہے کہ جس طرح میں نے آپ حضرت کے جذبات کی قدر واحترام کیا ہے اسی

طرح آپ حضرت بھی میرے جذبات پر مع عنایات کے غور طلب ضرور کرینگے اور آپ حضرت کی مرضی میری مرضی۔ میں آپ حضرت کے فیصلے کا تہہ دل سے استقبال کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ آپ حضرت میرے خط کو کہیں نہ کہیں جگہ ضرور دیں گے۔

اب میں چند سوالات آپ حضرت کے قدم مبارک میں رکھ رہا ہوں ساتھ اس امید کے ساتھ کہ آپ ضرور جوابات سے نوازیں گے۔

(۱) اول سوال یہ ہے کہ آپ حضرت نے جو میرے لئے خاص طور پر وظیفہ عطا فرمایا ہے وہ یہ کہ بعد نماز ظہر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵ مرتبہ، بعد نماز فجر یا سلامُ ۱۳۱ مرتبہ، بعد نماز مغرب یا مغنی ۳۰۰ مرتبہ ورد میں رکھنے کا معمول بنالوں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آخر اس وظیفہ کی خصوصیت، فضیلت اور فوائد کیا ہیں ویسے بھی عملیات کے دستور کے نظریہ سے اس کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) دوم سوال یہ ہے کہ چونکہ میرا نام رانا نوید الحسن محمد ہارون ہے جو دو اسماء مرکبی کی صورت میں ہے ایسے مسائل میں دین کا کیا نظریہ ہے۔ خصوصاً قرآن وحدیث کی روشنی میں اور علم النجوم وعلم الاعداد کے نظریہ سے کیسا ہے۔ اس کے نیک و بد ثمرہ کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔

(۳) سوم سوال یہ ہے کہ جو آپ حضرت نے واسطے قوت حافظہ کے یہ عمل عطا فرمایا ہے کہ صبح سات مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کروں۔ حتیٰ کہ میں ایسا کر رہا ہوں مگر اثر ظاہر نہیں ہو رہا ہے ایک مہینہ کا عرصہ بھی گزر رہا ہے۔ اسی عمل کے سلسلے میں میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ عمل طلوع آفتاب کے قبل ہی کرنا ہے یا طلوع آفتاب کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ اگر طلوع آفتاب کے قبل کا قیود ہے تو ایسی صورت میں کیا کریں گے جب ہم رات میں ہی ناپاکی میں آلودہ ہوں (بدخوابی وغیرہ) اور غسل بعد طلوع آفتاب کے کروں واضح رہے کہ حالت نجس میں قرآن پاک کی سورۃ کا پڑھنا جائز نہیں ہے اور یہ عمل نہار منہ کیا کروں یا کچھ کھا پی کر بھی کر سکتا ہوں۔ حسب وظائف اور اس عمل کے اول وآخر میں تین تین مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ یہ سلوک کیسا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ ۱۲۶۷ مرتبہ یا مغنی، ۱۰۴۱ مرتبہ یا سلام، ۱۰۴۱ مرتبہ یا نور، ۱۰۶۰ مرتبہ یا غنی، ۱۰۰ مرتبہ یا غنی، ۱۰۰ مرتبہ یا ودود اور ۱۱۰ مرتبہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ورد کافی ایام سے میرے معمول میں ہے۔

(۴) چہارم سوال یہ ہے کہ حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل کا ترجمہ کیا ہوگا؟

حضرت میرا آپ سے ایک مرتبہ اور بارہا گزارش ہے کہ میرے اس خط کو میرے مادری زبان سے (یعنی کے آر، ارون سنگھ پاٹل) شائع کریں تاکہ میرے تمام طلسماتی دنیا کے قارئین بھائی مجھ سے بخوبی واقف ہو جائیں۔

آئندہ کا خط انشاءاللہ تعالیٰ نئے نام سے شائع کراؤں گا۔ واضح رہے کہ میرے اول خط کے شائع کے وقت کتابت کی خامی کی وجہ سے میرے نام میں نقصان آگیا تھا ہوا یہ تھا کہ ارون کی جگہ ارن شائع ہوا تھا۔

میں اپنے ہر ایک گستاخی وخطا کے لئے آپ حضرت سے معافی کا خواہاں ہوں برائے کرم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں نادان خیال کر کے معاف فرمائیے گا اور اس بندہ عاجز کو اپنے انمول رحمت کے سایہ میں مع دعاؤں کے یاد رکھیئے گا۔ اب میں ایک شعر کے ساتھ قلم کی زبان کو بند کر رہا ہوں۔

دنیا کرے نعرہ زنی فلاں فلاں زندہ باد
مگر میں نے نعرہ دیا امت محمدی زندہ باد
وہ بے چارے یہاں برباد آخرت میں مردہ باد
اور میں یہاں ضرور ناشاد مگر آخرت میں زندہ باد

آپ حضرت اور طلسماتی دنیا کے تمام عملہ حضرات کو آخر میں ساتھ ادب واحترام کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جواب

آپ نے اپنے خط ابتدائی سطور میں راقم الحروف اور ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے جن تعریفی کلمات کا اظہار کیا اور جو دعائیں عطا کی ہیں ان کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں اور اس رب کریم کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپ جیسے مخلصین کے دلوں میں میری اور میرے اس رسالے کی قدر اور عظمت پیدا کی ہے ان کے فضل وکرم کے بغیر اس دنیا میں نہ کسی کو مقبولیت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی کو عزت وعظمت۔ ان ہی کے فضل بیکراں کا یہ اثر ہے کہ آج ماہنامہ طلسماتی دنیا کشمیر سے کنیا کماری تک اپنا ڈنکا بجائے ہوئے ہے اور غیر مسلمین تک میں اس کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے۔ آنے والے خطوط سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کتنے ہی غیر مسلم بھائیوں نے طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کی غرض سے اردو زبان سیکھ لی ہے اور پھر طلسماتی دنیا کے طفیل میں وہ اسلام کی حقانیت جاننے کے لئے بھی بیتاب ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں تھا کہ مجھے اتنی سربلندی، سرخروئی اور سرفرازی عطا ہوتی لیکن میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ اس نے اس حقیر اور ناکارہ انسان کو اتنی عظمت اتنی سربلندی اتنی سرخروئی اور اتنی شہرت ومقبولیت عطا کی۔ میں محض ایک ذرہ تھا لیکن اس نے محض اپنے کرم وفضل سے مجھے آفتاب بنادیا اور پھر طلسماتی دنیا کے ذریعہ اس نے اس آفتاب کی روشنی کو گھر گھر تک پہنچادیا۔ بے شک میرا رب ہر چیز سے بڑا ہے اور اس کی قدرت اس دنیا میں کچھ بھی کرشمہ دکھا سکتی ہے۔

آپ کے پہلے خط کا جواب میں "درود وسلام نمبر" میں دے چکا ہوں لیکن

آپ کے اس خط سے جو میرے پیش نظر ہے اس درجہ متأثر ہوا ہوں کہ میں نے کسی تاخیر کے بغیر اس کا جواب دینے کی ٹھان لی۔ دراصل اس خط میں اس اسلام کی حقانیت آپ کی تحریر سے ظاہر ہورہی تھی جو میرا ذاتی مذہب ہے اور میرا یقین یہ ہے کہ اس دنیا میں جتنا پیارا، جتنا سچا اور جتنا انسان کو انسانیت سے روشناس کرنے والا مذہب دین اسلام ہے اتنا کوئی دوسرا مذہب نہیں ہے لیکن عالمی طاقتوں کی عالمی سازشوں کی وجہ سے اس دین کے بارے میں وقتی طور پر کچھ شبہات پیدا ہوگئے ہیں لیکن زیادہ دیر تک یہ شبہات باقی نہیں رہ سکیں گے اور جب سنجیدہ لوگ سنجیدگی کے ساتھ تحقیق کریں گے تو وہ آپ کی طرح دین اسلام کی حقانیت کو سمجھ لیں گے اور پھر مجبور ہوجائیں گے اسلام کو قبول کرنے پر۔

میں نے اس خط کو چھاپنے میں اس لئے عجلت کی کہ اس میں آپ کی اسلام قبول کرنے والی داستان بھی تحریر تھی۔ دوسروں کو سبق دینے کے لئے میں نے اس خط کو چھاپا اور اس کا جواب دینا ضروری سمجھا اور یہ خیال کیا کہ اس طرح کے خط کو تاخیر سے چھاپنا زیادتی ہوگا۔ اور حق کی جستجو کرنے والوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ سینکڑوں خطوط جواب طلب میرے پاس موجود ہیں لیکن میں آپ کے خط کو فوقیت دے رہا ہوں۔ لیجئے آپ کے خط کا جواب حاضر ہے۔

سب سے پہلے میں آپ کو یہ دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آپ کو استحکام عطا کرے۔ اور جو بھی صدمات وحوادث آپ کو اس راہ حق میں پیش آئیں ان پر صبر واستقامت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آپ نے اسلام قبول کرکے اسلام پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ آپ نے خود اپنی ذات کے ساتھ انصاف کیا ہے کیونکہ جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ اپنے ہی نفس پر ظلم کررہے ہیں اور جنہوں نے صراط مستقیم کو اپنالیا ہے انہوں نے اپنے نفس پر احسان کیا ہے کیونکہ صراط مستقیم پر چلنے کے بعد انسان اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے اور وہ ان سزاؤں سے خود کو بچالیتا ہے جو سزائیں گمراہی میں مبتلا ہونے کے بعد انسان کو بھگتنی پڑتی ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس دور بے راہ روی میں کسی لڑکی سے محبت بھی سچی کی اور اس سچی محبت کی جزا میں دین اسلام کی دولت آپ کو حاصل ہوگئی۔ بزرگوں نے سچ ہی فرمایا ہے کہ عشق مجازی انسان کو عشق حقیقی تک پہنچادیتا ہے اور اس کی آدمیت عبدیت میں بدل جاتی ہے۔

آپ کے خط کا طویل حصہ ایک سوال بھی ہے بجائے خود ایک جواب بھی۔ جو لوگ کفر وشرک کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اور حق کے متلاشی بھی ہیں ان کے لئے آپ کا خط ایک مشعل راہ ہے ایک چراغ ہے وہ لوگ اگر آپ کا یہ خط پڑھ لیں گے تو ان کو ایک روشنی ملے گی اور وہ اندھیروں سے اجالے کی طرف آجائیں گے۔ میں آپ کے ایک ایک حرف کی تائید کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کی ایک ایک سطر کو اتنا مؤثر کردے کہ پڑھنے والے اس سے متأثر ہوکر حلقہ بگوش اسلام اور حلقہ بگوش اطاعت ہوجائیں اور دین اسلام کی روشنی نیز اطاعت خدا ورسول کے اجالے گھر گھر میں پھیل جائیں۔ اس دنیا کو سکون اسی وقت نصیب ہوگا جب اس دنیا کے پیدا کرنے والے کی کبریائی کو ہم دل سے تسلیم کرلیں اور ہم سب کے سر صرف اسی کی بارگاہ میں جھک جائیں۔ بے شک یہ دنیا اللہ نے پیدا کی ہے بے شک وہ خالق بھی ہے وہ مالک بھی ہے، وہ رزاق بھی ہے اور بے شک وہ وحدہٗ لاشریک بھی ہے۔ اور بے شک وہی اور صرف وہی معبود بننے کا حق دار بھی ہے۔ ہم سب کے دل بھی دماغ بھی اور سر بھی اسی کی چوکھٹ پر جھکنے چاہئیں، بے شک وہی مالک ہے وہی معبود ہے اور وہی مستعان ہے۔

مجھے آپ کے خط کے ایک ایک حرف سے اگرچہ اتفاق ہے۔ لیکن آپ نے جو جہاد اور دہشت گردی کا ذکر چھیڑا ہے اس پر بھی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

بے شک دین اسلام میں جنگ کا تصور موجود ہے۔ اور دین اسلام کا ایک باب جہاد بھی ہے اسلامی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب کفار ومشرکین نے مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کردی اور دین اسلام کی تبلیغ میں روڑے اٹکانے شروع کردیئے تب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ بھی محض اپنی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کے حکم پر ہوا۔

آپ احادیث کی کتابوں میں غزوات اور جہاد کا باب پڑھ کر دیکھئے آپ کو اندازہ ہوجائے گا، جہاد کسے کہتے ہیں اور دہشت گردی کسے۔ اسلام گوریلا جنگ کا بھی قائل نہیں ہے وہ صرف سرحدوں پر کفار ومشرکین کے روبرو جنگ کرنے کا قائل ہے اور اسلام صرف ان ہی کفار ومشرکین سے برسر پیکار ہوتا ہے جو اس سے زور آزمائی کے لئے سرحدوں پر اکٹھے ہوتے ہوں وہ کفار ومشرکین جو اگرچہ اسلام سے دور ہیں لیکن ان کے ہاتھوں میں نیزے اور تلوار نہیں ہے اور جو لڑنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں رکھتے ان کفار ومشرکین کے خلاف اسلام تبلیغ کے سوا اور کوئی اقدام نہیں کرتا۔ اسلام سرحدوں پر جنگ لڑتے ہوئے بھی اپنے کچھ اصول رکھتا ہے وہ دوران جہاد اپنے مجاہدوں کو اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے اگر بچے سامنے آجائیں تو اپنی تلواروں کو حرکت نہ دیں۔ اسی طرح بوڑھوں پر کوئی وار نہ کریں جو شرمندہ ہوجائے اسے نظر انداز کردیں۔ جو بھاگنے کی کوشش کرے اسے بھاگنے دیں اس کی پشت پر وار نہ کریں۔ جو دوران لڑائی ہتھیار پھینک دے اس کا ہتھیار تو سنبھال لیں لیکن اسے گرفتار کرلیں یا بھاگنے کا موقعہ دیں لیکن اس کی جان کی حفاظت کریں۔ اسلام کا اپنا یہ بھی ایک اصول تھا کہ دوران جہاد اگر کسی دشمن کو کسی مجاہد نے اس طرح قتل کیا ہو کہ زخم مقتول کے سینے پر ہو تو اس مجاہد کو شاباشی

دی جائے گی اور مقتول کا نصف سامان اس مجاہد کو دیا جائے گا اور نصف جہاد کی مزید تیاریوں کے لئے اسلامی بیت المال میں جمع کردیا جائے گا اور اگر زخم مقتول کی پشت پر ہو تو مجاہد کو کوئی شاباشی نہیں دی جائے گی اور مال غنیمت میں سے کوئی ایک کوڑی بھی اس کے حصے میں نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس نے دشمن کو قتل تو کردیا لیکن دین اسلام کی اس نصیحت کو فراموش کردیا کہ کسی بھی دشمن کی پشت پر وار نہ کیا جائے۔ اور ایک نصیحت کو فراموش کردینے کی وجہ سے وہ مال غنیمت سے محروم رہتا ہے۔

آج جہاد کے نام پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس میں اسلامی جہاد کے تمام اصول پامال ہوگئے ہیں، اصلیت جہاد کے پرخچے اڑ گئے ہیں اور اسلام بدنام ہوکر رہ گیا ہے۔ دنیا کا نظریہ تو یہ ہے کہ جنگ میں سب کچھ جائز ہے لیکن اسلام کا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ بھی کچھ اصولوں کی پابند ہے جنگ میں بھی سب کچھ جائز نہیں ہے۔ چنانچہ دوران جنگ بھی اسلام کسی سیاست اور کسی فریب کی اجازت نہیں دیتا اور وہ کسی بڑے سے بڑے دشمن کو بھی دھوکے سے مارنے کا قائل نہیں ہے۔ آج کے دور میں جہاد کے نام پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس میں قصوروار پوری طرح محفوظ ہیں اور بے قصور ہزاروں کی تعداد میں مر رہے ہیں۔ پھر یہ خودکش حملے جس میں انسان دوسروں کو مارنے کے ساتھ ساتھ خود بھی مرجاتا ہے بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ اس میں اقدام کرنے والا خودکشی کرتا ہے اور خودکشی اسلام میں حرام ہے پھر یہ خودکش حملے بھی ان علاقوں میں ہو رہے ہیں جہاں قصوروار موجود نہیں ہیں۔ یہاں بھی جو خون ناحق بہہ رہا ہے وہ بھی بے قصوروں کا بہہ رہا ہے یہاں بھی نقصان ان عوام کا ہو رہا ہے جو نہ اسلام کے دشمن ہیں نہ انسانیت کے۔ دوران نماز مسجد میں بم، مالیگاؤں کی مسجد میں بم، حیدرآباد کی مکہ مسجد میں بم۔ یہ کیسا جہاد ہے جس میں ایک ہی طبقہ نشانہ بن رہا ہے اور یہ کیسا اسلامی جہاد ہے جو مسجدوں میں نمازیوں کے چیتھڑے اڑا رہا ہے۔ وہ مسلمان کتنے سنگدل ہیں جو طیش میں آکر صرف مسلمانوں کو مار رہے ہیں جو حکومت کو وارننگ دینے کے لئے صرف مسجدوں پر حملے کر رہے ہیں۔؟ کیا کوئی گیا گزرا اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے نابلد مسلمان بھی ایسی حرکت کرسکتا ہے کہ وہ مسجد میں نمازیوں کو بم سے اڑادے نہیں ہرگز نہیں۔ یہ تو صرف ایک سازش ہے جو مسلمانوں کے خلاف رچی گئی ہے، پردۂ زنگاری کے پیچھے تو معشوق کوئی اور ہے جو دنیا بھر میں مسلمانوں کو اور ان کے مذہب کو بدنام کرنے کی تحریک چلا رہا ہے اور ابھی تک وہ اپنی تحریک میں کامیاب ہے لیکن ایک دن ساری دنیا کے سامنے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے گی کہ جہاد کے نام پر دہشت گردی کرنے والے لوگ مسلمان نہیں ہیں وہ کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ برائے مہربانی آپ بھی اس دہشت گردی کو جہاد کا نام نہ دیں۔ یہ جہاد نہیں ہے یہ بیشک ایک دہشت گردی ہے اور یہ جہاد کو بدنام کرنے کے، اسلام کو رسوا کرنے کے لئے اور مسلمانوں کو نظروں سے گرانے کے لئے کی جارہی ہے اور اب تو حال یہ ہوگیا ہے کہ اگر کوئی چوہا بھی مرتا ہے تو اس کو بھی دہشت گردوں کا کارنامہ بتایا جارہا ہے اور اس کی ذمہ داری بھی القاعدہ کے سر پر ڈالی جارہی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ دہشت گردی کے نام پر سیاسی لوگ اپنا اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ دہشت گردی بنام جہاد کسی مسلم گروہ کی طرف سے شروع ہوئی ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ابھی تک موجود ہے اور اب وہ مسجدوں میں بم رکھ کر اپنا وجود ثابت کر رہا ہے، اگر ارباب قانون اور اس ملک پر حکومت کرنے والوں نے اس مسئلے کو سیاسی مسئلہ نہ بنایا ہوتا اور ان کے شک کی سوئی صرف مسلمانوں کی طرف نہ گھومتی تو قصوروار پکڑے جاتے اور دہشت گردی ختم ہوجاتی۔ لیکن آج صورت حال تو یہ ہے کہ دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر پورا عراق اجاڑ دیا گیا، دہشت گردی ختم کرنے ہی کے نام پر ایران نشانہ پر ہے اور پاکستان کی بھی خیر نہیں ہے اور دہشت گردی کو زندہ رکھنے کے لئے ہندوستان میں بھی بم پھاڑنے کی کارروائیاں ہو رہی ہیں اور مسلمانوں کو مجرم گردانا جارہا ہے ذرا بھی اگر غور و فکر سے کام لیں تو بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس دہشت گردی کے پروگراموں میں ہاتھ کسی کا بھی ہو لیکن اس کا اصل محرک امریکہ یا اسرائیل ہے۔ یہ کام نہ ہندوؤں کا ہے نہ مسلمان کا۔ اس دنیا میں اس وقت دو ہی قومیں ایسی ہیں جن کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ جیو اور جینے دو اور ان دو قوموں میں ایک قوم مسلمان ہے اور ایک ہندو۔ اور اگر ان قوموں کے کچھ افراد اپنے عقیدے سے اِدھر اُدھر ہوگئے ہیں تو وہ سازش ہے یہودیت یا عیسائیت کی۔ ورنہ یہ دونوں قومیں قتل و غارت گری کی قائل نہیں ہیں موجودہ دہشت گردی میں تو یہ ہو رہا ہے کہ مسجد میں بم پھٹ رہے ہیں، مسلمانوں کے چیتھڑے بکھر رہے ہیں، مسلمانوں ہی کو گرفتار کیا جارہا ہے اور مسلمانوں ہی کو سزا دی جارہی ہے۔ کچھ مسلمان تو بم کا نشانہ بن جاتے ہیں، کچھ مسلمان جیلوں میں ٹھوس دیئے جاتے ہیں اور کچھ مسلمانوں کو دوران دہشت گردی پولیس اپنی گولیوں کا نشانہ بنالیتی ہے۔ اس حرکت ہی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دہشت گردی جس میں ایک ہی طبقہ کا نام آرہا ہے، یہودیوں کی پلاننگ ہے جو اسرائیل اور امریکہ کی معرفت ساری دنیا میں تقسیم ہوئی ہے۔

ہمارے ملک کی سرکاریں بھی جانتی ہیں کہ اصل مجرم کون ہے لیکن چونکہ انگریزوں کے عطا کردہ لڑاؤ اور حکومت کرو کے فارمولے پر انہیں عمل کرنا ہے تو وہ بھی اصل مجرم تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے صرف مسلمانوں کو قصوروار گردان کر ہندوؤں کو خوش رکھتے ہیں اور اس طرح ہندو اور مسلمانوں کا ایک طرح کا اختلاف برقرار رکھا جاتا ہے جو ان انگریزوں کی دین ہے جن کو اس ملک سے گیٹ آؤٹ کرنے کے لئے مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کی طرح اپنا خون بہایا

تھا۔ خیر چھوڑیں یہ تو دل کا ایک درد ہے اور دل کے اس درد کو کون سمجھے گا اور جو سمجھ لے گا وہ بھی خاموش ہی رہے گا کیونکہ خاموشی ہی میں اس کی سیاست اور اس کی سیٹ محفوظ رہے گی۔

آیئے اب آپ کے ان سوالوں کا جواب دے دیں جو آپ نے اپنے خط کے آخر میں کئے ہیں ۔ ہر سوال کا جواب نمبر وار دیا جا رہا ہے۔ آپ اپنے سوالوں سے ان جوابوں کو ملالیں تا کہ بات سمجھنے میں آپ کو دشواری نہ ہو۔

ہم نے بعد نماز فجر "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کی تاکید اس لئے کی ہے تا کہ آپ کا تمام دن سلامتی سے کٹے۔ حق تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں ایک نام "یا سلام" بھی ہے اور یہ نام اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ اسماء حسنیٰ کے موکلین بھی ہیں اور ان سب کا بادشاہ "یا سلام" کا موکل ہے۔ اس اسم الٰہی کے ورد سے آپ کو دو فائدے ہوں گے ۔ آپ اللہ کی پناہ میں آجائیں گے اور یا سلام کا موکل غائبانہ آپ کی مدد کرے گا۔ اس دنیا میں سب سے اہم چیز عافیت اور سلامتی ہے۔ ساری دنیا کی نعمتیں انسان کی جھولی میں آجائیں اور وہ عافیت وسلامتی سے محروم ہو تو وہ اپنی زندگی چین سے بسر نہیں کر سکے گا اس لئے ہر انسان کو سب سے پہلے سلامتی کی دعا کرنی چاہئے۔ اسلام نے مسلمانوں کو اس بات کی تلقین کی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو انہیں کچھ دیں یا نہ دیں۔ لیکن سلامتی کی دعا ضرور دیں چنانچہ دنیا بھر کے مسلمان جب بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں "السلام علیکم" تم پر سلامتی ہو اور جواب دینے والا مسلمان بھی یہی کہتا ہے "وعلیکم السلام" اور سلامتی تم پر بھی ہو۔ یہ دعا بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ سب سے قیمتی تحفہ جو دوران ملاقات دو مسلمانوں میں تقسیم ہوتی ہے وہ "تحفہ سلامتی" ہے۔ اسی بنا پر ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کی صبح اس حال میں شروع ہو کہ آپ اپنے رب کا وہ نام پکاریں جس کے معانی ہیں سلامتی دینے والا۔ آپ جب اس نام کا ورد کریں گے تو آپ اللہ کی پناہ میں آجائیں گے اور اللہ کی طرف سے آپ کو سلامتی کی دولت عطا ہو جائے گی اور آپ ناگہانی حادثوں سے محفوظ رہیں گے۔

ظہر کی نماز میں ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵ مرتبہ پڑھیں اس وظیفے کے معانی یہ ہیں۔ کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہی بہترین کارساز ہے۔ ایک جہاد کے موقعہ پر جب کفار ومشرکین کا گروہ مسلمانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ بڑا اور کہیں زیادہ طاقت ور تھا اور مسلمان اس گروہ کی طاقت وتعداد سے متاثر بھی ہو رہے تھے اس موقعہ پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر یہ وظیفہ جاری تھا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا تھا کہ اس وظیفے کو پڑھنے کے بعد میرا دل چاہتا ہے کہ میں پہاڑوں سے ٹکرا جاؤں۔ یہ سن کر اصحاب رسولؐ میں ایک طرح کی خود اعتمادی پیدا ہوئی اور خود اعتمادی کے بعد وہ اپنے خدا پر اتنا بھروسہ کرنے لگے جتنا بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد جنگ کا رخ ان کی طرف ہو گیا کیونکہ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اسے شرمندہ نہیں ہونے دیتا۔

ہم نے یہ وظیفہ آپ کو اس لئے بتایا تھا تا کہ اس وظیفے کا ورد کرتے ہوئے اتنے مضبوط ہو جائیں کہ آپ کو پیش آنے والے حادثوں اور طوفانوں کا کوئی ڈر نہ رہے اور جب ایسا ہو گا تب اللہ کی مدد اور اللہ کی نصرت آپ کے سر پر سایہ فگن ہو جائے گی اور آپ کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے گی۔

مغرب کی نماز کے بعد ہم نے آپ کو "یا مغنی" تین سو مرتبہ پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ یہ وظیفہ مال ودولت کے حصول کے لئے تھا، آپ جب اس وظیفے کی پابندی رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو مال ودولت عطا کریں گے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "یا مغنی" روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے لیکن ہم نے آپ کو صرف تین سو مرتبہ پڑھنے کے لئے کہا تھا تا کہ آپ کو کوئی مشکل نہ ہو اور پھر رفتہ رفتہ آپ اس کی تعداد بڑھا سکتے ہیں۔

آپ کے دو نام ہیں۔ ایک رانا نوید الحسن دوسرا محمد ہارون۔ پہلے نام کا مفرد عدد ۲ ہے اور دوسرے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ان دونوں عددوں میں اگر چہ کوئی ٹکراؤ تو نہیں ہے لیکن ان دونوں کی خصوصیات ایک دوسرے سے الگ ہیں ۔ دو دو نام رکھنے میں یہی پریشانی ہوتی ہے، دونوں طرح کی خصوصیات انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں کبھی کوئی نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی کوئی۔ اور اس طرح انسان کی شخصیت دو ناموں کے درمیان الجھ کر رہ جاتی ہے ۔ ماہرین اعداد کا مشورہ یہ ہے کہ ایک انسان کا ایک ہی نام بہتر ہے۔ کیونکہ ایک نام کی اثر انگیزی انسان کی شخصیت میں استحکام رکھتی ہے جب کہ دو دو نام انسان کے اندر کچھ خصوصیت بھی پیدا کرتے ہیں اور دو دو نام اپنے اپنے منفی اثرات کی وجہ سے انسان کو زبردست قسم کے نشیب وفراز سے بھی دوچار کرتے ہیں۔ ان دونوں ناموں میں سے آپ کو جو نام زیادہ پسند ہو اس کو باقی رکھیں اور دوسرے کو نظر انداز کر دیں۔

سورۂ الم نشرح کے عمل میں جو حافظہ میں قوت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس میں طلوع آفتاب سے پہلے یا بعد کی کوئی قید نہیں ہے البتہ یہ عمل اس وقت اثر انداز ہو گا جب خالی پیٹ اس کو کریں۔ یعنی سات مرتبہ پڑھ کر اور ایک گلاس پانی پر دم کر کے نہار منہ پئیں اگر سورج نکلنے کے بعد تک بھی کچھ نہ کھایا پیا ہو تو سورج نکلنے کے بعد بھی یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھیں اور اگر توفیق ہو جائے تو طلوع آفتاب تک وظائف اور تلاوت قرآن میں مصروف رہیں، سورج طلوع ہونے کے ۲۰ منٹ بعد نماز اشراق ادا کر کے پھر مذکورہ سورۂ الم نشرح والا عمل کریں۔ انشاء اللہ قوت

حافظہ میں اضافہ ہوگا۔ صرف ایک مہینہ پڑھ کر مایوس نہ ہوں۔ چند ماہ تک پڑھیں انشاءاللہ کامیابی ضرور ملے گی۔ صرف پڑھنے سے بھی کامیابی مل جائے گی اور اگر پانی پر دم کر کے پئیں گے تو کامیابی یقیناً ملے گی۔

بے شک حالت ناپاکی میں قرآن پاک کی تلاوت جائز نہیں ہے لیکن ہم نے جو عمل بتایا تھا وہ نماز فجر کے بعد ہی کا تھا جب کوئی مسلمان نماز فجر ادا کرلے گا تو وہ ناپاک کہاں ہوگا، کھانا پینا اگر نماز فجر کے بعد ہی ہو تو بہتر ہے۔ وظیفہ کوئی سا بھی ہو اس کے شروع و آخر میں درود شریف تو پڑھنا ہی چاہئے۔ اگر درود شریف نہیں پڑھا جائے گا تو عمل کے اندر خیر و برکت پیدا نہیں ہوگی۔

آپ نے اپنے کچھ معمولات نقل کئے ہیں وہ سب ٹھیک ہیں آپ ان کو جاری رکھ سکتے ہیں لیکن "علی" کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ورد بتایا ہے اور اس کی تعداد ۱۱۰ مرتبہ لکھی ہے بے شک اسماء حسنیٰ میں ایک اسم مبارک "یا علی" بھی ہے اور یہ بھی حق تعالیٰ ہی کا نام ہے۔ اس کے اعداد ۱۱۰ ہی ہوتے ہیں اس کو معمولات میں رکھنا بھی بزرگوں کی سنت رہی ہے لیکن اس نام کو اس طرح پڑھنا یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ درست نہیں ہے۔ غالباً آپ کو یہ شبہ ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کا نام ہے حالانکہ یہ نام حضرت علی کا نہیں بلکہ حق تعالیٰ کا نام ہے اور اسماء حسنیٰ میں شامل ہے۔ اسی لئے عبدالعلی نام رکھنا جائز ہے کیونکہ عبدالعلی کا مطلب اللہ کا بندہ ہی ہوتا ہے نہ کہ علی کا۔

ہم آپ کی فرمائش کے مطابق آپ کا خط آپ کے قبولیت اسلام سے پہلے والے نام کے ساتھ شائع کررہے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو دین اسلام کی راہوں میں مزید استحکام عطا کرے آپ اس دولت کی قدر کرتے رہیں جو آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے حاصل ہوئی ہے کیونکہ ہدایت کی دولت ان کی مرضی اور ان کے حکم کے بغیر کسی کو نہیں ملتی۔ قرآن حکیم میں محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمایا گیا ہے کہ تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے البتہ اللہ جسے چاہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ اس دنیا میں جس کسی کو بھی یہ دولت ہدایت نصیب ہوتی ہے وہ رب کریم کا فضل خاص ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طلب کا بھی ایک مقام ہے اور جدوجہد کی بھی ایک حقیقت ہے، اقدامات بھی اپنے اندر ایک مفہوم رکھتے ہیں لیکن ہدایت صرف طلب، صرف جدوجہد اور صرف اقدامات سے نہیں ملتی۔ یہ اللہ کے فضل و کرم ہی سے ملتی ہے کیونکہ یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ طلب بھی، جدوجہد بھی اور اقدامات بھی ان ہی کی عطا کردہ توفیق کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بقول شاعر

یہ طلب بھی ان ہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ عمر بھر اس خداوند قدوس کے شکر گزار رہیں جس نے آپ کو اچھی طلب کی توفیق بخشی اور آپ کو دولت دین اور سرمایہ اسلام سے سرفراز کیا۔

شکیل انجم اور مولانا مرغوب الرحمٰن

سوال از: ڈاکٹر نعمان دانش ———— دیوبند

چند روز پہلے ایک کتابچہ پڑھنے کو ملا۔ جو آپ کے خلاف تھا۔ اس کتابچے میں آپ کی ذات پر کیچڑ اچھالی گئی تھی مختلف لوگوں کے خیالات کو اس کتابچے میں جمع کیا گیا تھا جس کا انداز تحریر یہ بتاتا تھا کہ جیسے یہ لوگ خار کھائے بیٹھے ہیں اور آپ سے بغض وحسد رکھتے ہیں۔ اس کتابچے میں تعویذ گنڈوں کی مخالفت کے ساتھ ساتھ آپ کی ذات کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس کتابچے کی کچھ باتیں قابل غور ہوسکتی ہیں لیکن اس کتابچے کی زیادہ تر مشمولات من گھڑت اور ہوائی لگتی ہیں اور ان سے تہمت اور الزام تراشی کی بو سی آتی ہے۔

آپ سے واقف کوئی بھی شخص جسے چند دن بھی آپ کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہو وہ اس کتابچے کے مندرجات کا یقین نہیں کرسکتا۔ کم سے کم میں، جس کا بچپن آپ کے ساتھ گزرا اور فارسی خانہ کے زمانہ سے لے کر تادم تحریر میرے پینتیس اڑتیس سال آپ کے ساتھ گزرے۔ ایک طویل عرصے تک میں آپ کا ہم نشیں رہا۔ میں نے آپکے کردار میں کسی بھی طرح کا جھول اور بدمعاملگی نہیں دیکھی۔ دیوبند کے باشندوں میں سے ایسے کئی ساتھی ابھی زندہ ہیں جو ہمارے ہم سبق رہے وہ بھی آپ کے کیرکٹر پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن اس کتابچے میں ایک ایسی بات بھی بیان کی گئی ہے کہ اگر اس بات کو سمندر میں ڈال دو تو سمندر کڑوا ہوجائے۔ یہ بات کذب وافترا اور تہمت والزام کے قبیل سے لگتی ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بیان کرنے والا جھوٹ بولنے میں ماہر ہے۔

قاسمی بیت المال کے بارے میں اس کتابچے میں جو لکھا گیا ہے وہ بھی محض الزام ہے۔ دیوبند کے عوام جانتے ہیں کہ قاسمی بیت المال کے کھاتہ داروں کی امانتیں کس شان کے ساتھ واپس کی گئی تھیں۔ یہ کہنا کہ کسی کا پیسہ واپس نہیں کیا گیا کوری الزام تراشی ہے۔ شاید کتابچے کے مرتب کو کچھ خبر نہیں ہے اس نے دشمنی کے نشے میں غرق ہو کر جو کچھ بھی سنا اسے سامان غنیمت سمجھا اور اس کو چھاپ دیا۔ نہ اس کو شرم دنیا کی پرواہ کی نہ خوف آخرت کی۔ ایک خیر خواہ کی حیثیت سے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کتابچے کو پڑھیں اور اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں تاکہ جن لوگوں تک یہ کتابچہ پہنچ جائے ان کو حقیقت سے آگاہی ہو اور وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہونے پائیں۔

یہ تو یقین ہے کہ آپ سے وابستہ لوگ اس کتابچے کو الزامات کا پلندہ سمجھ

کر نظر انداز کر دیں گے کیونکہ اس کتابچے کی ایک ایک سطر یہ ثابت کرتی ہے یہ کتابچہ ازراہ دشمنی محض آپ کو بدنام کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کے معتقدین و منتسبین اس طرح کے کتابچوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ رہے حاسدین اور بدخواہ قسم کے لوگ تو ان کے لئے یہ کتابچہ بے شک ایک مٹھائی کی گولی ثابت ہوگا اور وہ بہت دنوں تک اس کو چوستے رہیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنے قارئین کی تسلی اور ہم جیسے دوستوں کی تسکین کے لئے اس کتابچہ کا جواب ضرور دیں گے اور ان الزامات کی قلعی کھولیں گے جو آپ پر لگائے گئے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کام دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے کرایا ہے پہلے وہ آپ کو مقدمات کی دھمکیاں دے رہے تھے اور اب اس نے یہ گھٹیا راستہ اختیار کیا ہے۔ مجھے تو ایسا نہیں لگتا، آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اس درجہ گر سکتی ہے۔؟

جواب

ڈاکٹر صاحب! میں اس بات کا قائل ہوں کہ عزت وذلت کی کنجیاں رب العالمین کے ہاتھوں میں ہیں وتعز من تشآءُ وتُذِلُّ من تشآء۔ رب العالمین اگر کسی شخص کو ذلیل وخوار کرنے کا ارادہ فرمالیں تو ساری دنیا کے انسان بھی اس شخص کو عزت نہیں دے سکتے اور اگر رب العالمین کسی شخص کو عزت دینے کا فیصلہ کرلیں تو جہاں بھر کے لوگ مل کر اس کو ذلیل نہیں کر سکتے۔ ہمارا رب دانا ہے وہ ایک ایک چیز کا علم رکھتا ہے وہ دلوں میں چھپے ہوئے خیالات سے بھی واقف ہے کون کس کے خلاف کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے رب کو ہر ایک بات کا علم ہے۔ اور رب کی پکڑ بھی سخت ہے کوئی بھی بات عرض کرنے سے پہلے میں یہ عرض کرتا ہوں جو برائیاں میری طرف منسوب کی گئی ہیں اگر وہ سچ ہوں تو اللہ مجھے سزا دے اور اگر وہ جھوٹ اور منجملہ الزام ہوں تو رب العالمین کہنے والے سے نمٹے میں اپنا یہ معاملہ جس میں میرے افکارات اور میرے کردار پر کیچڑ اچھالی گئی ہے اس خدائے وحدہٗ لاشریک کے سپرد کرتا ہوں جس کی پکڑ سے کوئی بچ کر نہیں جاسکتا وہ جب پکڑنے پر آتا ہے تو آخرت کی سزائیں تو اپنی جگہ ہیں وہ دنیا میں بھی انسان کو کسی قابل نہیں چھوڑتا اور گھروں کی راحتیں اور برکتیں اڑا دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے وَاللّٰہ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَام۔ بیشک اللہ زبردست ہے اور صحیح طریقے سے بدلہ لینے والا ہے۔ میں اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہتا ہوں کہ نگینہ کے تعلق سے جو الزام مجھ پر لگایا گیا ہے اگر وہ سچ ہے تو دم آخر اللہ کی لعنت مجھ پر ہو اور اگر وہ غلط ہے تو کہنے والے اور پروپیگنڈہ کرنے والے پر تادم آخر اللہ کی لعنت نازل ہو۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا یہ لعنت خداوندی یا تو مجھ پر برسے گی یا اس انسان پر برسے گی جس نے مجھ پر جھوٹی تہمت اچھالی ہے۔

ڈاکٹر صاحب! میری زندگی کی سوانح عمری تو میری پیدائش سے شروع ہو کر تادم حال عنقریب چھپنے والی ہے۔ میں اس سوانح عمری کے حق میں نہیں تھا لیکن میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھے بغیر اس کو لکھنا شروع کر دیا اور مجھے اس وقت بتایا جب وہ سو صفحے لکھ چکے تھے۔ انہوں نے چند باتیں مجھ سے پوچھیں تب مجھے اندازہ ہوا کہ یہ میری زندگی پر کچھ لکھ رہے ہیں میں نے ان سے کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ میری زندگی تو کھلی کتاب کی طرح ہے پھر کیا فائدہ ہے خواہ مخواہ صفحات سیاہ کرنے سے۔ لیکن جب انہوں نے بتایا کہ وہ کافی مواد حوالہ قرطاس کر چکے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کتاب کب منظر عام پر آئے گی لیکن جب بھی آئے گی ان لوگوں کیلئے سبق آموز بنے گی جو اپنی زندگی میں واقعتا کچھ سیکھنا چاہتے ہیں اور ایسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں جس کا زیادہ تر حصہ دوسروں کے لئے ہو مجھے اس پر فخر ہے کہ میرے رب نے مجھے خدمت خلق کی توفیق دی اور آج اسی کی بخشی ہوئی توفیق سے میں اس کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہوں اور الحمد للہ کامیاب ہوں۔ میری کامیابی کی ادنیٰ سی دلیل یہ ہے کہ اس عالم کے کونے کونے سے اللہ کے دکھی بندے میرے گھر تک پہنچتے ہیں اور موجودہ وقت میں چالیس روپے کی فیس لے کر میں ان کا انتہائی خلوص سے علاج کرتا ہوں۔ یہ چالیس روپے ہر مریض سے اس وقت لئے جاتے ہیں اس سے پہلے یہ فیس بالکل نہیں تھی پھر پانچ روپے سے اس کی شروعات ہوئی اور پندرہ سالوں میں بڑھتے بڑھتے یہ چالیس روپے تک پہنچی۔ یہ پیسہ بھی میں اپنے ملازمین کی تنخواہوں پر صرف کرتا ہوں یا پھر دفتر اور مرکز کی ضروریات پر لگاتا ہوں۔ بیرون دیوبند میں جب کسی جگہ روحانی کیمپ قائم ہوتا ہے تو وہاں کسی جگہ سو روپے کسی جگہ اس سے کچھ زائد بھی لئے جاتے ہیں اگر اتنی رقم لے کر علاج کرنا ڈکیتی یا اللہ کے بندوں پر ظلم وستم ہے تو بے شک ہم ڈاکو بھی ہیں اور ظالم بھی اور اگر یہ مختصر ہدیہ جو محض واجبی ہے جب کہ یہ بھی دینے والے کی خوشی پر ہے اگر کوئی شخص اتنی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کا علاج مفت بھی کیا جاتا ہے۔ اگر دائرہ لوٹ مار میں نہیں آتا الزام لگانے والوں کو سوچنا چاہئے کہ اندھی دشمنی کا مظاہرہ کرنے کے لئے وہ کتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں اور محض الزام تراشی کر رہے ہیں جو ایک بڑا گناہ ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ توحید وسنت کے دلدادہ بنے ہوئے ہیں اور کفر وشرک کے معاملے میں اتنے حساس ہو چکے ہیں کہ اللہ کے کلام میں بھی اب انہیں شرک نظر آرہا ہے انہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ کسی پر تہمت اچھالنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کی بخشش بھی نہیں ہے۔

آپ نے جس کتابچے کا ذکر کیا ہے، آپ کی توجہ دلانے کے بعد وہ کتابچہ میں نے بھی منگا کر پڑھا۔ اس کتابچے انداز بیان خود یہ بتاتا ہے کہ یہ کتابچہ ذاتی دشمنی پرخاش اور ذاتی عداوت کی بنیاد پر لکھا گیا ہے۔ یہ ذاتی پرخاش اور ذاتی عداوت کیوں ہے اس کی وضاحت کرنے سے پہلے میں آپ سے یہ عرض کرونگا کہ یہ کتابچہ جو شکیل انجم کا مرتب کردہ ہے محض جھوٹ اور الزام تراشی پر مشتمل

ہے۔اس کتابچے کا سب سے پہلا جھوٹ یہ ہے۔ شکیل انجم لکھتے ہیں۔

"ہمارا اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد کسی خاص شخصیت کی کردار کشی یا کسی سے نفرت یا بدلہ لینے کا جذبہ کارفرما نہیں ہے بلکہ ہم اس موضوع پر سلسلہ وار اس قسم کے پاکھنڈیوں اور بدمعاش عاملوں کے بارے میں سچائیاں لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہیں گے جو تعویذ گنڈے اور عملیات کا کاروبار کرکے اسلام کو بدنام کرنے کا کام کررہے ہیں۔"

کتنا بڑا جھوٹ ہے، جو انتہائی بے شرمی کے ساتھ بولا گیا ہے۔ اس کتابچے کی اصل وجہ ذاتی دشمنی ہی ہے۔ دہلی میں ہماری عملیات کی کتابیں ازراہ چوری سے چھاپی جارہی تھیں جب ہم نے اس پر احتجاج کیا اور نئی کتابوں کے مقدمات میں اس کا اظہار کیا کہ دہلی کا کوئی ناشر ازراہ مکروفریب ادارہ روحانی دنیا دہلی کے نام سے ہماری کتابیں ہماری اجازت کے بغیر ازراہ چوری چھاپ رہا ہے۔ آپ ہماری کتابوں کے مقدمات پڑھ لیں اس میں کہیں بھی شکیل انجم کا نام نہیں ہے لیکن ان مقدمات کو پڑھ کر پوری دہلی کے ناشروں میں صرف شکیل انجم ہی وہ انسان ہیں جن کے دل میں یہ بات آئی کہ ہم نے قلم ان کے خلاف اٹھایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھٹ سے ایک کتابچہ لکھنے کی دھمکی اخبار کے ایک اشتہار کی شکل میں دی۔ کیا اس پر چور کی داڑھی میں تنکا والی مثال صادق نہیں آتی۔؟

شکیل انجم کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ کتابیں وہ نہیں چھاپ رہے ہیں کوئی اور چھاپ رہا ہے تو ہماری کتابوں کے وہ مقدمات پڑھ کر جن میں ہم نے نام لئے بغیر یہ لکھا تھا کہ دہلی کے کچھ چور ناشر ہماری کتابیں ادارہ روحانی دنیا دہلی کے نام سے گھٹیا کاغذ پر گھٹیا طباعت کے ساتھ ملک بھر میں پھیلا رہے ہیں تو کوئی اور آپے سے باہر کیوں نہیں ہوا۔ صرف شکیل انجم ہی کیوں طیش میں آگئے۔ ان کا اشتہار اخبار میں آنے کے بعد، دوطرح کے لوگ بیدار ہوگئے ایک دہلی کے وہ لوگ جو شکیل انجم اور ان کے والد انور علی دہلوی سے خفا تھے۔ اور ایک وہ لوگ جو ہم سے ناراض تھے اور ہمارے مخالف تھے۔ چنانچہ یہ دونوں ہی طرح کے لوگ حرکت میں آگئے۔ جو لوگ شکیل انجم اور ان کے والد کے مخالف تھے انہوں نے اشتہار پڑھ کر ہمیں خطوط روانہ کئے جن میں ایک خط کا جواب ہم دے چکے ہیں اور دو خط ہمارے پاس ابھی محفوظ ہیں لیکن ان کا جواب دینے کا فی الحال ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض حضرات نے ہم سے یہ کہا ہے کہ انور علی دہلوی کیا ہیں اور کیا نہیں ہیں یہ الگ بات ہے جب وہ ان کاموں میں ملوث نہیں ہیں جن کاموں سے آپ کو دکھ ہے تو آپ ان کے بارے میں کچھ نہ لکھیں وہ ویسے بھی صاحب فراش ہیں۔ ہم نے ان کے بارے میں کچھ بھی لکھنے کا ارادہ ترک کردیا ہے اور جو کچھ بھی لکھا اس پر بھی ہم شرمندہ ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین انور علی دہلوی کو صحت کاملہ عطا کرے اور جب بھی وہ داعی اجل کو لبیک کہیں ان کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ (آمین)

وہ لوگ جو ہمارے مخالف اور معاند تھے وہ اشتہار پڑھ کر خوش ہوگئے اور انہوں نے بھی موقعہ غنیمت سمجھا اور انہوں نے کسی تاخیر کے بغیر شکیل انجم سے رابطہ قائم کیا۔ ہمارے علم میں یہ بات آچکی تھی کہ اگست کے مہینے میں دارالعلوم دیوبند کے بجٹ سے ۴ہزار روپے کی پہلی قسط ہمارے خلاف پروپیگنڈے کے لئے دی گئی ہے اور یہ بحکم مولانا مرغوب الرحمٰن ہوا ہے۔ دراصل مولانا مرغوب الرحمٰن نے مختلف قاسمی حضرات سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ ہمارے خلاف کچھ لکھیں لیکن کوئی تیار نہیں ہوا۔ بالآخر مولانا مرغوب الرحمٰن شکیل انجم کی گود میں جاکر بیٹھ گئے۔ اگست ہی میں اندر کی رپورٹ دینے والوں نے یہ رپورٹ دیدی تھی کہ مقدمہ کے نام پر رقم نکالی گئی ہے لیکن دراصل یہ کسی لٹریچر کے لئے رقم نکلی ہے جو طلسماتی دنیا کے ایڈیٹر کے خلاف چھپنے جارہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کا یہ شبہ کہ یہ تہذیب سے گرے ہوئے کام دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ تو نہیں کرارہی ہے حق بجانب ہے۔ آپ ہی کی طرح ملک بھر سے آئے خطوں میں یہ لکھا گیا ہے کہ کتابچہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کا کارنامہ ہے انہیں ایسے آدمی کی تلاش تھی جو منہ بھر کے الزامات لگاسکے اور جیسے ہی انہوں نے اخبار میں شکیل انجم کا اشتہار پڑھا ان کی عید آگئی اور انہوں نے دشمن کے دشمن کو اپنا دوست سمجھتے ہوئے دہلی تک ایک چھلانگ لگادی اور شکیل انجم کی آغوش میں پہنچ گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے وہ کسی کو بھی سجدہ کرسکتے ہیں اور جو اللہ سے نہیں ڈرتے وہ کسی کی بھی آغوش میں بیٹھ سکتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ ساری دنیا کو چکمہ دے رہی ہے اس نے غلط انداز سے دارالعلوم حاصل کرکے اس کو محض اپنی جاگیر بنا رکھا ہے۔ دولت بے تحاشہ برس رہی ہے اور اس بے تحاشہ دولت نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے ہوش وحواس خراب کردیئے ہیں وہ کسی کے اعتراضات کسی کے دکھ، کسی کے کرب کا کیا خیال کریں گے ان کے پاس دولت ہے اور دولت سے شکیل انجم جیسے لوگوں کو خرید کر وہ مطمئن ہوجاتے ہیں لیکن یہ دنیا تو عارضی ہے ایک دن اس دنیا سے سبھی کو رخصت ہونا ہے اور اپنے کئے دھرے کا حساب چکانا ہے۔ ہم نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے کیرکٹر و کردار کو کبھی نہیں اچھالا ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ اصولی اور نظریاتی مسائل ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے ۸۵ فی صد ملازمین کی تائید ہمیں حاصل ہے لیکن دارالعلوم دیوبند اس طرح کے لٹریچر کو تیار کرا کر جس میں محض کسی کو بدنام کرنے کی مہم چھیڑی ہے اس طرح خوش اور مگن ہے جیسے وہ خود دودھ کی دھلی ہوئی ہو۔

شکیل انجم صاحب کی عیاری دیکھئے، انہوں نے ماہ مبارک میں راشٹریہ سہارا میں اپنے دو اشتہار چھپوائے تھے، ایک اشتہار میں وہ ہمیں دھوکہ باز لکھتے

ہیں اور دوسرے اشتہار میں وہ ہمیں شہرۂ آفاق عامل لکھتے ہیں۔

اور اس طرح کی حرکت وہی کرسکتا ہے جو مادرزاد بے شرم ہو۔ وہ ایک طرف ہماری کتابیں فروخت کرنے کے لئے ہمیں شہرۂ آفاق عامل بتارہے ہیں اور دوسری طرف ہم سے اپنی پرخاش نکالنے کے لئے ہمیں ڈاکو اور دھوکہ باز بتارہے ہیں۔ کیا یہ بے حیائی اور گھٹیاپن نہیں ہے۔؟ جب شکیل انجم ہمیں برا سمجھتے ہیں تو پھر اپنی پیٹ پوجا کے لئے وہ ہماری کتابیں کیوں فروخت کررہے ہیں۔ اگر ان کے سینے میں ضمیر نام کی کوئی چیز ہوتی تو پھر وہ ایسی ذلیل حرکت نہ کرتے۔ ہمیں شہرۂ آفاق عامل سمجھ کر ہماری کتابیں چھاپتے تو ہمیں دھوکہ باز نہ باور کراتے اور اگر ان کے نزدیک ہم برے تھے تو پھر ان کے لئے ہماری کتابیں چھاپ کر فروخت قطعاً ناجائز تھا۔ ہم شکیل انجم سے یہ پوچھتے ہیں کہ اپنے باپ کے خلاف دو لفظ سن کر وہ اس طرح بکھر گئے جیسے وہ فی الحقیقت اپنے باپ کی عزت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کو اپنے باپ کی ناموس وعزت کا خیال ہوتا تو وہ ایسی حرکتوں سے باز آجاتے جن کی وجہ سے لامحالہ ماں باپ بھی بدنام ہوتے ہیں۔ اگر شکیل انجم یہ چاہتے ہیں کہ دوسروں کی آہیں اور کراہیں ان کے ماں باپ تک نہ پہنچیں تو انہیں نازیبا حرکتوں سے باز آجانا چاہئے۔ اور اس بارے میں اپنے ان والد ہی سے مشورہ کرلینا چاہئے جو ان دنوں صاحب فراش ہیں۔

اس کتابچے کا دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ۔

شکیل لکھتے ہیں۔

اس کاروبار کے ذمہ دار جہاں ایک عالم دین ہیں وہیں وہ دوسری طرف منصب امامت جیسے عہدے پر بھی رہ چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! یہ جھوٹ ہے اور یہ عدم معلومات کی بنا پر بولا گیا ہے۔ میں اپنی زندگی میں اب تک کسی مسجد میں امام کی حیثیت سے کہیں نہیں رہا۔ یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ ملک کے مختلف شہروں میں مختلف مساجد میں لوگ مجھے نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کردیتے ہیں لیکن باقاعدہ ایک ہفتے کے لئے بھی میں کسی مسجد کا امام منتخب نہیں ہوا۔

اس کتابچے کا تیسرا جھوٹ یہ ہے کہ شکیل انجم یوں فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کتابچہ کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہیں لکھا ہے بلکہ اس لئے لکھا ہے کہ انہوں نے ہمیں یہ دیکھا کہ ہم غیرشرعی کاموں میں مصروف ہیں اور وہ غیرشرعی کام تعویذ گنڈے ہیں۔ یہ جھوٹ بھی دیکھئے کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جو دن کی روشنی میں بولا جارہا ہے۔ یہ کتابچہ محض ہمیں بلیک میل کرنے کے لئے لکھا گیا ہے اگر اس کتابچے کا مقصد محض تعویذ گنڈوں کی یا عاملین کی مخالفت کرنا ہوتا تو اس کی شروعات دیوبند کا نام لے کر اور صرف ہم پر الزام تراشی سے کیوں ہوتی۔ تعویذ گنڈے کیا دہلی میں نہیں ہوتے؟ کیا عاملین دہلی میں نہیں ہیں۔ شکیل انجم صرف دیوبند کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں اور دیوبند میں بھی پانچ سو زائد عاملین یہ کام کررہے ہیں لیکن ان کی الزام تراشیاں صرف ہم تک محدود ہیں کسی اور عامل کا نام لے کر کیوں تالی نہیں بجائی۔ اگر شکیل تعویذ گنڈوں کو اتنا برا سمجھتے ہیں تو پھر اب تک وہ تعویذ گنڈوں کی کتابیں کیوں فروخت کرتے رہے ہیں؟ اگر وہ واقعتاً مرد اور مرد کی اولاد ہیں تو انہیں دہلی کے ان ناشروں کے خلاف کم سے کم دو سطریں تو لکھنی چاہئیں جو عملیات کی کتابیں چھاپ کر جن میں چین کا جادو، بنگال کا جادو جیسی غیرشرعی کتابیں بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ ہر شخص حسن الہاشمی نہیں ہے اگر وہ کسی دوسرے ناشر کے خلاف قلم اٹھائینگے تو وہ ان کی بتیسی توڑ کر ان کے ہاتھ میں اسی وقت تھمادے گا۔ حسن الہاشمی کی دشمنی میں تعویذ گنڈوں کے کام کو غیرشرعی بتاکر عاملوں کے خلاف اودھم مچانا یہ ثابت کرتا ہے کہ شکیل انجم اپنی عقل سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور وہ یہ بھول گئے ہیں کہ آج بھی ان کے گھر کا چولہا عملیات کی کتابیں فروخت کرکے ہی جل رہا ہے اور وہ آج بھی ان ہی کتابوں کی خیرات پر پل رہے ہیں۔

اس کتابچے کا چوتھا جھوٹ یہ ہے۔ شکیل انجم لکھتے ہیں۔

”میرے پاس حسن الہاشمی کا رمضان المبارک کے آخری عشرے میں رات گیارہ بجے فون آیا کہ بیٹا کتاب کی اشاعت ملتوی کردو اور بازاری طریقے سے میری بولی لگانی شروع کردو۔ میں نے کہا محترم آپ میرے بزرگ ہیں اور میرے والد دہلی میں ۱۷سال سے ایم ایل اے رہ چکے ہیں جس شخص نے ممبری کو صرف خداوندکریم کے بندوں کی خدمت کے لئے وقف کردیا ہو اور ہم جیسی اولاد کی صرف حلال رزق سے پرورش کی ہو اس کی اولاد حرام کی دولت پر لعنت بھیجتی ہے۔ میں نے کہا کتاب مکمل ہے اور عید کے بعد آئے گی۔ میرا یہ جواب سن کر انہوں نے بازاری لوگوں کے طرز پر بدکلامی شروع کردی اور مجھے دھمکی دی کہ اب میں تجھے بتاؤں گا۔“

یہ بھی بالکل سفید جھوٹ ہے۔ تادم تحریر میں نے نہ شکیل انجم کو دیکھا ہے نہ شکیل انجم سے فون پر کبھی بات کی ہے۔ رمضان کے آخری عشرے میں میں لکھنؤ میں تھا اور وہاں میں اتنا مصروف تھا کہ اپنے گھر فون کرنے کی بھی مجھے مہلت نہیں تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات محض ہوائی ہے اس میں ذرہ برابر بھی سچائی موجود نہیں ہے۔ اور شکیل انجم کو کیسے خبر ہے کہ فون پر میں بات کررہا ہوں جب انہوں نے آج تک میری آواز ہی نہیں سنی تو انہوں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ فون پر ان سے حسن الہاشمی باتیں کررہا ہے۔ اگر فون کے بارے میں یہ سچ بول بھی رہے ہیں تب بھی انہیں اتنی سمجھ تو ہونی چاہئے کہ کسی وقت یہ مجھے فون

اگا کر پوچھتے کہ میں نے ان سے الٹی سیدھی باتیں کیوں کیں۔ ہوسکتا ہے میرے کسی دشمن نے انہیں فون میرے نام سے کردیا ہوتا کہ ان کی میری دشمنی بڑھے یا ممکن ہے کہ میرے کسی چاہنے والے نے ان سے کوئی غصہ والی بات فون پر کرلی ہو اور یہ سمجھ رہے ہوں کہ فون میں کررہا ہوں۔ میرا سارا حلقہ جانتا ہے کہ بدکلامی کرنا میرا مزاج نہیں ہے اور فون پر اول فول بکنا میری فطرت میں نہیں ہے۔ میں جس وقت یہ سطور لکھ رہا ہوں اس وقت تک نہ میں شکیل کی شکل سے روشناس ہوں نہ ان کی آواز سے۔

اور یہ بھی جھوٹ ہی ہے کہ شکیل انجم حرام کے رزق سے بچتے ہیں جو رزق دوسروں کو دکھ پہنچا کر حاصل ہوتا ہے وہ بھی حرام ہی کا ہوتا ہے۔ دوسروں کی کتابیں چھاپ کر اپنی روزی فراہم کرنا اور اسے حلال کی سمجھنا محض خام خیالی ہے۔؟ اگر آپ کے والد نے آپ کی پرورش رزق حلال سے کی ہے تو آپ غلط کاموں میں کیوں مشغول ہیں؟ کیا رزق حلال انسان کو غلط کاموں پر اکساتا ہے؟ اس کتابچے کا پانچواں جھوٹ، شکیل انجم لکھتے ہیں۔

"تقریباً دو ڈھائی سال پہلے دیوبند کے ایک شخص جنہوں نے اپنا تعارف مجیب الرحمٰن قاسمی کے طور پر کرایا، میرے پاس تشریف لائے اور کچھ کتابیں دکھائیں اس وقت تک میں حسن الہاشمی سے واقف نہیں تھا انہوں نے کہا آپ کا ادارہ ہندوستان کے ناشرین کی کتب سپلائی کرنے میں کافی مشہور و معروف ہے اسی شہرت کو سن کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ بھی میری مطبوعات فروخت کرنے کیلئے لے لیں۔ میں نے دو سیٹ جس کا بل میرے پاس موجود ہے وہ لے لیں اور اپنی فہرست میں شامل کردیں۔"

شکیل انجم جھوٹ بولنے میں بہت ماہر ہیں اور اتنی مہارت اس جھوٹ کے فن میں اسی وقت ممکن ہے جب ارد گرد آس پاس کے سب لوگ صبح سے شام تک جھوٹ بولتے ہوں۔ اس طرح کے جھوٹوں کا سہارا لے کر وہ پڑھنے والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب بھی ہوسکتے ہیں لیکن پھر بھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتے اس طرح کے جھوٹ بولنے والوں کو ہم نے ہمیشہ خیر و برکت سے محروم ہی دیکھا ہے۔ کاش وہ ایک جھوٹ چھپانے کے لئے سو جھوٹ نہ بولتے۔ اور سیدھا راستہ اختیار کرلیتے اسی میں ان کی بھلائی تھی۔ ان کا یہ کہنا کہ مجیب الرحمٰن قاسمی نام کا کوئی شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ہماری کتابوں کے دو سیٹ پیش کئے قطعاً مبنی بر کذب ہے۔ مجیب الرحمٰن قاسمی کا نام لے کر جو یقیناً ایک فرضی نام ہے شکیل انجم نے دارالعلوم دیوبند کے فارغین پر تہمت اچھالی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضلین اس طرح چوریوں سے کتابیں چھاپنے کے عادی نہیں ہیں۔ اگر اس بات میں کچھ سچائی ہوتی تو شکیل انجم مجیب الرحمٰن قاسمی کے نام کے ساتھ ساتھ ناشر کا نام بھی بتاتے کہ آیا اس کتب خانہ کا نام کیا تھا جس کی کتابیں مجیب الرحمٰن قاسمی فروخت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے حیرت کی بات یہ ہے کہ پھر شکیل انجم اس بات کی بھی وضاحت نہیں کرتے کہ انہوں نے دو سیٹ کے بعد پھر ان سے رابطہ کس پتے پر کیا۔ انہوں نے یہ سوچ کر کہ کہیں کوئی ذی شعور آدمی ان سے یہ سوال نہ کرلے کہ اس نے کس کتب خانہ کی مطبوعہ یہ کتابیں خریدی تھیں خود اس بات کی وضاحت کردی کہ میرے اسٹاک میں یہ کتابیں موجود نہیں ہیں جو کتب خانہ دوسروں کی کتابیں اپنی فہرست میں شامل کررہا ہے اس کو یہ خبر ہی نہیں ہے کہ یہ کتابیں کس ناشر کی چھاپی ہوئی ہیں۔ شکیل انجم مجیب الرحمٰن قاسمی سے ایک بار بھی یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ یہ حسن الہاشمی کون ہیں اور تم ان کی کتابوں کا سودا کرنے کے لئے کیوں آئے ہو، کچھ دنوں کے بعد شکیل انجم یہ بھی کہہ دیں گے کہ اب وہ بل بھی ان کے پاس سے کھوگیا ہے۔ کیا یہ باتیں، من گھڑت نہیں ہیں۔؟

ڈاکٹر صاحب! شکیل انجم کا چھٹا جھوٹ ملاحظہ کیجئے، فرماتے ہیں۔

"دوسرے اداروں نے بھی ان سے کتابیں خرید کر سپلائی کیں نہ جانے دو سال کا عرصہ گزرنے کے بعد حسن الہاشمی کو کیسے خیال آیا کہ انہوں نے اپنی تازہ مطبوعات میں بغیر نام لئے میرے والد اور مجھے کافی کوسا پیٹا، اب کون انسان ہوگا جو بغیر جرم کئے سزا بھگتے۔"

اس عبارت میں جھوٹ یہ ہے کہ دہلی کے دوسرے اداروں نے بھی یہ کتابیں فروخت کیں۔ یعنی جو مجیب الرحمٰن قاسمی کی چھاپی ہوئی تھیں۔ یہ بات صدفی صد جھوٹ پر مشتمل ہے۔ دہلی کے کتب خانوں نے اگر راقم الحروف کی کتابیں فروخت کی ہیں تو وہی کتابیں فروخت کی ہیں جو ازراہ چوری ادارہ روحانی دنیا دہلی نے چھاپی تھیں۔

شکیل انجم اپنے گناہ کو ہلکا کرنے کے لئے دہلی کے تمام تاجران کتب پر صریح الزام لگائے ہیں۔ طرح طرح کے جھوٹ اور طرح طرح کی الزام تراشیوں کے باوجود بھی ان کی خوش نصیبی یہ ہے کہ ان کی پرورش رزق حلال سے ہوئی ہے اور ان کے والد نے ایم ایل اے ہونے کے باوجود کوئی لقمۂ حرام اپنے بچوں کے حلق میں نہ ڈالا۔ ہم اس کا یقین بھی کرلیتے اگر شکیل انجم کی یہ حرکات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھی ہوتیں۔ ہم پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسا پھل ہوگا ویسا ہی درخت ہوگا۔ انگور کی بیل پر کبھی کمکولی نہیں آسکتی اور کٹاروں کے درخت پر کبھی سیب نہیں لٹک سکتے۔ اس دور کا انسان بھی یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے بڑوں کی عزت کریں جب کہ اس کے اپنے احوال یہ چغلی کھاتے ہیں کہ اس کے بڑے معیاری نہیں تھے۔ اگر شکیل انجم یہ چاہتے ہیں کہ آنے والے کل میں لوگ ان کو مجرم اور ان کے والدین کو مشکوک نہ سمجھیں تو انہیں غلط طریقوں سے توبہ کرنی چاہئے۔

شکیل انجم نے مذکورہ عبارت میں ایک جھوٹ یہ بھی بولا ہے کہ ہم نے اس کا نام لئے بغیر ان کو اور ان کے والد کو کوسا پیٹا۔ ڈاکٹر صاحب! لیجئے میں وہ پوری عبارت نقل کئے دیتا ہوں جو میں نے اپنی کتابوں کے نئے ایڈیشن میں اپنے قارئین کو آگاہ کرنے کے لئے لکھی تھی وہ عبارت یہ ہے۔

"دہلی میں ایک ناشر دیوبند کی کتابیں چوری سے چھاپ رہا ہے یہ ایک ایسے باپ کا بیٹا ہے جس نے سیاسی طور پر دہلی میں ناکام زندگی گزاری ہے اب ان کا بیٹا ان کی عزت میں چار چاند لگا رہا ہے۔ اس شخص نے دیوبند کے کئی کتب خانوں کی کتابیں گھٹیا کاغذ پر چھاپ کر زیادہ کمیشن پر کتب خانوں کو فروخت کیں۔ زیادہ کمیشن ملنے کی وجہ سے بعض کتب خانوں نے اس کی کتابیں بیچنے میں اپنا فائدہ سمجھا۔ حالانکہ ان میں گھٹیا کاغذ کا استعمال کیا گیا تھا نیز ان کتابوں کے سرورق بھی بوکس تھے۔ ان کتابوں میں اغلاط بھی از راہ جہالت بھری ہوئی تھیں لیکن فروخت کرنے والوں نے صرف اپنا فائدہ سمجھا اور زیادہ کمیشن کی وجہ سے چوری سے چھپی ہوئی کتابوں کو خریدا اور خریداروں کو بھیڑا۔

تمام قارئین سے گزارش ہے کہ وہ "مکتبہ روحانی دنیا دیوبند" کی کتابیں خریدتے وقت یہ دیکھ لیں کہ وہ دہلی کی چھپی ہوئی تو نہیں ہیں۔ اگر وہ دہلی کی چھپی ہوئی ہیں تو اس میں گھٹیا کاغذ لگا ہوا ہوگا، جس کی عمر کم ہوتی ہے اور جو بہت جلد پھٹ جاتا ہے اور اس میں علمی اور فکری غلطیاں بھی ہوتی ہیں جو ناشر کے جاہل ہونے کی وجہ سے موجود ہوتی ہیں اور ان کو صحیح کرنے کی اہلیت ناشر میں نہیں ہوتی۔ روحانی کتابوں سے فائدہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ چوری کی نہ ہوں اور چوری سے نہ چھاپی گئی ہوں، چوری کے مصلے پر جب نماز روحانیت سے محروم ہوتی ہے تو چوری کی کتابوں سے علم اور روحانیت کیسے حاصل ہو سکتی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب اور تمام قارئین غور کر لیں اس پوری عبارت میں کونسا جملہ ایسا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم نے شکیل انجم اور اس کے والد کو کوسا ہے شکیل انجم نے از خود اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے کہ ہم نے ان کا اور ان کے باپ کا نام نہیں لیا۔ پھر شکیل انجم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ ہمارا اشارہ ان کے اور ان کے والد کی طرف ہے۔ ہمارا یہ جملہ کہ یہ ناشر جو چوری سے ہماری کتابیں چھاپ رہے ہیں ایک ایسے باپ کا بیٹا ہے جس نے سیاسی طور پر دہلی میں ناکام زندگی گزاری ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ دہلی میں بھانت بھانت کے نیتا رہتے ہیں اور ان میں اکثریت کے کارنامے انتہائی شرمناک ہیں۔ بقول شاعر

ایک سے بڑھ کر ایک مداری دلی میں

اس عبارت سے اور اس جملے سے شکیل انجم نے یقین کے ساتھ یہ کیوں سمجھ لیا تھا کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ کو مجرم گردانا ہے۔؟ ہماری عبارت کو بار بار پڑھ کر دیکھ لیجئے نہ اس میں گالیاں ہیں نہ اس میں کوسنا کاٹنا ہے نہ اس میں شکیل اور ان کے والد کا ذکر ہے۔ ہم نے صرف ایک احتجاج کیا تھا اسی ناشر کے خلاف جو چوری سے ہماری کتابیں چھاپ کر اپنے گھر کا چولہا جلا رہا تھا۔ یہ احتجاج نہ شرعاً غلط تھا نہ قانوناً اور نہ اخلاقاً۔ اس احتجاج کو گالیوں اور کوسنوں کا نام دے کر ہمارے خلاف الزام تراشی کرنا نہ صرف گناہ ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بے حیائی بھی ہے۔

آیئے ڈاکٹر صاحب! اب میں خود ہی شکیل انجم کے جھوٹ سے پردہ ہٹا دوں خواہ مخواہ کیوں اپنا اور آپ کا وقت ضائع کروں اور میں شکیل انجم کو یہ بھی بتا دوں کہ میں دو ڈھائی سال تک خاموش کیوں رہا۔

بات یہ ہے کہ مجھے ایک دن یہ خبر ملی کہ کسی ناشر نے میری کتاب علم الاعداد دہلی میں چھاپ لی ہے۔ اور اطلاع دینے والے نے مجھے ناشر کا نام بھی بتایا۔ فرید بک ڈپو، یہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ ایک معمولی سے بائنڈر نے شروع کیا تھا اور اس نے ابتدا میں کلینڈر چھاپنے شروع کئے تھے اللہ نے اس پر اپنا فضل فرمایا اور ادارہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑا ناشر بن گیا۔ جب میں نے سنا کہ میری کتاب اس ادارہ نے چھاپی ہے تو میں نے اپنے نمائندے کو اس ادارہ میں بھیجا اور شکایت کی۔ اس وقت فرید بک ڈپو کے مالک فرید صاحب دنیا میں موجود تھے لیکن میرے نمائندے کی ملاقات ناصر میاں سے ہوئی جو فرید صاحب کے غالباً بڑے بیٹے ہیں۔ انہوں نے میرے نمائندے کو بتایا کہ یہ کتاب ہم نے نہیں چھاپی ہے بلکہ یہ کتاب تو شکیل انجم چھاپ رہا ہے اور آپ ایسا کریں کہ ہم سے اپنی کتابوں کا معاملہ کر لیں تو ہم اس سے خود نمٹ لیں گے۔ نمائندے نے آکر مجھ سے یہ تفصیل بیان کی۔ تو میں نے فلورا ہوٹل کے مالک عالی جناب زبیر صاحب سے درخواست کی کہ وہ انور علی صاحب کے بیٹے شکیل انجم کو بلا کر سمجھائیں۔ چنانچہ انہوں نے شکیل انجم کو بلایا۔ اس وقت شکیل انجم کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی تھی یہ کسی طرح رکشے میں بیٹھ کر بہ مشکل تمام زبیر صاحب تک پہنچے انہوں نے شکیل کو سمجھایا کہ ایسا نہ کرو۔ کیوں کسی کی کتاب چھاپ کر اسے دکھ دیتے ہو اور تھوڑے سے فائدے کی خاطر دوسرے کا نقصان کرتے ہو۔ شکیل انجم نے ان کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ کتابیں میں نے چھاپی ہیں اور چھ سو کی تعداد میں چھاپی ہیں اور میں ان کتابوں کو جو اس وقت موجود ہیں آپ کے پاس پہنچا دوں گا۔ آپ میرے سر پر ہاتھ رکھ دیں۔ انہوں نے شکیل انجم کی بات مان لی اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ شام کو انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ شکیل انجم

نے تو بہ آسانی کتابیں چھاپنے کا اعتراف بھی کرلیا اور کتابیں لانے کا وعدہ بھی کرلیا۔ آپ مطمئن رہیں۔ میں نے فون ہی پر یہ بات کچھ اور کتب خانوں والوں کو بتائی اور کہا کہ شکیل کے بارے میں اب تک غلط اطلاعات مجھے مل رہی تھیں لیکن وہ تو اچھے انسان ہیں نہ جانے کس طرح انہوں نے کتابیں چھاپ لی ہیں لیکن اب انہوں نے ہماری کتابیں لوٹانے کا وعدہ کرلیا ہے۔ مجھے کتب خانہ والوں نے بتایا کہ آپ کی صرف یہ خوش فہمی ہے۔ شکیل بہت مکار آدمی ہے اس کی کسی بات کا کوئی بھروسہ نہیں اور پھر ایسا ہی ہوا بے چارے زبیر صاحب انتظار ہی کرتے رہ گئے شکیل انجم کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق نہ ہوسکی۔

ڈاکٹر صاحب یہ ہیں وہ شکیل انجم جو سراسر یہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ کتابیں میں نے نہیں چھاپیں۔ زبیر صاحب ابھی الحمدللہ حیات ہیں فلورا ہوٹل جامع مسجد میں جا کر کبھی بھی ان سے دریافت کرلیں وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ اس واقعہ کے بعد میں نے دو سال تک خاموشی اختیار کئے رکھی کہ شاید کتابوں کا ایڈیشن ختم ہونے کے بعد شکیل انجم کو اس بات کی توفیق ہوجائے کہ وہ آئندہ ہماری کتابیں نہ چھاپے لیکن انہیں توفیق نہ ہوسکی کیونکہ ان کے باپ نے ان کی پرورش رزق حلال سے کی تھی اس لئے انہیں نہ شرم آسکی اور نہ وہ کسی کو دکھ دینے سے باز آئے۔

اس کے بعد شکیل انجم لکھتے ہیں کہ۔

''اگر میں نے فرضی ادارہ قائم کرنے کا گناہ کیا ہے تو شاید وہ بھول گئے کہ انہوں نے تو اپنے نام اور اپنی ذات بدل کر اپنے والدین کی روح کو ٹھیس پہنچائی۔''

شکیل انجم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں ان کی طرح نہیں ہوں۔ کہ دہلوی کہہ کر اپنی ذات کو چھپالوں لفظ دہلوی سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ انسان کس ذات سے تعلق رکھتا ہے میں اپنی ذات چھپانے کی غلطی کیوں کرتا جب کہ میرا نسب اعلیٰ ترین نسب ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا کر ملتا ہے۔ چنانچہ میں ہوش میں آنے کے بعد سے تادم تحریر خود کو حسن احمد صدیقی لکھتا ہوں اور ہر طلسماتی دنیا میں پرنٹر پبلشر کی حیثیت سے حسن احمد صدیقی میرا نام چھپتا ہے رہی یہ بات کہ میں نے خود کو حسن الہاشمی کیوں لکھنا شروع کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں یہ چاہتا تھا کہ میرے نام کے ساتھ میرے والد کا نام وابستہ رہے۔ اور میرا نام میرے والد کی پہچان بنے۔ اس خیال کے بعد میں نے خود کو حسن الہاشمی لکھنا شروع کیا۔ میرے والد کا نام ''ہاشم'' تھا۔ ان کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے میں نے لفظ ہاشمی کو اپنے نام کا ایک حصہ بنالیا اور ایسا کرنے سے میرے والدین کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ بار بار میرے خوابوں میں آتے رہے اور ان کی روحانی توجہ کا طفیل ہے کہ آج چہار دانگ عالم میں میرا نام پھیلا ہوا ہے۔ اس دنیا میں لوگ اپنے باپ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اللہ نے مجھے توفیق دی کہ آج میرے باپ کا نام میرے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ جب کہ میرے والد اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ تھے وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے بیعت تھے اور انہوں نے اپنی وفات سے سات یوم قبل اپنے دوستوں کو یہ بتادیا تھا کہ اب میں اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں کیونکہ میرے شیخ حضرت مدنیؒ نے خواب میں آ کر کہا ہے کہ ہاشم میاں اب ہمارے پاس آجاؤ۔ چنانچہ اس خواب کے سات دن کے بعد ان کی وفات ہوگئی وہ خود بہت بڑے عامل تھے اور ان کی خدمات کو آج تک میرٹھ میں یاد کیا جاتا ہے میں تو ان کے پیروں کی دھول بھی نہیں ہوں، ان کا تقویٰ ان کی پرہیزگاری ان کا تدین بے مثال تھا لیکن جتنے وہ باکمال تھے اتنی انہیں شہرت حاصل نہ تھی میں نے ان کے نام کو اپنے نام کا جزو بنا کر دنیا میں ان کا نام پھیلا دیا اگر اس کو ذات بدلنا کہتے ہیں تو میں قصوروار ہوں۔ ورنہ جو مجھ پر الزام لگا رہا ہے وہ خود نا سمجھ ہے اور اندھی دشمنی کی وجہ سے وہ اس طرح کی باتیں کررہا ہے۔

اس کتابچے کا ساتواں جھوٹ یہ ہے۔ شکیل انجم لکھتے ہیں کہ۔

''میں کسی جرم کی بناپر نگینہ کی جامع مسجد سے نکالا گیا ہوں، انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں جامع مسجد نگینہ میں امام کے عہدے پر فائز تھا۔

ڈاکٹر صاحب یہ بھی محض ایک جھوٹ اور ایک الزام تراشی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کبھی کسی جگہ کسی مسجد کا امام نہیں رہا۔ کبھی کبھی مختلف شہروں میں نماز پڑھانے کا اتفاق اس وقت ہوجاتا ہے جب لوگ اصرار کرکے مصلے پر کھڑا کردیتے ہیں لیکن باقاعدہ امام کی حیثیت سے میں کسی مسجد میں کبھی مقرر نہیں ہوا۔ نگینہ ضلع بجنور میں میں مدرسہ قاسمیہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے کام کرتا تھا ہدایہ اور جلالین پڑھانا میرے فرائض میں تھا۔ حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی وفات کے بعد جب میں نے مدرسہ قاسمیہ میں اپنا استعفیٰ دیا تو اس وقت کے منتظم ڈپٹی محسن صاحبؒ نے میرا استعفیٰ منظور نہیں کیا اور میرا استعفیٰ چھ ماہ تک منظور نہیں ہوا۔ اس زمانہ میں دیوبند میں مولانا گل صاحبؒ حیات تھے انہوں نے بھی ڈپٹی محسن صاحبؒ کے کہنے پر مجھ پر دباؤ بنایا کہ آپ واپس نگینہ چلے جائیں اور مدرسہ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں لیکن میں نے عذر پیش کیا تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ ڈپٹی محسن صاحبؒ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمیں آج تک آپ جیسا صدر مدرس نہیں ملا اور ہمیں افسوس ہے کہ آپ ہمارا مدرسہ چھوڑ رہے ہو۔ شکیل انجم نے وہ باتیں جو میری طرف منسوب کی ہیں یا تو محض اپنے ذہن سے اختراع کی ہیں یا پھر وہ سنی سنائی باتوں پر ایمان لا کر الزام تراشی کررہے ہیں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ کسی انسان پر تہمت لگاتے ہوئے نہ انہیں اللہ کا ڈر ہے اور نہ احتساب آخرت کی فکر۔ اس پر بھی ان کا زعم اس بات پر ہے کہ ان کے والد نے ان کی پرورش رزق حلال سے کی ہے کیا رزق حلال اس طرح کے افراد تیار کرتا ہے۔؟

اس کتابچے کا آٹھواں جھوٹ۔ شکیل انجم نے دانش عامری پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ دہلی کے کسی بازار میں رات کو کسی کوٹھے پر پکڑے گئے اور موٹی رقم دے کر انہوں نے اپنی جان بچائی۔ شکیل نے یہ بھی کہا کہ ہے دانش عامری اکثر راتیں ان کوٹھوں پر گزارتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! یہ بات مجھ سے متعلق نہیں تھی۔ میں اسے کسی درجہ میں سچ بھی سمجھ لیتا کہ ممکن ہے جوانی کے جوش میں آ کر وقتی طور پر بھٹک گئے ہوں لیکن میں اس لئے یقین نہیں کر سکتا کہ دانش نے کبھی کوئی رات دہلی میں گزاری ہی نہیں۔ مجھے ان سے خود یہ شکایت ہے کہ تم صبح کو دہلی جاتے ہو اور عشاء کے وقت تک واپس دیوبند آ جاتے ہو، کام نہ ہونے پر پھر اگلے دن دہلی روانہ ہوتے ہو۔ میں دانش میاں سے کہا کرتا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ تم رات کو وہیں ٹھہر جایا کرو اور کام پورا کر کے دیوبند آیا کرو۔ لیکن انہوں نے آج تک میری بات نہیں مانی۔ اب میں یہ کیسے مان لوں کہ دانش میاں کی راتیں کوٹھوں پر گزرتی ہیں۔ اور وہ رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ انور علی دہلوی کے رزق حلال نے شکیل انجم کو بہت زیادہ حساس بنا دیا ہے اور اسی وجہ سے وہ بے حسی کی باتیں کرتے ہیں اور کبھی کبھی یہ گمان بھی ہوتا ہے کہ ان کے دماغ میں یہی باتیں گھسی ہوئی کیوں ہیں کہیں وہ باتیں سچ تو نہیں ہیں جو ان کے بارے میں دہلی کے لوگوں نے ہمیں بتائی ہیں۔ انسان جیسا خود ہوتا ہے ایسا ہی ساری دنیا کو سمجھتا ہے اور فحش باتیں وہی کرتا ہے جو خود فحش باتوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ تمام قارئین غور فرمالیں کہ بات چوری سے کتابیں چھاپنے کی چل رہی ہے اس بات کو ٹالنے کے لئے شکیل انجم اپنے خاندانی پٹارے میں سے کیسے کیسے کرتب نکال رہے ہیں۔ اسی پر بس نہیں وہ یہ دھمکی بھی دیتے ہیں کہ اگر لڑائی تہذیب کے دائرہ میں نہ رہی تو.............. ذرا سوچیں کیا یہی تہذیب ہے کسی پر تہمت لگانا کیا تہذیب دنیا کا کوئی حصہ ہے۔؟

محترم شکیل انجم گالیوں سے ڈرانے والے تہمتوں کی دھمکی دینے والے اچھے لوگ نہیں ہوتے۔ اور یہ لوگ رزق حلال سے تیار نہیں ہوتے۔ تہذیب سے تم پہلے ہی کتابچے میں گر چکے ہو تم دوسرے کو تہذیب کے دائرے میں رہنے کی تلقین کیوں کرتے ہو۔ اپنے سارے کپڑے اتار کر کسی سے یہ کہنا کہ میں ننگا پن برداشت نہیں کروں گا پاگل پن نہیں تو پھر کیا ہے۔؟

شکیل انجم لکھتے ہیں۔

”حسن الہاشمی صاحب یہ بھول گئے کہ ہندوستان میں ایسا کوئی بھی ناشر نہیں جو ایک دوسرے کی کتابیں نہ چھاپ رہا ہو۔ جمعیۃ علماء ہند کے دینی تعلیم کے رسالے، مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی مرحوم کے مکتبہ برہان دہلی کی مصباح اللغات، قصص القرآن، مفتی کفایت اللہ کے تعلیم الاسلام اور جماعت اسلامی کے مرکز اسلامی پبلشر کی کتابوں کے جعلی ایڈیشن چھپ رہے ہیں شاید اس طرف آپ کی نظر نہیں گئی۔“

ڈاکٹر صاحب! حیرت کی بات ہے یہ باتیں اس کی زبان سے نکل رہی ہیں جس کی پرورش رزق حلال سے ہوئی ہے کیا رزق حلال کھانے والوں کی سوچ و فکر یہ ہوتی ہے؟ کیا رزق حلال کے نتائج یہ برآمد ہوتے ہیں۔؟ اور اگر یہی برآمد ہوتے ہیں تو پھر رزق حرام اور رزق حلال میں فرق کیا ہے۔؟

میں شکیل انجم صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اس دنیا میں کوئی ملک اور کسی ملک کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جہاں لوٹ مار اور غارت گری کے واقعات روزمرہ پیش نہ آتے ہوں تو کیا ان واقعات کی وجہ سے کسی بھی شخص کا لوٹ مار کرنا اور کسی کو قتل کرنا جائز ہو سکتا ہے۔؟ کوئی شخص اگر مسجد میں سے جوتے چراتے ہوئے پکڑا جائے اور وہ پولیس کو یہ دلیل دینے لگے کہ جی جوتا چرائی کی یہ رسم تو ہر مسجد میں ہو رہی ہے آپ مجھے کیوں پکڑ رہے ہو تو کیا اس شخص کی یہ دلیل قابل قبول ہوگی۔؟ بے شک بے شمار ناشروں نے خوف خدا اور شرم دنیا کو بالائے طاق رکھ کر جمعیۃ العلماء ہند کی کتابیں بھی چھاپیں اور جماعت اسلامی کا لٹریچر بھی چھاپا۔ اور بے شمار ناشرین آج بھی اپنی آخرت سے بے پرواہ ہو کر محض تھوڑے سے نفع کی خاطر دوسروں کی کتابیں کھلے عام چھاپ رہے ہیں ان کے اس اخلاقی جرم کو دلیل بنا کر کسی بھی شخص کا دوسروں کی کتابیں چھاپ لینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ دوسروں کے گناہوں سے صرف انسان میں جرأت پیدا ہوتی ہے لیکن اس جرأت کو دلیل نہیں کہتے یہی جرأت انسان کو جہنم میں لیجاتی ہے۔ شکیل انجم آپ کی سوچ کیسی ہے کہ آپ دوسروں کے گناہوں کا سہارا لیکر خود گنہگار بن رہے ہیں اور معاشرے کی اس سڑینڈ کو جو یقیناً گناہوں کی غلاظت سے پھوٹ رہی ہے خود بھی اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہیں اور ساری دنیا میں اسے دھڑلے سے تقسیم کر رہے ہیں۔ آخر آپ کے رزق حلال کو کس کی نظر لگ گئی جو اپنی صفر ... بیٹھا اور آپ کو وہ حرام کاموں پر اکسا رہا ہے۔ آپ یاد رکھیں جو لوگ بھی ایسا کر رہے ہیں دوسروں کی کتابیں ان کی اجازت کے بغیر چھاپ رہے ہیں بالخصوص وہ کتابیں جن کے رائٹرز زندہ ہیں یا جن رائٹروں کے ورثاء زندہ ہیں ان کی اشاعت اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ کسی کی بیٹی کی عزت لوٹتے ہوئے یہ دلیل دینا کہ آج کل عزتیں تو سبھی لوٹ رہے ہیں دلیل نہیں بے شرمی کی انتہا ہے اور یہ ہمیشہ رزق حرام کی کوکھ سے پیدا ہوتی ہے۔ میرا

یقین نہ آئے تو دنیا میں کسی سے معلوم کرلیں ہمارے جوتے مسجد سے کوئی چرالے تو ہمیں اس کا حق نہیں ہے کہ ہم کسی بے قصور کے جوتے اٹھا کر لے جائیں اگر آپ ان ناشروں کی کتابیں چھاپتے جو دوسروں کی کتابیں چھاپنے کے گناہ میں مبتلا ہیں تب بھی غنیمت تھا لیکن آپ تو ان لوگوں کی کتابیں چھاپ رہے ہیں جنہوں نے دوسروں کی کتابیں چھاپنے کا جرم تصورات کی حد تک بھی نہیں کیا ہے۔ جس دن مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کسی کی کتاب چھاپ لے اس دن آپ کو بے شک یہ کہنے کا حق ہوگا کہ چوری تو تم بھی کررہے ہو اس لئے میں نے آپ کے گھر میں نقب زنی کی ہے۔ دوسرے چوروں کی تاریخ بیان کرکے ہمارے گھر میں پاڑ لگانا کسی بھی رو سے درست نہیں ہے۔

شکیل انجم غصے سے پاگل ہوکر لکھتے ہیں۔

''میں تو گلی کے کسی نکڑ پر پان پوری بیچ کر حق اور حلال کی روزی کما سکتا ہوں لیکن آپ یاد رکھیں کہ وہ دن دور نہیں جب دیوبند کے باشعور لوگ آپ کو شہر بدر کرنے کی مہم چلا کر آپ کو دیوبند سے نکال دیں گے۔ (مزید فرماتے ہیں) کہ دیوبند میں میرے دوست واحباب کی تعداد اتنی ہے کہ ہندوستان بھر میں آپ کے مریدوں کی تعداد اتنی نہیں ہوگی۔''

شکیل انجم صاحب رزق حلال تو انسان جب کھاتا ہے جب انسان کی قسمت میں رزق حلال ہوتا ہے صرف باتیں بنانے سے رزق حرام رزق حلال میں تبدیل نہیں ہوجاتا۔ اور رزق حلال ہو یا رزق حرام وہ اپنے اثرات کھانے والے پر ظاہر کرتا ہے۔ رزق حرام کا خاصہ ہے کہ انسان کے اندر شرم بالکل ختم ہوجاتی ہے اس کی زبان گندی ہوجاتی ہے وہ فحش باتوں کی اشاعت میں دلچسپی لیتا ہے اور کسی کا بھی مال بغیر تأمل کے ہڑپ کرلیتا ہے پھر بے حیائی کے ساتھ اس کی تاویلیں کرتا ہے۔ اگر آپ کی قسمت میں رزق حلال نہیں ہے تو آپ شہر کے کسی بھی نکڑ پر جب پانی بتاشوں کی ٹھیلی لگائیں گے تو آپ وہاں بھی بے ایمانی کریں گے سپریٹے کی دہی استعمال کریں گے، میدے کے بجائے آٹے کے بتاشے بنائیں گے اسی طرح تمام چیزوں میں ملاوٹ کرکے چاٹ بنائیں گے کیوں اس طرح آپ کو چاٹ سستی پڑے گی۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ جن راج مزدوروں کی تقدیر میں رزق حلال نہیں ہوتا وہ اپنی خون پسینے کی کمائی کو سیمنٹ چرا کر ریت چرا کر یا کام کے وقت میں وقت کی چوری کرکے اپنی روزی کو حرام کرلیتے ہیں۔ اس لئے ضروری نہیں ہے کہ آپ چاٹ کی ٹھیلی لگا کر بھی رزق حلال اپنے دامن میں سمیٹ لیں اور اگر آپ اپنی سوچ وفکر بدل لیں، آپ کے دل میں خوف خدا پیدا ہوجائے تو آپ کتابیں چھاپ کر بھی رزق حلال کے قابل ہوسکتے ہیں۔ کمائی کے سب طریقے جو شرعاً جائز ہیں انہیں انسان خود اپنی غلط سوچ اور اپنے غلط ارادہ سے ناجائز بناتا ہے۔

اور شاید شکیل انجم کو یہ سن کر تکلیف پہنچے کہ دیوبند کی کوئی شادی اور کوئی تقریب ایسی نہیں ہوتی کہ جس میں راقم الحروف مدعو نہ کیا جاتا ہو، ہر ماہ میرے پاس دعوت نامے موصول ہونے کی تعداد الحمدللہ ثم الحمدللہ ۳۰ سے کم کبھی نہیں ہوتی۔ ہندو بھائی تک اپنی تقریبات میں مدعو کرنے کیلئے دعوت روانہ کرتے ہیں اور دیوبند کی سبھی برادری کے لوگ مجھے عزت دیتے ہیں اور مجھے اپنے گھر بلانے میں خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں۔ چلئے آپ کی یہ بات منظور کہ آپ کے دیوبند میں بہت سارے احباب ہیں آپ ایسا کوئی شخص جو دیوبند کے معاشرے میں معیاری ہو میرے پاس لے کر آجایئے میں آپ سے اپنی نوک جھونک ختم کردوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی ایک شخص بھی آپ کے ساتھ چلنا اور آپ کی تائید کرنا پسند نہیں کرے گا۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے جس کتب خانہ والے سے آپ کا ذکر کیا اس نے ایک ہی بات کہی کہ وہ تو بہت گھٹیا آدمی ہے۔ شکیل انجم صاحب! آپ ایک کام کرلیں کہ دیوبند کے کتب خانوں میں الیکشن لڑالیں اور میں خود کھڑا نہیں ہوں گا۔ میں آپ کے مقابلے میں اپنے گھر کے چوکیدار کو کھڑا کروں گا پھر دیکھ لیجئے کہ ووٹ کسے زیادہ ملتے ہیں۔

شکیل انجم نے اپنے حسد کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ طلسماتی دنیا تو چند دن کا مہمان ہوتا ہے اور میری مرتب کردہ یہ کتاب لوگوں کے پاس ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ واقعتاً بغض اور حسد اچھے خاصے انسان کو گدھا بنا دیتے ہیں اور اس کی عقل بالکل ہی ختم ہوجاتی ہے۔ شکیل میاں شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میرا رسالہ مارکیٹ میں چند دن کا مہمان ہوتا ہے پھر وہ گھر کی عزت دار الماریوں میں چلا جاتا ہے۔ باشعور اور قدر دان لوگ طلسماتی دنیا کی فائلیں بناتے ہیں۔ آپ نے ہر رسالے کو اتوار بازار میں ردی کی دکانوں پر آدھی سے آدھی قیمت میں بکتا دیکھا ہوگا لیکن طلسماتی دنیا پرانا ہوکر دگنی قیمت اور تگنی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ میرا یقین نہ آئے تو دہلی کے ایجنٹوں سے پوچھیں۔ وہ بتائیں گے کہ طلسماتی دنیا کی کتنی عزت ہے اور کتنی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اس کو کتنی عظمت کے ساتھ محفوظ کرلیا جاتا ہے اور یہ سب میرے رب کا فضل وکرم ہے آپ کتابیں چرا سکتے ہیں لیکن اللہ کا فضل نہیں چرا سکتے۔ آپ الزامات لگا سکتے ہیں لیکن اللہ کی بخشی ہوئی عزت پروار نہیں کرسکتے کیونکہ اس کا محافظ بھی وہی ہے جس نے یہ عطا کی ہے۔

میں نے جس فن کی بنیاد اکابرین کے فارمولوں کو عام کرنے کے لئے ڈالی ہے وہ ایک دن پروان چڑھے گی اور جو درخت میں نے بویا ہے وہ ایک دن سرسبز وشاداب ہوگا۔ وہ درخت سوکھے گا نہیں وہ ایک دن ہرا بھرا ہوگا، یہ وہی درخت ہے کہ جس کا سایہ چوری سے آپ بھی حاصل کررہے ہیں اور جس کے پھل چرا چرا کر آپ بھی بیچ رہے ہیں اگر آپ میری کتابیں فروخت نہ کرکے مجھ سے دھینگا مشتی کرتے تو شاید کسی قدر ٹھیک ہوتا، لیکن میرے گھر کا سرمایہ

چرا کر میرے ادارے میں نقب زنی کر کے میری کتابیں فروخت کر کے میری مخالفت کرنا اور مجھے رسوا کرنے کی کوشش کرنا پرلے درجے کی بے شرمی ہے یہ ایک طرح کا ہجڑاپن ہے اور یہ صرف رزق حرام کے بطن سے پیدا ہوتا ہے۔

شکیل انجم تمہاری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی کتا بھی میرے خلاف بھونک دے گا تو تم اسے سڑک سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگالوگے اور اس کے بوسے لینے شروع کردوگے۔ کسی بے ایمان کافر نے تم سے یہ کہہ دیا کہ حسن الہاشمی ہمارا مقروض ہے اور تم نے یقین کرلیا اور اس طرح کی باتوں کو سچ سمجھ لیا اور کھٹ سے اس کو اپنے کتابچے میں نقل کردیا۔ اس طرح کی باتیں تو ہر بڑے ادارے کے بارے میں کوئی بھی کہہ دیتا ہے کیا بغیر تحقیق کے ان باتوں کا یقین کرنا اور پھیلا دینا جائز ہے اگر میں ازراہ قانون تم سے یہ دریافت کروں کہ جو شخص یہ کہہ رہا ہے کہ میں اس کا مقروض ہوں وہ کوئی ثبوت دے۔ تو قیامت تک وہ کوئی ثبوت نہیں دے سکتا۔ جن لوگوں سے ہم لین دین کرتے ہیں دہلی سے دیوبند تک کوئی ایک پارٹی بھی انشاء اللہ یہ کہنے کی جسارت نہیں کرسکتی کہ ہم نے کسی کا پیسہ مارلیا ہے۔ ہم تجارت میں اُدھار کے قائل ہی نہیں لیکن تم چونکہ دشمنی کے تالاب میں سرتک ڈوب چکے ہو تمہیں کوئی بھی بات ہمارے خلاف سننے کو ملے گی تو تم اس کو زیور سمجھ کر اپنے گلے میں لٹکالوگے، خواہ وہ بات کہنے والا فاجر ہو، کافر ہو مشرک ہو یا پاگل ہو۔

شکیل انجم کا نواں جھوٹ یہ ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کی کچھ باتیں بغیر تحقیق کے نقل کی ہیں جو ہمارے یہاں چند سالوں تک ملازم رہا۔ شکیل انجم نے اس کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اور ہم بھی ظاہر نہیں کرتے اگر اس نے خود ہی دیوبند کے بعض کتب خانوں میں بیٹھ کر اس بات کا اعتراف نہ کرلیا ہوتا کہ یہ حرکتیں میں نے ہی کی ہیں اس شخص کا نام خالد مظہر ہے۔

خالد مظہر جے پور کے رہنے والے ہیں اور ان کی شادی دیوبند کے ایک معزز خاندان میں ہوئی ہے ان کے سسر میرے ملنے والوں میں تھے اور میرے ان کے تعلقات اس لئے بھی گہرے ہوگئے تھے کہ وہ قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے وقت میں حضرت قاری طیب صاحبؒ کی جماعت میں تھے اور میں بھی اسی جماعت کا ایک فرد تھا اس دوران ان سے اور ان کے صاحب زادوں سے قرب اور بھی بڑھ گیا۔

ایک دن خالد مظہر کی ساس جن کا نام باجی بدھو تھا میرے پاس آئیں اور انہوں نے انتہائی لجاجت کے انداز میں مجھ سے کہا کہ میرا ایک داماد ہے جو بے روزگار ہے اور بہت پریشان ہے پہلے دبئی میں تھا اب دیوبند میں ہے اور کوشش کے باوجود اس کو کہیں ملازمت نہیں مل رہی ہے اگر بیٹا تم اس کو اپنے ادارے میں کہیں جگہ دیدو تو تمہارا احسان مجھ پر بھی ہوگا اس کے دو بچوں پر بھی ہوگا۔ میں نے باجی بدھو سے کہا کہ آپ ان کو میرے پاس بھیج دیں پھر میں کچھ سوچوں گا۔ انہوں نے اسی دن خالد مظہر کو میرے پاس بھیج دیا۔ خالد مظہر جب آئے تو وہ داڑھی منڈے تھے اور ان کی ٹانگوں پر پتلون چڑھی ہوئی تھی اور سر پر ٹوپی نہیں تھی، انگریزی بال تھے۔ انہیں اس دن میں نے پہلی بار دیکھا۔

شکیل انجم کا جھوٹ یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

"میرے عزیز دوست ایک عرصے سے ان سے متعلق رہے ان کے ساتھ کام کرتے رہے۔"

اس چھوٹے سے جملے میں شکیل انجم نے حسب عادت دو جھوٹ بولے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ میرے عزیز دوست۔ ڈاکٹر صاحب کتابچہ چھپنے کے بعد خالد مظہر نے خود آپ سے یہ کہا کہ ایک اجنبی آدمی مجھے ملا میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور اس نے مجھ سے کچھ پوچھا اور میں نے بتادیا اور آج مجھے افسوس ہے کہ مجھے یہ نہیں بتانا چاہئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ خالد مظہر نے یہی آپ سے کہا تھا۔ خالد مظہر شکیل انجم کو اجنبی بتا رہے ہیں اور شکیل انجم خالد مظہر کو دوست بتا رہے ہیں ان دونوں میں سے کوئی ایک تو ضرور جھوٹ بول رہا ہے۔ دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ شکیل انجم نے اس جملے میں یہ تأثر چھوڑا ہے کہ خالد مظہر سے ہمارے پہلے سے تعلقات تھے جو صوفی صد غلط ہے۔ ہمارا ان کا رشتہ مالک اور ملازم سے ان کی ساس کے اخلاقی دباؤ پر شروع ہوا اور ان کی تنخواہ ۱۲ سو روپے رکھ کر میں نے ان کو سفر پر روانہ کیا۔ سفر سے واپسی پر خالد مظہر نے ہمیں کاغذ پر ایک حساب بنا کر دیا جس میں تمام اخراجات کے بعد ۱۴ سو روپے ان کی طرف نکل رہے تھے لیکن انہوں نے وہ رقم نہیں دی۔ اس کے بعد انہوں نے پے درپے دو سفر اور بھی کئے لیکن واپسی پر انہوں نے ہمیں کوئی رقم نہیں دی اور نہ تنخواہ میں سے کٹوائی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ انسان صرف کاغذ پر اپنی ایمانداری کا مظاہرہ کرتا ہے ادائیگی کی اسے توفیق نہیں ہوتی۔ لیکن خالد مظہر کی خوبی یہ تھی کہ یہ انسان کو وقتی طور پر شیشے میں اتار لیتا تھا۔ میں نے ان کے بارے میں یہ اندازہ کرلیا کہ چند ایجنسی قائم کرنے کے بعد یہ سفر میں ناکام ہوچکے تھے اس لئے میں نے انہیں دفتر ہی میں کچھ کام بتادیا لیکن یہ یہاں بھی ذمہ داری ادا کرنے سے قاصر ہی رہے ان کی ڈیوٹی صبح ۸ بجے سے شروع ہوجاتی تھی لیکن گھر سے ۱۱ بجے تشریف لاتے تھے۔ ایک بار جب میں نے ٹوکا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے سالے کا دکان بن رہا ہے اس کی دیکھ ریکھ کرتا ہوں اگرچہ یہ بات دیانت کے خلاف تھی لیکن میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے سوچا کہ ان کے سالوں سے میرے اپنے تعلقات ہیں تو چلو چلنے دو۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ خالد مظہر سالے کی سائٹ پر جانے کے سو روپے روزانہ وصول کرتے ہیں تب مجھے اندازہ ہوا کہ جس شخص کو دیانت دار سمجھ رہا ہوں حالانکہ سفر کے اخراجات میں کچھ اندازہ کرچکا تھا پھر بھی مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ یہ شخص فطرتاً

دیانت دار نہیں ہے لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ میری ملازمت کے اوقات میں یہ دوسری جگہ سے مہنتانہ وصول کر رہے ہیں تو مجھے افسوس ہوا۔ میں یہ وضاحت کردوں کہ خالد مظہر جب میرے یہاں ملازم ہوئے یہ ہر معاملے میں صفر تھے حد تو یہ ہے کہ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ دبئی میں مکانات تعمیر کرنے کا کام کرتے تھے یہ اس معاملے میں بھی مکمل معلومات نہیں رکھتے تھے۔ میرا مکان ان ہی کی دیکھ ریکھ میں بنا جس میں دسیوں خامیاں موجود ہیں جو خالد مظہر کی نا اہلیت کی دلیل ہیں۔

خالد مظہر کو میں نے پتھروں کے کچھ اصول سمجھا کر ان کو سفر میں اپنے ساتھ رکھا انہیں پتھروں کے معاملے میں کچھ بھی شدھ بدھ نہیں تھی میں نے بتایا کہ کونسا پتھر کس راشی والے کو راس آتا ہے نیز انہیں چھلہ گھمانے کا ایک طریقہ بتایا۔ ان کا بچکانہ پن تھا یہ سارا دن چھلہ ہی گھماتے رہتے تھے۔ چھلہ گھمانے کی ایک ٹرک تھی لیکن وہ اس چھلے کو گھمانے پر اتنا وقت صرف کرنے لگے جسے دیکھکر کوفت ہونے لگی۔ پتھروں کے کاروبار سے میرا ان کا اختلاف شروع ہوا۔ دراصل میرے ان کے درمیان یہ طے ہوگیا تھا کہ تنخواہ کے علاوہ جو تین ہزار ہو چکی تھی جو بھی پتھر فروخت ہوں گے اور ان پر جو پروفٹ ہوگا اس کا چالیس فیصد میں خالد مظہر کو دوں گا۔ تقریباً تین سالوں تک یہ معاملات چلتے رہے اور اس دوران خالد مظہر کی نظروں میں مجھ سے زیادہ با صلاحیت، فہیم، دیانت دار اور بزرگ کوئی دوسرا نہیں تھا۔ میں بدھ کے دن خدمت خلق کے لئے وقت دیتا تھا اور میرے ساتھ خالد مظہر ایک کمپاؤنڈر کی حیثیت سے بیٹھتے تھے۔ اس زمانہ میں خالد مظہر کا دعویٰ یہ تھا کہ مجھ سے بڑا عامل ہندوستان میں نہیں ہے وہ کہا کرتے تھے کہ آپ اپنی زبان سے کوئی بات ایک دم نہ نکالا کریں اس لئے کہ جو بات آپ زبان سے نکالتے ہیں وہ پوری ہو جاتی ہے وغیرہ۔ اس طرح کی نہ جانے کتنی باتیں ہیں جو میرے ذہن میں محفوظ ہیں جنہیں میں بعد میں بیان کروں گا ان کا جب گھر تعمیر ہوا انہوں نے مجھ سے سنگ بنیاد رکھوانے کی خواہش ظاہر کی ان دنوں میری طبیعت ناساز تھی میں نے عذر کیا لیکن وہ نہیں مانے۔ میں نے کہا کہ دیو بند میں بے شمار لوگ ہیں ان میں سے کسی سے سنگ بنیاد رکھوالو اور میری معذرت قبول کر لو لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ مجبوراً علالت کے باوجود مجھے ان کے گھر کا سنگ بنیاد رکھنا پڑا۔ یہ باتیں میں اس لئے بیان کر رہا ہوں تا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کو اور شکیل انجم کو یہ اندازہ ہو جائے کہ خالد مظہر جب تک میرے یہاں ملازم تھے اس وقت ان کا انداز یہ تھا اور جیسے ہی انہوں نے میرے یہاں سے ملازمت چھوڑی تو میرے اندر سو خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ اب میں بے کردار بھی ہوگیا اور بے ایمان بھی ہوگیا۔

ان کی ملازمت میرے یہاں سے ختم کیوں ہوئی یہ بھی ایک افسوسناک بات ہے۔ میں ہرگز ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن جب خالد مظہر نے الٹی سیدھی باتیں اپنے منہ سے خارج کردی ہیں تو اب سچائی کا اظہار نہ کرنا از راہ مصلحت غلط ہے۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ خالد مظہر میں دیانت موجود نہیں تھی چنانچہ انہوں نے پتھروں کے معاملے میں تین بار بے ایمانی کی اور ان کی بدنصیبی تھی کہ تینوں بار ان کی بے ایمانی کھل گئی۔ تیسری بے ایمانی ان کی شرمناک قسم کی تھی اور اس کی تصدیق ان کے سگے بھائی نے بھی کردی تھی۔ خالد مظہر نے پہلی دو بے ایمانیوں کا بھی اعتراف کر لیا تھا اور انہوں نے جب تیسری بے ایمانی کا اعتراف کیا تو مجھ سے کہا کہ مولانا معاف کردیں۔ مجھے شیطان نے بہکا لیا تھا۔ حسب عادت میں نے انہیں معاف کر دیا اور صبر کر لیا لیکن خالد مظہر نے اس تیسری بے ایمانی کے بعد اپنا کام الگ تھلگ کرنے کی ٹھان لی اور دیو بند کے ایک پبلشنگ ہاؤس کو شیشے میں اتارنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اس بے چارے کو ایسے سبز باغ دکھائے کہ انہوں نے خوش فہمی میں مبتلا ہو کر خالد مظہر سے وعدے وعید کر لئے۔ اس زمانہ میں جب وہ قاعدے سے پلاننگ کر رہے تھے ان کی بیوی نے جو ایک خوددار اور غیرت مند عورت ہے اور ایک معزز گھرانے سے اس کا تعلق ہے اس نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن خالد مظہر کے آس پاس کے لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص اپنی بیوی پر اس قدر چیختا ہے کہ اس کی آوازیں گلی تک آتی ہیں۔ خالد مظہر کے سگے بھائی نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ بھائی جان کا اب کہنا یہ ہے تین مرتبہ کی بات کھل جانے کے بعد اب میرا منہ نہیں ہے کہ میں مولانا کے سامنے بیٹھوں اس لئے میں نے اپنا کام الگ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ الحاصل انہوں نے ازخود میرے یہاں سے ملازمت چھوڑ دی۔ اور میرے یہاں سے رخصت ہوتے وقت دعا کی درخواست کی۔ لطیفے کی بات یہ ہے کہ خالد مظہر جب مجھے برا سمجھتے تھے اور مجھے برا سمجھ کر بے وفائی کر کے میرے یہاں سے جا رہے تھے تو پھر مجھ سے دعا کی درخواست کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب میں ایسا تھا جیسا انہوں نے شکیل انجم کو بتایا تو پھر مجھ سے دعا کی درخواست کیا معنیٰ رکھتی ہے۔؟ اور نہ صرف یہ بلکہ میرے ادارے سے الگ ہونے کے بعد انہوں نے واستو پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا انہوں نے اس کتاب کے انتساب میں لکھا کہ اس شخصیت مولانا حسن الہاشمی کے نام جن کی صحبت کی وجہ سے مجھے قلم پکڑنے کا سلیقہ آیا۔ یہ بات انہوں نے ازراہ ایمانداری لکھی تھی یا پھر ازراہ منافقت تا کہ وہ میرے نام کو کیش کر سکیں۔

خیر چھوڑیئے۔ اب یہ سنئے خالد مظہر دیو بند کے پبلشنگ ہاؤس کی طرف سے پہلی بار سفر کو گئے اور اس کتب خانہ کو ایک لاکھ ستر ہزار کا نقصان دے کر واپس آگئے۔ وہ شخص جس کا دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا کاروبار اس کی وجہ سے چلا وہ اپنے ذاتی سفر میں بالکل ناکام رہا۔ ملک بھر میں کسی نے اس کو گھاس نہیں ڈالی۔ اس نے پتھروں کا کاروبار بھی کیا لیکن اس میں بھی ناکامی ہوئی یا حسب عادت

انہوں نے اس پروفٹ کو پبلشنگ ہاؤس سے چھپالیا اور سارا خود ہی ہضم کر گئے مجھے پبلشنگ ہاؤس کے مالک نے یہ بتایا تھا کہ انہوں نے پتھروں کے بارے میں سراسر نقصان دکھایا ہے حالانکہ خالد مظہر کی ایک عادت یہ تھی کہ وہ دوسو روپے کا پتھر پانچ ہزار کا فروخت کیا کرتے تھے۔ یہ بات ہی ہمارے ان کے درمیان اختلاف کی وجہ بنی تھی۔ میں کہا کرتا تھا کہ اتنا پروفٹ لینا شرعاً غلط ہے بہرکیف پہلے ہی سفر میں ان کا جھگڑا دیوبند کے پبلشنگ ہاؤس سے ہوگیا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ایک ہی مہینے میں الگ ہوگئے۔ اس کے بعد خالد مظہر مظفرنگر میں کوئی دکان لیکر تعویذ گنڈے کرنے لگے وہاں بھی انہیں زبردست ناکامی ہوئی اور چند ہی دنوں میں انہوں نے وہاں سے بھی اپنا بوریہ بستر سمیٹ لیا۔ اس کے بعد یہ ربانی کتب خانہ کے ساتھ لگ گئے وہاں بھی انہوں نے یہی بتایا کہ مولانا حسن الہاشمی کا کاروبار نہ ان کی صلاحیتوں سے چلا نہ اللہ کے فضل سے بلکہ ان کے کاروبار کو چار چاند لگانے والا میں ہی ہوں وہ بے چارے بھی خالد مظہر کے جھانسے میں آگئے اور انہوں نے بھی ۴ ہزار روپے کی تنخواہ پر اپنے کتب خانہ میں ملازم رکھ لیا۔ اتفاقاً میری ان سے ملاقات ایک دن بھوپال میں ہوگئی تب مجھے پتہ چلا کہ خالد مظہر آج کل ان کے یہاں نوکر ہیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ مولانا آپ نے خالد مظہر کو تین سال کیسے برداشت کرلیا یہ تو بالکل ہی ناکارہ انسان ہیں۔ میں تو اس کو ایک ماہ بھی برداشت نہیں کر پا رہا ہوں۔ چنانچہ مہینہ پورا ہوتے ہی انہوں نے بھی خالد مظہر سے نجات حاصل کرلی۔ اس کے بعد خالد مظہر ان صابری صاحب کی دکان پر بیٹھ گئے جو ممبئی میں کھلی ہوئی تھی اور اس میں صرف تعویذ گنڈے ہوتے تھے میں آپ کو اللہ کی گواہی میں یہ بات بھی بتادوں کہ یہ وہ صابری صاحب ہیں کہ خالد مظہر جن کا سب سے زیادہ مذاق اڑاتے تھے اور ایک بار انہوں نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اس کا پیٹ تو کسی سودخور کی طرح پھولتا جارہا ہے ان ہی صابری کے یہاں جاکر وہ جم گئے اور انہیں بھی شیشے میں اتارنے کے لئے انہوں نے ڈینگیں ماری اور خود کو عقل کل بھی بتایا کہ صلاحیتوں کا ماہر بھی نیز یہ بھی بتایا کہ مولانا حسن الہاشمی کے تمام مریضوں کو تمہاری دکان میں بلاؤں گا کیونکہ سب مریض مجھ سے مانوس ہیں وہاں انہوں نے زائچے بھی بنانے شروع کئے ان کی صلاحیتوں سے محرومی کا حال یہ ہے کہ وہ زائچہ کا نام بھی نہ رکھ سکے۔ پاکستان سے ایک صاحب زائچہ بناتے ہیں اس کا نام انہوں نے قسمت رکھ رکھا ہے۔ خالد مظہر نے بھی اپنے زائچے کا نام قسمت رکھ لیا۔ یہ ہمارے زائچہ کا چربہ تھا اور خالد مظہر ہمارے ادارے سے ایک کتاب اٹھا کر لے گئے تھے جو صدیوں سال کی تاریخوں پر مشتمل تھی اس کی مدد سے زائچے بنانے لگے اور انتہائی ناکام رہے۔ ایک دن صابری صاحب نے انہیں کان پکڑ کر باہر نکال دیا۔ ذرا دیکھئے صلاحیتوں سے بھرپور انسان۔ وہ انسان جس نے حسن الہاشمی کو حسن الہاشمی بنایا کس طرح دھکے کھاتا پھر رہا ہے اور کس طرح اس کی درگت بن رہی ہے۔ میں جملہ معترضہ کے طور پر یہ عرض کردوں کہ خالد مظہر کو علی مسجد بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ لیکن انہوں نے یہ حرکت کی جس دن سے مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اسی دن سے انہوں نے اپنے گھر کی تعمیر بھی شروع کردی۔ ان پر الزامات لگے، پوسٹر بازی ہوئی اور اخبارات میں بھی ان کے خلاف بیانات چھپے، اگرچہ میں نے ان کا دفاع کیا لیکن ان کی غیرمحتاط پالیسیوں کی وجہ سے مجھے دکھ پہنچا تھا اور میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ جب تمہارا دل صاف تھا تو تم نے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ گھر کی تعمیر کیوں شروع کی۔ حساب چیک ہوئے تو اس میں بھی جھول تھا جو ایک افسوسناک بات تھی۔ اور بددیانتی کا شک یقین میں بدل گیا۔

خالد مظہر نے مولانا سالم صاحب کی بیٹی کے ادارے میں بھی کام کیا اور وہاں بھی اپنا الو سیدھا کرنے میں ناکام رہے۔ سنا ہے کہ آج کل کسی خالد کو شیشے میں اتار کر کوئی اسکول قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ دیکھئے ان دونوں خالدوں میں کون کس کو چت کرتا ہے اور کون کس پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔ خالد مظہر کی چار خرابیاں انہیں کہیں ٹکنے نہیں دیتیں۔ پہلی خرابی تو یہی ہے کہ ان میں دیانت نہیں ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ وہ جس جگہ کام کرتے ہیں اس کو پوری طرح قبھانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ اور لالچ اور پیسے کی محبت ان کے قدم ڈانوا ڈول کردیتی ہے۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ ان سے کسی بھی معاملے میں محنت نہیں ہوتی وہ ہمیشہ تساہل اور کاہلی کا شکار نظر آتے ہیں۔ چوتھی خرابی یہ ہے کہ ان میں کسی بھی طرح کی کوئی اہلیت نہیں ہے اہلیت ہے تو بس یہ کہ وہ وقتی طور پر انسان کو اپنے شیشے میں اتار لیتے ہیں اور اسے سبز باغ دکھا کر اس کے اندر گھس جاتے ہیں۔ پھر ان کی خامیاں آہستہ آہستہ ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ میں نے انہیں جتنے دن برداشت کیا اتنے دن آج تک انہیں کوئی برداشت نہ کرسکا۔ خالد مظہر نے شکیل انجم سے یہ جھوٹ بولا ہے کہ وہ پہلے دوست تھے یا میرے پارٹنر تھے۔ پہلے دن سے وہ میرے صرف ایک تنخواہ دار ملازم تھے۔ البتہ میں نے انہیں ازراہ اخلاق ومروت کچھ زیادہ ہی اہمیت دیدی تھی جس کا مجھے شدید نقصان اٹھانا پڑا اور میں یہ بھی عرض کردوں کہ مجھ سے وہ الگ ہوکر کسی کٹی پتنگ کی طرح اڑے اڑے پھر رہے ہیں۔ یہ پتنگ کبھی کسی کے ہاتھ لگ جاتی ہے اور کبھی کسی کے۔ اب دیکھئے اس پتنگ کو کسی خالد رامپوری نے لوٹ لیا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ ممبئی میں جو اسکول کھلے گا اس میں کون کس کو مات دیتا ہے۔ لیکن خالد رامپوری کو چاہئے کہ وہ خالد مظہر کو اپنے راز نہ بتائیں کیونکہ خالد مظہر میں وفا نہیں ہے جب یہ بے وفائی کرکے جائیں گے تو اسی طرح ان کی برائیاں کریں گے جس طرح آج ہماری برائیاں کررہے ہیں حالانکہ ہم نے ان کی برائی اس وقت بھی کسی سے نہیں کی تھی جب وہ ہمارے ملازم نہیں رہے تھے۔ اب بھی ہم جو کچھ بیان کررہے ہیں بادل نخواستہ بیان کررہے ہیں۔

ابھی دسمبر ۲۰۰۷ء کی بات ہے ہمیں معلوم ہوا کہ خالد مظہر ماہم میں کسی غریب ہوٹل سے سستی روٹیاں خریدتے ہیں تو ہم نے ان کے مالک سے جو ہمارے بہت قریبی ہمدرد ہیں یہ سفارش کی کہ بھئی ان کا خیال رکھنا وہ کبھی ہمارے ادارے میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے روٹیوں کے پیسے بھی لینے چھوڑ دیئے۔ اپنا اپنا ظرف ہے کوئی دعا دے کر خوش ہوتا ہے اور کوئی گالی دے کر خالد مظہر کا ایک جھوٹ شکیل انجم نے نقل کیا ہے۔

خالد مظہر نے شکیل انجم کو بتایا تھا کہ۔

"مجھے (حسن الہاشمی کو) یہ بشارت ہوئی ہے کہ تمہیں ایسا آدمی ملنے والا ہے، جو تمہاری ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنے گا۔"

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ مجھے کبھی ایسی بشارت ہوئی اور نہ میں نے خالد مظہر سے ایسی بات کہی اور نہ میں نے کبھی خالد مظہر کو اس قابل سمجھا کہ وہ میرے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنے۔ میں نے انہیں ملازم رکھ کر ان کی صرف مدد کی تھی۔ خالد مظہر اس طرح کی باتیں ہر اس جگہ کرتے رہے جہاں جہاں انہیں ملازمت ملنے کی امید ہوتی تھی اور لوگ ان کے جھانسے میں آ بھی گئے لیکن لوگوں نے جب انہیں برتا تو بالکل کورا پایا وہ جہاں گئے ہمارے نام پر گئے اور پھر انہیں عدم صلاحیت کی بنا پر ہر کوچے سے بے آبرو ہو کر نکلنا پڑا۔ یہ خالد مظہر میری نظروں سے اسی دن گر گئے تھے جس دن انہوں نے میرے ایک کرم فرما کی موت پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ دراصل میرے ایک کرم فرما تھے سیٹھ ظہور قریشی ان کا نام رسالے کے ٹائٹل پر بھی آتا تھا۔ خالد مظہر ہی نے ان سے ہمیں ملوایا تھا لیکن رفتہ رفتہ خالد مظہر کی حرکتوں سے وہ واقف ہو گئے تھے انہیں پتھر میں خرد برد کرنے اور بد دیانتی کرنے کا بھی علم ہو گیا تھا اور وہ اکثر ان کو ڈانٹتے رہتے تھے۔ ایک دن اچانک ان کی وفات ہو گئی جب ان کی وفات کی اطلاع میں نے خالد مظہر کو دی تو خالد مظہر کے چہرے پر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور بے اختیار ان کی زبان سے نکلا بہت اچھا ہوا۔ یہ شخص بہت اتراتا تھا اور اس دن مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ خالد مظہر کس قماش کا انسان ہے۔ جو انسان کسی کی موت پر خوشی کا اظہار کرے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس سے رشتہ قائم رکھا جائے چنانچہ جب انہوں نے میرے یہاں سے ملازمت چھوڑنے کا ارادہ کیا تو میں نے ایک بار بھی انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔

خالد مظہر کی یہ بات بھی شکیل انجم نے نقل کی ہے کہ۔

"بقول میرے دوست کہ وہ جن حالات سے گزر رہے تھے اس کے تحت انہوں نے مجبوری میں ان کا ساتھ دیا تھا ورنہ وہ تو خوب اچھی طرح تعویذ گنڈوں کی حقیقت سے واقف تھے مگر حالات نے اس ناپسندیدہ اور غیر اسلامی طریقے کو اختیار کرنے پر مجبور کیا۔"

خالد مظہر بھی جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اگر انہوں نے اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے میرے یہاں ملازمت کی تھی تو پھر وہ صابری صاحب کے یہاں جا کر کیوں بیٹھ گئے تھے اور خود انہوں نے تعویذ گنڈے کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ کتنا بے شرم ہے اس دور کا انسان کہ جب نمک کھاتا ہے تو گن گاتا ہے اور جب نمک نصیب نہ ہو تو تمام احسانات کو بھول کر وہی کرنے لگتا ہے جو ازل میں بارگاہ خداوندی میں شیطان نے کیا تھا۔ ان ہی باتوں کی پھٹکار انسان کے چہرے پر ۱۲ بجاتی ہے اور وہ عمر بھر پھر بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ چار سال تک خالد مظہر ہنسی خوشی تعویذ گنڈوں میں ڈوبے رہے اور آج وہ تعویذ گنڈوں کو غیر اسلامی کام بتا رہے ہیں کیا احسان فراموشی غیر اسلامی طریقہ نہیں ہے کیا اپنی ماں اور اپنے سگے بھائیوں کو دھوکہ دینا غیر اسلامی طریقہ نہیں ہے اور کیا اپنی سسرال کی جگہ جگہ برائیاں کرنا اور گن گن کے ان کے عیب اچھالنا غیر اسلامی طریقہ نہیں ہے۔ اسلام سے نابلد ہر انسان جب اپنی صفائی کی باتیں کرتا ہے تو اس کی زبان پر اسلام آنے لگتا ہے حالانکہ اس کی زندگی کے اکثر معاملات اسلام سے کوئی میل نہیں کھاتے۔

شکیل انجم خالد مظہر کا یہ جملہ بھی نقل کرتے ہیں۔

"ہمارے دوست کا ایک دیرینہ خواب بھی اس کا محرک بنا کہ دیوبند میں ایک ایسی خانقاہ قائم کریں گے جہاں بندگان خدا کے روحانی جسمانی مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا جائے۔"

میں عرض کر چکا ہوں کہ خالد مظہر جس وقت میرے یہاں بغرض ملازمت آئے وہ داڑھی منڈے تھے اور ان کی ٹانگوں پر پتلون چڑھی ہوئی تھی اور ان کے سر پر ٹوپی نہیں تھی۔ کیا ایسے لوگ خانقاہیں قائم کرتے ہیں جن کا حلیہ غیر اسلامی ہو اور جن کی وضع قطع بھی غیر اسلامی ہو، انہوں نے میری صحبت میں رہ کر میرے کہنے سے داڑھی رکھی۔ اور میری صحبت کی برکت تھی کہ انہوں نے لباس بھی چینج کر لیا اور عام طور پر کرتا پاجامہ پہننے لگے۔ پھر یہ بھی ہوا کہ ہر وقت ان کے سر پر ٹوپی ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ انہوں نے داڑھی بھی ایک مشت کے قریب کر لی یہ داڑھی جو آج بھی ان کے چہرے پر ہے یہ ہماری دین ہے اور یہ جب تک رہے گی اس کا ثواب ہمیں بھی ملے گا۔ اور جیسے ہی خالد مظہر نے ہمارے یہاں سے ملازمت چھوڑی تو ان کا لباس پھر چینج ہو گیا ان کی ٹانگوں پر پھر پتلون چڑھ گئی ان کے سر سے ٹوپی پھر غائب ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ ان کی داڑھی بھی چھوٹی ہو گئی۔ باتیں بنانا بہت آسان ہے لیکن اپنے کردار کی چھاپ چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خالد مظہر اور خانقاہ دو الگ الگ چیزیں ہیں کسی کو

بھی شیشے میں اتارنے کے لئے بڑی بڑی باتیں کرنا خواہ ان کی کوئی بنیاد ہی نہ ہو ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو آگا پیچھا سوچے بغیر چرب زبان کے قائل ہوں اور جنہیں اس بات کی فکر ہی نہ ہو کہ اگر کسی نے غور کرلیا تو ان کی بے پر کی باتوں کا حشر کیا ہوگا۔ اگر خالد مظہر کو خانقاہی نظام کا شوق تھا تو حسن الہاشمی کی ملازمت چھوڑنے کے بعد وہ یہ شوق کسی اور جگہ پورا کرتے۔ انہوں نے ایک دم دنیاداری کا راستہ کیوں اختیار کرلیا۔؟ دراصل ان کے اندر جتنی کتنی دینداری آئی تھی وہ ہماری صحبت کا طفیل تھا وہ مانیں نہ مانیں لیکن انہیں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ مولانا آپ کی ملازمت چھوڑتے ہی خالد مظہر تو بابو جی بن گئے۔

جہاں تک دیوبند میں ہاشمی روحانی مرکز کے قیام کا معاملہ ہے تو وہ عنقریب انشاء اللہ پوری آن بان کے ساتھ قائم ہوگا۔ خالد مظہر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے لیکن اس وقت بھی وہ پچھتائیں گے تاویل کرنے والا ذہن نہ شرمندہ ہوتا ہے نہ پچھتاتا ہے اس وقت وہ کوئی دوسرا الزام لگا کر خوش ہوجائیں گے۔ کیونکہ ان کی قسمت میں یہی لکھا ہے، خود کو تیس مار خاں ثابت کرنا اور دوسروں کا مذاق اڑانا۔

خالد مظہر نے ایک جگہ ہمارا جملہ شکیل انجم کو سنایا ہے۔ جو شکیل انجم نے مزے لے کر نقل کیا ہے۔ اس جملے کی حقیقت یہ ہے کہ ایک بار خالد مظہر میرا ہوائی جہاز کا ٹکٹ بک کرانے کے لئے دہلی میں کناٹ پلیس گئے میں بھی ساتھ تھا وہاں انہوں نے ایک دکان میں واستو سے متعلق کوئی کتاب دیکھی اس کی قیمت چار سو روپے تھی خالد مظہر نے کہا کہ مولانا یہ کتاب مجھے دلادیں چنانچہ میں نے وہ کتاب انہیں دلادی۔ ایک دن خالد مظہر اسی کتاب کو لے کر میرے گھر آئے اور انہوں نے کہا مولانا میں نے سوچا ہے کہ میں اس کتاب سے واستو پر ایک کتاب مرتب کروں آپ کا کیا خیال ہے۔ میں نے جواباً کہا خالد صاحب اس موضوع کی دو چار کتابیں اور خرید لو پھر سب کو سامنے رکھ کر کوئی کتاب لکھنا کیونکہ اگر تم ایک کتاب سے چوری کروگے تو چور کہلاؤگے اور دو چار کتابوں سے چوری کروگے تو محقق کہلاؤگے۔ یہ ایک مذاق کی بات تھی خالد مظہر نے وہ جملہ اپنی طرف سے شکیل انجم کو اس طرح سنایا جیسے اس جملے کے خالق وہ ہوں۔ ڈاکٹر صاحب اندازہ کیجئے کہ خالد مظہر کی صلاحیتوں کا جغرافیہ کتنا ہے جو انسان گفتگو کرنے کا بھی اہل نہ ہو جو دوسروں کے جملے اپنی طرف سے اس طرح پیش کررہا ہو جیسے یہ اس کی تخلیق ہو۔ وہ کیا کسی کی نیا پار لگائے گا لیکن شکیل انجم اور خالد مظہر کی باتوں سے وہ مثال تو زندہ ہو ہی جاتی ہے خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

ڈاکٹر صاحب ایک بات پر غور کریں کہ آپ کی دکان پر بیٹھ کر خالد مظہر نے شکیل انجم کو اجنبی بتایا تھا اور شکیل انجم بار بار انہیں اپنا دوست بتارہے ہیں غور کریں کہ ان دونوں میں جھوٹ کون بول رہا ہے؟

خالد مظہر نے علم اعداد، علم نجوم اور اسم اعظم سے متعلق جو باتیں کی ہیں وہ ہم اس قابل نہیں سمجھتے کہ ان کا جواب دیں۔ خالد مظہر نہ عالم ہیں نہ ان کا مطالعہ ہے نہ ان کی عقل مستند ہے پھر کیوں ایسی باتوں کے جواب میں اپنا وقت ضائع کریں۔ خالد مظہر نے شرف مشتری وغیرہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف ان کی جہالت ہے وہ ان موضوعات کا کوئی علم نہیں رکھتے۔ انہیں تو اس علم میں بھی کوئی دسترس نہیں ہے جن میں بقول ان کے زندگی گزرگئی۔ وہ مکانات تعمیر کرایا کرتے تھے انہیں اس میں بھی کوئی مہارت نہیں ہے وہ کیا جانیں اللہ کے ناموں کی الگ الگ کیا خصوصیت ہے۔ چودہ سو برس سے اسم اعظم پر بڑے بڑے علماء گفتگو کررہے ہیں خالد مظہر کہتے ہیں کہ اسم اعظم کوئی نہیں ہے اور اللہ کا ہر نام ایک جیسا ہے۔ شکیل انجم کو اپنے سامنے بٹھا کر اپنے علم و فہم کا لوہا منوانا اور ان کا ماننا ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ سچ ہے کہ اللہ گنجوں کو ناخن نہیں دیتا۔ ورنہ وہ اپنا سر زخمی کرکے پھر دوسروں کا سر کھجانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ ہمیں خالد مظہر پہ رحم آتا ہے کہ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد انہیں سکون بھی نہیں ہے وہ گھر سے بے گھر بھی ہوگئے۔ اپنی عمر کے ۵۸ سال میں وہ ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ وہ غلطیاں کہاں کہاں کررہے ہیں اور اللہ کی مدد سے کیوں محروم ہیں اللہ ان پر رحم کرے اور انہیں ہدایت نصیب کرے۔

حیدرآباد میں جن بہاری صاحب کا تذکرہ خالد مظہر نے کیا ہے یہ ٹھیک ٹھاک آدمی تھا ان کو بھی خالد مظہر ہی نے گمراہ کیا تھا وہ شخص تحریری طور پر ہم سے معافی مانگ چکا ہے اور ابھی اگست ۲۰۰۷ء میں وہ ہم سے اسی طلسماتی موم بتی کی ایجنسی کی فرمائش کررہا تھا جسے خالد مظہر بے فائدہ بتارہے ہیں۔ خالد مظہر پر وہ مثال صادق آتی ہے کہ جب انگور تک ہاتھ نہیں پہنچا تو وہ انسان کو کھٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ خالد مظہر کو اسکول قائم کرنے دیں پھر دیکھیں گے کہ وہ کتنے دن چلتا ہے اور خالد رامپوری کتنے دن میں چاروں خانے چت ہوتے ہیں۔ اور پھر خالد مظہر کس طرح ان خالد رامپوری کی برائیاں گنواتے ہیں۔ ڈاکٹر نعمان صاحب ہم تو اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شکیل انجم خالد مظہر سے بہتر ہیں۔ کیونکہ خالد مظہر پر ہم نے بے شمار احسانات کئے ہیں ان کو اس قابل تو بنایا ہی ہے کہ یہ آج ممبئی میں ٹکے ہوئے ہیں۔ اور بھی بہت سی عنایتیں ہم نے ان پر کی ہیں جن کو بیان کرکے ہم اللہ کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتے لیکن خالد مظہر نے تمام احسانات کو بھلا کر ہم پر طرح طرح کے الزامات لگائے اور اپنے نفس کو تسکین دی۔ اگر شکیل انجم پر ہم اتنے احسانات کردیتے تو ہمیں یقین تھا کہ وہ ہماری مخالفت ہرگز ہرگز نہ کرتے شکیل انجم کا قصور تو یہ ہے کہ وہ ہماری کتابیں چھاپ رہے تھے اور جب انہیں اندازہ ہوا کہ میں اس پروفٹ سے محروم ہوجاؤں گا تو وہ بکھر کر رہ گئے اور اول فول پر اتر آئے اگر وہ چند دن ہمارے ساتھ رہ لیتے تو شاید وہ سدھر ہی جاتے۔ خالد مظہر تو تین سال تک

ہمارے ساتھ رہ کر نہ سدھر سکے۔ وہ آج بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی ویسے ہی ہیں جیسے وہ ماضی میں تھے۔ ایک انسان کی زندگی میں دو عورتوں کی بہت اہمیت ہوتی ہے ایک ماں اور دوسری بیوی۔ خالد مظہر کی بدنصیبی یہ ہے کہ وہ ماں کو بھی پوری طرح اپنا نہ بنا سکے اور پوری طرح بیوی کو بھی اپنا نہ بنا سکے وہ دونوں کی برائیاں ہم سے کرتے رہے اسی طرح انسان کی زندگی میں اپنے سگے بھائیوں کا بھی ایک مقام ہوتا ہے اور سالوں کا بھی۔ خالد صاحب کا حال یہ ہے کہ ان سے ان کے بھائی بھی شاکی رہے اور سالے بھی۔ دراصل جھول خالد مظہر میں ہے وہ خود کو یدطولیٰ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کسی بھی طرح کی کوئی صلاحیت نہیں ہے اور پیٹ کے وہ اتنے کچے ہیں کہ اس میدان میں وہ عورتوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیتے ہیں ایسے شخص کا کسی بھی ادارے سے وابستہ رہنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ ہم نے خالد مظہر کے بارے میں چند باتیں بادل نخواستہ بیان کی ہیں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پھر الٰہ آباد، ممبئی اور دیوبند کی کچھ ایسی باتوں سے بھی ہم پردہ ہٹا سکتے ہیں جو خالد مظہر کا کل جغرافیہ بیان کر دیں گی لیکن ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اس طرح کی گفت وشنید سے محفوظ رکھے۔ اور خالد مظہر کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنی چونچ آئندہ کے لئے بند کر لیں۔

شکیل نے ایک جھوٹ یہ بھی بولا ہے کہ طلسماتی موم بتی کی قیمت سو روپے ہے جب کہ طلسماتی موم بتی کی قیمت ۲۵ روپے ہے۔ شکیل انجم نے ایک جھوٹ یہ بھی بولا ہے کہ ہم مریضوں کو اپنے گھر ٹھہراتے ہیں اور اس کا کرایہ وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم ان مریضوں کو جن کو دیر ہو جاتی ہے معراج گیسٹ ہاؤس میں ٹھہراتے ہیں اور وہ گیسٹ ہاؤس بھی ہمارا نہیں ہے۔ ہم اپنے قارئین کے منہ کا ذائقہ زیادہ خراب کرنا نہیں چاہتے۔ ورنہ اس کتابچے کے ابھی اور بھی بہت سے جھوٹ ایسے ہیں جو شکیل انجم نے دن کی روشنی میں بولے ہیں۔ اور اکثر باتیں صرف سنی سنائی ہیں۔ جو محض ہماری دشمنی کی وجہ سے انہوں نے لکھی ہیں ورنہ انہیں خود بھی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ بولنے والے جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور من گھڑت باتوں سے اپنے اپنے دل بہلا رہے ہیں۔

شکیل انجم نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت بھی اس کتابچے میں کی ہے اور مولانا مرغوب الرحمٰن کا دفاع بھی کیا ہے۔ کاش شکیل انجم مولانا مرغوب الرحمٰن کے گلے میں اپنا ہاتھ ڈال کر دیکھ لیں تو انہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ ان کے گلے میں سات تعویذ پڑے ہوئے ہیں۔ مولانا مرغوب الرحمٰن کے دائیں بائیں بازوؤں پر تعویذ بندھے ہوئے ہیں اور ان کی ران پر بھی تعویذ بندھا ہوا ہے۔ اگر تعویذ شرک ہیں تو دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب سر سے پیر تک تعویذوں میں کیوں لدے ہوئے ہیں۔

اسی طرح شکیل انجم نے ۷۸۶ کا مذاق اڑایا ہے اور اس نے ۷۸۶ کو ہرے کرشنا کے اعداد بتائے ہیں اگر ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد نہیں ہیں اور یہ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں تو پھر مولانا اسعد مدنیؒ کے گھر کا فون نمبر ۷۸۶ کیوں ہے۔ کیا ہرے کرشنا کی وجہ سے؟ حضرت مولانا ارشد مدنی کا موبائل نمبر ۷۸۶ کیوں ہے کیا ہرے کرشنا کی وجہ سے، شاہی امام عبداللہ بخاری کی کار کا نمبر ۷۸۶ کیوں تھا کیا ہرے کرشنا کی وجہ سے وغیرہ۔ شکیل انجم نے کیسے کیسے بزرگوں پر ہرے کرشنا کا الزام لگایا ہے۔ انشاءاللہ ۷۸۶ کے موضوع پر ہم اگلے شمارے میں تفصیل سے بات کریں گے۔ رہی تعویذ گنڈوں کی مخالفت تو اس کا جواب دسیوں بار دیا جا چکا ہے۔ اور جب مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ جیسے اکابرین نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت نہیں کی ہے تو پھر شکیل انجم اور خالد مظہر کی کیا اوقات ہے اور یہ کس کھیت کے بتھوے ہیں جو تعویذوں کے خلاف لاٹھی لے کر دوڑ رہے ہیں۔ ان کی لن ترانیوں کو کون اہمیت دے گا۔

شکیل انجم صاحب اگر اپنی مخالفت میں مخلص ہیں تو انہیں تعویذ گنڈوں کی کتابیں نہ چھاپنی چاہئیں اور نہ بیچنی چاہئے۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ وہ جس فن کی مخالفت کر رہے ہیں ان ہی کتابوں کو از راہ چوری چھاپ رہے ہیں اور خواہ مخواہ اتنا بڑا جھگڑا مول لے رہے ہیں ان کے نزدیک تعویذ گنڈے شرک ہیں تو پھر تعویذ گنڈوں کی کتابیں چھاپنا شرک کو پھیلانا ہے اور جب ان کے نزدیک حسن الہاشمی اچھا آدمی نہیں ہے تو پھر اس کی کتابوں کو چھاپ کر دنیا میں پھیلانا کہاں کی دانشمندی ہے۔ آپ عمر بھر حسن الہاشمی کو برا سمجھیں لیکن اس کی کتابیں فروخت کر کے بے حیائی کا ثبوت نہ دیں۔

شکیل انجم نے اپنے کتابچے میں کسی مشتاق احمد سالک کا بھی مضمون شائع کیا ہے۔ مشتاق احمد سالک بھی جھوٹوں کے سردار اور حد سے زیادہ عیار اور مکار معلوم ہوتے ہیں انہوں نے اپنے مضمون کی شروعات ہی جھوٹ سے کی ہے۔ لکھتے ہیں۔

> ”حسن احمد صدیقی عالم دین تھے، ہونہار تھے۔ دیوبند ضلع سہارنپور سے نکلنے والا ماہنامہ تجلی کے ایڈیٹر و مالک کی نگاہوں میں آ گئے اور انہوں نے ان سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ حسن احمد صدیقی ان کے دفتر میں کام کرنے لگے لیکن عامر عثمانی جیسے جہاندیدہ شخص نے محسوس کیا کہ یہ شخص جو بظاہر نیکی اور شرافت کا پتلا نظر آتا ہے اس کی پرواز اور خواہشات کچھ دوسری قسم کی ہے اپنی عیار اور فریبی فطرت کی وجہ سے وہ ماہنامہ تجلی میں زیادہ دن کام نہ کر سکے۔“

یہ مشتاق سالک جماعت اسلامی کے گورکن ہیں جو دیکھنے میں اچھے خاصے چغد اور گدھے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح باتیں کر رہے ہیں کہ جیسے بہت

بڑے انسان ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا کو ایسے ہی گدھوں نے خراب اور گندہ کیا ہے۔ ان جیسے لوگوں کو خبر کسی بات کی نہیں ہوتی لیکن بولتے اس طرح ہیں جیسے ان سے زیادہ عقل زدہ کوئی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ مولانا عامر عثمانی میری سگی پھوپھی کے صاحبزادے تھے اور میری پھوپھی کی خواہش کے مطابق میری شادی مولانا عامر عثمانیؒ کی بیٹی سے ہوئی تھی اور شادی کے بعد میں جودھپور چلا گیا تھا۔ اس کے بعد میرا تقرر بحیثیت صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ نگینہ میں ہوا۔ لیکن سالک لکھتے ہیں کہ شادی کے بعد دفتر تجلی میں کام کرنے لگا۔ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جو سالک بول رہا ہے۔ افسوس ہے کہ امرود اور کیلے بیچنے والے لوگ اب مضامین لکھنے لگے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے اتنا بھی نہیں ڈرتے جتنا شیطان ڈرتا ہے جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہیں اور خود کو عقل کل سمجھتے ہیں جب کہ ان کی عقل نابالغ بچوں کی سی ہوتی ہے اور ان کا علم برائے بیت ہوتا ہے۔

سالک لکھتے ہیں۔

کہ مولانا عامر عثمانیؒ نے تاڑ لیا کہ اس انسان کی خواہشات دوسری قسم کی ہیں اور مجھے دفتر تجلی سے ہٹا دیا جب کہ مولانا عامر عثمانیؒ کی زندگی میں میں نے دفتر تجلی میں کام ہی نہیں کیا۔ مولانا عامر عثمانیؒ جب ممبئی مشاعرہ پڑھنے کے لئے گئے تھے تو سفر پر روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے اپنے بہنوئی شمس نوید عثمانیؒ کو اپنے دو قلم یہ کہہ کر سونپے تھے کہ اگر ممبئی سے میری واپسی نہ ہو سکی تو دونوں قلم حسن کی امانت ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرے بعد حسن رسالہ چلا سکتے ہیں۔ اس طرح عزت کے ساتھ مجھے مولانا عامر عثمانیؒ کے قلم ملے تھے اور خاندان کے اخلاقی دباؤ کی وجہ سے میں تجلی کی باگ ڈور سنبھالی تھی لیکن مشتاق سالک نے گھر بیٹھے ایک جھوٹ تیار کیا اور چلتا کر دیا۔ ایسے ہی لوگوں نے مسلم معاشرہ کو گندہ کیا ہے ذرا سوچیں اتنا بڑا جھوٹ لکھ کر یہ اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے۔ مشتاق سالک یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے مولانا عامر عثمانیؒ کی جائیداد پر اپنا حق جتانا شروع کر دیا حالانکہ آج تک مولانا کا بچہ بچہ میری عزت کرتا ہے کیونکہ میں نے انہیں وہ پیار دیا ہے جو ایک باپ کو دینا چاہئے۔ اور میری بیوی نے اپنا حق ترکہ اپنے دونوں بھائیوں کو دیدیا ہے۔ مشتاق سالک نے جس طرح کی باتیں زبان سے نکالی ہیں اس طرح کی باتیں یا تو پاگل کرتے ہیں یا پھر شرابی۔

مشتاق سالک نے اس کے بعد نگینہ کی ملازمت سے متعلق جو باتیں بیان کی ہے وہ بھی محض ایک تہمت ہے اور انشاء اللہ اس تہمت لگانے پر قیامت کے دن اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ مشتاق سالک نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں جماعت اسلامی کا امیر تھا۔ ایسے ہی امیروں نے جو دراصل علم وعمل اور عقل وفہم کے اعتبار سے غریب تھے جماعت اسلامی کا بیڑہ غرق کیا ہے اور وقت سے پہلے ہی جماعت اسلامی کو بغیر نماز جنازہ پڑھائے دفن کیا ہے بیچاری جماعت اسلامی اپنی عمر طبعی کو بھی نہ پہنچ سکی۔ مشتاق سالک صحابہ کرام کا دشمن تھا اور اکثر صحابہ کی تذلیل کرتا تھا اور یہ خود بے کردار بھی تھا اس کی بے کرداریوں کی وجہ سے اس کو امارت سے ہٹایا گیا تھا اور اس کی بد کرداریوں کی وجہ سے جماعت اسلامی کے آخری تابوت میں کیل گڑ گئی اور آج اس جماعت اسلامی کا کوئی نام لینے والا نہیں ہے۔

مشتاق سالک کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے گریبان میں جھانکے، اپنے گھر کا جائزہ لے پھر کسی کے بارے میں اپنی چونچ کھولے۔ نگینہ میں داؤد صاحب اب بھی موجود ہیں ان سے کسی نے اس بارے میں پوچھا جس بارے میں مشتاق سالک ہم پر تہمت لگا رہا ہے تو انہوں نے کہا۔ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جو کہہ رہا ہے جھوٹ کہہ رہا ہے

مشتاق سالک جیسے لوگ ناکام زندگی گزار رہے ہیں اوباشی ان کی فطرت ہے اور یہ لوگ جہاں بھی گئے ہیں ان کی نحوستوں کی وجہ سے وہ جگہ اور وہ دفاتر بند ہو گئے ہیں۔ جماعت اسلامی کا انجام بھی ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے خراب ہوا اور اب وہ بے چارے نزع کی سی کیفیت میں ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب مشتاق سالک اپنے انجام کو پہنچیں گے اور اگر انہوں نے جھوٹا الزام لگایا ہے تو تا قیامت ان پر اللہ کی لعنت برستی رہے گی۔ سچ بات تو یہ ہے کہ راقم الحروف نے جماعت اسلامی اور اس کے افراد سے اس لئے کنارہ کشی اختیار کی تھی کہ صحابہ کرام کی توہین کرتے تھے اور اکثر لوگ تو صحابہ کرام پر تبرہ بھی کرتے تھے ان کی اس گستاخی کی وجہ سے ہم نے جماعت اسلامی سے کنارہ کشی اختیار کی۔ اور ہم نے یہ بھی اندازہ لگایا ہے کہ جمعیۃ العلماء ہند ان پر جو یہ الزام لگاتی ہے کہ امریکی ڈالروں پر اس جماعت کی پرورش ہو رہی ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے اور جب مشتاق سالک جیسے لوگ اس جماعت کے امیر بننے لگے تو اس جماعت کا رہا سہا بھرم بھی خاک میں مل گیا۔

مشتاق سالک نے اپنے مضمون میں جس بے ہودگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ انتہائی شرمناک ہے لیکن ہم ایسے لوگوں سے ایسی ہی توقع رکھتے ہیں، برتن کے اندر جو بھی ہوتا ہے وہی باہر آ جاتا ہے۔ مشتاق سالک جیسے لوگ اپنی مادری زبان میں باتیں کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ اگر چاہیں بھی تو اچھی باتیں ان کی زبان سے خارج نہیں ہو سکتیں۔ جماعت اسلامی کی بدنصیبی ہے کہ اسے مشتاق سالک جیسے امیر نصیب ہوئے اور اس بے چاری کا وقت سے پہلے بیڑہ غرق ہو گیا۔ میرے بزرگوں نے تو مجھے یہ بتایا ہے اور بالکل سچ بتایا ہے کہ جو لوگ کسی پر جس طرح کے الزامات لگاتے ہیں وہ اسی طرح کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور اگر مشغول نہیں ہوتے تو انہیں اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ اس طرح کے کاموں میں مشغول نہ ہو جائیں۔ اس اعتبار سے مشتاق سالک خود بھی بے کردار ہوں گے تب ہی تو انہیں دوسرے لوگ ایسے نظر آتے ہیں اور اگر

وہ بے کردار نہیں ہوں گے تو ان کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ بے کرداری کی دلدل میں گلے گلے نہ دھنس جائے۔ اللہ تعالیٰ مشتاق سالک جیسے لوگوں سے مسلم جماعتوں کو محفوظ رکھے۔ ان کی نحوست کی وجہ سے جماعتیں وقت سے پہلے مرجاتی ہیں اور اپنا اثر کھو بیٹھتی ہیں۔

شکیل انجم نے اس کتابچے کے آخر میں دارالعلوم دیوبند کا ذکر کرکے یہ بات ثابت کردی ہے کہ یہ کتابچہ چھاپنے کے لئے انہیں مولانا مرغوب الرحمٰن سے رقم ملی۔

پوری قاسمی برادری میں مولانا مرغوب الرحمٰن کی حمایت کسی نے نہیں کی تو مولانا مرغوب الرحمٰن شکیل انجم کی گود میں آکر بیٹھ گئے۔ شکیل انجم نے ہم پر الزام لگایا ہے کہ ہم دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ شکیل انجم کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہ ہم دارالعلوم دیوبند پر قابض ہونا چاہتے ہیں اور نہ دیوبند کے شرپسند لوگ مادر علمی کو تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس مادر علمی کو تو تباہ وہی لوگ کررہے ہیں جنہوں نے ناجائز طریقے سے اس پر قبضہ کیا ہے۔ اور جو من مانیاں کرکے بزرگوں کی اس امانت کے پرخچے اڑا رہے ہیں۔ ایک حسن الہاشمی ہی نے کیا سینکڑوں لوگ ان لوگوں کے خلاف قلم چلا رہے ہیں جنہوں نے مادر علمی کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب ہندوستان کے گوشے گوشے سے اس انتظامیہ کے خلاف آواز اٹھے گی۔ دارالعلوم دیوبند کے ۸۵ فی صد ملازمین کی تائید ہمیں حاصل ہے۔ لیکن چونکہ شکیل انجم نے مولانا مرغوب الرحمٰن سے رقم وصول کی ہے اس لئے وہ ان کی اس طرح حمایت کررہے ہیں جیسے مولانا مرغوب الرحمٰن دودھ کے دھلے ہوئے ہوں اگر میرا یقین نہیں ہے تو شکیل انجم دارالعلوم دیوبند کے ملازمین اور طلباء سے ملیں انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ دارالعلوم دیوبند میں کیا کیا گل کھل رہے ہیں۔

ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض علاقوں میں شکیل انجم کا کتابچہ جمعیۃ العلماء نے تقسیم کرایا ہے وہ جمعیۃ العلماء جس کی قیادت محمود مدنی کررہے ہیں۔ یہ معلوم ہوکر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی ہم نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ مولانا ارشد مدنی قائد بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس جملے کی سزا تو ہمیں ملنی ہی تھی۔ ہم اب بھی یہ کہتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء کی صدارت کے مستحق مولانا ارشد مدنی ہیں۔ کوئی سنے نہ سنے، کوئی مانے نہ مانے ہمارا کام سچ بولنا ہے اور انشاء اللہ ہم مرتے دم تک سچ بولتے رہیں گے۔ مولانا ارشد مدنی صاحب عالم بھی ہیں اور شیخ الاسلام کے صاحبزادے بھی ہیں اور معتمد بھی ہیں۔ اس لئے وہی جمعیۃ العلماء کے صدر بننے کے حق دار ہیں۔ رہے الیکشن تو آج کل الیکشنوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ الیکشن بے ایمانی سے بھی جیت لئے جاتے ہیں۔

آخر میں شکیل انجم سے گزارش ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھولیں اور اندازہ کریں کہ وہ کس گناہ کا ارتکاب کررہے ہیں۔ شکیل انجم نے کہا ہے کہ ہم ان کے خلاف دعویٰ کریں اگر ہم نے کتابیں چھاپی ہوں گی تو قانون ہمیں خود پکڑے گا۔ یہ ایک اچھا مشورہ ہے۔ اس اچھے مشورہ پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔ ہم کتابوں کی اشاعت اور اس کتابچے کی اشاعت پر آپ کے اور مشتاق سالک کے بارے میں غور کررہے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب کوئی فیصلہ لیں گے لیکن ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ اگر ہماری کتابیں چھاپنی بند کردیں تو ہمیں اس جنگ کو طویل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر نعمان صاحب! میں خدا کو حاضر وناظر جان کہتا ہوں کہ اگر شکیل انجم فلورا ہوٹل کے مالک سے مل کر میرے پاس آجاتے تو میں انہیں اتنا فائدہ خود ہی پہنچا دیتا جتنا فائدہ یہ میری کتابیں چھاپ کر حاصل کررہے ہیں لیکن اگر کسی انسان کی قسمت میں "رزق حلال" نہ ہو تو وہ کیا کرے۔ شکیل انجم نے جذبات کی رو میں بہہ کر کہا ہے کہ دیوبند اور دہلی میں دوسروں کی کتابیں چھاپنے کا مرض بڑھتا جارہا ہے اور اس کا علاج ہونا چاہئے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ میں اور آپ اس سلسلے میں کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں۔ اور اس کی پہل کریں جس سے اس بڑھتی ہوئی لعنت کو ختم کیا جاسکے۔ اگر شکیل انجم نے یہ بات ازراہ ایمانداری سے کہی ہے تو ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے خلاف علم بغاوت بلند رکھیں گے جو دوسروں کی پکی پکائی ہنڈیا کسی بھوکے کتے کی طرح اٹھا کر لے جاتے ہیں اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ اسے ہڑپ کرجاتے ہیں۔ ہار جیت تو مقدر سے ہوتی ہے اور ہارنے کے بعد بھی انسان جیت ہی جاتا ہے اگر وہ سیدنا امام حسینؓ کی طرح حق پر ہو۔ کوئی ساتھ دے نہ دے انشاء اللہ ہماری لڑائی ان ناشروں کے خلاف جاری رہے گی جو دوسروں کو دکھ دے کر کتابیں چھاپتے ہیں اور اخلاق جرم کے مرتکب ہوتے ہیں، جاہل ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں خود کو بقراط۔!

میں ایک بار پھر یہ دعا کرتا ہوں کہ اے رب العالمین اگر میں گناہگار ہوں تو مجھے سخت سے سخت سزا دے ورنہ مشتاق سالک جیسے لوگوں کو ایسی عبرتناک سزا دے کہ دنیا اس سے عبرت حاصل کرے۔ آمین۔

ڈاکٹر صاحب! خط کا جواب طویل ہوگیا لیکن اب بھی تشنگی باقی ہے۔ آئندہ اگر ضرورت پڑی تو الگ سے کتابچہ لکھا جائے گا، طلسماتی دنیا کے صفحات سیاہ کرنے سے فائدہ نہیں ہے۔ چور مچائے شور کے نام سے ایک کتابچہ عنقریب منظر عام پر آرہا ہے۔ یہ کتابچہ جھوٹے اور چور لوگوں کے لئے ایک تازیانہ ثابت ہوگا۔

سولہویں قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

عزت و دبدبہ کے لئے

جمعرات کے دن روزہ رکھ کر چھوارے سے افطار کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد ۱۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر کسی سے بات چیت کئے بغیر بستر پر لیٹ جائیں اور لاتعداد مرتبہ بسم اللہ پڑھتے رہیں یہاں تک کہ نیند آجائے۔ اگلے دن روزہ رکھیں اور نماز فجر کے بعد بسم اللہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ افطار کے بعد بسم اللہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ لوگوں کے دلوں میں عزت پیدا ہوگی۔ وقار پیدا ہوگا اور دیکھنے والے مرعوب ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

مصیبت یا مقدمہ سے نجات

اگر کسی گھرانہ کا کسی ظالم قسم کی قوم یا فرد سے جھگڑا ہو گیا ہو اور اپنی عزت و وقار داؤ پر لگا ہوا ہو اور جان کا بھی خطرہ درپیش ہو تو اس گھرانہ کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیت کو ۳ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ مختلف لوگ بھی مل کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل کو ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مصیبت سے بھی نجات ملے گی اور مقدمہ سے بھی۔ آیت یہ ہے وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔

نامردی کا علاج

اگر کسی شخص کو جادو سے نامرد بنا دیا گیا ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالے اور اسی نقش کو زعفران سے لکھ کر ایک نقش کا پانی ۳ دن تک دن میں ۳ بار پئے۔ صبح کو ناشتے کے بعد اور دوپہر کو کھانے کے بعد، رات کو کھانے کے بعد۔ لگاتار ایک ماہ تک اس نقش کا پانی پینے سے زبردست مردانگی پیدا ہوتی ہے اور کھوئی ہوئی طاقت واپس آجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۳۴۷	۶۱۳۶۰	۶۱۳۵۷	۶۱۳۵۴
۶۱۳۵۸	۶۱۳۵۳	۶۱۳۴۸	۶۱۳۵۹
۶۱۳۵۲	۶۱۳۵۵	۶۱۳۶۲	۶۱۳۴۹
۶۱۳۶۱	۶۱۳۵۰	۶۱۳۵۱	۶۱۳۵۶

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض کی ادائیگی کی صورت نہ پیدا ہو رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر جمعہ کو صبح دس بجے سورہ کہف (پارہ ۱۵) پڑھے اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے۔ اپنے گلے میں ڈال لے۔

انشاء اللہ چند ماہ میں قرض سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۳۷۱	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۷۹
۱۲۶۳۸۳	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۸۴
۱۲۶۳۷۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۷۳
۱۲۶۳۸۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۸۱

نکاح کے لئے

جس لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو وہ ۴۰ دن تک روزانہ سورہ طٰہٰ پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالے۔ جس زمانہ میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں اس زمانہ میں تلاوت ترک کر دے۔ البتہ گلے والے نقش کو گلے سے نہ نکالے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر یا پھر ۳ ماہ کے اندر اس کے نکاح

کا بندوبست ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

بخار اتارنے کے لئے

اگر کسی مریض کا بخار نہ اترتا ہو تو اس آیت کو مریض کے سرہانے بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔ آیت یہ ہے۔
یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰاهِیْمَ۔

ہر مصیبت کو دفع کرنے کے لئے

کیسی بھی مصیبت ہو آیت کریمہ کو ایک ہی نشست میں ۲۵ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اس آیت کو اگر سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں تو بھی بہت سے فائدے ہوتے ہیں۔ مصیبت سے نجات ملتی ہے، ظالموں کے ظلم سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ مقدمہ میں کامیابی ملتی ہے اور کوئی بھی آفت ہو اس سے بچاؤ ہوجاتا ہے۔ سوا لاکھ مرتبہ مختلف لوگ بھی ایک نشست میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن پڑھنے والوں کی تعداد طاق ہونی چاہیے۔ مثلاً سات، نو، گیارہ، تیرہ یا پندرہ۔ اگر پڑھنے والا تازہ غسل کرکے، سفید لباس پہن کر یہ آیت پڑھے تو جلد نتائج سامنے آتے ہیں۔ ہر پڑھنے والے کو اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے اور ہر شخص کو تعداد متعین کرکے پڑھنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ سب برابر برابر پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ **لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔**

مراد پوری ہونے کا عمل

اپنی جائز مراد کو پوری کرنے کے لئے آیت کریمہ کا عمل اس طرح کریں۔ کسی تاریک کوٹھری میں جہاں مکمل تنہائی ہو ۲۱ بار درود شریف پڑھ کر سات بار اس آیت کریمہ کو پڑھیں۔ دوران عمل ایک پیالے میں پانی بھر کر سامنے رکھ لیں اور ہر سیکڑے پر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر اپنے منہ پر ملیں اور یہ پڑھیں۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی ذوالنون** تین مرتبہ اس کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھیں **فَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ** اس عمل کو سات دن تک کریں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

آفت کو ٹالنے کے لئے

کوئی بھی آفت ہو اس کو ٹالنے کے لئے یہ عمل کریں۔ عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھیں اور ہر سجدے میں چالیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں اس عمل کو تین راتوں جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آفتوں سے نجات ملے گی۔

اولاد کے لئے

جن میاں بیوی کے اولاد نہ ہوتی ہو ان کو چاہئے اس آیت کو تین ہزار مرتبہ اکیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ آیت یہ ہے
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰارِثِیْنَ۔

دشمنوں کے شر سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص دشمنوں کی دشمنی اور ریشہ دوانیوں سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے وہ دشمنوں کی دشمنی، بدخواہی اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۵۵۴	۹۵۵۵۷	۹۵۵۶۱	۹۵۵۴۷
۹۵۵۶۰	۹۵۵۴۸	۹۵۵۵۳	۹۵۵۵۸
۹۵۵۴۹	۹۵۵۶۳	۹۵۵۵۵	۹۵۵۵۲
۹۵۵۵۶	۹۵۵۵۱	۹۵۵۵	۹۵۵۶۲

لڑکے یا لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ سورۂ یٰسین کی یہ آیت پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کرے۔ انشاء اللہ اس کے بچوں کی شادی ہوجائے گی۔ آیت یہ ہے۔
سُبْحٰانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۔

کسی بیماری سے نجات کے لئے

اگر کسی گھر میں کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا ہے اور علاج و معالجہ کے بعد طبیعت ٹھیک نہیں ہو رہی ہے تو اس کے گھر کے افراد کو چاہئے کہ اس

آیت کا ختم سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر کریں۔ اس آیت کو پڑھنے والے کئی بھی ہو سکتے ہیں لیکن اس کی تعداد اکیس سے زیادہ نہ ہو اور گیارہ آدمیوں سے کم نہ ہو۔ عمل باوضو کریں سب عمل سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ صرف ایک رات کا عمل ہے۔ اس عمل کے بعد عمل کی برکت سے مریض کی حالت سدھرنی شروع ہوگی۔ آیت یہ ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْم۔

تمام حاجتوں کے لئے

کسی بھی طرح کی حاجت ہو۔ کوئی بھی ضرورت ہو اس کو پورا کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بہت جلد تمام حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہوں گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۲۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۳۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے

آج کے دور میں انسان حاسدوں کے حسد کا شکار نظر آتا ہے۔ کوئی بھی انسان کچھ دولت کما لیتا ہے یا کوئی منصب اسے مل جاتا ہے یا کسی بھی طرح کی عزت اسے حاصل ہو جاتی ہے تو اس کے اپنے ملنے والوں میں اس کے حاسد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس شخص کے حالات میں بگاڑ آنے لگتا ہے۔ مسائل میں رکاوٹیں کھڑی ہونے لگتی ہیں اور بنتے بنتے کام بگڑنے لگتے ہیں۔ اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے حاسدوں کے حسد سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

ہر طرح کی محتاجی سے بچنے کے لئے

اس دنیا میں ہزار طرح کی محتاجیوں کا شکار انسان ہو سکتا ہے۔ محتاجی کسی بھی طرح کی ہو وہ مال سے متعلق ہو یا جسم سے۔ اس سے بچنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۸
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۷	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

دست غیب کے لئے

اس عمل کو چاند کی پہلی تاریخ سے شروع کرنا چاہئے۔ یہ عمل چالیس تک احرام باندھ کر کریں۔ چالیس دن میں تین لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے۔ عمل یہ ہے۔ يَا عَزِيْزُ مِنْ كُلِّ عَزِيْزٍ يَا عَزِيْزُ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔

اس دوران اگر صرف جو کی روٹی کھائیں تو بہتر ہے گوشت نہ کھائیں اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔ چالیس دن کے بعد انشاء اللہ دست غیب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

محبت کے لئے

نوچندی جمرات کو مندرجہ ذیل نقش ۸ عدد لکھیں۔ ۷ نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ روزانہ ایک نقش ڈالنا ہے اور آٹھواں نقش طالب کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔

انشاء اللہ مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی اور وہ از خود طالب کے پاس پہنچے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۰۹	۴۰۱۳	۴۰۱۶	۴۰۰۲
۴۰۱۵	۴۰۰۳	۴۰۰۸	۴۰۱۴
۴۰۰۴	۴۰۱۸	۴۰۱۱	۴۰۰۷
۴۰۱۲	۴۰۰۶	۴۰۰۵	۴۰۱۷

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

نقش کے نیچے پہلے مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھیں اس کے بعد طالب اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

مختلف فائدوں کے لئے

کاروبار کے حصول، کاروبار کی ترقی بیماریوں سے چھٹکارہ نحوست سے نجات اور کسی بھی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔

۷۶۸

۱۷۳۱۹	۱۷۳۲۳	۱۷۳۲۶	۱۷۳۱۲
۱۷۳۲۵	۱۷۳۱۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۲۴
۱۷۳۱۴	۱۷۳۲۸	۱۷۳۲۱	۱۷۳۱۷
۱۷۳۲۲	۱۷۳۱۶	۱۷۳۱۵	۱۷۳۲۷

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی یہ چاہیں کہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے محبت کم نہ اور کسی عمل یا سازش کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے نفرت نہ کریں تو ان کو چاہئے کہ دونوں ہی اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے اپنے گلے میں ڈالیں۔

انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے ان کی محبت برقرار رہے گی بلکہ جوں جوں وقت گذرے گا ان دونوں کی دیوانگی بڑھتی رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۲۳	۱۹۲۶	۱۹۲۹	۱۹۱۶
۱۹۲۸	۱۹۱۷	۱۹۲۲	۱۹۲۷
۱۹۱۸	۱۹۳۱	۱۹۲۴	۱۹۲۱
۱۹۲۵	۱۹۲۰	۱۹۱۹	۱۹۳۰

سربلندی اور سرخ روئی

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو دنیا میں سربلندی نصیب ہو اور وہ ہمیشہ لوگوں میں سرخ رو رہے۔ اس کی عزت ہو اور لوگ اس کی طرف متوجہ رہیں اور اس کی اطاعت بھی کریں تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۵۷۸۳	۱۵۷۲۶	۱۵۷۸۹	۱۵۷۷۶
۱۵۷۸۸	۱۵۷۷۷	۱۵۷۸۲	۱۵۷۸۷
۱۵۷۷۸	۱۵۷۸۱	۱۵۷۸۴	۱۵۷۸۱
۱۵۷۸۵	۱۵۷۸۰	۱۵۷۷۹	۱۵۷۸۰

منصب کی بحالی کے لئے

اگر کسی شخص کو اس کے عہدے اور منصب سے ہٹا دیا گیا ہو اور چاہتا ہو کہ اس کو اسی عہدے اور منصب پر پھر بلا لیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے اور جب تک مقصد میں کامیابی نہ ملے تب تک روزانہ ایک مرتبہ سورہ یوسف کی تلاوت کرتا رہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۱۰۰	۱۲۵۹۸۶
۱۲۵۹۹۹	۱۲۵۹۸۷	۱۲۵۹۹۲	۱۲۵۹۹۸
۱۲۵۹۸۸	۱۲۶۰۰۲	۱۲۵۹۹۵	۱۲۵۹۹۱
۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۰	۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۱

عجیب و غریب عمل

جو شخص حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل پورے سو دن تک روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھے گا تمام اشیاء اس سے ملاقات کریں گی اور چیز اس سے مل کر اپنا راز ظاہر کردے گی، جنات جماعت در جماعت آئیں گے اور اطاعت کا وعدہ کریں گے۔ عامل کے اندر ادراک کی استعداد پیدا ہوگی، شعور بیدار ہوگا اور کشف والہام کے دروازے کھل جائیں گے، اس کا عمل اگر کسی کو قہر سے دیکھے گا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر کسی کی طرف محبت سے دیکھے گا تو اس کو دین و دنیا کی ترقی نصیب ہوگی۔

اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہئے اور روزانہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل ایک بزرگ کی عطا ہے اس سے تمام قارئین استفادہ کریں تو خوش نصیبی کی بات ہے۔

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر:۲

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیو بند

عدد زندگی (۲)

خوبیاں: ہدایت کرنا اور ہدایت پر خود بھی عمل کرنا۔ پارٹنر شپ کو یقینی بنانا اور احباب کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

کلیدی خصوصیات: مددگار، بہترین دوست، بے وجہ کا شرمیلا پن، کسی قدر بزدل، زمانہ ساز، خوش الحان دوسروں کو متاثر کرنے کی صلاحیت۔

خامیاں: خواب وخیال میں مست رہتے ہیں، بے وجہ کا شرمیلا پن انہیں برموقعہ تعلقات سے روکتا ہے، بہت حساس ہوتے ہیں اس لئے بہت جلد رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ وافر مقدار میں ہوتا ہے، یہ لوگ اپنے کارناموں کا سہرا دوسروں کے سر پر بندھوا دیتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگ ایک عدد کے لوگوں کی طرح باقاعدہ قائد بننا نہیں چاہتے لیکن ان میں قیادت کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے البتہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جب یہ قیادت کریں تو ایک مضبوط طاقت ان کے ساتھ ہو اور ان کی مدد کرے۔ اگر ان کو باوفا اور مضبوط ساتھی مل جائے تو عروج پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنی قائدانہ خصوصیات کا لوہا منوا لیتے ہیں۔ اچھے موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں اور صبر آزما قسم کا انتظار کرتے ہیں۔ ان کو فیصلہ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ کسی کو ناراض کرنا پسند نہیں کرتے۔ دل شکنی کرنا یا کسی کو ستانا اور دکھ دینا ان کے بس کا روگ نہیں ہوتا، یہ ایسے فیصلوں کے قائل ہوتے ہیں جن میں سب خوش ہوں، اور کسی کو کوئی ناراضگی نہ ہو چنانچہ ایسے فیصلے کے لئے انہیں بہت سوچنا پڑتا ہے۔

۲ کا مفرد عدد، مرکب عدد ۲۰ سے بنتا ہے اور مرکب عدد ۱۱ سے بھی۔ ان دونوں صورتوں میں ان کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی ۲ تاریخ پیدائش میں ۲ کا مفرد عدد دو طریقوں سے برآمد ہو رہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۷ مارچ ۲۰۰۷ء۔ اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی ۲ برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۱۱ بنتا ہے۔ دیکھئے۔

۱۷
۳
۲۰۰۷
۲۰۲۷ مرکب عدد ۱۱

(۲) تاریخ پیدائش ۲ مارچ ۱۹۵۰ء۔ اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی ۲ برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۲۰ آتا ہے۔ دیکھئے۔

۲
۳
۱۹۵۰
۱۹۵۵

اندازہ کرلیں کہ ان دونوں تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے۔ ایک تاریخ پیدائش کا عدد ۲ بنتا ہے ۱۱ بن کر اور دوسری تاریخ پیدائش کا عدد ۲ بنتا ہے ۲۰ بن کر۔

۲ کا عدد اگر ۱۱ سے بنا ہے تو ۲ عدد والے کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ ایک غیر موافق عدد ہے۔ یہ خطرے کی علامت ہے اس عدد والے کو زندگی میں بسا اوقات نئے نئے خطروں کا سامنا کرنا پڑے گا اور حوادث اس کے تعاقب میں رہیں گے اس عدد کے حامل کو لوگوں سے فریب کھانا پڑے گا لوگوں کے دھوکہ اور فریب سے بچنے کے لئے اس شخص کو بہت احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے گی ہر کس وناکس پر اعتبار اس کیلئے پریشانیاں پیدا کرے گا۔ زندگی میں مشکلات آئیں گی اور لوگوں کا عدم تعاون اس کے لئے الجھن پیدا کرے گا۔ اس شخص کو عورتوں سے بھی نقصان پہنچیں گے اور عورتیں اس شخص کے لئے باعث رسوائی بن سکتی ہیں۔

اگر ۲ کا عدد ۲۰ سے بنا ہے تو یہ ایک روحانی عدد ہے۔ اس عدد والے کو چاہئے کہ مادہ پرستی سے اجتناب کرے کیونکہ مادہ پرستی اس کو راس نہیں آئے گی اس عدد والے انسان کو روحانیت میں دلچسپی رکھنی چاہئے کیونکہ روحانیت میں یہ شخص اعلیٰ مقام پیدا کرسکتا ہے۔ اس عدد کے لوگ اگر خدمت کے راستے کو اپنائیں تو ان کو شہرت بھی مل سکتی ہے اور مقبولیت بھی۔ اس عدد کے لوگوں کو عورتوں سے تعاون ملتا ہے اور عورتیں ان کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں چنانچہ

اس عدد کے لوگوں کی ازدواجی زندگی اکثر و بیشتر آسودہ اور مطمئن ہوتی ہے۔

ایک بار ہم پھر یہ وضاحت کردیں کہ تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار مختلف صورتیں پیدا کرتی ہے۔ اور یہ تکرار صاحب عدد پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہو اور ۲ کی تکرار بھی ہو تو صاحب عدد زبردست روحانی قوتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے اور اس میں قیادت کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ ان کا شعور وادراک بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے ان کی زندگی متوازن ہوتی ہے اور افراط وتفریط سے پاک صاف ہوتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں ۲ کا عدد تین بار آئے تو یہ لوگ بے حد جذباتی ہوتے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں حساس ہوتے ہیں لیکن اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے لوگوں کے ساتھ بے اعتنائی کا معاملہ کرتے ہیں۔ ان میں ایک طرح کی سختی پیدا ہوجاتی ہے۔ جو ان کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے۔ ایکشن لینے سے کتراتے ہیں اور جب مجبور ہوجاتے ہیں تو پھر شدید قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اگر تاریخ پیدائش میں ۲ کا عدد موجود نہ ہو تو صاحب عدد دوسروں کے جذبات واحساسات کی پروا نہیں کرتا۔ صاحب عدد کو اچھی زندگی گزارنے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اور دوسروں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے۔ صاحب عدد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر ایسی حس پیدا کرے جو دوسروں کے ساتھ ہمدردی کو اجاگر کرنے والی ہو۔ مثلاً اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲ رفروری ۲۰۰۲ء ہو تو صورت یہ بنے گی۔

۲

۲

۲۰۰۲ء

دیکھئے اس صورت میں ۲ کی تکرار چار بار ہو رہی ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد حد سے زیادہ حساس اور جذباتی ہے۔ اور یہ شخص دوسروں کے بارے میں حد سے زیادہ حساس ہے لیکن اپنی کمزوریوں کو چھپانے کیلئے لوگوں سے ملنا جلنا بند کردیتا ہے اور لوگوں کے ساتھ بے اعتنائی کا معاملہ کرتا ہے۔ اس شخص کا مزاج عمومی طور پر نرم ہے لیکن زندگی کے حالات سے متاثر ہوکر اس میں ایک طرح کی سختی پیدا ہوجاتی ہے جو اس کے مزاج کے برخلاف ہے۔ یہ شخص کسی بھی معاملے میں اقدام کرنے سے کتراتا ہے۔ اگرچہ اس میں صلاحیت ہے لیکن ایک طرح کی احساس کمتری اس کے دامن گیر رہتی ہے اور یہ اس کو کوئی ایکشن لینے سے روکتی ہے لیکن جب حالات کے تقاضوں کی وجہ سے یہ ایکشن لینے پر مجبور ہوجاتا ہے تو پھر اس کی طرف سے زبردست ردعمل کا مظاہرہ ہوتا ہے جو اس کے لئے مفید ہوسکتا ہے اور نقصان دہ بھی۔

کسی بھی شخص کی عدد زندگی سے اس کی مکمل تاریخ پیدائش میں آنے والے اعداد سے یا تو تقویت حاصل ہوتی ہے یا کمزوری چنانچہ ایک عدد کے حاملین تاریخ پیدائش کے اعداد بدل جانے سے مختلف قسمتوں کے مالک ہوجاتے ہیں اور ان کی زندگی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔

ایک بار اس چارٹ پر پھر نظر ڈالیں۔ جو بنیادی کی حیثیت رکھتا ہے۔

۹	۶	۳
۸	۵	۲
۷	۴	۱

ہم نے اوپر مکمل تاریخ پیدائش کی دو مثالیں دی تھیں۔ آیئے اب ان کا جائزہ لیں۔ پہلی تاریخ پیدائش ۱۷ رمارچ ۲۰۰۷ء ہے اگر ہم اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

		۳
		۲
۷۷		۱

اس تاریخ پیدائش میں ایک، ایک بار آیا ہے۔ ۲ بھی ایک بار آیا ہے، ۳ بھی ایک بار آیا ہے البتہ ۷ کی تکرار ہے اور ۷ دو بار آیا ہے۔

بنیادی چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص اپنے خیالات کا پبلک میں بیٹھ کر اچھے طریقے سے اظہار کرسکتا ہے البتہ یہ اپنے گھر میں اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے، جس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص فہم وادراک کی دولت سے بہرہ ور ہے لیکن یہ شخص اپنی سوچ وفکر کے تحت ہی کام کرتا ہے دوسروں کے اُکسانے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے، پرجوش ہے اور لوگوں پر اپنی گفتگو سے اثر انداز رہتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ لوگوں میں مقبول ہے۔

۴ کی غیر موجودگی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے اور اس میں صبر وضبط کی بھی کمی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی بے وفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ہرجائی پن موجود ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کوئی بھی راستہ بدل سکتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد کو

گھریلو معاملات میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو زندگی کے رازوں سے بہت گہرا لگاؤ ہے اور اس شخص کو روحانی اور مخفی علوم میں دلچسپی ہے یہ شخص مشکلات سے کھیلتا ہے اور برے سے برے ماحول سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ شخص غیرت مند اور خوددار بھی ہے یہ نازک ترین حالات میں بھی کسی سے مدد لینا پسند نہیں کرتا۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کاہلی میں مبتلا ہے اور ذمہ داریوں سے یہ گریز کرنے کی علامت ہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت سے دلچسپی نہیں رکھتا اور وفا کے معاملے میں وہ بہت ہی سرد مزاج رکھتا ہے۔

دوسری مثال، تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹
۲	۵	
۱		

ایک، ۲، ۳ کی موجودگی کا مطلب تو آپ پہلی مثال میں پڑھ چکے ہیں۔ ۴، ۶، اور ۸ کی غیر موجودگی کا مطلب بھی آپ پڑھ چکے ہیں ایک بار پھر اس پر نظر ڈالیں۔

تاریخ پیدائش کے اس بنیادی چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد قوت ارادی کا مالک ہے۔ قابل بھروسہ ہے اور فنکار بھی ہے اس میں کام کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور یہ شخص محنتی بھی ہے لیکن اس کو پابندیوں سے وحشت ہوتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد خود اعتمادی سے محروم ہے اور یہ شخص خواہ مخواہ کے خوف میں مبتلا ہے۔

۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت پرست انسان ہے اور یہ محنت، محبت اور خلوص پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنے دل میں ایک سچی خوشی محسوس کرتا ہے۔

قارئین اپنی تاریخ پیدائش کا چارٹ بنا کر اس کو بنیادی چارٹ میں رکھیں پھر اندازہ کریں کہ ان کی خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں۔ خامیوں کا اندازہ کرنے کے بعد ان کو دور کرنے کی کوشش کریں تا کہ آپ کی شخصیت میں مزید نکھار پیدا ہو سکے۔ (باقی آئندہ)

****

حضرت داتا گنج بخشؒ کے اقوال

● انسان کی بزرگی اور رتبے کی بلندی معجزوں سے نہیں عصمت اور کردار کی صفائی سے ہے۔

● سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر موقوف ہے حکمراں جب بے علم ہوں، عالم جب بے عمل ہوں اور فقراء جب بے توکل ہوں۔

● انسان کی نجات دین کے اتباع میں اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں ہے۔

● جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

● علم بہت ہیں اور انسانی عمر تھوڑی ہے اس لئے تمام علوم کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں البتہ اس حد تک علم ضروری ہے جس سے عمل درست ہو جائے۔

● غافل امراء، کاہل فقراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا عبادت میں داخل ہے۔

نفس کی مثال شیطان کی سی ہے اور اس کی مخالفت عبادت کا کمال ہے۔

● صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسولؐ ہے۔

● فنا کا مفہوم یہ ہے کہ جہالت، خست، خواہشات اور غفلت کو مٹا کر علم طاعت، زہد اور ذکر اللہ کو اپنایا جائے۔ یہ صفت سدا باقی رہتی ہے اور وہی فنا، فنا ہے جس کا نتیجہ بقا ہے۔

● رضا کی دو قسمیں ہیں اول خدا کا بندے سے راضی ہونا دوم بندے کا خدا سے راضی ہونا یعنی اس کی ہر قضا اور ہر فیصلے پر خواہ وہ عطا ہو یا منع مطمئن رہنا جو شخص عطا کے پیچھے معطی (خدا) کا ہاتھ دیکھ سکتا ہے وہ غم مسرت اور موت وحیات سب کو عطا سمجھتا ہے۔

● تصوف کے تین مقامات ہیں اول توبہ، دوم رجوع الی اللہ، سوم زہد یعنی لذت دنیا سے اجتناب اور چہارم توکل یعنی اللہ کا سہارا۔

● مسلسل عبادت سے مقام کشف و مشاہدہ ملتا ہے۔

******

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بناکر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

آیت کریمہ کی عظمت وافادیت

مصیبت ٹل جائے

اگر کسی پر کوئی ایسی ناگہانی مصیبت نازل ہوگئی ہو کہ جس سے چھٹکارے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو یا کوئی ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہو کہ جس سے اسے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی اس کو کسی جھوٹے مقدمے میں ملوث کرنے کی کوشش میں مصروف ہے تو چاہئے کہ اس کے گھر کے چند افراد یا اس کے چند خیرخواہ ہمدرد احباب باوضو حالت میں مل کر ایک جگہ پر بیٹھیں اور ایک ہی بیٹھک میں اکیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اَنْـتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن پڑھیں۔ اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں اجتماعی دعا مانگیں سات یوم تک بلاناغہ روزانہ یہ عمل کیا جائے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر طرح کی مصیبت دور ہو جائے گی اور جو کوئی بھی مخالف ہے کچھ نہ بگاڑ سکے گا پریشانی اور مصیبت سے چھٹکارا مل جائے گا۔

تنگی معاش کے لئے

رزق میں تنگی اور مفلسی کو دور کرنے کی غرض سے چاہئے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ اکہتر مرتبہ آیت کریمہ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اَنْـتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اول وآخر درود پاک پڑھے۔ چالیس یوم تک بلاناغہ اسی طرح عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں تنگی کی شکایت رفع ہو جائے۔ پروردگار عالم غیب سے رزق میں زیادتی کے اسباب پیدا فرمادے گا۔ رزق میں خوب خیر وبرکت پیدا ہو جائے گی مفلسی جاتی رہے گی۔

غم وفکر دور ہو

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غم وفکر میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ آیت کریمہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن کا ورد کثرت سے کرے انشاء اللہ تعالیٰ غم وفکر سے نجات حاصل کرے گا۔

حاکم کو مطیع کرنا

جو کوئی یہ چاہے کہ فلاں حاکم اس سے راضی ہو جائے اس کا مطیع ہو جائے حاکم کی نظروں میں اس کی خوب عزت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر سوموار کے دن طلوع آفتاب کے بعد باوضو حالت میں تین سو مرتبہ آیت کریمہ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اَنْـتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاَبْرَار۔ اس کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ اس عمل کی مداومت کرنے سے اسے بہت جلد مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی اور جس حاکم کا تصور کر کے یہ عمل کیا ہے، جب اس کے سامنے جائے گا تو وہ حسن سلوک سے پیش آئے گا اور اس کا مطیع ہو جائے گا۔

مشکل کام میں آسانی

ایسا کام جس کو سرانجام دینا انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہو تو چاہئے کہ روزانہ ایک وقت مقرر کر کے ایک سو گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔ یا ھو یا من ھو یا من لیس لہ الاھو اسئلک عَنَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ بِحَقِّ یَا اللّٰہ یَارَحْمٰن وَبِحَقِّ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن پڑھنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں عجز وانکساری کے ساتھ دعا مانگے۔ اکیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے، بفضل باری تعالیٰ جو بھی مشکل کام ہوگا اس میں آسانی پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کام حسب منشاء ہوگا۔

نزلہ کا علاج

ایسا نزلہ جو اکثر اوقات بہت زیادہ تنگ کرتا ہو یا ایسا دائمی نزلہ جو کسی بھی طرح ٹھیک نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں اسی جگہ پر قبلہ رخ بیٹھے بیٹھے یعنی سلام پھیرنے کے بعد فوراً بعد تین مرتبہ یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھے لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن۔ چند یوم کے اس عمل سے انشاء

اللہ تعالیٰ نزلہ کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

مشکل کا جلدی حل

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "قول جمیل" میں تحریر فرماتے ہیں کہ مشکل حاجت روائی کے لئے چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ: (اے اللہ) نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہوں۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اس غم سے نجات دی اور اس طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھے۔ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (سورۂ انبیاء، رکوع:۶)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تحقیق مجھ کو پہنچی تکلیف اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ (سورۂ مومن: رکوع:۵)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ سب بندوں کا نگراں ہے۔ پھر چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ (سورۂ آلِ عمران: رکوع:۱۸)

ترجمہ: انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (سورۂ قمر: رکوع:۱)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں درماندہ ہوں سو تو انتقام لے میرا۔

اس بارے میں حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ یہ چاروں آیات کریمہ اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کیا جائے وہ پورا ہوجائے اور جو دعا کی جائے وہ قبول ہو اور مجھے حیرت ہے اس شخص پر کہ جو ان (آیات کریمہ) کے وسیلے سے دعا کرے اور وہ قبول نہ ہو۔

رنج و مصیبت سے نجات

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر رنج و غم اور مصیبت میں اس آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا پڑھنا نہایت فائدہ مند ہے اس کے مفید و مجرب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ یہ وہ آیت کریمہ ہے کہ جو قرآن پاک اور حدیث مبارکہ دونوں سے ثابت ہے۔

مشہور فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں کہ "جو لوگ غم و مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ اس آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ورد کریں جو کہ تمام دکھوں کا علاج ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی چند دنوں تک مداومت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کی قید سے نجات عطا فرمائی۔ اس آیت کریمہ کا ورد رکھنے والا ہر خوف و غم سے ہمیشہ کے لئے نجات پالیتا ہے۔

چار مصیبتوں سے نجات

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "بستان" میں حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو چار مصیبتوں میں مبتلا ہو وہ چار چیزوں سے کیوں کر غافل ہوتا ہے۔

(۱) میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو غم میں مبتلا ہو اور وہ کیوں نہیں کہتا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(سورۂ انبیاء: رکوع:۶)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بے شک میں ظالموں میں ہوگیا۔

فائدہ: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں (اسکے بعد فرماتا ہے) فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(سورۂ انبیاء: رکوع:۶)

ترجمہ: سو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

(۲) میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو کسی چیز سے ڈرتا ہو اور کیوں نہیں کہتا کہ۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ (اپنی کتاب میں) فرماتا ہے۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْہُمْ سُوْٓءٌ۔

(سورۂ آلِ عمران: رکوع:۱۸)

ترجمہ: اور کہا انہوں نے کافی ہے ہم کو اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے، پس

یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی۔

(۳) اور میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو لوگوں کے مکر وفریب اور ایذا رسانی سے ڈرتا ہو وہ کیوں نہیں کہتا کہ۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ (سورۂ مومن: رکوع: ۵)

ترجمہ: میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ سب بندوں کا نگراں ہے۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط فَوَقٰهُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَامَکَرُوْا۔ (سورۂ مومن: رکوع: ۵)

ترجمہ: اور میں معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ سب بندوں کا نگراں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

(۴) اور میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو جنت کی رغبت رکھتا ہے وہ کیوں نہیں کہتا کہ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (سورۂ کہف: رکوع: ۵)

ترجمہ: جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْلَآ اِذْدَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا ط فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًامِّنْ جَنَّتِکَ۔ (سورۂ کہف: رکوع: ۵)

ترجمہ: اور تو جس وقت اپنے باغ میں پہنچا تھا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا۔ کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں، اگر تو مجھ کو مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتا ہے تو مجھ کو وہ وقت نزدیک معلوم ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے۔

مشکل میں آسانی

حدائق البیان فی معارف القرآن میں تحریر ہے کہ اس بات کا بہت مرتبہ تجربہ ہوا ہے کہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے سے مشکلات میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر بیماری کا تریاق

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سورۂ نون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس آیت کریمہ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَهٗ نِعْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ مَذْمُوْمٌ۔ (سورۂ نون: رکوع: ۲)

ترجمہ: اگر ان کے پروردگار کا احسان ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ ایک چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور ان کا حال ابتر ہو جاتا، کے تحت اس کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

معتبر مشائخ عظام سے منقول ہے کہ ہر غم ومصیبت سے نجات کے لئے اس آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا پڑھنا تریاق ومجرب ہے۔

ہر مشکل دور ہو

جو کوئی کسی ایسی مشکل میں گرفتار ہو کہ مشکل آسان ہوتی ہوئی دکھائی نہ دیتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور ذیل میں دیا ہوا نقش مبارک عرق گلاب وزعفران خالص سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی مشکل ہوگی بہت جلد آسان ہو جائے گی۔ ہر مشکل کام کے لئے یہ نقش اپنے پاس رکھنا نہایت مفید ہے۔

۷۸۶

۵۴۲	۵۴۵	۵۴۸	۵۳۴
۵۴۷	۵۳۵	۵۴۱	۵۴۶
۵۳۶	۵۵۰	۵۴۳	۵۴۰
۵۴۴	۵۳۹	۵۳۷	۵۴۹

امتحان میں کامیابی

امتحان میں کامیابی کے حصول کی غرض سے جو کوئی ہر نماز کے بعد باوضو حالت میں توجہ ویکسوئی کے ساتھ پہلے تین مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد اکیس مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے پھر اکیس مرتبہ یہ پڑھے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

بچے کی حفاظت رہے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا بچہ ہر رنج وغم اور ہر بیماری سے محفوظ رہے تو وہ گیارہ یوم تک بلا ناغہ باوضو حالت میں پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد تین مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے پھر تین مرتبہ یہ پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَادَائِمُ۔ اسکے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور بچے پر دم کردے انشاءاللہ تعالٰی بچہ ہر طرح کے رنج وغم، مرض اور آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔

حب کے لئے

حاجات حب کے لئے چاہئے کہ چند افراد باوضو حالت میں ایک مجلس میں بیٹھ کر ذیل میں دیا ہوا نقش اپنے سامنے رکھیں۔ اس عمل کو یکشنبہ کے دن عروج ماہ میں عصر کے وقت جب کہ قمر برج ثابت میں ہو کریں چالیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے۔ نقش مبارک یہ ہے جو کہ نہایت سریع الاثر ہے۔

۷۸٦

لاالٰہ الا انت	سبحٰنک	انی کنت	من الظٰلمین
۵۳۳	۱۱۵	۱۰۰	۵۹۱
۱۱۵۰	۵۲۹	۵۹۵	۱۰۱
۵۹۳	۱۰۲	۱۱۳۹	۵۳۰

صدق دل کے ساتھ پڑھنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی جائے جو بھی دلی مراد ہوگی۔ انشاءاللہ تعالٰی ضرور پوری ہوگی۔

صلوٰۃ التوبہ

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں ایک دن صبح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو بلا کر فرمایا۔ "تم کس عمل کی وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے۔ آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے چلنے کی آہٹ سنی۔"

انہوں نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھ سے گناہ ہو جاتا تو فوراً دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے تو میں اسی وقت فوراً وضو کر کے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

(حیاۃ الصحابہ)

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما رکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو بآسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/25 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فوراً رابطہ قائم کریں

ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

اعوذ باللہ سے مسائل کا حل

ڈاکٹر دلشاد احمد (ایم۔اے) میاں چنوں

قارئین ہم سب مسلمان روزانہ اعوذ باللہ پڑھتے ہیں آیئے اد یکھتے ہیں کہ یہ اعوذ باللہ ہمیں کیسے روحانی فیض پہنچاتا ہے۔ روز مرہ کی دنیاوی مشکلات میں یہ ہماری کس طرح مدد کرتا ہے۔

برائے ترقی کاروبار

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار خوب ترقی کرے تو بعد از نماز مغرب ۱۲۱ مرتبہ اعوذ باللہ کا وظیفہ کرے۔ اول وآخر درود شریف کا ورد کرے کم از کم سات بار جب کہ نقش اعوذ باللہ گلے میں پہننا بھی باعث خیر و برکت ہے۔

لاعلاج مرض کا خاتمہ

سرسوں کے تیل کی بوتل پر ایک ہزار بار اعوذ باللہ ورد کرکے دم کریں۔ ایک ایک قطرہ مریض کے کانوں میں ڈالیں اور درد کی جگہ پر مالش کریں۔ نقش شریف گلے میں ڈالیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔ اگر ادویہ کا اثر نہ ہو رہا ہو تو درج بالا عمل سے ادویات سے اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

تسخیر خلق

اگر آپ کی تمنا ہے کہ تسخیر خلق ہو جائے تو بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار اعوذ باللہ پڑھیں۔ نقش گلے میں پہنیں انشاء اللہ زبردست تسخیر خلق ہوگی۔

خواب میں ڈرنا

اگر کوئی شخص یا بچہ خواب میں ڈرتا ہو تو نقش اعوذ باللہ شریف کا گلے میں ڈالے انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

برائے خاتمہ بواسیر

اگر کوئی شخص بادی یا خونی بواسیر میں مبتلا ہو تو نقش اعوذ باللہ گلے میں ڈالے اور اس کا وظیفہ سوتے وقت ۳۳ بار کہنا ضروری ہے۔

شدید محبت کے لئے

محبوب کے دل میں اپنی شدید محبت پیدا کرنے کے لئے ۹۹ بار سورۂ تبت یدا نماز فجر کے بعد پڑھیں۔ اول وآخر ۳۳ بار اعوذ باللہ کا ورد کریں اور اس کا نقش گلے میں ڈالیں۔ تین ماہ کا عمل ہے۔

حمل کی حفاظت کے لئے

اسقاط حمل کو روکنے اور حمل کی حفاظت کے لئے نقش اعوذ باللہ گلے میں ڈالیں اور ۳۳ بار روزانہ وظیفہ کرکے پانی پر دم کرکے پئیں۔

حادثہ اور قتل سے حفاظت

اگر کسی شخص کی تمنا ہو کہ نوری فرشتے اس کی ہر وقت حفاظت کریں تو وہ شخص گلے میں اعوذ باللہ کا نقش پہنے اور صبح نماز فجر کے بعد ۹۹ بار اس کا وظیفہ کرے۔ انشاء اللہ بس حادثہ اور قتل و گوئی سے محفوظ رہے گا۔ ہر قسم کی حفاظت کے لئے یہ نقش مجرب و مؤثر ہے۔

ذہن کو تیز کرنے کے لئے

اگر آپ کا بچہ کند ذہن ہے یا سبق جلد بھول جاتا ہو تو نقش اعوذ باللہ بچے کے گلے میں ڈالیں اور نقش بچے کو ۳۰ دن تک پلائیں۔

ہر مشکل کی آسانی کے لئے

اگر آپ کو کوئی سخت مشکل درپیش ہو تو ایک ماہ تک ایک ہزار مرتبہ اعوذ باللہ کا وظیفہ کریں اور نقش گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہوگی۔

سر درد اور آدھا سر درد ختم کرنے کے لئے

سر درد اور آدھے سر کا درد ختم کرنے کے لئے ۳۳ بار اعوذ باللہ پڑھ کر دم کریں۔ دن میں تین بار دم کریں۔ سات دن کا عمل ہے۔ نقش سر پر باندھیں انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

پریشان اور ڈراؤنے خواب

اگر کوئی شخص یا بچے کو سوتے وقت ڈراؤنے خواب آتے ہیں تو نقش اعوذ

باللہ گلے میں ڈالیں۔سوتے وقت ۳۳ بار اعوذ باللہ پڑھ کر سینے پر دم کریں۔

مکان دکان کی حفاظت

اگر کسی مکان یا دکان میں جن یا آسیب وغیرہ کا اثر محسوس ہوتا ہو تو بروز جمعرات سورۂ بقرہ مکمل پڑھیں اور ۹۹۹ بار اعوذ باللہ پڑھیں۔پانی پر دم کریں اور دیواروں پر چھڑکیں۔نقش اعوذ باللہ مکان یا دکان میں لگائیں۔

کاروبار کی ترقی کے لئے

اگر کسی شخص کا کاروبار نہ چلتا ہو تو روزانہ ۹۹ بار اعوذ باللہ بعد از نماز عشاء پڑھیں۔نقش شریف دکان میں لگائیں۔بندش کا اور جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

نظر کی کمزوری

اگر کسی شخص کی بینائی کمزور ہوتی جارہی ہو اور عینک کا نمبر بڑھتا جارہا ہو تو درج ذیل روحانی علاج مؤثر ثابت ہوا ہے۔

ادویاتی علاج: روٹا (Q) جرمنی لے کر دس دس قطرے صبح وشام پانی میں ملا کر پئیں۔۹۹ بار اعوذ باللہ ۳۳ بار فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ اور ایک بار سورۂ یٰسین کا وظیفہ کر کے پانی کے گلاس پر دم کر کے آنکھوں پر ملیں۔علاوہ ازیں نقش شریف کے گلے میں ڈالیں، یہ تین ماہ کا عمل ہے۔

دمہ کا خاتمہ

دمہ کے مریض نقش شریف گلے میں ڈالیں اور نقش اعوذ باللہ دن میں تین بار پئیں۔یہ تین ماہ کا عمل ہے۔صبح وشام ۱۱ بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

شوہر کی توجہ کے لئے

اگر کسی کے ورغلانے سے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے پر بضد ہو جائے یا میکے سے واپس نہ لائے تو درج ذیل عمل مؤثر ہے۔

رات کو سوتے وقت ۳۳ بار درود شریف، تین بار سورۂ فاتحہ اور ۳۳ بار سورۂ اخلاص اور ۹۹ بار اعوذ باللہ پڑھے اور اپنے خاوند کا تصور کرتے ہوئے سو جائے۔یہ تین ماہ کا عمل ہے۔

برائے شادی

اگر شادی میں دیر ہو رہی ہو تو رات کو سوتے وقت ۳۳ بار درود شریف ۹۹ بار اعوذ باللہ، ایک بار سورۂ مزمل کا وظیفہ کر کے شادی کی دعا کریں یہ تین ماہ کا عمل ہے۔

لیکوریا کے لئے

اعوذ باللہ شریف کے نقوش صبح وشام پئیں اور نقش گلے میں ڈالیں۔
دوائی کے طور پر ۳۰-sepia دس دس قطرے دن میں تین بار پئیں۔

گنجے پن کا علاج

ایک بوتل میں تلوں کا تیل لے کر اس پر ۲۱۱ بار اعوذ باللہ پڑھ کر ۴۱ دن تک دم کریں۔آخری روز ۹۹۹ بار پڑھیں۔پھر تیل کو سر میں لگانا شروع کر دیں۔نقش شریف گلے میں پہن لیں۔یہ تین ماہ کا عمل ہے۔انشاءاللہ سر پر بال اگنا شروع ہو جائیں گے۔

رنج وغم کا خاتمہ

اگر آپ کو ہر طرف سے رنج وغم نے گھیرا ہوا ہے تو ۱۰۰۰ بار اعوذ باللہ کا وظیفہ کریں، نقش شریف پہنیں، انشاءاللہ رنج وغم مٹ جائیں گے۔

تسخیر خلق کے لئے

۹۹ بار اعوذ باللہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر پھیر لیں۔آپ جس شخص سے بات چیت کریں گے وہ آپ کی عزت اور تابع داری کرے گا۔نقش شریف بھی گلے میں پہنیں۔

ہر مرض کا علاج

اگر کسی کی تمنا ہو کہ کبھی بیمار نہ ہو یا بیماری کا خاتمہ ہو جائے تو ۳۳ بار صبح وشام اعوذ باللہ کا وظیفہ کرے اور نقش شریف گلے میں پہنیں۔انشاءاللہ مکمل شفاء ہوگی۔

●●●●●●●

ضروری اعلان

علم النقوش اور حروف صوامت کی قسطیں صفحات کی کمی اور مولانا حسن الہاشمی کی بیماری کی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں۔انشاءاللہ اپریل ۲۰۰۸ء کے شمارے میں یہ قسطیں شائع ہوں گی۔

(منیجر)

قسط نمبر:۱۱

انسانوں پر

ازقلم مولانا محمد اوّل شاہ

تاریخ پیدائش کے اثرات

سورج برج عقرب میں ۲۴/اکتوبر سے ۲۲/نومبر تک گردش کرتا رہتا ہے

حروف: ن، ی۔

برج عقرب، سیارہ مریخ، برکت والا دن منگل، رنگ گہرا سرخ، نگینہ سنگ یشب۔ عدد (۹) مبارک ہے۔

نومبر میں پیدا ہونے والوں کا برج عقرب اور سیارہ مریخ ہے۔ اکتوبر میں پیدا ہونے والے سترہ سال کی عمر تک روشن دماغ مذہبی خدا پرست ہوتے ہیں، کبھی کبھی ان کا دماغ اس کے خلاف سوچنے لگتا ہے مگر جلد ہی راہ راست پر آجاتا ہے۔

اس ماہ کے پیدا ہونے والوں میں ولیوں کی کثرت ہوتی ہے اکثر ولی ہوتے ہیں، یہ انتہائی جذباتی ہوتے ہیں ان کی یہی خصوصیت ان کے کیرکٹر کو بناتی ہے، ان کے اندر زبردست کشش ہوتی ہے یہ لوگ دلیل کے مقابلہ میں جذبات سے کام زیادہ لیتے ہیں، یہ اپنے سامعین کے احساس کو اپنے قابو میں اس طرح کر لیتے ہیں کہ جب چاہیں جدھر کو چاہیں ان کا رخ موڑ لیتے ہیں" ان کی تحریر و تقریر میں بلا کی قوت ہوتی ہے، جس چیز کا بیان کرنے لگیں تو اس کی تصویر الفاظ کی معرفت اس طرح کھینچتے ہیں کہ سننے والا اس کا دیدار کر لیتا ہے یہ لوگ مخصوص صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں ان کے اندر مقناطیس جیسی کشش ہوتی ہے، ہر دل ان کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے، انسان نوازی ان کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ یہ لوگ خطرناک مخدوش حالات میں ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لے کر فیصلہ کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں، اسی ماہ پیدا ہونے والے قابل ترین سرجن ڈاکٹر بھی ہوتے ہیں ان میں ایک یہ خامی بھی ہے کہ جن کی صحبت میں نشست و برخاست ہوتی ہے ان کے ہی رنگ میں رنگ جاتے ہیں اگر بری صحبت میں بیٹھیں تو وقتی طور پر ان جیسے بن جاتے ہیں لیکن تباہی کے کنارے پہنچنے سے پہلے ہی سنبھل جاتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ مشکل ترین حالات سے آخر کار دامن صاف بچا کر نکل بھاگتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے انسانیت نواز اور بھلائی کے لئے غور و فکر کرتے رہتے ہیں اگر ان کی تھوڑی سی تعریف کر دی جائے تو وہ انسانی بھلائی کے لئے بہت اہم کارنامے سرانجام دیدیتے ہیں، ان کی زندگی اکثر دوہری ہوتی ہے یعنی ایک مصنوعی دکھاوے کی دوسری حقیقی نجی یہ لوگ شادی شدہ ہونے کی صورت میں دو قسم کی زندگی گزارنے کے خواہش مند ہوتے ہیں ایک زندگی میں تکلفات و ذمہ داری گھر گرہستی کے لوازمات ہوں اور دوسری میں وہ لاابالی طرز کی زندگی بسر کریں چاہے اس میں ان کو تنہا ہی رہنا پڑے۔ جنسیات کی جانب بے حد مائل اور جنسی امراض کا شکار حد سے زیادہ جذباتی مگر پابندیاں برداشت نہیں کرتے۔ لاابالی اور بے حد آزاد ہوتے ہیں، کاروبار اور سیاسی معاملات میں انتہائی ہوشیار و زیرک ہوتے ہیں، دوسروں کے مشوروں کے بغیر انتہائی دانائی کے فیصلے کر جاتے ہیں اور نتیجتاً کامیاب رہتے ہیں۔

ان کو آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہئے لیت و لعل سے گریز کرنا چاہئے اس ماہ میں پیدا ہونے والوں کے لئے یہ صفت ان کی دشمن ہے یہ دماغی جنگ اور دلائل کے بادشاہ جنگ لڑنے کے ماہر ہوتے ہیں مگر نجی زندگی میں جنگ اور خون ریزی سے گریز کرتے ہیں تو صلح پسند شہری کی حیثیت مشہور ہوتے ہیں جھگڑوں کا فیصلہ بڑی خوبصورتی سے کرتے ہیں، حق دار کو اس کا حق دلا دیتے ہیں یہ اپنی تقریر و تحریر میں مخالف کو زیر کر دیتے ہیں اگر مخالف صلح کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو سب کچھ بھلا کر رحم مجسم بن جاتے ہیں ان کے دوست کثیر ہوتے ہیں، دشمن بہت کم ہوتے ہیں ان کی ہمہ صفت شخصیت دوست دشمن کو سمندری موج کی طرح اپنے پہلے ریلے میں بہا کر لے جاتے ہیں کسی میں قدم جمانے کی جرأت نہیں ہوتی۔

جنسیات کو ان کی زندگی میں بڑا دخل ہوتا ہے، عورت مرد کی طرف مرد عورت کی طرف بڑی شدت سے مائل ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو ٹوٹ کر چاہتے ہیں مگر ان میں جو لوگ قوت ارادی اور اولوالعزمی کے خواص سے متصف ہوتے ہیں وہ اپنی جنسی خواہشات پر قابو پالیتے ہیں وہ عروس کامرانی سے ہم کنار

ہو کر وصل کے لطف لیتے ہیں۔

یہ نومبر میں پیدا ہونے والے برج عقرب والوں کو زیادہ سے زیادہ اعلیٰ وارفع بننے کی طرف مائل کر لیتے ہیں، یہی جذبہ ان کو تباہی سے بچاتا ہے، یہ لوگ جاہ طلبی کی خاطر عظیم سے عظیم تر قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتے ہر آزمائش پر پورا اترتے ہیں، تو یہ لوگ دوسروں سے بہت زیادہ کام کر گزرتے ہیں، یہ دوسروں کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں اپنی اس کمزوری کی وجہ سے دھمکی دینے والوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں، یہ خود غرضی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں حصول مقصد کے لئے ہر چیز قربان کر دیتے ہیں اگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں تو ان کے برابر کوئی فیاض نہیں ہوتا ایک مہربانی کا احسان دس گناہ مانتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے مرد کا اپنے گھر میں تحکمانہ رویہ ہوتا ہے مگر عورت اس کی گرویدہ ہوتی ہے اور اس کی اس تحکمانہ رویہ کی بری عادت کو ہمیشہ نظر انداز کرتی ہے اس کی بیوی آخری وقت تک اپنے آدمی کی حمایت پر اڑی رہتی ہے۔

یہ اپنی مقناطیسی قوت کی وجہ سے دوسروں پر حاوی رہتا ہے اور اپنی روحانی قوت کی وجہ سے اپنے اثرات دوسروں میں منتقل کرتا رہتا ہے جب اس کے جذبات، ہمدردی کرنے کے لئے عروج پر ہوتے ہیں تو یہ دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھتا ہے یہ لوگ خیرات کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں اور ہر خطرے کا مقابلہ بغیر سوچے سمجھے کر گزرتے ہیں ان کو جنسی خواہشات کا قابو میں رکھنا اشد ضروری ہے ورنہ وہ کسی شدید زیادتی کرنے سے گریز نہیں کریں گے ایسے لوگ زندگی کے کسی اہم موڑ پر روحانیت کی جانب مائل ہو جاتے ہیں اور غیر معمولی روحانیت وبصیرت وکشف قلوب حاصل کر لیتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے لوگ ممتاز مصور، مصنف، شاعر یا ولی کامل ہو کر شہرت حاصل کرتے ہیں۔ فطرتاً یہ لوگ فلسفی مطالعہ کے شائق دوسروں کے افکار کا تجزیہ کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔

ان کے دوست احباب ان سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں، اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے اپنی زندگی میں تہمت یا بہتان کے ساتھ متہم بھی ہو سکتے ہیں، ان کے معاشی وسائل اکثر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ زندگی کے ابتدائی دور میں یہ لوگ اکثر غریب معاشی مشکلات میں تکالیف کے اندر زندگی گزارتے ہیں مگر یہی تکالیف ومشکلات اور مصائب ان کی قوت ارادی کو بام عروج کی طرف لے جاتے ہیں ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب یہ چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے کامیابی وشہرت ان کے قدم چومنے لگتی ہے ان کے دوست احباب اکثر ان تاریخوں میں پیدا ہونے والے ہوتے ہیں تاریخیں یہ ہیں۔

۲۰ر جون سے ۳۱ر جولائی، ۱۹ر فروری سے ۲۰ر مارچ، ۲۷ر مارچ سے ۲۰ر اپریل، ۲۰ر مئی سے ۲۷ر مئی وہ بہت اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں ان تاریخوں میں پیدا ہونے والی عورتوں کے ساتھ ان کی شادی مفید اور کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ ۲۱ر اپریل سے ۲۰ر مئی یا ۲۱ ستمبر سے ۲۰ر اکتوبر ان کے ساتھ ان کی زندگی بھی اچھی طرح گزرتی ہے۔ ابتدائی عمر میں یہ لوگ بہت زیادہ دبلے پتلے ہوتے ہیں مگر عمر کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ ان کا وزن اور فربہی بڑھتی جاتی ہے ادھیڑ عمر تک یہ کافی فربہ موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے مرد وعورت اکثر جنسی بیماری یا گردے کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں انکو انتہائی توجہ رکھنی چاہئے۔

(۱)

ایک (۱) دس (۱۰) انیس (۱۹) اٹھائیس (۲۸) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد چھوٹا جسم مضبوط، موٹے تازے خوب فربہ، شتر کینہ تند و تیز طرار، ذہین فطین، اچھی تنقید کرنے کے ماہر، صائب الرائے۔

مالی کیفیت: مالدار، دولت کمانے میں ماہر، مگر دولت ان کے پاس رہتی نہیں ہے، شاہ خرچ، ان کو دولت کے خرچ کرنے میں احتیاط ضروری ہے۔

صحت: پچیس سال تک کمزور، اسکے بعد جسامت سے بھرپور ہو جائیں گے جسم میں قوت مدافعت کی فراوانی ہوگی، جسم خوب مضبوط ہو جائے گا صحت مند رہیں گے۔

ستارہ: شمس، قمر، سکینہ، نپ چون کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، سلیٹی، نارنجی، سفید، دودھیا، سبز، فاختئی۔

زندگی کے اہم سال: ۱، ۴، ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۵، ۵۸، ۶۴، ۶۷ ہیں۔

(۲)

دو (۲) گیارہ (۱۱) بیس (۲۰) انتیس (۲۹) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم بھدا، بال کالے گھنے، چہرہ زرد، بدصفات کا حامل، دغاباز منحوس، غبی، بدکار، گھمنڈی، شرابی، منشیات کا شائق۔

مالی کیفیت: درمیانی، دولت دوراندیشی سے ملے گی مگر پریشانی کا موجب ہوگی، بیوی کی جانب سے بھی حصول دولت ممکن ہے یا ذاتی جدوجہد سے ملے گی مگر محفوظ نہیں رہے گی، تباہ وبرباد ہو جائیگی، احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

صحت: جسم بھدا، صحت مند، نظام اعصاب کمزور، مرض کے حملے کو فوراً

قبول کرنے والا۔

ستارہ: قمر، نپ چون کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، فاختئی، سبز۔

نگینہ: سبز زبرجد، سنگ قمر، سرخ یاقوت، ورناسفتہ۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱ ہیں۔

(۳)

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم مضبوط، رنگ سانولا، خودغرض، مغرور، حصول مقصد کے لئے دوست احباب کو نقصان دہ، بارسوخ۔

مالی کیفیت: دولت مند، ہر تجارت و کاروبار میں حصول دولت ہوگی۔

صحت: طاقت سے زیادہ کام صحت کو نقصان دہ ہے، آرام کی اشد ضرورت ہے۔

ستارہ: مریخ، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: جامنی، کاسنی، قرمزی، زعفرانی، سرخ، گلابی۔

نگینہ: لاجورد، فیروزہ، اسکندط۔

زندگی کے اہم سال: ۳، ۱۹، ۱۲، ۱۸، ۲۱، ۲۷، ۳۰، ۳۶، ۳۹، ۴۵، ۴۸، ۵۴، ۵۷، ۶۳ ہیں۔

(۴)

چار (۴) تیرہ (۱۳) بائیس (۲۲) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم دوہرا، رنگ سرخ و سفید، صاف دل، سخی، چست و چالاک، مہذب۔

مالی کیفیت: دولت مند، کسی کے وعدہ پر اعتماد نہ کریں گے، احتیاط کا دامن سختی سے پکڑیں گے شرکت مفید رہے گی، اپنی ایجادات سے دولت ملے گی۔

صحت: ذہن کی وجہ سے امراض لاحق ہوں گے اگر ذہن صاف رکھیں گے تو صحت مند رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے۔

ستارہ: مریخ، سکینہ کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: گلابی، آسمانی، قرمزی، سرخ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، پکھراج، تامڑا۔

زندگی کے اہم سال: ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۸، ۶۲، ۶۷ ہیں۔

(۵)

پانچ (۵) چودہ (۱۴) تیئس (۲۳) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد چھوٹا، جسم بھاری، بال کالے گھنگھریالے رنگ سرخی مائل، مستقل مزاج، چالباز، ذہین فطین، خودغرض، بدفطرت بظاہر دیوانہ مگر بکار خویش ہوشیار، جنس مخالف کے لئے مقناطیس کی طرح۔

مالی کیفیت: مالدار، دولت کو خرچ کرنے میں احتیاط برتیں، فضول خرچی سے تباہ ہو جائے گی۔

صحت: ابتدائی عمر میں صحت خراب جوانی میں مکمل تندرست اعصاب مضبوط امراض سے قوت مدافعت انتہائی قوی۔

ستارہ: مریخ، عطارد کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: سفید دودھیا، روپہلی، سرخ گلابی، قرمزی۔

نگینہ: سرخ یاقوت، الماس، تامڑا، ہر قسم کا سرخ چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۵، ۹، ۱۴، ۱۸، ۲۳، ۲۷، ۳۲، ۳۶، ۴۱، ۴۵، ۵۰، ۵۴، ۵۹، ۶۳ ہیں۔

(۶)

چھ (۶) پندرہ (۱۵) چوبیس (۲۴) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ مائل بطوالت، جسم بھرپور، قوی الجثہ، رنگ سانولا، بال بھورے بھورے، گرم مزاج، جھگڑالو، حاسد، کم ظرف۔

مالی کیفیت: دولت مند، سوچ سمجھ سے دولت حاصل ہوگی، جمع کرنے کی صلاحیت بھی ہے۔ ان تاریخوں میں پیدا ہونے والی عورتوں کی شادی بہت اچھی جگہ ہوگی اگر چہ دیر سے ہوگی۔

صحت: صحت مند، اگر جسم بہت بھاری ہوگیا تو اختلاج قلب کا عارضہ بھی ہوسکتا ہے۔

ستارہ: مریخ، زہرہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، فیروزہ، تامڑا، نیلم، سرخ نیلے رنگ کے تمام پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۶، ۹، ۱۵، ۱۸، ۲۴، ۲۷، ۳۳، ۳۶، ۴۲، ۴۵، ۵۱، ۵۴، ۶۰، ۶۳ ہیں۔

(۷)

سات (۷) سولہ (۱۶) پچیس (۲۵) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم فربہ، رنگ سیاہ، انتہائی ضدی، ذہنیت مجرمانہ، انتہائی ہنرمند۔

مالی کیفیت: دولت سے بے فکر مگر غیر معمولی طریقوں سے دولت حاصل ہوگی۔

صحت: غیر صحت مند، ذہنی دباؤ ہمیشہ لاحق رہے گا، اس کی وجہ سے ہمیشہ بیمار صاحب فراش رہیں گے۔

ستارہ: قمر، مریخ، نپ چون کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، سبز، فاختئی، سرخ، قرمزی، گلابی۔

نگینہ: زبرجد سبز یا بھورا، سنگ قمر، سرخ یاقوت، درنا سفتہ، تامڑا، ہر پتھر سرخ چمکیلا۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۷۰ ہیں۔

(۸)

آٹھ (۸) سترہ (۱۷) چھبیس (۲۶) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد چھوٹا، جسم فربہ، رنگ سیاہ، آنکھیں سیاہ، کمینہ فطرت خوفناک ڈراؤنی شکل، دلیر، بدخو، دور خامنافق، جھگڑالو، بدلحاظ۔

مالی کیفیت: انتہائی امیر کبیر یا انتہائی غریب، مفلس قلاش، کبھی درمیانی کیفیت نہیں ہوگی۔

صحت: انتہائی خوشگوار صحت کے مالک یا دائمی مریض درمیانی صحت کبھی قائم نہیں رہے گی۔

ستارہ: زحل، مریخ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سیاہ، سرخ، سیاہی مائل، قرمزی، سرخ گلابی۔

نگینہ: کالا یاقوت، دراسود، الماس سیاہ عقیق کلیجی رنگ والا۔

زندگی کے اہم سال: ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲ ہیں۔

(۹)

نو (۹) اٹھارہ (۱۸) ستائیس (۲۷) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم دوہرا، عظیم الجثہ، رنگ سرخی مائل سانولا عظیم سیاست داں، حیثیت اور قابلیت میں منفرد، ضدی، سرکش، بدخو، فریبی، اس میں کچھ اوصاف حمیدہ ہوں گے۔

مالی کیفیت: دولت مند، حصول دولت کی کوشش بچپن سے ہوگی، بڑی عمر کو پہنچ کر امیر کبیر باحیثیت دولت مند ہو جائیں گے۔

صحت: غیر صحت مند، شار اور خرابی خون جیسے امراض میں مبتلا رہیں گے حادثات کا شکار بھی ہو سکتے ہیں محتاط رہیں یہی بہتر ہے۔

ستارہ: مریخ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی رنگ کے جملہ شیڈ۔ نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، سرخ رنگ کا ہر چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲ ہیں۔

اعداد کا جادو

سائنس کی دنیا پر ایک انوکھی کتاب

اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں سوالوں کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔ علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں، کرشمۂ اعداد کی مقبولیت کے بعد ادارہ کی فخریہ پیش کش۔

اعداد کا جادو

صفحات ۱۱۲ | قیمت ۴۵ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مرتب

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دنیا

گھر گھر پہنچا کر روحانی تحریک کو فروغ دیں۔ اور اس خاموش دین کی تبلیغ میں مددگار بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ادارہ)

برج ثور

آپ کے سالانہ حالات علم نجوم کی روشنی میں

برج ثور کا عرصہ حکومت	۲۱/اپریل تا ۲۰/مئی
برج ثور کا منسوبی کوکب	زہرہ
برج ثور کے منسوبی حروف	ب، و
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۳، ۶، ۹
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	ہیرا، نیلم
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت دن	جمعرات، جمعہ، ہفتہ
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	سفید، لائٹ، بلیو

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

سال ۲۰۰۸ء آپ کے تعلیمی معاملات ، بیرون ملک سفر اور روحانی معاملات میں بہتری لا رہا ہے۔اس سال میں آپ کو اپنی شخصیت کو بہتر بنانے کے مواقع ملیں گے۔اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ کو اسکالرشپ مل جائے یا آپ کو انعام میں عمرہ کا ٹکٹ نکل آئے۔آپ کی خواہشات کافی حد تک روحانی اور مذہبی دنیا سے تعلق رکھیں گی۔ جتنا آپ اپنے آپ کو مذہب کے قریب کرینگے اتنا ہی آپ کو اپنے معاملات آسانی سے طے ہوتے نظر آئیں گے مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ دوسروں کے مال پر زیادہ نظر رکھنے سے کچھ مسائل بھی پیدا ہوں گے آپ کو اس سال اولاد کے حوالے سے مسائل پیش آئیں گے اگر آپ کے بچے ہیں تو آپ ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں وگرنہ بعد میں آپ صرف ہاتھ ملتے نظر آئیں گے،اور اگر اولاد کی خوشی اللہ آپ کو دکھانے والا ہے تو پھر آپ اس طرف بھی توجہ دیں اور لاپرواہی سے کام نہ لیں، آسان ذرائع سے روپیہ کمانے کی خواہش تو بہت بار انگڑائی لے گی مگر آپ کے لئے یہ مناسب رہے گا کہ آپ اس کو زیادہ ابھرنے نہ دیں کیونکہ اس سال میں آپ کو کچھ حد تک تو اس طرف سے آمدنی کا حصول ہوگا مگر زیادہ کی توقع کرنا عبث ہوگا تھوڑے کو غنیمت جانتے ہوئے گیم سے باہر نکل آئیں ورنہ آمدنی بڑھانے یا بینک بیلنس میں اضافے کی خواہش خواہش ہی رہ جائے گی ،خواہشات کے حصول میں مشکلات اور مشترکہ مالی معاملات میں بھی اس سال کھچاؤ دیکھنے کو ملے گا،سو اس طرف سے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی و روحانی راہنمائی

اپریل میں ہونے والا اشرف شمس اور جولائی میں ہونے والا اوج شمس آپ کے لئے یہ موقع لے کر آرہا ہے کہ آپ اپنے خاندانی مسائل کے حل کے لئے لوح شرف ،اوج شمس بنوا سکتے ہیں، اپریل میں ہونے والا اشرف زہرہ اور جون میں ہونے والا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ شخصیت میں بہتری اور مسائل کے حل کے لئے لوح شرف ،اوج زہرہ بنوائیں ۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنے انجانے دشمنوں سے محفوظ رہنے اور ازدواجی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں ۔ اگست میں ہونے والا اشرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی آمدنی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف ،اوج عطارد بنوائیں

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد سے ادارہ طلسماتی دنیا سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس ماہ میں اپنا زیادہ وقت اعلیٰ تعلیمی معاملات اور مذہبی معاملات کو دیں گے،ان شعبوں سے متعلقہ کوئی بھی کام اگر رہتا ہوگا تو اس کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے ،جس تیزی سے آپ کے پاس روپیہ آرہا ہوگا اتنی ہی تیزی سے آپ اسے خرچ کرنے پر لگے ہوں گے ،روپیہ کمانے کے سلسلے میں آپ کو خوب محنت کرنا پڑے گی ، دوسروں سے روپیہ لینے میں آسانی رہے گی مگر آپ کے بڑھتے ہوئے اخراجات آپ کو آرام سے نہ بیٹھنے دیں گے،آپ کے افسران آپ سے اس بات کی توقع کریں گے کہ آپ اپنے کام اور کاروبار کے حوالے سے ان کو بہتر منصوبہ بندی اور تجویز دیں ، اگر آپ ایسا کرپائے تو آپ کی خدمات کو سراہا جائے گا۔

سعد تاریخیں	۱۰،۱۵،۲۴،۳۰	نحس تاریخیں	۷،۱۳،۲۰

ماہ فروری

اس ماہ میں بھی روپیہ کے لین دین کے معاملات آپ کے لئے پریشانی کا سبب بنے رہیں گے ،آپ کو اس سلسلے میں خوب محنت کرنا پڑے گی، اس سلسلے میں دوسروں کے ساتھ آپ کی تلخ کلامی بھی ہوسکتی ہے۔دوسروں سے

روپیہ حاصل کرنے میں آپ کو جو آسانی مل رہی تھی وہ ختم ہوجائے گی، آپ کے مذہبی اور قانونی معاملات آسانی سے چلنا شروع ہوجائیں گے، آپ کا دھیان خیر خیرات کی طرف لگا رہے گا، دنیاوی ترقی کو لے کر آپ کافی کام بھی کریں گے اور اس بات کی بھی خواہش آپ کریں گے کہ آپ کو خوب اچھی طرح جانا جائے اور آپ کے معاشرتی قد میں اضافہ ہو، آپ اگر اپنے افسران اور رشتہ میں بڑے لوگوں کو صحیح معنوں میں خوش کر پائے تو یہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

سعد تاریخیں	۲۹،۲۴،۱۴،۹	نحس تاریخیں	۲۶،۱۹،۱۲

ماہ مارچ

مالی معاملات میں جو تیزی اور تندی آپ کو پچھلے کافی عرصہ سے برداشت کرنا پڑ رہی تھی وہ اس ماہ میں نہ رہے گی، مالی معاملات بہتر طریقے سے حل ہوں گے، اس حوالے سے عزت و آبرو میں بھی اضافہ ہوگا اور معاملات آپ کے حسب منشا بھی طے ہوں گے، آپ اپنی خواہشات کے حوالے سے کافی بچی ہوجائیں گے اور یہ چاہیں گے کہ آپ کی خواہشات آپ کے معیار کے مطابق ہی پوری ہوں، آپ کا روزگار اور معاشرتی مصروفیات کافی زیادہ بڑھ جائیں گی، اس حوالے سے آپ کے دماغ میں مختلف اسکیمیں بھی آئیں گی اور آپ کے کام آسانی سے پورے بھی ہوجائیں گے، اگر آپ افسران یا رشتہ میں بڑے لوگوں کے سامنے کوئی درخواست پیش کرنا چاہتے ہیں تو اس حوالے سے بھی موزوں وقت ہے جواب حسب منشا ہی ملے گا۔

سعد تاریخیں	۳۱،۲۵،۱۵،۱۰	نحس تاریخیں	۲۸،۲۰،۱۲

ماہ اپریل

اس عرصہ میں آپ اپنے خیال اور سوچوں کے حوالے سے بہت متحرک ہوجائیں گے، خیالات کے بہاؤ میں تیزی آئے گی، ایک تو آپ کچھ لینے سے نہ چوکیں گے اور دوسرا یہ چاہیں گے کہ دوسرے لوگ آپ کی بات فوراً مان لیں، ایسا نہ ہونے کے سبب سے دوسروں سے اختلافات بڑھ جائیں گے، آپ کے اخراجات کافی زیادہ بڑھ جائیں گے، ان میں سے کچھ تو صرف فضول خرچی کے زمرے میں آئیں گے اور کچھ عزت و آبرو کو برقرار رکھنے کے لئے ہوں گے آپ کا دماغ اس طرف ہی لگا رہے گا کہ آپ کس طرح سے اپنے اخراجات کو قابو میں رکھیں، آپ کے خلاف سازشیں عروج پر تو ہوں گی مگر وہ لوگ زیادہ کامیابی حاصل نہ کر پائیں گے، خواہشات کے پورا ہونے کا دارومدار بہت حد تک روحانی ترقی سے رہے گا، جتنا آپ کی روحانی ترقی زیادہ ہوگی اتنا ہی بہتر انداز میں خواہشات پوری ہوں گی۔

سعد تاریخیں	۳۰،۲۵،۱۴،۹	نحس تاریخیں	۲۷،۱۹،۱۱

ماہ مئی

اس ماہ میں آپ کی طبیعت میں آسانی اور سہل پسندی آجائے گی، آپ یہ چاہیں گے کہ آپ کے کام آسانی کے ساتھ ہوں، آپ کی یہ خواہش پوری ہوگی، آپ اپنی ذات کو خوشنما اور دیدہ زیب بنانے کی بھی کوشش کریں گے، آپ کا اپنی ذات پر خرچ کرنا دوسروں کو عجیب لگے گا، آپ کی نظروں میں آپ کی شخصیت کافی اہم ہوجائے گی، شخصیت کا سحر دوسروں کو بھی آپ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث ہوگا، آپ کے ذہن پر آپ کے گھر والے سوار رہیں گے۔

اس ماہ کے آخری نصف حصہ میں آپ کے گھر کا ماحول خراب رہے گا گھر والے ایک دوسرے کے ساتھ امن کی حالت میں رہنے کی بجائے حالت جنگ میں رہیں گے، بچوں کے معاملات کو اپنی نگاہ میں رکھیں تاکہ کسی بھی پیدا ہونے والے مسئلے سے فوری نمٹا جا سکے۔

سعد تاریخیں	۳۰،۲۵،۱۴،۹	نحس تاریخیں	۲۸،۱۹،۱۱

ماہ جون

آپ کے مالی معاملات آپ کے لئے اہم بھی ہوجائیں گے اور آپ کو مال کمانے میں آسانی رہے گی، اگر یہ کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا کہ آپ خود بھی مال کمانے کے لئے دوڑ لگائیں گے، گھر میں اگر کسی قسم کی مرمت کا کام چل رہا ہے تو اس میں ذاتی طور پر حصہ لینے کے بجائے دوسروں سے کہیں کیونکہ آپ کو چوٹ وغیرہ لگنے کا خدشہ ہے، ذاتی سواری کے استعمال میں احتیاط سے کام لیں اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے، آپ کھانے پینے میں میٹھی اشیاء پسند کریں گے اور کھانے پینے کی عادت بھی کچھ عرصہ کے لئے بدلی رہے گی، اردگرد کے لوگوں کے معاملات پر بھی آپ خوب نگاہ رکھیں گے، قریبی شہروں میں سفر کرنا فائدہ مند ثابت ہوگا اگر آپ تعلیمی سلسلہ سے منسلک ہیں تو اس حوالے سے بھی آپ کو کامیابی ملے گی۔

سعد تاریخیں	۲۹،۲۴،۱۳،۸	نحس تاریخیں	۲۷،۱۹،۱۰

ماہ جولائی

اس عرصہ میں آپ کی زیادہ تر سوچیں روپیہ کمانے کے حوالے سے ہوں گی، آپ کا دماغ روپیہ کمانے کے حوالے سے مختلف اسکیمیں آپ کے سامنے پیش کرے گا، آپ کے لئے آپ کا کہا اہم ہوجائے گا آپ اپنی ہر حرکت پر خود سے نظر رکھیں گے اور یہ چاہیں گے کہ آپ کی کوئی حرکت بھی

بے معنی نہ ہو، دوسروں سے تعلقات قائم کرنے میں آسانی تو رہے گی مگر آپ کا دماغ یہ سوچتا رہے گا کہ آپ کو کیسے فائدہ مل سکتا ہے، بچوں کے معمولات میں تیزی آئے گی، اس تیزی میں یہ کیا کر بیٹھیں گے اس پر آپ کو نظر رکھنا پڑے گی بچوں پر زیادہ سختی نہ کریں بلکہ ان کو بات سمجھا دیں وہ زبان سے سمجھائی ہوئی بات کو ہاتھ سے سمجھائی ہوئی بات سے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ پائیں گے۔

سعد تاریخیں	۸،۱۳،۲۲،۲۹	نحس تاریخیں	۱۱،۱۹،۲۶

ماہ اگست

اس ماہ میں آپ کے لئے آپ کے گھر کے معاملات بہت اہم ہو جائیں گے گھر کے ماحول میں ایک قسم کی ضد اور انا آپ کو ملے گی، گھر کا ہر فرد اپنی جگہ پر حکمراں بننے کی کوشش کرے گا والدہ کا مزاج بھی حکومت آمیز رہے گا، وہ خوشامد پسند کریں گی، اگر آپ ان سے اپنی کوئی بات منوانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہو جائے گا کہ آپ ان کو تحفے اور تحائف دیں، آپ کے بچوں کے معمولات اپنی طرف آپ کی توجہ کھینچیں گے، آپ چاہ کر بھی ان کے معاملات سے صرف نظر نہ کر پائیں گے، آپ خود بھی تفریح اور کھیل کود میں دلچسپی لیں گے اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کریں گے، جسمانی اور ذہنی ہر دو طرح کے کھیل آپ کو پسند آئیں گے، ویسے آنے والا وقت آپ کے لئے کوئی آسانی لے کر نہیں آ رہا ہے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۳،۲۳،۲۸	نحس تاریخیں	۱۰،۱۸،۲۵

ماہ ستمبر

اس عرصہ میں آپ پر ذمہ داریاں زیادہ ہو جائیں گی اور آپ کے لئے یہ مشکل امر ہوگا، کہ آپ ان سے منہ موڑ لیں جن لوگوں کے ساتھ آپ کام کر رہے ہوں گے ان کے ساتھ آپ کے تلخ کلامی ہوگی، یہ ایک الگ بات ہے کہ وہ آپ کی اور آپ ان کی ضرورت ہیں مگر آپ اس بات کو ذرا کم ہی مانیں گے، دوسروں کے ساتھ اپنے کام کے حوالے سے گفتگو کریں گے، کام کے دوران احتیاط سے کام لیجئے تاکہ آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ اٹھانا پڑے، چوٹ وغیرہ لگنے کا اندیشہ ہے، شریک کار بھی اس عرصہ میں آپ کیلئے مسائل پیدا کرے گا، اس عرصہ میں آپ زیادہ تر اس بات کو محسوس کریں گے کہ آپ معاملات کو حل نہ کر پا رہے ہیں بلکہ ان کے درمیان دھنستے چلے جا رہے ہیں۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۲،۲۷	نحس تاریخیں	۱۰،۱۷،۲۴

ماہ اکتوبر

اس عرصہ میں بھی آپ کام کی زیادتی کی وجہ سے پریشان رہیں گے مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اب کی بار آپ کو جو کام ملیں گے وہ اہم ہوں گے اور ان کو پورا کرنے سے آپ کی عزت میں اضافہ ہوگا، ساتھ کام کرنے والے لوگ بھی آپ کے ساتھ عزت سے پیش آئیں گے، وہ لوگ جن سے روزمرہ زندگی میں آپ ملتے ہیں ان سے آپ کو مختلف قسم کے برتاؤ دیکھنے کو ملیں گے، کبھی وہ آپ سے پیار سے پیش آئیں گے اور کبھی سختی سے، آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل رہے گا کہ آپ ان کے ساتھ کس انداز میں ڈیل کریں، شادی شدہ لوگوں کو ان کی ازدواجی زندگی میں مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، مسائل ایسے ہوں گے کہ وہ ان سے منہ بھی نہ موڑ سکیں گے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۲،۲۷	نحس تاریخیں	۱۰،۱۷،۲۴

ماہ نومبر

اس عرصہ میں آپ کیلئے آپ کی بیرونی مصروفیات زیادہ اہم ہو جائیں گی آپ اپنے سے زیادہ دوسروں کو اہمیت دیں گے، اس اہمیت کی وجہ سے لوگوں سے آپ کے تعلقات میں اضافہ رہے گا، کچھ معاملات پر آپ کی دوسروں کے ساتھ ان بن بھی رہے گی، اس عرصہ میں آپ دوسروں کیلئے زیادہ سوچیں گے۔ اس عرصہ میں آپ کی شادی کے حوالے سے گفتگو رہے گی، اور آپ کو رشتہ ازدواج میں باندھنے کی بہت ساری اسکیمیں بھی بنائی جائیں گی اور ان پر عمل بھی کیا جائے گا، روپے پیسے کے معاملات میں آپ دوسروں پر انحصار کریں گے، اس کے علاوہ آپ دوسروں کی مدد سے آسانی سے آسان ذرائع سے مال بھی کما لیں گے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۱،۲۰،۲۶	نحس تاریخیں	۹،۱۶،۲۳

ماہ دسمبر

اس عرصہ میں اپنے آپ کو نہ تو زیادہ آزاد محسوس کریں گے اور نہ ہی قید میں کیونکہ کچھ معاملات میں آپ کو آگے جانے میں مسائل پیش آئیں گے، وراثت سے متعلق معاملات میں بھی تیزی اور سرگرمی رہے گی، آپ کو آپ کے خلاف سازشیں کرنے والے خوب تنگ کریں گے، آپ کے لئے یہ ضروری ہو جائے گا کہ آپ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں، آپ کے افسران اور رتبہ میں بڑے لوگ آپ کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئیں گے، آپ کو عزت اور مرتبہ آسانی سے مل جائے گا۔ آپ کی خواہشات کے پورا کرنے میں آپ کے سسرالی رشتہ داروں کا بڑا ہاتھ رہے گا۔

سعد تاریخیں	۷،۱۱،۲۰،۲۶	نحس تاریخیں	۹،۱۶،۲۳

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

مولانا مرغوب الرحمٰن

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام چھٹا کھلا خط

محترم! کچھ لوگوں نے حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کی وفات کے بعد آپ کو امیر الہند بنا دیا اور آپ کھٹ سے امیر الہند بن گئے۔ آپ نے ایک بار بھی انکار نہیں کیا اور آپ نے ایک بار بھی اس بارے میں غور نہیں کیا کہ اِس عظیم الشان لقب کے آپ مستحق ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی آپ کو امیر دیوبند یا امیر ضلع بجنور بناتا تو بات قرین صواب ہوتی لیکن پورے ہندوستان کا آپ کو امیر بنا دینا تو لفظِ امیر الہند کی توہین ہے یا آپ کی ہنسی اڑانا ہے یا پھر ملتِ اسلامیہ کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے۔ جس وقت آپ کو یہ خطاب دیا جا رہا تھا اس وقت آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ بھائیو! میں تو ارذل العمر کو پہنچ گیا ہوں، میری ٹانگوں میں دم نہیں ہے۔ کسی طرح کی بھاگ دوڑ تو درکنار میں تو چل بھی نہیں سکتا، میں ثقل سماعت کا شکار ہو چکا ہوں، میری بینائی بھی حد سے زیادہ کمزور ہو چکی ہے، میرے اعضاء آہستہ آہستہ جواب دے رہے ہیں، میرے دل و دماغ بوجہ کمزوری کئی سالوں سے ہچکولیاں کھا رہے ہیں۔ میں امیر الہند کیسے بن سکتا ہوں۔ لیکن آپ نے ایک بار بھی منع نہیں کیا اور یہ نہ بجنے والا جھنجھنا لے کر آپ اس طرح خوش ہو گئے جیسے آپ سچ مچ امیر الہند بن گئے ہوں۔

شاید آپ کو اسلامی تاریخ یاد نہیں رہی۔ ذرا یاد کیجئے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وصال کے بعد جب صحابہ میں ایک شوریٰ منعقد ہوئی اور نیا خلیفہ منتخب کرنے کا اس کو اختیار دیا گیا اُس رات صحابہ کرام بلک بلک کر رو رہے تھے اور سہمے ہوئے تھے کیوں؟ محض اس لئے کہ خلافت کا بار ان کی گردن پر نہ رکھ دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ جیسا جلیل القدر اور صاحب صلاحیت انسان تھرّا رہا تھا۔ دراصل یہ لوگ سچ مچ کے متقی تھے، ان کا تقویٰ اور ان کا پہناوا ازراہِ کاروبار نہیں تھا۔ یہ لوگ اللہ سے ڈرتے تھے، حساب آخرت سے ڈرتے تھے، انہیں اس بات کا خوف دامن گیر رہتا تھا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو جائے، کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو جائے، کوئی بے قصور کسی سزا کی بھینٹ نہ چڑھ جائے۔

آج کا دور عجیب دور ہے کسی کو بھی کوئی عہدہ پکڑا دیجئے نہ وہ عہدے کی طرف دیکھے گا اور نہ اپنی طرف۔ کھٹ سے اس عہدے کو اس طرح دبوچ لے گا جیسے جہان بھر میں یہی اس عہدے کا مستحق تھا۔ نہ اسے دنیا کا ڈر ہوگا نہ آخرت کا خوف۔

یہاں میں آپ سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لفظ امیر الہند ہے کیا؟ کیا یہ کوئی خطاب ہے؟ اگر یہ کوئی خطاب ہے تو یہ خطاب سب سے پہلے کس نے کس کو دیا؟ اور خطاب کا قاعدہ یہ ہے کہ خطاب جس کو مل جاتا ہے عمر بھر بلکہ مرنے کے بعد بھی وہ خطاب اسی انسان کی پہچان بنا رہتا ہے۔ یہ نسلاً بعد نسل منتقل نہیں ہوتا۔ یہ کوئی جائیداد نہیں ہے کہ اس میں وراثت جاری ہو۔ ملک کی آزادی کے وقت مولانا ابوالکلام آزاد کو ''امام الہند'' کا خطاب دیا گیا تھا اور آج ان کے پچاسوں برس کے بعد ''امام الہند'' کا لفظ ان ہی کی پہچان بنا ہوا ہے۔ اگر کوئی صرف امام الہند کہہ کر بات کرے گا تو پڑھے لکھے اور تاریخ سے واقف سامعین سمجھ جائیں گے کہ ذکر مولانا ابوالکلام کا ہو رہا ہے۔ اسی طرح دوسری شخصیتوں کو جو خطابات عطا ہوئے وہ خطابات ان کی زندگی میں بھی ان کی پہچان بنے رہے اور ان کے مرنے کے بعد بھی آج تک اور قیامت تک ان کی پہچان بنے رہیں گے۔ فقیہ الملت کا خطاب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی کو دیا گیا تھا اور یہ آج بھی ان کی پہچان ہے، حکیم الامت کا خطاب حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، شیخ الاسلام کا خطاب حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، مفکر اسلام کا خطاب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، مفکر ملت کا خطاب مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، حکیم الاسلام کا خطاب حضرت قاری طیب صاحبؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، خطیب العصر کا خطاب حضرت مولانا محمد سالم صاحب کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، سلطان القلم کا خطاب حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، سحبان الہند کا خطاب حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے۔ اسی طرح فدائے ملت کا خطاب حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آ تک ان کی پہچان ہے اور بالکل اسی طرح شیخ الہند کا خطاب حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ کو دیا گیا تھا اور یہ خطاب آج بھی ان کی پہچان بنا ہوا ہے وغیرہ۔ گویا کہ ہر ایک خطاب ایک ہی شخصیت سے جڑا ہوا ہوتا ہے، یہ مارا مارا نہیں پھرتا۔ یہ گیند کی طرح بار بار اچھالا نہیں جاتا۔ اس حساب سے جس انسان کو سب سے پہلے ''امیر الہند'' کا خطاب ملا یہ خطاب قیامت تک اسی کی پہچان بننا چاہئے تھا، یہ خطاب

اگر مولانا سید اسعد مدنیؒ کی طرف بھی منتقل نہ ہوتا تو اچھا ہوتا لیکن آپ کی طرف تو اس خطاب کی نسبت ایک بھونڈا مذاق ہے جو دانستہ یا نادانستہ طور پر آپ کے ساتھ ہوا ہے ممکن ہے اس کے پیچھے یہ سوچ کارفرما ہو کہ آپ کے مرنے کے بعد پھر یہ خطاب اپنے ہی گھر کے کسی کمرے میں بیٹھ کر کسی من پسند کو عطا کردیں گے۔ یہ سوچ بھی محض مفاد پرستی اور اغراض پسندی کی آئینہ دار ہے اور اسی طرح کی سوچوں نے اس ملت کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ اور اگر یہ خطاب، خطاب نہیں کوئی عہدہ ہے جو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہو رہا ہے تو پھر آپ اس کی وضاحت کریں کہ یہ عہدہ کس طرح کے لوگوں کو عطا ہوتا ہے؟ کون اس عہدے کے حق دار ہوتے ہیں؟ اور کون لوگ اس عہدے کو عطا کرتے ہیں؟ سب سے پہلا "امیر الہند" سیاست سے بالکل دور تھا، اسے سیاست کی الف، ب کی بھی خبر نہیں تھی۔ دوسرا "امیر الہند" بے شک ایک سیاسی انسان تھا اور جوڑ توڑ کی زبردست صلاحیت رکھتا تھا اور اسی جوڑ توڑ کے نتیجے میں دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ تیسرا "امیر الہند" آپ ہیں۔ آپ بے شک ایک مسلمان ہیں، بے شک آپ نماز روزے کے بھی پابند ہوں گے لیکن آپ نے نہ میدانِ سیاست میں کوئی گل کھلایا ہے اور نہ ہی آپ نے راہِ دین میں کوئی کارنامہ انجام دیا ہے، آپ صرف ایک مدرسے کے مہتمم ہیں، اس طرح تینوں "امیر الہند" ایک دوسرے سے مختلف صلاحیتوں کے لوگ ہیں۔ کیا کوئی ایک عہدہ مختلف صلاحیتوں کے لوگوں کو ملتا ہے۔ بزرگوں کے منصب پر بزرگ ہی کو بٹھایا جائے گا، کسی سیاسی آدمی کو نہیں اور سیاست کی کرسی پر سیاسی رہنما ہی اچھا لگے گا کوئی پیری مریدی کرنے والا نہیں لیکن ہمارے معاشرے کی صورت حال دگرگوں ہے۔ یہاں لیڈر بھی مرید بناتے ہیں اور مرید اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ جب سیاسی ریلی ہو تو مریدوں کی تعداد دکھا کر حکومت وقت سے اپنا چیک کیش کرائیں، یہاں پیر کے دونوں ہاتوں میں لڈو ہوتے ہیں اور مریدوں کو نہ دنیا ملتی ہے نہ آخرت کیونکہ اسلام اہل عقل کا مذہب ہے، یہ ان لوگوں کا مذہب نہیں ہے جو عقل باختہ ہوں جو کسی کا مرید بنتے ہوئے اتنی بھی اہلیت نہ رکھتے ہوں کہ [ا]س کو پہچان لیں کہ وہ دیندار ہے یا دنیا دار؟ کسی دور میں پیری مریدی بھی ایک باوقار سلسلہ تھا اور مرید بنانے والے شیخ الاسلام اور حکیم الامت جیسے بزرگ تھے اور آج کے دور میں جب سے پیری مریدی محض کاروبار یا اپنے مفادات کے حصول کا ذریعہ بن گئی ہے تب سے اس میدان میں بھی ایسے ایسے ٹٹ پونجیے مرید بنانے کی کارروائیاں کررہے ہیں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔

لیکن محترم! آپ تو ایک عظیم الشان مدرسے کے مہتمم ہیں۔ آپ کو ایسی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہئے تھا اور آپ کو "امیر الہند" کا خطاب واپس کردینا چاہئے تھا۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ عرض کروں کہ اس طرح کے خطابات جو آپسی رشتوں میں ایک دوسرے کو تقسیم کئے جاتے ہیں یہ ملت اسلامیہ کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے اور اس سے ملت کی رسوائی ہوتی ہے اور اگر آپ کی طرف سے اس بارے میں بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ ہوا اور لفظ "امیر الہند" کو اسی طرح زندگی ملتی رہی تو پھر یاد رکھیں کہ کسی شہر کی کوئی گلی ایسی نہیں ہوگی جہاں ایک "امیر الہند" نہ ہو۔

محترم! اس طرح یہ "امیر الہند" کیڑے مکوڑوں کی طرح پیدا ہونے لگیں گے اور یہ ایک اچھی خاصی برادری بن کر رہ جائے گی۔ اگر یہ خطاب صرف مولانا اسعد مدنیؒ کی ذات تک بھی محدود رہتا تب بھی کوئی بات نہیں تھی۔ کچھ بھی تھا مولانا اسعد مدنیؒ میں بھاگ دوڑ کی صلاحیت تو تھی، اُن جیسا فعال انسان اس ملت میں شاید دوبارہ پیدا نہیں ہوسکتا لیکن آپ کو "امیر الہند" بنا کر اس خطاب کی ایسی کی تیسی کردی گئی ہے۔ اسی لئے اس بات کا خطرہ ہے کہ گلی گلی اور کوچے کوچے میں نئے نئے "امیر الہند" آئے دن پیدا ہوں گے۔ جب "امیر الہند" کو کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا تو پھر اس طرح کے "امیر الہند" ہندوستان میں حشرات الارض کی طرح پیدا ہونے لگیں گے اور ملت کے کام آنے کے بجائے ملت کا ناک میں دم کردیں گے اور دامن صرف اپنا بھریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کوئی اپنے نام کے آگے یا پیچھے لفظ "امیر الہند" لکھے گا تو عوام الناس اس کو "امیر الہند" کہہ کر پکارنے لگیں گے چاہے عوام کو یہ خبر نہ ہو "امیر الہند" کا مطلب کیا ہے۔ عوام کی اس سادہ لوحی کا فائدہ اٹھا کر ہی بڑے بڑے خطابات آج چھوٹے بچوں کو دیئے جارہے ہیں۔ جس نے زندگی میں کوئی چھوٹا سا بھی کارنامہ انجام نہ دیا ہو وہ بھی خود کو فدائے قوم بقلم خود لکھنا شروع کردیتا ہے۔ اس طرح کی نازیبا حرکتوں کی وجہ سے خطابوں کی وہ اہمیت نہیں رہی ہے جو کبھی تھی۔

ایک دوسری افسوسناک بات یہ ہے کہ آپ کے دورِ اہتمام میں دار العلوم دیوبند کا ریکارڈ خراب ہوگیا ہے۔ وہ تاریخی ریکارڈ جو دار العلوم دیوبند کے یوم اوّل سے حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دور تک ایک ایک کاغذ کے ساتھ محفوظ تھا وہ آپ کے دورِ اہتمام میں سب برباد ہوگیا ہے۔ دار العلوم دیوبند پر قبضہ ہوتے ہی کچھ ریکارڈ کو تو آپ نے شروع ہی میں اِدھر اُدھر کردیا تھا تاکہ مقدمات وغیرہ میں وہ آپ کے خلاف نہ پڑ جائے۔ باقی ریکارڈ آہستہ آہستہ آپ نے دار العلوم دیوبند کے محافظ خانہ سے ہٹا دیا۔ حد تو یہ ہے کہ دار العلوم دیوبند کا دستور اساسی بھی آج محافظ خانہ میں موجود نہیں ہے اور جو دستور اساسی موجود ہے اس میں شروع کے وہ صفحات پھاڑ دیئے گئے ہیں جن میں اصول ہشت گانہ کا ذکر تھا۔

مادرِ علمی کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ آپ مادرِ علمی کی بنیادیں کھوکھلی کررہے ہیں۔ اونچی اونچی عمارتیں بنانے سے کیا حاصل ہے؟

جب آپ نے مادرِ علمی کی تمام بنیادوں کو منہدم کر دیا ہے۔ مادرِ علمی کا مقصد عمدہ اور دلنشین عمارتیں بنانا نہیں تھا اس کا اصل مقصد تو وہ تھا جو اس کے بانیوں نے طے کیا تھا لیکن اس مقصد کے آپ نے پرخچے اڑا دیئے اور وہ تمام ثبوت بھی مٹا دیئے جو اس مدرسے کے بانیوں کی امانت تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ اس قابل نہیں تھے کہ آپ کو مادرِ علمی کا محافظ بنایا جاتا۔ آپ کے اندر دیانت و امانت کا فقدان ہے۔ غالبًا آپ کو یہ خوش فہمی رہی ہوگی کہ آپ کو مہتمم اس لئے بنایا گیا تھا کہ میں مہتمم بننے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ حضرت نہیں ہرگز نہیں۔ جس وقت آپ کو مہتمم بنایا گیا اس وقت مجلس شوریٰ میں مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ، مولانا منت اللہ رحمانیؒ، مولانا سعید اکبر آبادیؒ، مولانا قاضی زین العابدینؒ، مولانا ابوسعودؒ، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ جیسے اکابر موجود تھے ان سب کے ہوتے ہوئے آپ کو مہتمم محض اس لئے بنایا گیا تھا کہ آپ مولانا اسعد مدنیؒ کے سمدھی تھے اور آپ کو مہتمم بنانے میں اِن مفادات کا تحفظ ممکن تھا جن کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کیا گیا تھا۔

ایک رشتہ کو نبھانے کے لئے دارالعلوم دیوبند آپ کے حوالہ کیا گیا اور اسی رشتے کو نبھانے کیلئے آپ مولانا ارشد مدنیؒ کے مقابلہ میں عزیزم محمود مدنی کو فوقیت دیتے ہیں۔ افسوسناک بات ہے کہ وہ مادرِ علمی جس کو ہزاروں اکابر نے اپنے خون سے سینچا تھا وہ بے چاری سسرالی رشتوں کے نذر ہو کر رہ گئی۔

ابھی حال ہی میں ہمیں یہ معلومات فراہم ہوئیں کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کے لئے تقریبًا ایک کروڑ روپے کی لکڑی ضلع بجنور سے خریدی ہے۔ کیا ضلع مظفرنگر اور ضلع سہارنپور میں لکڑی ناپید ہوگئی تھی جو آپ نے لکڑی خریدنے کے لئے ضلع بجنور کا انتخاب کیا؟ ظاہر ہے کہ نہیں بلکہ ضلع بجنور سے لکڑی محض اس لئے خریدی گئی کہ وہاں سے لکڑی خریدنے میں اپنوں کا کچھ فائدہ تھا۔ اگر یہ لکڑی آس پاس سے خریدی جاتی تو اس میں جو کمیشن ہاتھ میں آتا اس میں دوسرے بھی حصے دار ہو جاتے اور وہاں سے لکڑی خریدنے میں جو لاکھوں روپے کا کمیشن بنا ہوگا۔ وہ صرف اپنے رشتے داروں کے ہاتھ میں آیا ہوگا۔ کیا اِس طرح کے فیصلے جو آپ کر رہے ہیں دیانت کے منافی نہیں ہیں؟

عالی جناب! آپ نے ایک شخص کو دفتر محاسبی میں محض اس لئے ملازم رکھا تھا کہ وہ مختلف شعبوں کی جانچ پڑتال کر کے مختلف کارندوں کی صحیح صورتِ حال سے آپ کو آگاہ کریں گے۔ اُس شخص نے چند ماہ کے اندر کئی لوگوں کی بے ایمانیوں سے آپ کو آگاہ کیا اور ان کی صحیح رپورٹ بنا کر آپ کی خدمت میں پیش کی لیکن آپ نے اس کی رپورٹ پر دھیان نہیں دیا۔ اس نے بار بار آپ کی توجہ کچھ ایسے لوگوں کی طرف مبذول کرائی جو مختلف انداز سے بے ایمانیاں کر رہے تھے اور دارالعلوم دیوبند کے سرمائے کو اپنے ذاتی کاموں میں خرچ کر رہے تھے لیکن آپ نے پھر بھی اس کی رپورٹ پر توجہ نہیں دی۔ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص جس کا نام فخر الاسلام ہے دیانت داری کی باتوں سے باز نہیں آئے گا تو آپ نے اس سے کہا کہ تم مکتبہ دارالعلوم میں شاداب نام کا جو آدمی کام کرتا ہے اس کی رپورٹ دو۔ دراصل شاداب سے آپ کو کسی بنا پر اختلاف تھا اور آپ اس کے خلاف رپورٹ لکھوانا چاہتے تھے۔ فخر الاسلام نے شاداب کے حسابات و معاملات پر غور و خوض کیا اور بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاداب ایک ایماندار انسان ہے اور دیانت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ فخر الاسلام نے شاداب کی مثبت رپورٹ تیار کر کے آپ کو دیدی لیکن آپ نے اس رپورٹ کو بھی نہیں مانا۔ دراصل آپ جن لوگوں کو چاہتے ہیں خواہ وہ بے ایمان ہوں ان کے موافق رپورٹ لکھوانا چاہتے ہیں اور آپ جن لوگوں کے مخالف ہیں خواہ وہ ایماندار ہوں ان لوگوں کے خلاف رپورٹ لکھوانے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ آپ نے فخر الاسلام کی دونوں رپورٹوں پر دھیان اس لئے بھی نہیں دیا کیوں کہ جو رپورٹ اس نے ان لوگوں کے خلاف دی تھی وہ آپ کے اپنے لوگ تھے اور رپورٹ اس نے شاداب کی موافقت میں لکھی تھی وہ شاداب آپ کی نظروں میں ناپسندیدہ تھا۔ اس لئے آپ نے فخر الاسلام کی دونوں رپورٹوں کو مسترد کر دیا اور فخر الاسلام کو بہت مایوسی ہوئی بالآخر اس نے آپ سے یہ کہا کہ:

حضرت مہتمم صاحب! آپ اُن لوگوں کو دارالعلوم دیوبند سے الگ کرنا نہیں چاہتے جو مسلسل بے ایمانیاں کر رہے ہیں اور دارالعلوم دیوبند کو مستقل نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور جب آپ میری رپورٹ پر عمل نہیں چاہتے تو پھر میری ضرورت ہی کیا ہے؟ اور فخر الاسلام نے استعفیٰ دیدیا۔

حضور! یہ واقعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ دیانت کو پسند نہیں کرتے۔ اسی لئے دارالعلوم دیوبند میں بے ایمانیاں پل بڑھ رہی ہیں، میں راقم الحروف یہ سمجھتا تھا کہ آپ خود دیانت دار ہیں لیکن آپ کے چمچوں نے آپ کو غلط فہمیوں میں مبتلا کر رکھا ہے فخر الاسلام کی اچھی بری رپورٹ اور اس کے استعفیٰ نے ہماری خوش فہمی کو ختم کر دیا اور ہمیں یہ یقین ہو گیا ہے کہ دیانت خود آپ کے اندر موجود نہیں ہے۔ اور جس انسان میں دیانت نہ ہو اس کو اتنے بڑے ادارے کا انتظام سنبھالنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ازراہِ کرم آپ فورًا استعفیٰ پیش کریں اور مرنے سے پہلے توبہ کر لیں ورنہ مرنے کے بعد کی زندگی میں جہاں نہ چمچے ہوں گے نہ اولاد آپ کو بہت کٹھنائیوں سے گذرنا پڑے گا۔

خدا حافظ
مادرِ علمی کا خیر خواہ
حسن الہاشمی

دنیا آپ کی مٹھی میں

☆ اس عمل سے ساری دنیا کو مسخر کریں ☆

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع ہوگا، بعد نماز فجر مندرجہ ذیل عزیمت ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ پہلے دن پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے بنا کر اپنے پاس رکھیں اور اس کے بعد ۱۹ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ روزانہ عمل کے وقت نقش اپنے سامنے رکھیں اور عمل ختم ہونے کے بعد اس نقش پر دم کردیں ۱۹ ویں دن عمل ختم ہونے کے بعد نقش پر دم کرکے اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا اپنے گلے میں ڈال لیں اور مذکورہ عزیمت روزانہ تین سو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ ساری دنیا مسخر ہوگی۔ ہر طرف سے لوگ کھنچے چلے آئیں گے اور جو بھی ملے گا وہ محبت، عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگا۔ روزانہ عمل کے اول وآخیر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جس دن یہ نقش اپنے ہاتھ پر باندھیں ہر سال اسی تاریخ میں اس نقش کا کپڑا بدل دیں۔ حیرتناک عمل ہے۔ ساری دنیا عامل کی مٹھی میں ہوگی۔ ہر مخلوق مسخر ہوگی اور مال و دولت میں بھی اضافہ ہوگا۔ عزیمت یہ ہے یَا عَظِیْمُ ذَالثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یُذِلُّ عِزَّهٗ یَا عَظِیْمُ.

☆☆☆

قسط نمبر: ۳۱

کرشماتِ جَفرْ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کسی ظالم کو منصب سے گرانے کے لئے

اس عمل کے ذریعہ ظالم کو اس کے عہدے سے بھی گرا سکتے ہیں اس کا تبادلہ بھی کر سکتے ہیں اور اس کو عوام میں رسوا بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ایک عجیب وغریب عمل ہے لیکن اس فارمولے کا استعمال ناحق نہ کریں۔ صرف ان لوگوں کے لئے اس فارمولے کا استعمال کریں جو حقیقتاً ظالم وجابر اور فاسق وفاجر ہوں اور ان سے اللہ کے بندے پریشان ہوں۔ ایسے لوگوں کے لئے اس فارمولے کا استعمال کریں اور کرشمہ قدرت دیکھیں۔ اور اندازہ کریں کہ علم جفر میں کتنی طاقت ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے لئے یہ عمل کرنا ہو اس کا نام اس کا عہدہ اور شہر کا نام الگ الگ حروف میں ایک سطر میں لکھیں آخر میں طرد کے حروف زیادہ کریں اس طرح ایک سطر بنے گی۔ دوسری سطر میں اسم یا مذل کے حروف الگ الگ لکھیں اور اسم مطلوب میں جس عنصر کا حرف سب سے زیادہ اعداد کا ہو اس عنصر کے نحس حروف اٹھا لیں اور مذل کے آگے لکھ دیں۔ اس کے بعد ان دونوں سطروں کو باہم امتزاج دیں اس طرح کے ایک حرف اوپر والی سطر کا لیں اور ایک حرف نیچے والی سطر کا لیں۔ اس طرح تیسری سطر تیار کریں۔ اس تیسری سطر کو بذریعہ تکسیر صدر وموخر کریں۔ جب زمام نکل آئے تو اوپر کی لائن کاٹ لیں آخر کی دو لائن بھی کاٹ لیں اس طرح تین کاغذ ہاتھ میں آئیں گے پہلے دن پہلی والی لائن کو روئی میں فتیلہ بنا کر جلائیں۔ دوسرے دن درمیان کی سطر کا فتیلہ بنا کر اس کو جلائیں اور آخری دن آخری دو سطروں کا جس میں زمام والی سطر بھی موجود ہوگی فتیلہ بنا کر جلائیں۔ فتیلہ جلاتے وقت افسر کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر یا مذل پڑھیں۔ انشاء اللہ تین دن میں مقصد حاصل ہوگا اور افسر ذلیل وخوار ہوگا اور اس کا عہدہ چھن جائے گا۔ مثال۔

یونس اشفاق وزیر اوقاف دہلی۔ اس کے آگے بڑھانا ہے طرد۔ یہ ہوئی پہلی سطر۔

دوسری سطر میں مذل اور پہلی سطر کے کل حروف جو حرف سب سے زیادہ عدد والا ہو اس کے عنصر میں جو حروف نحس ہوں ان کا اضافہ کرنا ہے۔

حروف نحس کی تفصیل یہ ہے۔

آتشی۔ ف، ش، ذ۔ بادی، ج، ز، ظ۔

آبی۔ ب، ص، ن۔ خاکی۔ ر، خ، غ۔

حسب قاعدہ پہلی سطر تیار کی۔

ی و ن س ا ش ف ا ق و ز ی ر ا و ق ا ف د ہ ل ی ط ر د۔

یونس اشفاق میں سب سے زیادہ اعداد حرف ش میں ہیں اور یہ آتشی ہے۔

آتشی عنصر کے حروف نحس یہ ہیں۔ ف، ش، ذ۔

دوسری سطر اس طرح تیار ہوگی۔

م، ذ، ل ف، ش، ذ۔

اب ان دونوں سطروں کو باہم امتزاج دیں اس طرح کے ایک حرف اوپر والی سطر کا اٹھائیں اور ایک حرف نیچے والی سطر کا۔ جب نیچے والی سطر کے حروف

ختم ہو جائیں تو بقیہ واپر والی سطر کے حروف نقل کردیں۔

ی م و ذ ن ل س ف ا ش ش ف ذ ا ق و ز ی ر ا و ق ا ف د ہ ل ی ط ر د۔

اب اس طرح سطر کی بذریعہ تکسیر زمام نکالیں وہ اس طرح کہ ایک حرف آخر سے اٹھائیں اور ایک حرف شروع سے، جب سطر میں پہلی والی سطر سے مل جائے تو سمجھیں کہ تکسیر صحیح ہوگی۔ آخری سطر سے ہونے والی سطر کو زمام کہتے ہیں۔

ی	م	و	ذ	ن	ل	س	ف	ا	ش	ش	ف	ذ	ا	ق	و	ز	ی	ر	ا	و	ق	ا	ف	د	ہ	ل	ی	ط	ر	د
د	ی	ر	م	ط	و	ی	ذ	ل	ن	ہ	ل	و	س	ف	ف	ا	ا	ق	ش	و	ش	ا	ف	ر	ذ	ی	ا	ز	ق	و
و	د	ق	ی	ز	ر	ا	م	ی	ط	ذ	و	ر	ی	ف	ذ	ا	ل	ش	ن	و	ہ	ش	ل	ق	د	ا	س	ا	ن	ف
ف	و	ف	د	ا	ق	س	ی	ا	ز	د	ر	ق	ا	ل	م	ش	ی	ہ	ط	و	ذ	ن	و	ش	ر	ل	ی	ا	ف	ذ
د	ف	ف	و	ا	ف	ی	د	ل	ا	ر	ق	ش	س	و	ی	ن	ا	ذ	ز	و	د	ط	ر	ہ	ق	ی	ا	ش	ل	م
م	ذ	ل	ف	ش	ف	ا	و	ی	ا	ق	ف	ہ	ی	ر	د	ط	ل	د	ا	و	ر	ز	ق	ذ	ش	ا	س	ن	و	ی
ی	م	و	ذ	ن	ل	س	ف	ا	ش	ش	ف	ذ	ا	ق	و	ز	ی	ر	ا	و	ق	ا	ف	د	ہ	ل	ی	ط	ر	د

جہاں جہاں سے تیر کے نشان ہیں وہاں وہاں سے کاٹنا ہے۔ پھر ان تینوں سطروں کا بالترتیب فتیلہ بنا کر سرسوں کے تیل میں جلانا ہے۔ جس وقت فتیلہ روشن ہو اس وقت مطلوب کے نام کے مجموعہ اعداد کے برابر "یا مذل" پڑھنا ہے۔ مثلاً اس مثال میں یونس اشفاق کے اعداد ۶۰۸ ہیں تو "یا مذل" تین دن تک فتیلہ جلنے کے دوران ۶۰۸ مرتبہ پڑھنا ہے اور اس عمل میں اول و آخر درود شریف نہیں پڑھنا ہے۔ اس عمل کی برکت سے یونس اشفاق اپنے عہدے اور منصب سے گر جائے گا۔ اور ذلت و رسوائی بھی اس کا مقدر بنے گی۔ فتیلہ کے لئے اگر روئی کے بجائے کوئی گندا کپڑا استعمال کریں تو اور بھی بہتر ہے۔ اور گندے کپڑے کے لئے یہ کریں کہ کسی بھی ایسے دن جب چاند عقرب میں ہو گھر سے نکلیں اور جنگل میں جہاں کوڑا کرکٹ پڑا ہو اس طرف جائیں اگر وہاں گندا کپڑا پڑا دیکھیں۔ تو اس کو اپنے بائیں پیر سے اٹھائیں اور بائیں ہاتھ میں لے لیں۔ اس کپڑے میں اگر فتیلہ بنائیں تو بہتر ہے۔ مذکورہ مثال میں ۶ سطروں میں زمام نکل گئی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر نام کے ساتھ ایسا ہی ہو۔ کتنے حروف کی زمام کتنی سطروں میں نکلتی ہے یہ جاننے کے لئے راقم الحروف کی تصنیف تحفۃ العاملین کو پیش نظر رکھیں۔

تاکید اعرض ہے کہ اس طرح کے عمل میں ناحق کسی کو پریشان نہ کریں۔ قدم ان ہی کے خلاف اٹھائیں جو اللہ کے بندوں پر ظلم کر رہے ہوں اور اپنے عہدے اور منصب کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہوں اگر ناحق کسی کو ستایا جائے گا تو اس کو خود آخرت میں جواب دہی کرنی پڑے گی۔

محبت کے فارمولے

لوگوں میں تکریم حاصل ہو: اگر یہ خواہش ہو کہ عام لوگ محبت اور عزت کے ساتھ پیش آئیں تو روزانہ نماز فجر کے بعد مندرجہ ذیل کلمات پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ کلمات یہ ہیں۔ يَا بَدِيْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ۔

حاکم محبت سے پیش آئے: اگر یہ خواہش ہو کہ حاکم محبت سے پیش آئے تو مندرجہ ذیل نقش کو جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لیں اور حاکم سے ملاقات کریں انشاء اللہ وہ محبت سے پیش آئے گا اور مطالبہ پورا کرے گا۔

۷۸۶

۶۶۱	۶۵۴	۶۵۹
۶۵۶	۶۵۸	۶۶۰
۶۵۷	۶۶۲	۶۵۵

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

جس وقت میں حج کے لئے رخت سفر باندھ رہا تھا اس وقت مجھے اس قدر نصیحتیں موصول ہوئیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ بعض ایسے لوگ بھی باادب باملاحظہ نصیحتیں کررہے تھے کہ جنہیں میں نے کبھی غلطی سے بھی کوئی نیکی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہمارے دیوبند میں ایک صاحب رہتے ہیں نام تو خدا ہی جانے ان کا کیا ہوگا لیکن لوگ انہیں چنومیاں کہہ کر پکارتے ہیں۔ خدانخواستہ آپ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائیں اس لئے میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ چنوں میاں کسی نابالغ بچے کو نہیں کہتے یہ تو ماشاء اللہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ بالغ ہوچکے ہونگے ان کے دس بچے ہیں ایک بچہ ان کی ہی کسی غلطی سے ضائع ہوگیا تھا ورنہ کرکٹ کی پوری ٹیم ہوتی۔ عمر ان کی پچاس پچپن کی لپیٹ میں ہوگی لیکن مسلم معاشرہ کی بدنصیبی ہے کہ لوگ انہیں چنومیاں کہہ کر پکارتے ہیں مسلمانوں کی ننھیال سلامت رہنی چاہئے پھر اس کائنات کے ہر موڑ پر آپ کو ایسے ہزاروں لوگ دستیاب ہوں گے جن کی بھنویں تک سفید ہوگئی ہوں گی لیکن جو آج بھی چنومیاں اور منے میاں بنے ہوئے ہیں۔ یقین کریں کہ جب میں ایک بوڑھے انسان کو چنومیاں کہہ کر آواز دیتا ہوں تو میری روح کی دیواریں تک ہل جاتی ہیں لیکن کروں کیا میں انہیں کسی اور نام سے پکار بھی تو نہیں سکتا۔ چلئے آپ سمجھ گئے کہ ہمارے معاشرے میں خطابات کی برکت کی وجہ سے انسان کی دونوں ٹانگیں چاہے قبر میں لٹک جائیں لیکن وہ ہمیشہ نابالغ ہی سے محسوس ہوتے ہیں لیکن مجھے کیا۔ میں تو ابھی ابھی تازہ حج کرکے آیا ہوں میں کیوں کسی کی غیبت کروں۔؟ میں تو یہ عرض کررہا تھا کہ چنوں میاں نے بھی مجھے حج پر روانہ ہوتے وقت ایک نصیحت کی تھی کہ دیکھو فرضی بھائی بہت مبارک جگہ جارہے ہیں وہاں شاپنگ واپنگ کے چکر میں مت پڑنا۔ وہاں سے بس ثواب لے کر آنا۔ دنیادار حاجیوں کی طرح دنیا بھر کا سامان مت خریدنا۔ کچھ لوگوں نے مجھے اسی طرح کی نصیحتیں کی تھیں کہ مکہ مدینہ کے بازاروں سے دنیا بھر کی خریداری کرنا اور تحفوں کے نام پر اپنے تھیلے بھر لینا جائز نہیں ہے۔ یہ محض دنیاداری ہے اور اس سے حج خراب ہوجاتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے بھی اسی طرح کا ایک فتویٰ داغ دیا تھا جس میں یہ بات سمجھائی گئی تھی کہ حج سے واپسی پر کچھ خرید کرلانا جائز نہیں ہے۔ جب کہ کچھ لوگ وہ بھی تھے جو مجھے یہ سمجھا رہے تھے کہ حج سے فراغت کے بعد بازار جانا اور اپنے بیوی بچوں اور رشتے داروں کے لئے کچھ تحفے خریدنا سنت رسولؐ ہے۔ ایک اچھے خاصے مولانا نے تو مجھ سے یہاں تک فرمادیا تھا کہ اگر حج کے فرائض ادا کرنے کے بعد گھر والوں کے لئے کچھ بھی نہیں خریدیں گے تو گناہ گار ہوں گے اور ایک سنت کو پامال کرنے کے مرتکب ہوں گے۔ ایک مشکل یہ بھی تھی کہ جو بھی نصیحت کررہا تھا خواہ داڑھی منڈا ہو، خواہ وہ کوٹ پتلون میں ہو، خواہ اس نے پچھلے چار مہینوں سے کوئی سجدہ نہ کیا ہو وہ اس طرح نصیحت کررہا تھا جیسے ساری دین وشریعت یہ گھول کر پی گیا ہے اور جیسے تمام فقہ اسے ازبریاد ہے۔ چنانچہ صوفی ماشاء اللہ کے بڑے بھائی خواجہ سلطان اللہ کے منجھلے داماد، خواجہ بتاشے میاں کے منہ بولے ماموں کی سب سے چھوٹی بیٹی کے خالہ زاد بھائی کی سلج کے سوتیلے بیٹے لڈن میاں کے پڑوسی دلدل میاں جنہوں نے اپنی زندگی میں شاید بھول کر بھی کوئی اچھا کام نہ کیا ہو وہ بھی حج پر جاتے وقت مجھ سے ملنے آئے تھے۔ یہ ہر اعتبار سے زیرو ہیں لیکن شکل وصورت اور وضع قطع کے اعتبار سے ہیرو نظر آرہے تھے کہنے لگے کہ وہاں جارہے ہو تو بس اللہ اللہ کرنا دنیادار حاجیوں کی طرح بازاروں کے چکر مت لگانا۔ ورنہ تمہارے حج میں خرابی پیدا ہوجائے گی یقین کریں ایسے ایسے لوگوں کے منہ سے نصیحتیں نکل رہی تھیں کہ جنہیں دیکھ کر شیطان بھی شرما جائے اور میں یہ بھی سوچنے پر مجبور تھا کہ علم کتنا عام ہوگیا ہے کہ آج ان پڑھ لوگ بھی مسائل بیان کررہے ہیں اور فتوے کتنے سستے ہوگئے ہیں کہ کوئی بھی کسی پر بھی کسی وقت بھی لگا سکتا ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کیا کہنے والے ہیں آپ یہی تو کہنا چاہتے ہیں نا کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی نے یہ بات کیسے کہہ دی کہ حج کے بعد خریداری کرنا جائز نہیں ہے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں جو لوگ براجمان ہیں وہ باقاعدہ اور طے شدہ اشرف المخلوقات ہیں اور وہ بھی مستند قسم کے بشر ہیں اور بشر بشری

ہوتا ہے وہ اپنا حلیہ کیسا بھی کرلے وہ فرشتہ نہیں بن جاتا۔ بشر سے غلطی ہوہی جاتی ہے اس لئے اگر دارالعلوم دیوبند کا کوئی بے چارہ مفتی ازراہ بشریت کچھ غلط بول دے تو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ مفتی پر انگلی اٹھانے کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی مفتی ہو وہ پہلے آدمی سے پھر مفتی بنا ہے اور مفتی بننے کے بعد کسی آدمی کا آدمیت سے رشتہ منقطع نہیں ہو جاتا۔ اور آدمی جب تک آدمی ہے وہ کسی بھی بھیس میں ہو اس سے غلطی کا سرزد ہو جانا نہ حیرت کی بات ہے اور نہ ہی اس پر کوئی ہنگامہ ہونا چاہئے۔ کیا سمجھے؟ نہیں سمجھے تو نہ سمجھیں میرا کیا جاتا ہے میں تو آپ کو یہ بتا رہا تھا کہ جب ہزاروں نصیحتیں میرے غم چاٹتے ہوئے بھی میرے کانوں میں انڈیل دی گئیں اور نصیحتیں کھاتے کھاتے مجھے اس بات کا اندیشہ ہو گیا کہ اب میری روح کو بدہضمی ہو جائے گی تو میں نے خود کو اپنے گھر میں قید کر لیا اور قسم کھالی جب تک حج کی تاریخ نہیں آجائے گی میں اپنے گھر میں نظر بند رہوں گا مگر ایک دن تھانیدار نے مجھ سے پوچھ لیا۔ جی ہاں تھانیدار سے مراد ہے میری بیوی کیونکہ ازراہ تعزیرات نکاح بیوی کو تھانیدار ہی کہا جاتا ہے۔ وہ کہنے لگی کہ کیا بات آج کل آپ کو دوستوں کی یاد نہیں آرہی ہے اپنے دوستوں سے پردہ کر لیا کیا؟

کیا کروں بیگم۔ ان دوستوں سے پریشان ہو گیا، کم بخت جو بھی ملتا ہے میری شکل دیکھتے ہی نصیحتیں شروع کر دیتا ہے۔ بیگم میں حج کرنے جا رہا ہوں گناہ کرنے نہیں جا رہا ہوں جسے بھی دیکھو وہ وعظ شروع کر دیتا ہے اور بیگم یقین کرو میں تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے ایسے لوگ بھی جن کی پچھلی سات پشتوں میں بھی کسی نے حج نہیں کیا وہ بھی اس طرح نصیحتیں پلا رہے ہیں جیسے مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں قرآن وحدیث پڑھ کر ان کا بچپن گزرا ہو۔ کمبخت میدان عرفات کا پورا ناک نقشہ بیان کر رہے ہیں۔

تو آپ برا کیوں مانتے ہیں۔ نصیحت تو شراب خانہ کی دیوار پر بھی اگر لکھی ہو تو نصیحت ہی ہے۔ اس سے کیا لینا کہ نصیحت کرنے والا کون ہے۔ وہ کوئی بھی ہو وہ آپ کا خیر خواہ ہے۔ ذرا سوچو میرے سرتاج اگر کوئی انسان خود تو اچھی باتوں سے محروم ہے لیکن آپ کو اچھی باتوں کی تلقین کر رہا ہو تو وہ آپ کا خیر خواہ ہے اس کو اپنا جانو اس کو گلے سے لگاؤ اس کا شکریہ ادا کرو اس کے لئے دعا کرو۔

بیگم۔ تم بھی بس تم ہی ہو، زندگی میں کبھی بھول کر بھی میری کسی بات کی تائید مت کر دینا۔ بیگم یقین کرو نصیحتیں سنتے سنتے میرا دماغ خراب ہو گیا ہے اب تم بھی نصیحت ہی کر رہی ہو اس وقت مجھے نصیحت کی ضرورت نہیں ہے مجھے ہمدردی کی ضرورت ہے۔ میرے سر پر اپنا دست شفقت رکھو۔ مجھے میرے ان دوستوں سے نجات دلاؤ جو جی کا جنجال بن چکے ہیں۔ بتاؤں تمہیں وہ چاچا ڈھول کا نافرمان بیٹا چندن جو ڈکیتی کے کیس میں گرفتار تھا اور ابھی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔ وہ سیدھا جیل سے اپنے گھر جانے کے بجائے میرے پاس آیا اور بولا ملا بھائی حج کو جا رہے ہو۔ سوچا تمہیں کچھ نصیحتیں کر دوں۔ بھلا بتاؤ ہے کوئی تک۔ جسے دیکھو وہ نصیحتیں پلا رہا ہے۔ یقین کرو بیگم اگر دوبارہ کبھی حج کو گیا تو اتنی خاموشی سے جاؤں گا کہ مجھے بھی خبر نہیں ہوگی کہ میں حج کو جا رہا ہوں۔

بانو، آنکھوں سے اور ناک کے نتھنوں سے مسکرا رہی تھی۔ بہت ہی سنگدل ہے کتنی ہی مزیدار باتیں کرلوں کبھی ہونٹوں سے مسکرا کر میری پذیرائی نہیں کرتی بس اپنا رعب قائم رکھنے کے چکر میں ہر وقت جھانسی کی رانی بنی رہتی ہے۔ شامت اعمال اسی شام ایک دوست جو ایک طویل عرصہ سے مجھ سے نہیں ملے تھے۔ صوفی نمکین کے بڑے بھائی منشی اگر مگر آدھمکے۔ میں نے بانو سے کہا۔ کہہ دو وہ گھر میں نہیں ہیں۔

حج کو جا رہے ہو اور جھوٹ بول رہے ہو۔

بیگم، مصلحت سے ملا ہوا جھوٹ بہتر ہے۔ یقین نہ آئے تو پڑھ لو شیخ سعدیؒ کی گلستاں اور بوستاں۔

ارے جب وہ آگئے ہیں تو کھڑے ہی کھڑے مل لو۔ بے چارے بہت دور سے آئے ہیں۔ ایسا بھی کیا پرہیز!

میں بادل نخواستہ، دروازے پر پہنچا تو انہیں دیکھ کر طبیعت ہری بھری ہو گئی۔ مفتی اگر مگر ۶۰ سال کے ہیں لیکن بفضل خضاب بائیس سال کے لگ رہے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بولے۔

فرضی بھائی حج مبارک ہو۔ انہوں نے بڑے پرتپاک انداز سے ہاتھ ملایا۔

آپ کو بھی مبارک ہو۔ میں بیٹھک کھولتا ہوں۔

نہیں فرضی بھائی، میں جلدی میں ہوں۔ انشاء اللہ جب آپ واپس آئیں گے جب ملوں گا۔ ہاں میں یہ عرض کرنے آیا ہوں۔ ان کا یہ جملہ سن کر میرا پیشاب نکلتے نکلتے رہ گیا۔ میں نے سمجھا کہ بس اب یہ بھی کوئی نصیحت میرے کانوں میں انڈیلیں گے لیکن وہ تو اللہ کے نیک بندے ثابت ہوئے انہوں نے کہا فرضی میاں حاجی بہت قابل رحم ہوتا ہے، یار لوگ اس کو مال غنیمت سمجھ کر خوب تقریریں پلاتے ہیں لیکن میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ سب کی سننا لیکن کرنا وہ جو صحیح ہو اور جس کی تصدیق تمہارا دل کرے۔ اس شہر کے تمام جاہل اور ان پڑھ قسم کے لوگ مدبر اور مفکر بن کر آئینگے اور اس طرح نصیحتیں کریں گے کہ جیسے نصیحتیں کرنا ان کا پیشہ ہو لیکن تم سب کی سننا اور ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے چلتی کر دینا بس یہی کہنے آیا تھا۔ اللہ آپ کو خیریت سے واپس لائے۔ خدا حافظ، سلام علیکم۔

میں گھر میں واپس ہوا تو بیگم بولیں ان بے چاروں سے بیٹھنے کو بھی نہیں کہا۔

بیگم، یہ تو اتنے بھلے انسان تھے ان کے ساتھ بیٹھنا تو کیا میں لیٹ بھی جاتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے کہتا لیکن وہ تو واقعتاً بھلے انسان تھے اور انہوں نے ہی بس کام کی بات کی ہے۔ دل خوش ہو گیا اور میرا ضمیر جاگ اٹھا۔

آخر انہوں نے کیا کہا کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔" بانو نے دلچسپی لی۔"

وہ کہہ رہے تھے کہ دیکھو تم حج کو جا رہے ہو لوگ جوق در جوق اور شانہ بشانہ آئیں گے اور تم پر اپنی اپنی نصیحتوں کا ہتھیار چلائیں گے تم ثابت قدم رہنا اور اس طرح سننا جیسے تم بالکل معصوم عن الخطا ہو اور تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں اور اتنے بڑے ولی بن چکے ہیں کہ کوئی تمہارے ساتھ کچھ بھی کرے تم اُف تک نہیں کرو گے اور ایسے گردن ہلاتے رہنا جیسے تم سچ مچ نصیحتوں کو سمجھ رہے ہو اور عمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو۔ سر تا پا آمنا وصدقنا بن جانا اور انہوں نے کہا کہ جب وہ واپس جائیں تو ان کی نصیحتیں دوسرے کان سے نکال کر ان ہی کی پشت پر مار دینا۔ کہ لو لے جاؤ اپنا یہ سامانِ عبرت۔

چلو کوئی تو تمہیں ملا۔ جس نے تمہارا دل رکھ لیا۔ واقعی تمہارے دوستوں میں تو ہر طرح کے ہیں۔

بیگم، آج مجھے اندازہ ہوا کہ یہ دنیا کتنی بھی بری ہو جائے لیکن اس میں آج بھی اچھے لوگ موجود ہیں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دوسروں کو خوش کرنے کا فن جانتے ہیں۔ اس لئے قیامت ابھی نہیں آئے گی۔ مجھے پورا اطمینان ہو گیا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے کتنی مشکلات سے گزر کر میں حج کو گیا تھا اور مجھ جیسے آزاد انسان کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔ جن کو کبھی برداشت نہیں کیا ان کی نصیحتیں تک برداشت کرنی پڑیں۔

حج سے واپس آنے کے بعد دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جنہوں نے کبھی اپنے ولیمے تک میں مدعو نہیں کیا تھا وہ بھی کھانے کی دعوت دے رہے تھے۔ شاید لوگوں کو یہ گمان ہے کہ اگر حاجی کی دعوت کر دیں گے تو بس بیڑہ پار ہو جائے گا اور کراماً کاتبین اس نیکی کو بڑھا چڑھا کر نامہ اعمال میں لکھ لیں گے اس لئے ہر وہ شخص جسے دعوت کرنے کی کبھی توفیق نہیں ہوتی وہ بھی دعوت کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اور دعوتوں کے سلسلے میں اچھی خاصی زور زبردستی چل رہی تھی۔

میری سگی خالہ سے پچھلے دس سالوں سے بول چال بند تھی ان کے بچے راستے میں ملتے تو انہیں سلام کرنے کی توفیق نہیں ہوتی تھی مجھے اس طرح گھور کر دیکھتے تھے جیسے میں اس دھرتی کا سب بڑا ناجائز انسان ہوں لیکن جیسے ہی میں حج سے لوٹا وہ بھی ایک ایک کر کے میرے گھر آگئے اور ایک دن خالہ جان بھی تشریف لے آئیں اور بولیں۔ ختم ہوا سب جھگڑا ٹنٹا۔ اب کر لیا تم نے حج، اب میں کیا کروں گی۔ تمہاری عزت کل کا کھانا میرے گھر کھانا......... اور انکار مت کرنا۔

خالہ جان میری سنئے تو سہی کل تو میری دعوت مولانا حسن الہاشمی نے کر رکھی ہے اور آپ تو جانتی ہی ہیں کہ وہ کیسے آدمی ہیں اگر ناراض ہو گئے تو مجھے زندہ کو قبرستان پہنچا دیں گے۔

میں نہیں ڈرتی کسی حسن الہاشمی سے ایسے ایسے کو تو میں چٹکی میں اڑاتی ہوں۔

خالہ جان، خدا کے لئے آہستہ بولئے۔ بانو نے اگر سن لیا خفا ہو جائیگی یہ سب کے خلاف سن سکتی ہے لیکن مولانا حسن الہاشمی کے خلاف نہیں سن سکتی۔ ان کی بہت پکی معتقد ہے بالکل لوہالاٹ۔

میں کچھ نہیں جانتی۔ کل کو کھانا میرے گھر کھانا ہے۔ اگر میری بات نہیں مانو گے تو میں پھر لڑلوں گی۔ میں ایسی ویسی عورت نہیں ہوں، تم جانتے ہی ہو۔ پورا معاشرہ مجھ سے پریشان ہے۔

خالہ جان میں ہاشمی صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں اور میں ان کا ملازم ہوں۔

محترم حاجی صاحب میں گوشت منگا چکی ہوں۔ خالہ جان نے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں لہراتے ہوئے کہا۔

چلو خیر پھر تو میں آجاؤں گا۔ دراصل میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آپ میری دعوت بقرعید کے گوشت میں کر رہی ہیں۔

بہت ہی نٹ کھٹ ہے۔" خالہ جان نے اپنے لال لال دانت چمکاتے ہوئے کہا۔" یہ عمر آگئی لیکن ابھی تک بچپن نہیں گیا۔

کیوں ان کے بچپن کو نظر لگاتی ہو۔" بانو اندر سے آتے ہوئے بولی۔"

اری دلہن تم تو عید کا چاند ہو گئیں، اب تو خواب میں بھی نہیں آتیں۔

خالہ اور بھانجے میں کیا بحث ہو رہی تھی۔" بانو نے کہا۔" ذرا میں بھی تو سنوں۔

دلہن یہ جو تمہارا شوہر ہے یہ بہت ہی لپاڈی قسم کا ہے۔ میں بصد خلوص کل کی دعوت دے رہی تھی اور یہ مسلسل منع کر رہا تھا۔ بھلا بتاؤ ایک تو ہم کھانے پر بلا رہے ہیں اپنا خرچ کر رہے ہیں دوسرے ہمیں خوشامد کرنی پڑ رہی ہے۔ بے چارے حج کر آئے اور اسلامی قانون کا پتہ نہیں اسلام تو یہ کہتا ہے کہ جب کوئی مسلمان دعوت کرے تو فوراً اسے قبول کرو، اور میزبان کے گھر سر کے بل جاؤ۔

اور آپ تو صرف مسلمان ہی نہیں خالہ بھی ہیں اور خالہ بھی ایسی ویسی

نہیں بالکل بین الاقوامی قسم کی۔" بانو نے چٹکی لی۔"

ارے رشتے داروں کے تو جھاڑو مارو، کم سے کم اسلامی قانون کا تو لحاظ کرو۔

نہیں خالہ جان آپ اطمینان رکھیں میں کل کو انہیں ضرور آپ کے گھر بھیج دوں گی۔ میرا وعدہ ہے۔

بھیج دوں گی کا کیا مطلب۔ تم نہیں آؤ گی، دلہن کیسی باتیں کر رہی ہو۔ کیا میری کمائی حرام کی ہے۔

خالہ جان مجھے تو خوشی سے اجازت دیدیں۔ آج کل اتنی مہمان داری ہو رہی ہے۔ صبح سے شام ہو جاتی ہے آنے والوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ ایک تو ان کے دوستوں کا حلقہ اتنا بڑا ہے دوسرے میرے اپنے رشتے داروں نے بھی کمر توڑ رکھی ہے اور خدا رکھے ان کے دوست تو کئی کئی دفعہ آ رہے ہیں اور سب مجھ ہی کو دیکھنا ہوتا ہے۔ میں بھی اگر گھر میں نہ رہی تو لوگ کیا سوچیں گے۔

کچھ بھی ہو میرے گھر تو تم دونوں ہی آؤ گے اور تمہارے سب بچے بھی آئیں گے۔ دلہن تمہیں بھی لوگوں کی پروا ہے اس بڑی کٹی خالہ کی فکر نہیں۔ ارے مر جاؤں گی تو یاد کرو گے۔ چراغ لے کر بھی ڈھونڈو گے تو ایسی خالہ نہیں ملے گی۔ بس ہاں کر دو۔ نہیں تو میں چلی وہ تو سچ مچ اپنا برقعہ اٹھانے لگیں۔

میں نے بانو سے کہا۔ ان کی مان لو۔ تم تو جانتی ہو کہ یہ قیامت صغریٰ سے کم نہیں ہیں۔ اور ہمارا کیا ہم تو سب ہی کھالیں گے ان کے گھر کھانا۔ اتنے خلوص سے تو اگر زہر بھی کوئی کھلائے تو وہ بھی کھالینا چاہئے۔ کچھ اللہ میاں کی سوچو اگر وہ ناراض ہو گئے یہ اللہ کی خاص بندی ہیں۔

ماشاءاللہ حج کر کے عقل آگئی ہے کتنی ہوش و حواس کی باتیں کر رہا ہے۔ ''خالہ جان چہک رہی تھیں۔'' پھر ایک دم بولیں۔ میرا وہ آب زمزم کا پانی کہاں ہے اور مجھے مدینہ کی کھجوروں کا تو بہت شوق ہے۔

یہ تو میں چرا کے بھی کھالوں۔

خالہ جان مجھے یاد ہے میں ابھی لاتی ہوں۔ بانو یہ کہہ کر اندر گئی اور اس نے خالہ جان کو زمزم بھی پلا دیا اور کھجوریں بھی کھلائیں۔ اس طرح خالہ جان نے زبردستی ہم سے دعوت قبول ہی کرالی۔

دعوتیں تو کافی ہوئیں اور ابھی تک دعوتوں کا سلسلہ چل رہا ہے لیکن سب سے زیادہ قابل ذکر وہ دعوت ہے جو فخر ہند پدر ملت، آبروئے مسلک حضرت مولانا گل بکاؤلی کمی مدنی کلیری ثم اجمیری صاحب مدظلہ العالی نے کی تھی۔ انہوں نے میرے ساتھ میرے تمام دوستوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ ان کی دعوت عام میں بڑا لطف آیا۔ بعض ایسے دوست بھی اس دعوت میں مجھے نظر آئے جن کے بارے میں میرا گمان یہ تھا کہ وہ مر چکے ہیں۔ میں جمعہ جمعہ انہیں ایصال ثواب بھی کر دیا کرتا تھا کہ نہ جانے دوزخ میں کس حال میں ہوں گے۔ لیکن وہ اس محفل میں بھلے چنگے دکھائی دیئے۔

میرے دوستوں کی کل تعداد ۴ درجن تھی لیکن مولانا گل بکاؤلی نے پورے سو آدمیوں کو مدعو کیا تھا اور کھانا چار سو لوگوں کا بنوایا تھا۔ کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ میرے دوستوں کی خوراک خداداد ہے اور اس خوراک پر نظر بد کا اندیشہ رہتا ہے۔ انہیں یقین تھا کہ ایک ایک دوست چار چار کی ذمہ داری ادا کرے گا تب جا کر منہ سے ڈکاریں برآمد ہوں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا سارا کھانا ختم ہو گیا البتہ مولانا گل بکاؤلی کو شرمندگی اٹھانی نہیں پڑی۔ دوران طعام دنیا کا کوئی موضوع نہیں بچا جس پر طبع آزمائی نہ ہوئی ہو۔ سیاست سے لے کر مذہب تک شاعری سے لے کر حسن و عشق تک۔ جوانی سے لے کر بڑھاپے تک۔ غرضیکہ سبھی موضوعات پر سب نے اظہار خیال کیا۔ گفتگو کی شروعات تو حج ہی سے ہوئی صوفی احرام علی نے پوچھا تھا ''فرضی بھائی وہاں کی فضائیں کیسی ہیں؟ وہاں تو دین ہی دین ہوگا۔؟ ہر وقت رحمتیں برستی ہوں گی۔

بے شک وہاں تو دین ہی دین ہے لیکن اس جگہ جو لوگ پہنچ رہے ہیں وہ تو دنیا بھر سے آ رہے ہیں۔ آنے والے تو سب کے سب دین دار نہیں ہیں چنانچہ جوتے وہاں بھی چوری ہو جاتے ہیں جیبیں وہاں بھی کٹ جاتی ہیں اور لوگ ہاتھ کی صفائی وہاں بھی دکھاتے ہیں البتہ جو لوگ اہل عرب ہیں وہ اس طرح کے گناہوں میں مبتلا نہیں ہیں۔

اہل عرب کس طرح کے گناہوں میں مبتلا ہیں۔ ''صوفی قراقرم نے پوچھا تھا۔''

اہل عرب کے اعصاب پر تو صرف عورت سوار ہے۔ اور عورت اللہ کی سب سے زیادہ قابل رحم مخلوق ہے اور اسے خاص طور پر مردوں ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اہل عرب کی اس غلطی پر غلط تبصرہ کر کے کم سے کم میں گناہ گار نہیں بن سکتا اور صحیح تبصرہ کرنا میرے بس کا نہیں۔

کیا مطلب۔؟ ''صوفی معشوق بولے۔''

مطلب تو صاف ہے۔ خواجہ التمش نے کہا۔ فرضی بھائی اہل عرب کی غیبت نہیں کرنا چاہتے اس لئے اس موضوع کو چھوڑ کر کوئی دوسرا موضوع پکڑو۔ اور تم لوگ عربوں کے کیوں پیچھے پڑے ہوئے ہو۔

میں نے کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں حالات حاضرہ پر سب دوستوں کے خیالات سنوں۔ حج کا کیا حج تو لوگ کرتے رہتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آپ لوگوں کو حالات حاضرہ پر اظہار خیال کرنا چاہئے اس میں سب کا فائدہ ہے اور اسی میں قوم کی بھلائی ہے۔

حالات حاضرہ سے آپ کی مراد کیا ہے۔؟ صوفی گلشن بولے۔

حالات حاضرہ سے میری مراد ہے، مسلمانوں کے موجودہ حالات،

ہمارے مولوی حضرات ہمارے مفتیان کرام، ہمارے سیاسی رہنما، ہمارے دشمن تو گزیا، مودی الافلاس۔ اس طرح کے موضوعات پر طبع آزمائی کریں تاکہ اندازہ ہو کہ ہم کس حمام میں کتنے ننگے ہیں اور اگر ہمارے بدن پر کپڑے نہیں ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے۔؟ اور اگر ہیں تو یہ کپڑے اب تک کیوں نہیں اترے۔ کیا کپڑے پہننا ہماری مجبوری ہے۔ میری بات سن کر مولانا گل بکاؤلی نے کہا۔ بالکل بجا فرمایا آپ نے، میں خود یہ چاہتا ہوں کہ بات چیت اس طرح کے تمام موضوعات پر کھل کر ہو تاکہ یہ بھی اندازہ ہو سکے کہ ہم سب کی سوچ وفکر کیا ہے اور ہم دریائے حماقت اور دریائے جہالت میں کتنے ڈوبے ہوئے ہیں۔

تو چلئے میں کرتا ہوں بسم اللہ۔ صوفی تبارک علی نے کھڑے ہو کر کہا۔ میں آپ لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کانگریس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔؟ ہمارے علماء کی اکثریت آج بھی کانگریس کی نظریں اتار رہی ہے اس کی وجہ کیا ہے۔؟ کیا کانگریس جیسی محبوبہ اس ملت کو دوسری نصیب نہیں ہو سکتی۔؟ آخر علماء حق اور علماء ناحق اسی کی زلف گرہ گیر کے اسیر کیوں ہیں۔؟

اس کا جواب میں دوں گا۔ میں نے اپنا ہاتھ فضا میں لہرایا۔

آپ ہی جواب دیں گے لیکن کھڑے ہو کر دیں گے۔ مولانا گل بکاؤلی نے کہا۔ اس کے بعد انہوں نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ بھائیوں چپ ہو جاؤ اور فرضی صاحب سے جواب سنو یہ بہت پتے کی بات کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا، کانگریس کچھ بھی سہی ایک ہونہار جماعت ہے۔ یہ مسلمانوں کو کچھ دے یا نہ دے لیکن یہ مسلمانوں سے خوشنما وعدے ضرور کرتی ہے۔ یہ مسلمانوں کو امیدوں کا فریب عطا کرتی ہے یہ اگر فریب بھی دیتی ہے تو بہت پیار سے دیتی ہے ایسا فریب کہ جس میں مسلمان خود کو مطمئن پاتا ہے اور اسے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس کے دن پھر جائیں گے حالانکہ مسلمانوں کی عقل پھر جاتی ہے اور دھیرے دھیرے اس کو یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ صرف امید ہی امید تھی اور امید کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن بھائیوں میں یہ کہتا ہوں کہ ۲۰ نکاتی پروگرام سے لے کر سچر رپورٹ تک کانگریس نے مسلمانوں کو جو کھلونا بھی عطا کیا وہ اس حد تک تو کارگر ہی رہا کہ مسلمانوں کا کچھ دنوں تک تک دل بہلا اور کچھ دنوں تک انہیں دن میں بھی اچھے اچھے خواب نظر آئے۔ اس لئے ہمارے علماء اس کانگریس کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہ کپڑا پھاڑتی نہیں کپڑا ناپتی تو ہے یہ گڑ نہیں دیتی گڑ جیسی باتیں تو کرتی ہے۔ پہلے کانگریس نے ہمارے علماء کو راجیہ سبھا کی سیٹیں بھی عطا کی ہیں، اب یہ علماء کو ایوارڈ بھی دے رہی ہے اس لئے یہ جیسی کیسی بھی ہے یہی سب سے اچھی پارٹی ہے۔ الیکشن ہو یا نہ ہو ووٹ اسی کو دینا چاہئے۔

مسلم رہنماؤں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔؟ صوفی حقیقت علی نے پوچھا۔

مسلم رہنما کم سے کم سیاسی بیان دینے کی حد تک تو مخلص ہیں۔ بیان دینا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ابھی چند دن پہلے مولانا محمود مدنی نے کہا تھا کہ تسلیمہ نسرین کو فوراً اس ملک سے نکالو۔ ہمیں معلوم ہے کہ کانگریس تسلیمہ نسرین کی پشت پناہی کر رہی ہے اور وہ ہندوؤں کو ناراض نہیں کرے گی اور ہم کانگریس کا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتے۔ اور اس سے اظہار ناراضگی بھی نہیں کر سکتے کیونکہ کانگریس کو ہمارے رہنماؤں کے کل جغرافئے کی خبر ہے۔ مسلم رہنماؤں کے پاس جو کالا دھن ہے وہ کہاں سے آیا ہے سب سے زیادہ کانگریس جانتی ہے اسی لئے جب وہ کسی مسلمان نیتا کو گھور کر دیکھتی ہے تو اس کی بولتی بند ہو جاتی ہے اور وہ کچھ دنوں کے لئے لاپتہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن سیاسی بیان دینے سے کیا گھس جاتا ہے کم سے کم مسلمانوں کو اس بات کا احساس تو ہو جاتا ہے کہ ہمارے رہنما ابھی زندہ ہیں۔ اور بیان دینا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے کتنے ہی رہنما ایسے ہیں جو سیاسی بیان دینے کی بھی زحمت گوارہ نہیں کر رہے ہیں جب کہ ان کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ وہ ملت کے خیر خواہ ہیں۔ اس لئے اگر کوئی سیاسی بیان جاری کر رہا ہے تو یہ اس کی بہادری کی بات ہے۔

میں آپ سے ایک سوال کر رہا ہوں کیا آپ اس کا جواب دیں گے۔ "منشی امرود بخت بولے۔"

کیوں نہیں دوں گا، کیا آپ میرے سوتیلے دوست ہیں۔؟

ذرا نازک سا سوال ہے کہ یہ مولانا حسن الہاشمی مولانا مرغوب الرحمٰن کے پیچھے لاٹھی لے کر کیوں دوڑ رہے ہیں۔ مولانا مرغوب الرحمٰن نے ان کا کیا بگاڑا ہے وہ تو دیکھنے میں اللہ میاں کی گائے لگتے ہیں۔

اماں یار دوڑنے دیجئے۔ اللہ نے ہاشمی صاحب کو دو ٹانگیں دی ہیں اور ہاتھ میں ایک لاٹھی بھی دیدی ہے اگر وہ لاٹھی لے کر کسی کے پیچھے دوڑ رہے ہیں تو دوڑنے دیجئے ہمیں کیا۔ ہمارے لئے تو اور بھی بہت سے کام ہیں۔ ہم اس مسئلے میں کیوں اپنا دماغ کھپائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مولانا مرغوب الرحمٰن کو دوڑانے کی مشق کرا رہے ہوں۔

آپ جواب نہیں دے رہے ہیں، کیا آپ ڈرتے ہیں؟

ڈرنے کی بات نہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کو جو بدنام کیا گیا تھا دارالعلوم کی موجودہ انتظامیہ اس کی سزا بھگت رہی ہے اور یہ لاٹھی جو ہاشمی صاحب کے ہاتھوں میں ہے یہ درحقیقت اللہ میاں ہی کی لاٹھی ہے اور اس لاٹھی میں کوئی آواز نہیں ہوتی۔ یہ سر پھاڑ دیتی ہے اور سر سے خون بھی نہیں نکلتا۔

تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب ڈر جائیں گے

وہ تو بہت بڑے سنڈ مین دار ہیں۔

آج کل کون کس سے ڈرتا ہے جو مولانا مرغوب الرحمٰن ڈریں گے اور انہیں ڈرنے کون دے گا ان کے چمچے انہیں یہی تسلی دیں گے کہ حضرت لکھنے لکھانے سے کیا ہوتا ہے اخبار اور رسالے والے تو لکھتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب اگر کبھی آنکھیں کھولنے کا ارادہ بھی کرتے ہیں تو ان کے حاشیہ بردار اپنے ہاتھوں سے ان کی آنکھیں بند کردیتے ہیں کیونکہ مولانا مرغوب الرحمٰن کی آنکھیں اگر کھل گئیں تو ان کی بے ایمانیاں بھی مولانا کو نظر آجائیں گی اور یہ ہوسکتا ہے کہ وہ یہ سمجھ جائیں کہ ان کو آئینہ دکھانے والا بدخواہ نہیں ہے بدخواہ وہ ہیں جو آئینے پرتاؤ کھا رہے ہیں اور آئینہ دکھانے والے پر تنقید کررہے ہیں۔

اماں چھوڑو اس موضوع کو اگر یہ لوگ آئینہ دکھانے سے بھی نہیں سدھریں گے تو قیامت کے دن اللہ خود نمٹ لے گا اور قاری طیب صاحبؒ بھی تو قیامت کے دن اپنا مقدمہ دائر کریں گے وہ کیوں چپ رہیں گے انہیں بھی ان لوگوں نے ذلیل کیا تھا۔ آپ تو جمعیۃ العلماء کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے اسے کیوں ختم کردیا۔ موجودہ دور میں جمعیۃ العلماء جیسی جماعتوں کی شدید ضرورت ہے۔ صوفی تابڑ توڑ، فرفر بولے چلے جارہے تھے اور سب انہیں تک رہے تھے کہ کس طرح روانی کے ساتھ بول رہے ہیں انہوں نے کہا علماء نے جاہلوں کی کردارکشی کی ہے خوب جم کر ان کا الو بنایا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جاہل لوگ اپنی آنکھیں کھولیں اور علماء کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں یہ علماء ہمیں کسی بھی جگہ جمع کرکے سیاسی لوگوں سے خراج تحسین وصول کرلیتے ہیں اور ہمیں بسوں میں مفت سفر کرنے کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا۔ ہم کو یاد ہے کہ جمعیۃ العلماء کی ایک ریلی میں ہم گئے تھے۔ سونیا گاندھی کو یہ دکھانا تھا کہ جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم پر ایک آدمی کی آواز پر کتنے مسلمان جمع ہوجاتے ہیں۔ بے شک بسوں کا کرایہ جمعیۃ العلماء کے دفتر سے ادا ہوا تھا۔ بس اس کے سوا کچھ نہیں۔ سارا دن جمعیۃ العلماء زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ سونیا گاندھی کو مرعوب کرتے رہے اور شام کو کسی بدھو کی طرح اپنے گھر لوٹ کر آگئے۔ ہمیں کچھ بھی نہیں ملا۔ ہمارا کسی نے ہاتھ منہ بھی نہیں دھلایا۔ اور ہم سڑکوں کی خاک اپنے چہرے پر لئے اپنے گھر آگئے۔

صوفی جی ذرا اس بات پر غور کریں کہ اگر ہمارے نیتا کو کوئی چیک مل گیا ہو سرکار سے کوئی پرمٹ مل گیا ہو یا راجیہ سبھا کی سیٹ کا وعدہ کرلیا ہوگا تو یہ بھی ہمارے لئے خوش بختی کی بات ہے اگر ہمارے لیڈر کو عزت و دولت ملے تو بھی ہمیں شکر کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے رہنما کی عزت ہماری عزت ہے اور اگر ہمارے رہنما کا پیٹ بھرا ہوا ہے تو ہمیں فقروفاقہ میں بھی راحت ہے۔ اگر ہمارا لیڈر غریب ہوگا تو اس میں ہماری بھی توہین ہوگی۔

لیکن ہماری سوچ اس سے مختلف ہے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ جب تک ہمارے رہنماؤں کو قوم کے درد اور دکھ کا احساس نہیں ہوگا صرف اپنی عزت اور اپنی کرسی کی فکر ہوگی تب تک اس قوم کی نیا پار نہیں ہوسکتی۔

تو پھر اس قوم کو صبر کرنا چاہئے۔ ''منشی گلاب جامن بولے۔'' کیونکہ اب ایسے رہنما پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے جو قوم کا دکھ درد دیکھنے والے ہوں۔ ہمارے لیڈروں کا تو حال یہ ہے کہ مودی اور توگڑیا جیسے لوگوں کے گھر جاکر ناشتہ کرلیتے ہیں حالانکہ ان دونوں لیڈروں کی بدتمیزیاں پورے شباب پر ہیں لیکن جب یہ بدتمیز لوگ قوم کو گالی دے کر ہمارے رہنماؤں کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو ہمارے رہنما ان سے مطمئن ہوجاتے ہیں اور ان سے بغل گیر ہوجاتے ہیں، یہ سب کیا ہے۔؟

دیکھو بھائیوں، مولانا گل بکاؤلی نے کہا۔ لیڈر اپنی عقل سے چلتا ہے کیونکہ لیڈر کے اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے مسائل بھی ہوتے ہیں اور اپنے لیڈروں سے ایک دم بدگمان ہوجانا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ ہم کسی کی نیت کے بارے میں کیا جانیں کہ کیا ہے۔ بے شک ہمارے نیتا راجیہ سبھا کی سیٹ کے چکر میں لگے رہتے ہیں اور اس سیٹ کی خاطر انہیں اپنا دھن من داؤ پر لگانا پڑتا ہے اور کبھی کبھی اپنا ایمان اور اپنا ضمیر بھی ازراہ مصلحت داؤ پر وہ لگادیتے ہیں لیکن کسی کو کیا معلوم ایسا کس لئے ہوتا ہے کیا معلوم اس میں بھی قوم کی بھلائی ہو آخر کو اس دنیا میں حسن ظن بھی کوئی چیز ہے۔ آخر علماء نے تاویلیں کرنے کا بھی تو ایک فن ایجاد کیا ہے۔ ہم اس فن کا فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے۔

دراصل بات یہ ہے مولانا، صوفی تاشقند نے کہا۔ جب قوم یہ دیکھتی ہے کہ اس کی اکثریت فقروفاقہ میں مبتلا ہے اس کے بچوں کی اسکول کی فیس کا بھی انتظام نہیں ہورہا ہے اور جو دور دراز کا سفر بھی پسنجر گاڑیوں میں اور تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں کرنے پر مجبور ہے اور اس قوم کی رہنمائی کا دعویٰ کرنے والے جہازوں میں اڑ رہے ہیں نئی نئی کاروں میں گھوم رہے ہیں اور فلک دبوس قسم کی بلڈنگوں میں رہ رہے ہیں اور جن کی انگلیاں ۲۴ گھنٹے گھی اور ملائی میں تر ہیں تو قوم کو دکھ ہوتا ہے اور اس کے دماغ میں اس طرح کے وسوسے آتے ہیں کہ شاید ان کے رہنما بک گئے ہیں اور شاید ان کے رہنماؤں نے ایوان سیاست میں اپنی قوم کو گروی رکھ دیا ہے۔ ورنہ ان کے پاس یہ دھن دولت کہاں سے آیا ہے۔؟

قوم کی یہ سوچ غلط ہے۔ مولانا گل بکاؤلی نے فرمایا۔ سب سے پہلے تو یہ سمجھئے کہ قوم کا برباد ہونا اور لیڈروں کا آباد ہونا اور شاد ہونا یہ تقدیر کا کمال ہے۔ اس دنیا میں کوئی گر رہا ہے کوئی اُبھر رہا ہے کسی کا پیٹ حلق تک بھرا ہوا ہے اور کسی کا پیٹ ٹخنوں تک خالی ہے۔ یہ سب کاتب تقدیر کا کارنامہ ہے اس میں ہم کسی لیڈر اور کسی رہنما کو دوش نہیں دے سکتے۔ اور ایک بات یاد رکھیں جب تک قوم

میں یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوگی کہ وہ اچھے نیتاؤں کی خوش حالیوں کو برداشت کرے ان کے پھلتے پھولتے جسموں پر خدا کا شکر ادا کرے اور اپنے سوکھتے ہوئے اعضاء پر صبر کرے تب تک اللہ کی مدد نہیں آسکتی۔ ہمارے رہنما جیسے کیسے بھی ہیں اللہ کی عطا ہیں۔ ذرا ایک قوم کا حال دیکھئے کہ اس نے اپنی نیتا مایاوتی کو کئی بار یوپی کا وزیر اعلیٰ بنوادیا۔ کیا ہم نے اپنے کسی لیڈر کو یہ شرف بخشا ہمارا حال تو یہ ہے کہ بے چارے محمود مدنی دو مرتبہ میدان الیکشن میں کودے اور دونوں ہی مرتبہ انہیں ہروادیا۔ قوم نے ووٹ دیئے لیکن اتنی تنگ نظری کے ساتھ دیئے کہ انہیں منہ کی کھانی پڑی اور اس لیڈری میں عزت سادات بھی گئی وغیرہ۔ پھر ان بے چاروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کا اپنا ارمان پورا کرنے کے لئے راجیہ سبھا کی سیٹ پیسے دے کر خریدنی پڑی۔ کیونکہ اگر وہ تیسری بار الیکشن لڑتے تو قوم پھر دغا دیتی۔ کھانا ان کے گھر کھاتی، ریلیوں میں ان کی شریک ہوتی اور ووٹ حریف کو دیتی۔ یہ سب ناقدری نہیں تو اور کیا ہے۔

چھوڑو ان باتوں کو۔ ''مولانا ظل سبحانی بولے۔'' فرضی صاحب آپ جمعیۃ الجہلا قائم کرو بس وہی قوم کا بیڑہ پار کرسکتی ہے۔ کتنی خوش نصیب ہوگی وہ قوم بھی جس کے پاس دو دو جمعیتیں ہوں ایک جمعیۃ العلماء اور ایک جمعیۃ الجہلا ہمارے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہوں گے اس طرح ہماری بھی پانچوں تر ہوں گی اور ہمارا سر گھی کی کڑھائی میں ہوگا ہم بھی کہہ سکیں گے کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔

کیوں کیا خیال ہے۔؟ وہ میری طرف دیکھ کر بولے۔

میں معذرت چاہتا ہوں۔ ''میں نے کہا'' میں یہ کام نہیں کرسکتا کیونکہ اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنے پیٹ پر لات مارنا سمجھ داری نہیں ہے۔ میں مولانا حسن الہاشمی صاحب کا ملازم ہوں اور انہیں اس طرح کی باتیں پسند نہیں ہیں اور ان ہی کی خاطر میں نے جمعیۃ الجہلا کو طلاق دی ہے۔

یار تم ہاشمی صاحب سے اتنا کیوں ڈرتے ہو۔ ''صوفی آر پار نے کہا۔'' آخر کو خدا رازق ہے اگر وہ تمہیں گیٹ آوٹ کردیں گے تو اللہ تمہارے بچوں کے نان ونفقہ کا انتظام کہیں اور سے کردے گا کیا اللہ کی رزاقیت میں تمہیں کچھ شک ہے۔؟

میں مانتا ہوں کہ ایک در بند ہوتا ہے تو دس در کھل جاتے ہیں لیکن میں اپنے گھر میں قیامت سے پہلے ہی حشر برپا نہیں کرسکتا۔ میرا نامہ اعمال پہلے ہی سے بہت الجھا ہوا ہے اس میں حادثات بھرے ہوئے ہیں اور ہر حادثے کی ذمہ داری فرشتوں نے میرے سر پر ڈالی ہے۔ اعمال نامہ کے حاشیوں تک میں مجھے مجرم گردانا گیا ہے۔

کیا مطلب۔؟ کئی منہ سے یہ جملہ نکلا۔

مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں ساری دنیا کو ناراض کرکے بھی خوش رہا جاسکتا ہے لیکن وہ ذات جس کے اسم گرامی میں صرف چار حرف ہوتے ہیں اور جسے مادری زبان میں بیگم کہا جاتا ہے اس سے اختلاف مول لینا شریف مردوں کا شیوہ نہیں ہے۔ اور میں اتفاق سے شریف ہوں۔

یار، آپ کی بیوی تو بہت اچھی ہے ان کی تعریفیں تو مردے تک کرتے ہیں۔

میں بولا، دوستوں! قبر کا حال مردہ ہی جانتا ہے اور وہ بھی جو دوسروں کی قبروں میں تاک جھانک نہ کررہا ہو اور بیوی کے چال ڈھال سے صرف شوہر ہی باخبر ہوتا ہے۔ بے شک وہ بہت اچھی ہے میں چاہوں تو اس کے بدلے میں مجھے نقد چار بیویاں مل سکتی ہیں۔ لیکن جب وہ اپنی پہ آجاتی ہے اور مکمل عورت بن جاتی ہے تو میرے پاؤں تلے سے زمین اور میرے سر پر سے آسمان کھسک جاتا ہے اور میں کچھ بھی سہی کتنا ہی صاحب عقل سہی کتنا ہی فاضل مدرسہ سہی اپنے گھر میں محض ایک شوہر ہوں اور ازراہ قانون نکاح میرے جملہ حقوق بحق زوجہ محفوظ ہیں۔ میں ہاشمی صاحب کے خلاف اس لئے اعلان بغاوت نہیں کرسکتا کیونکہ میری بیوی ہاشمی صاحب کی معتقد ہے وہ ان مریدوں میں سے نہیں جو ازراہ مجبوری اپنے پیروں کی غیبت تک کر ڈالتے ہیں۔

آخر وہ کیوں معتقد ہے۔؟ ''صوفی زلزال نے تجسس کے سے انداز میں پوچھا۔'' ان میں کونسی ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے وہ ان سے عقیدت رکھتی ہے۔ ہاشمی صاحب کے تو کپڑے بھی علماء جیسے نہیں ہیں ان کے سر پر تو دو پلی ٹوپی بھی نہیں ہوتی جس سے علماء کا سارا وقار وابستہ ہے ان کی تو داڑھی بھی علماء جیسی نہیں ہے وہ تو بزرگوں کی طرح سر بھی نہیں منڈواتے آخر وہ ان سے عقیدت کیوں رکھتی ہے ان میں خوبی ہی کیا ہے۔ اپنی بیوی کو سمجھاؤ، اس کی آنکھیں کھولو ورنہ اس کی آخرت برباد ہوجائے گی۔ عورتوں کا یوں مردوں سے عقیدت رکھنا درست نہیں ہے اگر وہ آپ کی بات نہیں سمجھتی تو براہ راست میری اس سے ملاقات کراؤ میں اسے سیٹ کرلوں گا۔ میں عورتوں کی نفسیات سے واقف ہوں۔

نہیں تم غلط بول رہے ہو۔ مولانا گل بکاؤلی نے صوفی زلزال کی طرف دیکھ کر کہا۔ فرضی صاحب کی بیگم بہت بڑے خاندان کی ہے اور بہت معیاری خاتون ہیں۔ انہیں سمجھانا اتنا آسان نہیں اور ان کی سوچ وفکر غلط نہیں ہے وہ احسان ماننے والوں میں سے ہیں۔ وہ جانتی ہیں کہ ان کے شوہر کچھ نہیں تھے ہاشمی صاحب کے دفتر میں ملازمت کرکے وہ کچھ اور بہت کچھ بنے اس لئے وہ ہاشمی صاحب کا احسان مانتی ہیں اور وہ اپنے شوہر کو بھی یہی ہدایت کرتی ہیں کہ اس انسان کا احسان مانو جس نے تمہیں گمنامی سے نکالا شہرت عطا کی اور تمہیں سر چھپانے کا جھونپڑا بھی بخشا۔ ہاشمی صاحب کے ادارے میں کتنے ہی لوگوں نے کام کیا پھر ان کی ناقدری کرکے گردن تان کر چلتے بنے اور آج تک بھٹک

رہے ہیں اور ہمیشہ بھٹکتے رہیں گے کیونکہ اس دنیا میں جو انسان بندوں کی مہربانیوں کی قدر نہیں کرتا وہ اللہ کے احسانات کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا اور جو اللہ کا شکرگزار نہیں ہوتا اس کی تقدیر میں صرف ٹھوکریں ہوتی ہیں اور اس کے دامن میں صرف ٹھیکرے ہوتے ہیں۔ ان کی صورتوں پر ہر وقت ۱۲ بجتے ہیں اور ایسے لوگ زندہ ہوکر بھی مرحوم نظر آتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے نام بھی کھول دیتا لیکن میں کسی کو بدنام کرنا نہیں چاہتا۔

مولانا نگل بکاؤلی کی تقریر سے سب متاثر ہوئے میں تو خواہ مخواہ ہی رو پڑا۔

صوفی عقل کل نے میری آنکھوں میں پانی دیکھ کر کہا۔ آپ رو کیوں رہے ہیں۔؟

میں جان بوجھ کر نہیں رو رہا ہوں۔ یہ آنسو تو خود بخود آ گئے ہیں اور ان آنسوؤں کا کیا ان بے چاروں کی گہرائی میں کون جائے گا۔ یہ تو ہنستے ہوئے بھی آنکھوں میں آ جاتے ہیں۔ ان آنسوؤں کا مفہوم کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ ان کے پیچھے جو حقیقت جلوہ گر ہوتی ہے اس تک کسی کی نظر نہیں پہنچ پاتی۔

مولانا نگل بکاؤلی بولے۔ میں تمام حاضرین سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اگر خاموش اور سنجیدہ ہو جائیں تو میں ابوالخیال فرضی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ مختصر سی تقریر فرمادیں۔ اور ہم سب کو بزبان خود یہ بتادیں کہ انہوں نے جمعیۃ الجھلا کو کیوں ختم کیا اور اس سے پہلے جو انہوں نے سماجی کام شروع کئے تھے ان سے خلاصی کیوں حاصل کرلی۔؟

حمد وثنا کے بعد میں نے تقریر شروع کی۔ بھائیوں آپ لوگ یقین کریں کہ میں تو پیدا ہی اس لئے ہوا تھا کہ قوم وملت کی خدمت کروں۔ مجھے بچپن سے خدمت خلق کا شوق تھا میں جب تین سال کا تھا تو میں اپنے محلے کی صفائی صبح شام کیا کرتا تھا۔ دراصل میں مسلمانوں کے محلے میں پلا بڑھا تھا اور مسلمان اپنے گھروں کے آگے اپنے ہی ہاتھوں سے گندگیاں پھینکا کرتے تھے اور یہ گندگیاں مسلم محلوں کی پہچان بن گئی تھیں۔ میں کوشش کرتا تھا کہ مسلمانوں کی یہ پہچان ختم ہو اور مسلمانوں کا رشتہ طہارت اور نفاست سے جڑے لیکن مجھے ناکامی ہوئی۔ دیوبند کی نگرپالیکا میں ایک کے بعد ایک مسلمان چیئرمین آتے رہے لیکن ہندوؤں کے محلے صاف ستھرے رہے اور مسلمانوں کے محلے سے گندگی ختم نہ ہوسکی۔

میری خدمت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ایک بار میں ایک ٹرین میں سفر کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ سامنے ایک صاحب کی کار خراب ہوگئی تھی وہ بے چارے کسی مادرزاد شریف انسان کی طرح تن تنہا اس کار میں دھکا لگا رہے تھے۔ میری رگوں میں جذبہ خدمت دوڑ پڑا میں نے گاڑی کی چین کھینچ دی اور میں آ کر ان کے ساتھ دھکا لگانے میں شامل ہوگیا۔ ان کی کار چل پڑی۔

لیکن میری ٹرین نکل گئی تھی اس طرح کی قربانیاں میں نے درجنوں دی ہیں اسی طرح کی قربانیوں کی وجہ سے میرے بعض دوست مجھے "فدائے قوم" کہنے لگے تھے۔ اور مجھے دیکھ کر ازراہ دیانت زندہ باد کے نعرے لگاتے تھے۔ آپ یقین کریں میں نے بالغ ہونے سے پہلے پہلے کئی کارنامے انجام دیئے، کئی بار ازراہ ضرورت بچوں کو آپس میں بھڑوایا پھر ازراہ سیاست ان میں صلح کرائی، کئی اماموں کو بدنام کیا اور کئی مؤذنوں کے خلاف جھوٹے سچے پروپیگنڈے کئے۔

یقین کریں کہ ہر برائی کے ارتکاب میں، میں اپنی نیت صاف ستھری رکھتا تھا۔ میری نیت یہ ہوتی تھی کہ لوگ میری طرف متوجہ ہوں اور میرے وجود کو محسوس کریں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ میں نے بچپن میں ایک شخص کا سر اس لئے پھوڑ دیا تھا کہ وہ میری طرف نہیں دیکھ رہا تھا جب کہ میں لہک دار طریقے سے ایک غزل سنا رہا تھا لیکن جب ان کا سر پھٹ گیا تو میں ہی اسے ہسپتال لے گیا اور میں نے ہی ان کی مرہم پٹی کرائی۔ اس طرح کی نیکیوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے بہت مانوس ہوگئے تھے اور مجھے طرح طرح کے خطابات سے نوازا کرتے تھے یقین کریں کہ میں نے کئی عشق بالغ ہونے سے بہت پہلے مختلف برادریوں کی عورتوں سے اس لئے لڑائے تاکہ مسلمانوں سے بھید بھاؤ ختم ہو اور ساری قومیں ایک دوسرے سے گلے ملنے لگیں لیکن میں اس مسئلے میں بھی ناکام رہا۔ عشق کی حد تک تو میں اپنے مقصد میں کامیاب رہا لیکن جب نکاح کی بات آئی تو مسلمانوں میں کہرام مچ گیا اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ہماری قوم گناہوں کے معاملے میں تو متحد ہوسکتی ہے لیکن اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا ہاتھ نہیں بٹا سکتی۔ چنانچہ میں نے عشق سے توبہ کرلی۔ میں نے عشق کرنا چھوڑ دیا لیکن جو عشق خود بخود ہوتے رہے میں نے ان میں خود کو غیر مکلف سمجھا۔ اور میں آخرت کے حساب وکتاب سے بے پرواہ رہا۔ میں آپ لوگوں کو بھی بتادوں کہ دوران عشق مجھے یہ اندازہ ہوا کہ اگر مسلمانوں نے نکاح کے بعد کی ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں انجام دیا ہوتا تو نہ ان کی بیویاں بھٹکتیں نہ ان کی بیٹیاں۔

بھائیوں میں نے سماج کی خدمات کے لئے کئی طرح کے ادارے کھولے میں نے شادیاں کرانے کا بھی ادارہ کھولا اس میں مجھے زبردست ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور میں لوگوں کے جھوٹ سنتے سنتے تھک گیا۔ شادی کا ادارہ کھولنے کے بعد میری مصیبت آگئی، معاشرے کے تمام عمر رسیدہ لوگ میرے گھر کے چکر کاٹنے لگے اور مجھ سے یہ فرمائش کرنے لگے کہ میں ان کا خفیہ نکاح کرادوں۔

یقین کریں کہ جن لوگوں کو میں مادرزاد شریف سمجھتا تھا اور جن کے بارے میں میرا گمان یہ تھا کہ یہ لوگ مرنے کے بعد بھی شریف ہی رہیں گے اور قبرستان کے مردوں تک میں بھی یہ محتاط رہیں گے وہ بھی شادی کے امیدوار نظر آئے۔ بعض شریف لوگ فجر سے پہلے ہی آ دھمکتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک آدھ نکاح اگر تمہاری معرفت ہوگیا تو ہمیں روحانی سکون ملے گا اور تمہیں ثواب دارین

حاصل ہوگا۔ ایسے لوگوں سے میں کہا کرتا تھا کہ کوئی وقت ہے یہ نکاح کی باتیں کرنے کا۔ دفتر دس بجے کھلے گا تب آنا۔ وہ کہا کرتے تھے فرضی بھائی اندھیرے اندھیرے اس لئے آئے ہیں تا کہ کوئی پہچان نہ لے۔ ہمیشہ سے شریف سمجھے جاتے ہیں کچھ تو خیال کرو۔ آپ یقین کریں کہ اس ادارہ کو میں نے ۶ مہینے تک چلایا اور ان چھ مہینوں میں صرف دو کنوارے لوگ از راہ ایمانداری نکاح کے لئے میرے دفتر آئے باقی ایسے ہی لوگ دوسری اور تیسری شادیوں کی فرمائش کرتے رہے جن کے ہاتھ پاؤں پوری طرح قبر میں لٹک چکے تھے۔ اس وقت مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ہماری قوم عورتوں کے معاملے میں کتنی حساس ہے اور کتنی قابل رحم ہے۔ اسی دوران تو ایک علماء بھی میرے پاس آگئے تھے۔ میں پہلے تو انہیں دیکھ کر ڈر گیا کہ شاید یہ کراماً کاتبین میں سے ہیں اور میرا نامہ اعمال اسی دنیا میں میرے ہاتھ میں تھمانے آئے ہیں لیکن جب انہوں نے ایک ٹھنڈا سا سانس لے کر کہا۔ میں صرف ایک عالم نہیں ایک عامل بھی ہوں۔ میں نے کہا۔ ماشاء اللہ آپ تو بہت صلاحیتوں کے انسان لگ رہے ہیں، میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ہمیں زنا سے بچاؤ۔ میں نے برملا کہا تھا، میں کون ہوتا ہوں تمہیں بچانے والا تم خود زنا سے بچو۔ وہ بولے تھے ہمارا نکاح کسی خوبصورت لڑکی سے کرا دو تو ہم بدکاریوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور اگر نہیں کراؤ گے اور ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس کے ذمہ دار تم ہوں گے، ہم قیامت کے دن تمہاری داڑھی پکڑ لیں گے۔ مجھے غصہ آ گیا تھا اور میں نے چیخ کر کہا تھا۔ داڑھی نے تمہارا کیا بگاڑا ہے، پکڑنا ہے تو ہمارا دامن پکڑنا۔ انہوں نے کہا تھا ہم عالم ہیں، ہم جانتے ہیں کہ مردے اپنی اپنی قبروں سے ننگے نکلیں گے کسی کے تن پر کپڑا نہیں ہوگا دامن ہم کیسے پکڑیں گے ہم تو داڑھی ہی پکڑیں گے وہ یہ کہہ کر چلتے بنے اور اس طرح کی دھمکیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہم نے شادی کرانے والا ادارہ بند کر دیا۔ کیونکہ بے چاری ایک داڑھی ہی تو ہے جو ہماری پرہیزگاری کی علامت ہے اگر اس پر لوگوں کے ہاتھ پڑ گئے تو ہمارے پاس کیا بچے گا۔؟ اس داڑھی کو بچانے کے لئے ہم نے ادارہ بند کر دیا۔

دوستو! ایک بار دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جو چھوٹے چھوٹے مدرسے قرآن و حدیث کی خدمت کر رہے ہیں ان کی مدد کریں اور پیسہ پیسہ جمع کر کے ان کو کمک پہنچائیں وہاں بھی مایوسی ملی۔ مدرسے کے ناظمین کو دیکھا ان میں جھوٹ اور نفاق اس درجہ تھا کہ اس کے تصور سے آج تک شرم آتی ہے۔ اسی دوران ایک مدرسے کے مہتمم سے ملاقات ہوئی تو ان کو رنگے ہاتھوں ہم نے اس طرح پکڑا کہ وہ محلے کے ایک درجن بچوں کے گلے میں تختی لٹکا کر فوٹو لے رہے تھے اور تختی پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

میرا نام چھمن ہے، میں یتیم ہوں۔

میں نے مہتمم صاحب سے پوچھا کہ اس سے کیا ہوگا۔ انہوں نے عالمانہ انداز میں فرمایا کہ ان تصویروں کو لندن اور امریکہ بھیجیں گے اور مدرسے کے لئے چندہ کریں گے۔ اس وقت میں تے ایک بچے کو پہچان لیا وہ منشی فخر امین کا بیٹا تھا۔ میں نے مہتمم صاحب سے عرض کیا اس بچے کے ماں باپ تو زندہ ہیں، یہ یتیم کہاں ہے۔؟

مہتمم صاحب نے فرمایا کہ جن بچوں کے ماں باپ مرجاتے ہیں وہ بچے چھوٹے یتیم ہوتے ہیں اور جو بچے اپنے ماں باپ کی زندگی میں یتیم ہو جاتے ہیں وہ بڑے یتیم ہوتے ہیں اور ان ہی کو یتیم ویسیر کہا جاتا ہے اور تم نہیں سمجھو گے تم تو بس اذان بت کدہ لکھ سکتے ہو۔

اگر ہم اس طرح کے جھوٹ نہ بولیں تو قوم ہمیں چندہ نہیں دے گی۔ یہ قوم سچ بولنے پر ساتھ نہیں دیتی یہ تو جھوٹ بولنے ہی پر مدد کرتی ہے۔ یقین نہ آئے تو سچ بول کر دیکھ لو ساری دنیا تھو تھو کرے گی اور تمہارے کپڑے پھاڑ دے گی اور جھوٹ بولو گے تو جے جے ہوگی زندہ باد کے نعرے لگیں گے۔ یہ تو قوم مسلم بے وقوف ہے اس کو صرف حماقتوں سے فتح کیا جا سکتا ہے اس کو عقل و علم سے پھنسانا چاہو گے تو خود ہی پھنس کر رہ جاؤ گے اور قوم کسی دوسرے شکاری کے کانٹے میں پھنس جائے گی۔

اور دوستو میں نے اندازہ کیا کہ حضرت مہتمم صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا وہ صوفی صد درست تھا، مسجد سے لے کر مدرسے تک، گھر سے لے کر بازار تک، چپراسی سے لے کر مہتمم تک اور مرید سے لے کر پیر تک وہ ہی لوگ سرخ رو تھے جو جھوٹ بول رہے تھے اور جو عیاری اور مکاری کا مظاہرہ کر رہے تھے اور جو لوگ سچ بولنے والے تھے۔ جو لوگ دیانت پر یقین رکھنے والے تھے ان کی تعداد حسینی لشکر کی طرح ۷۲ سے زیادہ نہیں تھی۔ اس طرح کے مناظر دیکھنے کے بعد میں نے ادارے کھولنے سے توبہ کر لی تھی لیکن چند دوستوں کے مشورے پر جمعیۃ الجہلا قائم کی لیکن مجھے اندازہ ہوا کہ اس کی ضرورت ہی کیا ہے جو کام جہلا سے لینا چاہ رہے تھے وہ کام تو علماء کر رہے ہیں۔ پھر جمعیۃ الجہلا قائم کرنے کا فائدہ کیا ہے۔ چنانچہ میں نے جمعیۃ الجہلا کو ختم کر دیا۔ اب میں حج کر چکا ہوں اور کسی برائی میں پھنسنا نہیں چاہتا لیکن آپ جیسے دوستوں نے کسی کام پر لگا دیا تو یقین کریں کہ میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الف سے ی تک اور چھوٹوں سے بڑوں تک جب برائیوں کا ایک سلسلہ چل رہا ہے تو اس وقت جلتی پر تیل چھڑکنے کے بجائے ہم برائیوں کی اس آگ کو بجھائیں۔ اگر ہم بھی ان ہی لوگوں میں شامل ہو گئے اور ہم نے بھی نفاق، جھوٹ اور عیاری و مکاری کو فروغ دینا شروع کر دیا تو پھر بت کدوں میں اذان کون دے گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

❁❁❁❁

ایک غیر سیاسی تنظیم

عالمی روحانی تحریک

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

مقاصد

* خدمتِ خلق * تبلیغ دین * پیامِ محبت * پیغام انسانیت * اصلاحی پروگرام

* اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اس تحریک کے ممبر بن سکتے ہیں۔

* ممبری فیس صرف دس روپے اور ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائز، دس روپے کی مالیت کا ممبری کارڈ آپ کو روانہ کیا جائے گا۔ دس روپے اور فوٹو رجسٹری ڈاک سے روانہ کریں۔

* اگر آپ خدمتِ خلق، تبلیغ دین، محبت و انسانیت اور اصلاح و تطہیر میں دلچسپی رکھتے ہوں تو "روحانی تحریک" کے ممبر بنئے اور نفرت، وحشت سے بھری اس دنیا کو ہمارے ساتھ مل کر محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیجئے۔

* ہر ممبر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ روزانہ کسی ایک انسان کی کچھ نہ کچھ مدد کرے یا کسی نہ کسی دشمن کو کوئی نہ کوئی نصیحت کرے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل کیپٹل انگلش میں اور اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔

اعلان عام

مرکزی دفتر عالمی روحانی تحریک

محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور یوپی

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

شاہ جنات کے دربار میں جانوروں کے خلاف انسانوں کا استغاثہ

قسط نمبر:۳

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

حیوان وانسان کے مقدمہ کے لئے شاہ جنات کا جنات کی طرف متوجہ ہونا

بادشاہ نے انسان وحیوان دونوں کی بات سننے کے بعد اعلان عام کیا کہ جنات میں سے جو قاضی، مولوی، مفتی ہوں وہ سب کے سب دربار میں حاضر ہوں چنانچہ سب حکم پاتے ہی شاہ کے دربار میں حاضر ہوگئے۔ تب شاہ جنات نے انسانوں سے کہا۔

جانوروں نے تمہارے ظلم وستم اور زور زبردستی کی شکایت کی ہے تم اپنی صفائی میں کیا کہتے ہو۔؟

یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے تسلیمات بجا کر عرض کیا۔ اے جہاں پناہ یہ سب جانور ہمارے غلام ہیں اور ہم ان کے مالک ہیں اور ہمیں حق ہے کہ ہم ان پر بلا روک ٹوک حکومت کریں اور ان جانوروں سے ہم جو چاہیں خدمت لیں۔ ان میں سے جو ہمارا مطیع ہوگا وہ مقبول خدا ہوگا اور اس نے ہمارے حکم سے منہ موڑا اس نے خدا کے حکم سے روگردانی کی۔

بادشاہ نے کہا، میں تمہاری بات اس وقت تک تسلیم نہیں کرسکتا جب تک تم کوئی دلیل نہیں دوگے، تم یہ کس طرح ثابت کرسکتے ہو کہ یہ جانور تمہارے مملوک ہیں اور تم ان کے مالک ہو۔

ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا۔ بہت سے دلائل عقلی اور نقلی ہمارے پاس موجود ہیں۔

بادشاہ نے کہا کہ تم اپنے دلائل پیش کرو۔

انسانوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ قرآن کے بعد حدیث کا سب سے بڑا مقام ہے اور رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت بتایا گیا ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ مَنْ یُّطِیْعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الدُّنْیَا خُلِقَت لَکُمْ بے شک یہ تمام دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے، دنیا کا لفظ بول آخری نبی نے یہ فرمادیا ہے کہ دنیا اور اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ سب تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے جو کچھ اس میں ستارے، چاند، سورج، زمین، آسمان اور تمام جانور آجاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے اور سمجھنے کا حق حاصل ہے کہ انسان کا مقام بلند ہے، یہ کائنات انسانوں کی وجہ سے بنی ہے اور اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے اور انسانوں کو وہ خصوصیات بخشی گئی ہیں جو کسی مخلوق میں نہیں ہیں۔ یہ جانور انسانوں کے سامنے زیرو کے برابر ہیں۔

بادشاہ نے کہا۔ انسانوں کی خصوصیات پر ذرا روشنی ڈالیں۔

وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری صورتوں کو کس درجہ پاکیزہ اور پرکشش بنایا ہے۔ ہمارے اعضاء معتدل بنائے گئے اور ہماری شکلوں کو عجیب طرح کی خوبصورتی عطا کی گئی۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ تمہاری صورتیں بنائی گئیں اور خوبصورتی کے ساتھ تمہاری صورتیں بنائی گئیں اور نہ صرف یہ کہ ہماری شکلوں کو دوسری مخلوقات سے ممتاز رکھا بلکہ ہمیں قوت گویائی بھی عطا کی گئی، ہمیں قوت بیان دے کر خالق کائنات نے اس پر فخر کیا اور فرمایا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَان یعنی انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بیان کی قوت سے سرفراز کیا گیا۔ یہ خوبیاں ہمارے سوا کسی اور مخلوق میں موجود نہیں ہیں اسی لئے تمام مخلوقات کے مقابلے میں ہم اعلیٰ واشرف ہیں۔ ہم اس زمین پر اللہ کے نمائندے اور خلیفہ کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ خود اللہ نے فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ میں نے زمین پر ایک خلیفہ بنایا ہے۔ جب ہم انسان اللہ کے نمائندے اور خلیفہ ہیں تو ہم ہیں اس دنیا کے اصل وارث ہیں اور یہ تمام جانور ہمارے ماتحت ہیں اور ہمارے غلام ہیں۔

بادشاہ نے جانوروں سے پوچھا۔ اب تم کیا کہتے ہو۔

جانوروں میں سے ایک نے کہا۔ ان دلیلوں سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ انسانوں کا اشرف المخلوقات ہونا ہمیں بھی تسلیم ہے اور یہ بات ہم بھی جانتے ہیں کہ ظاہری حسن وکشش دوسری مخلوقات کے مقابلے میں انسانوں کو زیادہ عطا کی گئی ہے لیکن ان تمام حقائق سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ ان خوبیوں کی وجہ سے ہم انسانوں کے غلام محض ہیں۔ بے شک اللہ حکیم ہے اور اس نے اپنی حکمت سے ان انسانوں کو بہتر صورت اور بہتر قد وقامت عطا کی ہے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ عمدہ صورت اور بہتر قد وقامت کی وجہ سے ہمیں ذلیل وخوار سمجھا جائے اور ہم پر ظلم توڑے جائیں۔

اسی وقت ایک دوسرے جانور نے کھڑے ہو کر کہا۔ بے شک انسانوں کو اللہ نے پیدا کیا لیکن ہمیں بھی اللہ ہی نے پیدا کیا، ہمارا اور انسانوں کا خالق اللہ ہے۔ جب ہم دونوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہے تو ہم حقیر کیونکر ہو سکتے ہیں یہ تو اس کی حکمت اور مصلحت تھی کہ اس نے انسانوں کو دوسری طرح کا وجود بخشا اور ہمیں دوسری طرح کا لیکن وجود مختلف ہونے کی وجہ سے ہمیں ذلیل سمجھنا اور خود کو معزز گرداننا درست نہیں ہے۔

صورتوں اور قدوں کے اختلاف کی بحث

ایک گھوڑے نے کہا۔ اللہ نے جس گھڑی انسان کو پیدا کیا وہ عریاں تھا اور اس کے بدن پر کچھ نہیں تھا کہ سردی اور گرمی سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ اس وقت انسان پھل کھاتے تھے اور درختوں کے پتوں سے اپنے بدن کو ڈھانپتے تھے اس لئے بھی ان کے بدن کو سیدھا اور کھڑا بنایا گیا تاکہ انہیں پھل اور پتے توڑنے میں آسانی رہے اور چونکہ ہماری غذا گھاس ہے اس لئے ہمارے بدن کو ٹیڑھا اور جھکا ہوا بنایا گیا تاکہ ہم آسانی کے ساتھ اپنی غذا تک پہنچ سکیں اور ہمیں گھاس چرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

بادشاہ نے کہا۔ تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن اللہ نے اپنی آخری کتاب میں یہ جو فرمایا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی انسانوں کو سڈول جسم کے ساتھ بنایا گیا۔ اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

گھوڑے نے عرض کیا، جہاں پناہ کلام ربانی میں ظاہری معنوی کے سوا بہت سی تاویلوں کی گنجائش ہے ہر بات کی ایک گہرائی ہے اور اس گہرائی کو صرف علماء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ کے اشارہ کرنے پر ایک دانش مند قسم کے انسان نے کھڑے ہو کر اس آیت کی تشریح اس طرح کی کہ جس اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا اس وقت جو ساعت تھی وہ بہت نیک تھی، ستارے اس وقت اپنے گھر میں جلوہ گر تھے اور تمام ستارے اس وقت سعادت کی بارشیں برسا رہے تھے، بہت ہی مبارک گھڑی تھی اس لئے اس وقت اللہ نے اپنی مرضی اور اختیار سے انسان کی تخلیق کی اور عمدہ پیمانے پر اس کو بنایا چنانچہ ساعت کے سعید ہونے کی وجہ سے انسان کی قد وقامت بہت عمدہ طریقے سے ہو گئی اور انسان کے وجود میں کوئی نقص باقی نہیں رہا۔ اس دانش مند انسان نے کہا۔ اسی طرح کی ایک آیت اور بھی ہے۔ فَعَدَ لَکَ فِیْ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ۔ یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لمبا بنایا نہ بہت ٹھگنا۔

بادشاہ نے کہا کہ یہ قد وقامت کا اعتدال اور تناسب اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان کی فضیلت اور عظمت مسلم ہے۔

حیوانوں نے کہا۔ ہمارا بھی یہی حال ہے ہم کو بھی ہماری بساط کے مطابق اعتدال کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اور ہمیں بھی اتنے ہی اعضاء عطا کئے گئے ہیں جتنے انسانوں عطا کئے گئے ہیں۔ ہمیں بھی دو آنکھیں، دو کان ناک کے دو نتھنے، ایک پیشانی ایک دل، ایک جگر دیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم اعضاء کے حساب سے انسانوں کی برابری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

انسانوں نے کہا کہ تمہارے اعضاء کو معتدل کہنا اور مناسب سمجھنا کیسے درست ہوگا تمہاری صورتیں تو بے حد مکروہ ہیں، تمہارے قد انتہائی بھونڈے ہیں اور تمہارے ہاتھ پاؤں حد سے زیادہ بدنما اور بھدے ہیں تم میں سے ایک اونٹ ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کی قد وقامت بے تکی ہے اس کی گردن حد سے زیادہ لمبی ہے اور دم ایک دم چھوٹی ہے اور اس کا منہ انتہائی ناپسندیدہ ہے اس کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور ہمارے بچے تک اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کی چال بھی انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ وہ چلتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کود رہا ہو دوسرے تم میں سے ایک ہاتھی ہے یہ بھی ڈیل ڈول کے اعتبار سے بے تکا ہے یہ حد سے زیادہ بڑا اور وزنی ہے اس کے کان حد سے زیادہ بڑے اور مکروہ ہیں اور اس کے دو دانت آگے کو نکلے رہتے ہیں جو اس کی بدصورتی میں اور اضافہ کر دیتے ہیں، اتنے بڑے جسم پر اس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہیں جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی ہے اسی طرح بھینس اور بیلوں کو دیکھئے ان کا حال بھی یہی ہے کہ ان کی دُمیں بے حد بڑی، سینگ کافی موٹے اور بدنما، اوپر کے دانت غائب۔ دُنبے کے سینگ بڑے، چوتڑ موٹے، دم چھوٹی، بکرے کی داڑھی بڑی اور چوتڑ ندارد، خرگوش کا قد مختصر اور کان انتہائی طویل بالکل اسی طرح بہت سے چرندے اور پرندے ایسے ہیں کہ ان کا قد وقامت بے موقع محسوس ہوتا ہے۔ ان کے ایک عضو کو دوسرے عضو سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔

یہ سن کر ایک حیوان کھڑے ہو کر بولا۔ افسوس کہ تم نے صفت الٰہی کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔ ہمیں بھی خدا نے پیدا کیا ہے ہم خود بخود پیدا نہیں ہو گئے۔ اور خدا نے جو اعضاء ہمارے لئے مناسب سمجھے وہ ہمیں دیئے۔ ہمارے اعضاء کو عیب والا سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم خدا کی صفت کو عیب دار ثابت کر رہے ہو اور خدا کی قدرت کا مذاق اڑا رہے ہو۔ یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر

کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خوبصورتی الگ چیز ہے اور حاکمیت الگ۔ خود کو خوبصورت سمجھنا اور خوبصورتی کی وجہ سے خود کو حاکم اور ہم جانوروں کو محکوم سمجھنا ایک طرح کی دھاندلی ہے اور ہم اس دھاندلی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

بادشاہ بولا۔ تم سب جانور ایک بات یاد رکھو۔ بحث کرو تو ایک حد میں رہو اور غیر معیاری الفاظ استعمال مت کرو اس سے بات خراب ہوگی۔

اسی وقت ایک جانور کھڑے ہو کر بولا۔ ہمارے ساتھی جو کچھ غلط کہا ہے اس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ اور بادشاہ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ انسانوں سے کوئی ایسی دلیل طلب کریں جس سے ان کا حاکم ہونا اور ہمارا محکوم ہونا ثابت ہو۔ محض خوبصورتی اور اعضاء کے اعتدال کی وجہ سے وہ ہمارے حاکم نہیں ہو سکتے اور محض بدصورتی اور غیر مناسب اعضاء کی وجہ سے ہم جانور انسان کے غلام اور محکوم نہیں بن سکتے۔ (باقی آئندہ)

ایک ضروری اعلان

تمام تاجران کتب اور عوام سے یہ التماس ہے کہ وہ

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی

مطبوعات دہلی میں

رضوان بکڈپو

دکان نمبر: ۴۲۱۰ اردو بازار نزد جامع مسجد سے خریدیں

اور کتاب خریدنے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیں کہ وہ مکتبہ روحانی دیوبند کی مطبوعہ ہے یا نہیں۔

:اعلان کنندہ:

مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند، یوپی

فون نمبر: ۲۲۴۵۵-۰۱۳۳۶

کلونجی آئل

طب نبویؐ کی اہم ترین یادگار

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے

اور آج یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ کلونجی کا تیل بے خوابی، دردِ سر، دردِ کان، خشکی اور گنج پن، امراضِ جلد، دردِ دانت، سانس کی نالیوں کے ورم، خرابی خون، پھوڑے، پھنسی، کیل، مہاسے، دردِ گٹھیا، پتھری، مثانہ کی جلن، دردِ شکم، دمہ، السر، کینسر، سستی اور تھکان وغیرہ جیسے موذی امراض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

کلونجی کا تیل دوا بھی ہے اور غذا بھی

ہزاروں لوگوں کی فرمائش پر ہاشمی روحانی مرکز نے طب نبوی کی اشاعت عام کا بیڑہ اٹھایا ہے، کلونجی کا تیل اسی اقدام کی پہلی کڑی ہے، آپ کسی بھی مرض کا شکار ہوں "کلونجی آئل" کا استعمال کریں اور اپنی آنکھوں سے قدرت کا کرشمہ اور سرکار دوعالم ﷺ کے قول کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔

وزن: پچاس M.L. قیمت: -/70 (علاوہ محصولڈاک)

ہمارا پتہ:

ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

قسط نمبر:۸۱

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ابلیکا کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن خاموش رہی اس لئے کہ جہاں چنگاریوں کی صورت دونوں بدروحیں اپنی موجودگی کا پتہ دے رہی تھیں وہاں عزازیل اپنے ساتھیوں اور عارب، بیوسا اور بنیطہ کے ساتھ نمودار ہوا وہ بڑی خونخواری اور طنزیہ انداز میں حصار کے اندر کھڑے یوناف کی طرف دیکھ رہے تھے۔

عزازیل نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی کراہیت بھری آواز میں کہا۔ "اے نیکی و خیر، ثواب اور خوبی و بھلائی کے مبلغ! دیکھ آج تو یوں ہمارے چنگل میں آن گرا ہے جیسے کوئی درندہ کسی جال میں پھنس کر بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے۔ اب تیرا انجام ہماری مرضی کے مطابق ہوگا تیرا ہم سے بچ کر بھاگ نکلنا نہ اب صرف مشکل ہے بلکہ میں نے اسے ایک طرح ناممکن بنا دیا ہے اب تم زمین کے کسی بھی حصے میں چلے جاؤ ہم تمہارا تعاقب کر کے تجھے جہنمی شراروں میں بدل کر رکھ دیں گے اور اے کارِ خیر کو فروغ دینے والے! یہ بھی سن رکھ کہ تو نے اپنے اردگرد یہ جو حصار کھینچ رکھے ہیں اور جن سے باہر تو نے ہمیں اور میری گرفت میں آئی ہوئی روحوں کو روک رکھا ہے انہیں میں ایک ایک کر کے توڑ دوں گا اور پھر میرے اشاروں پر کام کرنے والی روحیں تجھ پر جھپٹیں گی جس طرح بھوکے کرگس کسی مردار کی طرف لپکتے ہیں۔ اے نیکی کے مبلغ! میں نے اپنے حواریوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ ممی کو بھی تمہارے خلاف حرکت میں لائیں وہ بھی تھوڑی دیر تک یہاں نمودار ہونے والی ہے۔"

یوناف کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ "اے مفسد و منحوس و بدگفت اور بدخور معلون یہ تیرا وہم اور غلط فہمی ہے کہ تو میرے کھینچے ہوئے حصاروں کو توڑ کر میرا انجام عبرت خیز کر کے رکھ دے گا۔ اے بدی کے گماشتے! میں ایک مواحد انسان ہوں اپنے رب کو ایک جان کر اسی کی عبادت کرتا ہوں اور اسے ہی اپنا کارساز جان کر اس سے مدد طلب کرتا ہوں میں نیکی کے کام کا فروغ کرتا ہوں تیری طرح زمین کے اندر بدی گناہ اور فساد کا کام نہیں کرتا۔ اے اپنی آگ کی پیدائش پر فخر کرنے والے سن رکھ میرا رب تیرے مقابلے میں مجھے بے یار و مددگار نہ چھوڑے گا یہ میرا ایمان ہے اور مجھے امید ہے کہ میں تیری جمع کردہ ان ساری قوتوں سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اے عزازیل! رہا تمہارا یہ دعویٰ کہ تم میرے ان حصاروں کو توڑ کر مجھ تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ذرا ان حصاروں کو توڑ کر مجھ تک پہنچنے کی کوشش تو کر۔"

یوناف اچانک خاموش ہو گیا تھا کیونکہ اسی وقت اہرام کے اندر سے وہ خونخوار ممی ظاہر ہوئی وہ یوں نکلی تھی جیسے کوئی خونخوار درندہ آہنی پنجرہ کھل جانے سے ہولناکی کا اظہار کرتے ہوئے باہر آ جائے۔ وہ حصار کے باہر عزازیل کے قریب آ کھڑی ہوئی اور بڑے انتقامی اور انتہائی ہیبت ناک انداز میں یوناف کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

عزازیل حرکت میں آیا اپنا کوئی عمل اس نے کیا اور یوناف کے سب سے باہر والے حصار کو ختم کر کے رکھ دیا۔ آخری حصار کے خاتمے کے ساتھ ہی عزازیل اس کے ساتھی دونوں بدروحیں ممی اور عارب، بیوسا اور بنیطہ بھی آگے بڑھ کر اگلے حصار کے قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔ یوناف بھی حرکت میں آیا۔ اس نے اپنے پہلے حصار کے اوپر اپنی تلوار لہرائی تو سارے بدکتے بل کھاتے اور چلاتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے۔

یوناف نے اپنی تلوار فضا میں بلند کرتے ہوئے عزازیل کی طرف دیکھا اور پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے طنزاً کہا۔ اے عزازیل تیرا حصار توڑ کر آگے بڑھنا اور پھر میرا دوبارہ حصار کو قائم کرنے کا عمل تمہیں کیسا لگا۔"

یوناف کی اس طنزیہ گفتگو پر عزازیل ایک طرح سے کھول کر رہ گیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا یوناف پھر حرکت میں آیا، اب وہ اپنی تلوار لہراتے ہوئے عزازیل کی طرف بڑھا اور اپنے آخری حصار کے باہر ایک نیم سا دائرہ ایسا کھینچا کہ اس نیم دائرے کے دونوں سرے آخری حصار کو چھو رہے تھے سو عزازیل ممی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس نیم دائرے کے سامنے سے بھی پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس طرح یوناف اپنی تلوار سے اپنے ساتھیوں کے علاوہ ممی اور بدروحوں کے ساتھ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ یوناف انہیں زوسر کے اہرام سے ذرا فاصلے پر لے آیا۔

ابلیکا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے میرے حبیب! تم دائرے پر دائرہ بناتے ہوئے کدھر کا رخ کر رہے ہو اگر تمہارا مقصد آگے بڑھتے ہوئے ممفس شہر یا دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں داخل ہونا ہے تو میرے خیال میں یہ بہت بہتر اور احسن قدم ہے اس طرح ممفس شہر

یاشوطار محل میں ہم ان قوتوں سے بہتر طور پر نمٹ سکیں گے۔؟"

یوناف نے جواب دیا۔ "اے اہلیکا میں یہ جو دائرے پر دائرہ بناتے ہوئے آگے بڑھا ہوں اس سے میرا مقصد ممفس شہر یاشوطار کے محل میں جانا نہیں میں نے دل ہی دل میں اپنے رب سے ایک عہد کیا ہے اور اسی عہد کے مطابق حرکت میں آؤں گا تم ایک تماشائی کی حیثیت سے یہ دیکھتی رہو کہ میں کیسے ان کے چنگل سے بچ نکلتا ہوں اس موقع پر اگر ہم ممفس شہر یاشوطار محل کا رخ کریں تو یہ ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اس لئے ابھی میرے ذہن میں کوئی ایسا طریقہ کار نہیں ہے جسے اپنا کر ممفس شہر یاشوطار محل کے اندر میں ان سے گلوخلاصی حاصل کرسکوں گا۔ میں ایک ایسی جگہ کا رخ کررہا ہوں جہاں نہ ہی عزازیل اور نہ ہی اس کی دیگر بدی کی قوتیں داخل ہوسکتی ہیں۔ اس مقام پر قیام کر کے اور پرسکون ہوکر ان سے نمٹنے کا کوئی طریقہ کار وضع کروں گا۔"

اہلیکا نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اے میرے حبیب! تم جو بھی طریقہ کار اپناؤ میں ہر صورت میں تمہارا ساتھ دوں گی۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے اہلیکا یہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ جو چاہے حربہ استعمال کرے میں ہر صورت میں ان سے اپنا اور تمہارا دفاع کروں گا۔"

یوناف خاموش ہوا تو حصار کے باہر کھڑے عزازیل نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "نیکی کے گماشتے میں جانتا ہوں تو اپنی گرفت میں رہنے والی اہلیکا سے کیا گفتگو کررہا ہے پر یاد رکھ تیرا یہاں سے بچ نکلنا ممکن نہیں ہے اور اگر تو کوئی طریقہ استعمال کرکے یہاں سے باہر نکلنے میں کامیاب بھی ہوجائے تب بھی یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھ کہ میں اپنی ان قوتوں کے ساتھ بھرپور طور پر تیرا تعاقب کروں گا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کے اندر کسی بھی مقام پر تو میرے اور میرے ان ساتھیوں کی بدی اور فساد سے اپنے آپ کو اس اہلیکا کو بچا نہ سکے گا! یہ میرا پختہ عزم ہے کہ میں ہر صورت میں تم دونوں کو اپنے سامنے زیر کرکے رکھوں گا چاہے تم دونوں زمین کے پاتال میں ہی کیوں نہ اتر جاؤ میں تمہیں وہاں سے بھی نکال کر باہر کروں گا۔ غرض اے یوناف! سن رکھو تمہارے لئے روئے زمین پر کوئی بھی ایسی جگہ نہیں جہاں تم اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کرسکو۔"

عزازیل کی اس لاف زنی پر یوناف نے انتہائی غصے اور غضب میں کہا۔ "اے عزازیل! اے میرے خداوند کی لعنت بھیجے ہوئے مردود تو جھوٹ بولتا ہے بکواس کرتا ہے تو جانتا ہے کہ اللہ کے بندوں پر تیرا بس نہیں چلتا اور یہ بات بھی تیرے ذہن میں محفوظ ہوگی کہ جب تو نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کردیا تھا اور تو عزازیل سے ابلیس ہوگیا تھا اس وقت تو نے خداوند سے مہلت مانگی تھی پس جس وقت خداوند کریم سے تمہیں مہلت عطا ہوئی تھی اس روز ہی تم پر یہ بات واضح کردی گئی تھی کہ تمہارا بس صرف ان لوگوں پر چلے گا جو گمراہی کی طرف مائل ہوں گے تم کسی کو زبردستی گناہ پر مائل نہ کرسکو گے بلکہ اس کیلئے تم گناہوں میں جذب و کشش پیدا کرکے اپنا کام نکالو گے اور خداوند کریم کی طرف سے اس موقع پر تم پر یہ بھی تنبیہ کردی گئی تھی کہ میرا خداوند جہنم کو تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری اتباع کریں گے بھر دے گا اور تم پر یہ بات بھی واضح کردی گئی تھی کہ وہ اللہ کے بندے جو اپنی اطاعت اور بندگی کو اپنے رب کے لئے خاص کردیتے ہیں ان پر بھی تیرا بس نہ چلے گا۔ پس اے عزازیل میں چند لمحوں میں یہ بات ثابت کرنے والا ہوں کہ میں اس کا سہارا لوں گا جس پر تو اور تیری یہ ساری ہی بدی کی قوتیں مایوس ہوکر رہ جائیں گی۔"

عزازیل نے برہم ہوکر کہا۔ "اگر میں جھوٹ بولتا ہوں اور بکواس کرتا ہوں تو اے یوناف تم بھی بکواس کرتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو اگر تم ایسا دعویٰ کرتے ہو تو اس حصار سے نکل کر اس مقام کا رخ کرو جہاں پر تم اپنے آپ کو اور اہلیکا کو مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے محفوظ کرسکتے ہو۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے بچ نکلتے ہو اور محفوظ رہتے ہو اور کیسے خداوند تمہاری مدد اور اعانت کرتا ہے۔"

یوناف نے چیلنج دیتی ہوئی نگاہوں سے عزازیل کی طرف دیکھا اور کہا۔ "اے عزازیل مجھے یہاں سے نکل کر اس مقام کی طرف جانا ہی ہوگا جہاں تیری پھیلائی ہوئی بدی اور فساد سے محفوظ رہ سکوں اور ثابت کرسکوں کہ تیرے سارے گمان کھوکھلے اور سارے دعوے جھوٹے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے بڑی تیزی کے ساتھ فضاؤں کے اندر اپنی تلوار لہرانی شروع کردی اور نیم دائرے پر دائرہ بناتے ہوئے تیزی کے ساتھ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے ہٹاتا چلا گیا اور پھر وہ اچانک ہی اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کرتا ہوا وہاں سے غائب ہوگیا۔

یوناف کے یوں غائب ہونے پر عزازیل نے چلاتے ہوئے کہا۔ "اے میرے حواریو! تم اس ممی کو زوسر کے اہرام کے اندر لے جاؤ اور وہیں میری واپسی کا انتظار کرو میں اپنے ساتھیوں کے علاوہ ان دو بدروحوں اور عارب بیوسا اور صیطہ کے ساتھ یوناف کا تعاقب کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ اور اہلیکا کیسے مجھ سے بچ نکلتے ہیں اور کس مقام پر جاکر وہ میری قہرمانیت اور میرے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔"

عزازیل کے حکم پر اس کے کارکن ممی کو زوسر کے اہرام کے اندر لے گئے جب کہ خود عزازیل ان دو بدروحوں کے علاوہ اپنے ساتھیوں اور عارب، بیوسا اور صیطہ کے ہمراہ یوناف کا تعاقب کرنے لگا۔

عزازیل نے چلاّ چلاّ کر اس کے پیچھے سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے نیکی وخیر کی تبلیغ کرنے والے! قسم مجھے اپنی ذات کی میں تجھے تقدیر کے بدترین عذاب میں مبتلا کر کے رہوں گا میرے آگے آگے بھاگنے والے قرطاس وقت پر تیرے لئے میں ذلت اور پستی ہی رقم کروں گا اور تیری لوح ذہن پر میں لہو کی جوالا اور خون کی ہولناک داستانیں تحریر کردوں گا مجھ سے بھاگ کر تو جس نادیدہ سفر پر روانہ ہوا ہے اس سفر کی رحم ناآشنا تنہائیاں یقیناً تجھے آہوں کی ذلت اور آغوش اجل کے بھیانک پن سے روشناس کر کے رکھ دیں گی۔

یوناف نے عزازیل کی اس متکبرانہ گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور بدستور آگے بڑھتا رہا۔ مصر کی سرزمین سے اس کا رخ دشت حجاز کی طرف تھا وہ مکہ شہر کا رخ کر رہا تھا اور پھر عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ حرم کعبہ میں داخل ہوگیا جب کہ عزازیل کعبہ سے ذرا وہ فاصلہ پر رک گیا اپنے ساتھیوں کو بھی اس نے رک جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔

عارب نے عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے آقا! ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے یوناف وہ سامنے والے چھوٹے سے گھر میں داخل ہوگیا ہے۔ کیا ہمیں بھی وہاں داخل ہو کر اس پر قابو نہ پالینا چاہئے۔"

عزازیل نے انتہائی دکھ اور اداسی سے کہا۔ "اے عارب! جیسا تم سوچتے ہو ایسا ممکن نہیں ہے وہ سامنے والا چھوٹا سا گھر کعبہ ہے اور یہ خداوند کا گھر ہے میرے سمیت تم میں سے جو بھی یوناف کے تعاقب میں اس گھر میں داخل ہوگا یاد رکھو وہ فنا ہو کر رہ جائے گا اس لئے کہ یہ گھر نیکی خیر اور فلاح کا منبع اور سرچشمہ ہے میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ کوئی بھی آگے بڑھ کر اس گھر میں داخل نہ ہو ورنہ تم لوگ جھلستی آگ جیسے عذاب میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاؤ گے۔"

عارب نے حیرت سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے آقا تو کیا اس گھر میں یوناف اور ابلیکا کو اس کے حال پر چھوڑ کر ہم ناکام و نامراد واپس لوٹ جائیں۔"

عزازیل نے اسے ڈھارس دیتے ہوئے کہا۔ "نہیں عارب ایسا نہیں ہے۔ ہم یہیں رک کر یوناف کا انتظار کریں گے۔ آخر وہ کب تک اس گھر کے اندر بھوکا اور پیاسا رہ سکتا ہے۔ ایک یا دو دن بعد اسے وہاں سے نکلنا ہی ہوگا اور جب وہ یہاں سے نکلے گا تو ہم اس کے تعاقب میں لگ جائیں گے پھر میں دیکھوں گا کہ اس گھر کے علاوہ روئے زمین پر کس جگہ محفوظ و مامون رہ سکتا ہے۔"

عزازیل ذرا رکا پھر وہ انتہائی دکھ اور افسوس سے اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔ "اے میرے عزیزو یوناف واقعی مجھے جُل دینے میں کامیاب رہا اس نے زوسر کے اہرام کے پاس مجھے چیلنج دیا تھا کہ وہ نہ صرف میری گرفت سے بھاگ نکلے گا بلکہ میرے مقابلہ پر کوئی محفوظ مقام بھی تلاش کر لے گا پس میرے عزیزو! اس پہلے مرحلے میں ہمارے مقابلے میں یوناف یقیناً فوزمند اور کامیاب رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ نہ صرف ہماری گرفت سے بھاگ نکلا ہے بلکہ خداوند کے گھر میں پناہ لے کر اس نے ہمارے سارے ارادوں کو ناکام بنا دیا ہے۔"

بیوسا نے عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے آقا! کیا آپ بھی اس سامنے والے مکان میں داخل نہیں ہوسکتے جسے آپ نے خداوند کا گھر کہا ہے۔"

عزازیل نے بڑی نرمی اور شفقت سے کہا۔ "ہاں میری عزیزہ میں بھی خداوند کے اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔"

بیوسا نے پھر پوچھا۔ "اور یہ جو دو خبیث روحیں جو اس وقت آپ کی گرفت میں ہیں کیا یہ بھی آگے بڑھ کر اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتیں۔؟"

عزازیل نے پھر اسی لہجے میں کہا۔ "اے میری عزیزہ! یہ دونوں خبیث روحیں بھی اس گھر میں کسی صورت داخل نہیں ہوسکتیں لہٰذا ہم یوناف پر اس وقت تک کوئی عذاب طاری نہیں کر سکتے جب تک یہ اس گھر سے باہر نہیں نکلتا اس لئے میں تم سے یہی کہوں گا کہ آؤ کعبہ سے ذرا ہٹ کر یہاں بیٹھ جاتے ہیں اور یوناف کے وہاں سے نکلنے کا انتظار کرتے ہیں۔"

عزازیل کے کہنے پر اس کے سارے ساتھی وہاں رک کر یوناف کا کعبہ سے نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔

اُدھر حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہی یوناف نے مڑ کر عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف بھی نہ دیکھا بلکہ وہ وہاں سجدے میں گر گیا اور گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگ رہا تھا۔

"اے میرے اللہ! اے میرے رب، اے واحد وقہار! میں ابلیس اور اس کے گماشتوں سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے میرے معبود! عزازیل بدی کے سیل موت کی تاریکی اور شدید ذلت جیسی نفرت کے ساتھ میرے درپے ہے اے میرے کارساز تو دلوں کا مرہم اور حوصلہ ہے تو مجھے ابلیس کے مرگ وحیات کے کھیل پر اس کی ذلت وپستی کی پکار سے محفوظ رکھ۔ اے میرے رحمٰن! ابلیس اپنے عصیاں کے طوفان اور اپنی ساری عشرتوں اور نخوتوں کے ساتھ میرے تعاقب میں ہے وہ انسانیت کی عریانی، اجالوں کے زمزموں اور نیکی وخیر کے زوال کا خواہش مند ہے۔

"اے رب کعبہ تو جزا وسزا کا مالک ہے تو قطرہ قطرہ میرے دل کی لوح پر گرنے والے آنسوؤں کے طفیل میری پکار دعا کو قبول فرما۔ اے کعبہ کی عظمتوں کے امین تو دکھی روحوں کو سکون عطا کرنے والا ہے، میری محبتوں کی تمازت، اشکوں کے سوز اور دل کے گداز میں ڈوبی ہوئی التجا قبول فرما، دنیا کی لمبی راہوں پر عزازیل کی نخوت وتکبر کے خلاف میری کاوشوں کو سودمند بنا۔ ابلیس کے

سامنے میری زندگی کی ویران خاموشیوں کو حسن وجذب عطا فرما۔ خداوند رحیم میں تیرے ہی حضور سربسجود ہوں اور تجھ ہی سے اس ابلیس کے خلاف پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب تیرے علاوہ اس کائنات کے اندر کوئی اور نہیں جس کے سامنے سجدہ کیا جائے، مدد کے لئے پکارا جائے اور جس سے ابلیس کے مقابلے میں پناہ مانگی جائے۔ پس اے میرے پروردگار اس عزازیل کے مقابلے میں مجھے حوصلہ اور تقویت اور کامیابی وفوز مندی عطا فرما۔"

دعا ختم کر کے یوناف سجدے سے اٹھ کھڑا ہوا اس وقت انتہائی ہولناک انداز میں آسمان میں بادل گرج رہے تھے اور برق کی تب وتاب اُفق کے ایک سرے سے دوسرے کنارے تک پھیلتی بکھرتی جارہی تھی۔ یوناف نے دیکھا عزازیل اپنے ساتھیوں اور خبیث روحوں کے ساتھ کعبہ سے ذرا فاصلے پر اس کا منتظر تھا، عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی یہ مجبوری اور بے بسی دیکھتے ہوئے لمحہ بھر کو یوناف کے ہونٹوں پر پرسکون اور اطمینان بخش مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر دعائیہ انداز میں اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے بڑی عاجزی اور انکساری سے کہا۔" اے میرے اللہ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی التجا اور دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔"

ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا پھر اس کی تجسس اور استفہام میں ڈوبی ہوئی آواز یوناف کو سنائی دی۔" اے میرے حبیب! کب تک اللہ کے اس گھر میں بھوکے اور پیاسے پڑے رہو گے جب کہ تم دیکھتے ہو کہ کعبے سے ذرا فاصلے پر عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہارا منتظر ہے۔ جونہی تم یہاں سے نکل کر کہیں اور کا رخ کرو گے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہیں آن دبوچے گا۔ میں حیران اور پریشان ہوں کہ یہاں سے نکلنے کے بعد تم کدھر کا رخ کرو گے۔"؟

ابلیکا کی اس گفتگو پر یوناف نے پرسکون لہجے میں کہا۔" ابلیکا فی الوقت میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تاہم تم دیکھتی ہو اللہ کے اس گھر میں مجھے عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے سکون ملا ہے پس میں اس پرسکون ماحول میں پہلے سوچوں گا پھر فیصلہ کروں گا کہ اس سے اگلا قدم کس طرح اور کیسے اٹھانا چاہئے۔"

یوناف کے ان الفاظ پر ابلیکا خاموش ہوگئی جب کہ خود یوناف بھی گہری سوچوں اور اتھاہ تفکرات میں کھو گیا تھا۔

****

یوشع بن نون نے یریحو اور عی کی حکومتوں کو اپنے سامنے زیر کر لیا تھا اور اب اس کے بعد جبعون کی سلطنت تھی جو کفیرہ بیروت اور قریت یعریم جیسے بڑے شہروں پر پھیلی ہوئی تھی جس قدر حکومتیں یوشع بن نون نے اس سے قبل اپنے سامنے زیر کی تھیں یہ ان سب سے بڑی اور وسیع تھی۔ پس عی شہر کے قریب خیمہ زن ہونے کے بعد یوشع بن نون نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ جبعون کی سلطنت کو اپنے سامنے زیر کرنے کے لئے اس پر لشکر کشی کریں گے۔

جبعون کے بادشاہ کو جب یہ خبر ملی کہ بنی اسرائیل یریحو اور عی شہر کو فتح کرنے کے بعد اب ان کی طرف پیش قدمی کرنا چاہتے ہیں تو اس نے اپنے دو مشیروں کو طلب کیا جو اس کی سلطنت کے اندر سب سے زیادہ فہیم اور دانش مند خیال کئے جاتے تھے۔ ان مشیروں کے نام راعیل اور عبدون تھے۔ دونوں مشیر جب اپنے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو جبعون کے بادشاہ نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

" اے میرے عزیزو! تم جانتے ہو کہ بنی اسرائیل یریحو کے بعد عی شہر پر بھی قابض ہو چکے ہیں اور موآبیوں کے بعد وہ اموریوں پر بھی اپنا غلبہ کرنے میں مصروف ہیں قبل اس کے کہ بنی اسرائیل آگے بڑھتے ہوئے ہم پر بھی حملہ آور ہوں اور ہمارے شہروں کے اندر قیامت خیز خوں ریزی برپا کرتے ہوئے ہماری سلطنت پر بھی قابض ہو جائیں میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں بھیس بدل کر بنی اسرائیل میں شامل ہو جاؤ ان کے ہاں کچھ دنوں تک ان جیسی زندگی بسر کرو پھر کوئی اچھا موقع جان کر ان کے سردار یوشع بن نون کے سامنے پیش ہو جاؤ اور کوئی قابل قبول اور دل کو اچھا لگتا ہوا بہانہ تلاش کر کے اپنی قوم کے لئے معافی اور امان حاصل کر لو اگر تم دونوں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھو تم دونوں حیثیت کی اپنی قوم کے بہترین معماروں اور محسنوں کی سی ہوگی۔ تم دونوں خوب عاقل وفرزانہ ہو لہٰذا مجھے امید ہے کہ تم انتہائی احسن طریقہ سے اس کام کو سرانجام دو گے اور اپنی قوم کے لئے معافی اور امان طلب کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

بادشاہ خاموش ہوا تو اس کے دونوں مشیروں میں سے ایک نے جس کا نام راعیل تھا بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" اے بادشاہ! آپ مطمئن اور بےفکر رہئے آپ کی خواہش کے مطابق میں اور عبدون آج ہی بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہم بنی اسرائیل کے سرداز یوشع بن نون سے اپنی قوم کی خاطر معافی اور امان حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائینگے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہماری یہ مہم اور یہ کوچ کرنا انتہائی رازداری میں رہے اور کسی کو یہ خبر نہ ہو کہ ہم کس کام کے لئے بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے ہیں اگر کسی کو یہ پتہ چل گیا کہ ہم کن مقاصد کے تحت بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ نہ صرف ہم دونوں کے لئے بلکہ ہماری پوری قوم کے لئے برا اور نقصان دہ ثابت ہوگا اس لئے کہ بنی اسرائیل کے جاسوس ہمسایہ اقوام کے اندر منڈلاتے پھرتے ہیں اگر انہیں یہ خبر ہوگئی کہ ہم کیا مقصد لے کر بنی اسرائیل میں داخل ہوئے ہیں تو وہاں ہمیں دیکھتے ہی قتل کر دیا جائے گا۔"

بادشاہ نے توصیفی انداز میں راعیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" اے

راعیل! میں تمہاری دانش مندی کی تعریف کرتا ہوں تم کوئی اندیشہ نہ کرو تم دونوں کی روانگی اور مقصد دونوں ہی رازداری میں رکھے جائیں گے یا تم دونوں یوں سمجھ لو کہ تمہارا یہاں سے کوچ اور بنی اسرائیل کے اندر تم دونوں کی کام کی نوعیت میرے اور تم دونوں کے درمیان ہی ایک سربستہ راز بن کر رہ جائے گی۔ میں چاہوں گا کہ تم آج ہی بنی اسرائیل کی طرف کوچ کر جاؤ اور جلد از جلد اپنی قوم کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے یوشع بن نون سے امان اور معافی کا عہد حاصل کراو۔"

اپنے بادشاہ کی یہ ہدایات غور سے سننے کے بعد راعیل اور عبدون نے تعظیماً اپنے سروں کو سر جھکایا پھر وہ دونوں وہاں سے باہر نکل گئے پھر انہوں نے اسی روز اپنے مرکزی شہر جبعون سے کوچ کیا۔ دونوں نے خوب پھٹے ہوئے اور پیوند لگے ہوئے جوتے اور اپنے تن پر ایسے ہی پرانے اور پیوند زدہ کپڑے پہن لئے تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھ کچھ پھپھوندی لگی روٹیاں بھی لے لی تھیں راعیل اور عبدون کی خوش قسمتی تھی کہ جب یہ دونوں جلجال کے میدانوں میں بنی اسرائیل کی خیمہ گاہ میں داخل ہوئے تو کچھ اسرائیلی انہیں اجنبی اور غیر سمجھ کر پکڑ کر یوشع بن نون کے پاس لے گئے اس وقت یوشع بن نون اپنے سرداروں کے ساتھ کسی امر پر مشورہ کر رہے تھے انہوں نے پہلے غور سے ان دونوں کی حالت دیکھی ان کے حلئے کا جائزہ لیا پھر انہوں نے پوچھا۔ "اے اجنبیو! تم کون ہو کس سرزمین سے تعلق رکھتے ہو اپنا یہ حلیہ کیا بنا رکھا ہے اور تم کیا مقصد لے کر ہماری خیمہ گاہ میں داخل ہوئے ہو۔؟"

ان سوالات پر راعیل اور عبدون نے ایک دوسرے کی طرف غور سے دیکھا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں انہوں نے کوئی فیصلہ کیا پھر عبدون بولا۔ "اے اسرائیل کے عظیم سردار! ہمارا تعلق ایک انتہائی دور دراز کی سلطنت سے ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے توشہ کی روٹیاں جو ہم اپنے ساتھ لے کر چلے تھے انہیں پھپھوندی لگ گئی ہے اور ہمارے مے کے مشکیزے جو ہم نے اپنے وطن روانگی کے وقت بھر لئے تھے اور وہ نئے تھے ہمارے اس سفر کے دوران نہ صرف بوسیدہ ہو چکے ہیں بلکہ وہ جگہ جگہ سے پھٹ بھی چکے ہیں اس کے علاوہ آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے جوتے اور کپڑے بھی اس دور دراز مسافت کی وجہ سے پیوند زدہ ہو کر انتہائی پرانے دکھائی دینے لگے ہیں اگر آپ لوگوں میں سے کسی کو ہماری اس گفتگو پر شک ہو تو آپ اٹھ کر ہمارا اور ہمارے سامان کا جائزہ لے سکتے ہیں جس سے متعلق ہم نے گفتگو کی ہے۔"

یوشع بن نون نے اسے حوصلہ دلانے کے انداز میں کہا۔ "اے اجنبی تم اپنی گفتگو جاری رکھو تمہارا حلیہ اور تمہارے سامان کی کیفیت بتا رہی ہے کہ ایسا ہی ہے جیسا تم بیان کر رہے ہو۔ تم اپنا بیان جاری رکھو اور ہماری خیمہ گاہ میں داخل ہونے کا مقصد بیان کرو۔"

عبدون نے جواب دیا۔ "اے بنی اسرائیل کے عظیم سردار میرا نام عبدون اور میرے اس ساتھی کا نام راعیل ہے دونوں ہی آپ کے خادم ہیں اور موسیٰؑ کے خداوند کے کچھ امور سے متاثر ہو کر اس طرف آئے ہیں کہ کس طرح موسیٰؑ و ہارونؑ کے خداوند نے بنی اسرائیل کے مصریوں کے جبر اور مظالم سے نجات دی کس طرح بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا گیا۔ کیسے دشت سینا کے اندر من وسلویٰ کی صورت میں خوراک مہیا کی گئی اور کس طرح یردن کے اس پار والوں کے علاوہ حسبون کے بادشاہ سیحون کے حاکم بسن کے بادشاہ عوج اور اس کے علاوہ یریحو اور عی شہر کی سلطنتوں کو بنی اسرائیل کے آگے زیر کر کے رکھ دیا ہم ہی نہیں بلکہ ہماری پوری قوم خداوند کے ان امور اور معجزاتی کاموں پر متاثر ہے۔"

یوشع بن نون نے پوچھا۔ "تم نے سارے احوال تو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیئے لیکن ابھی تک تم نے یہ راز نہیں کھولا کہ تمہارا تعلق کس قوم سے ہے اور ہمارے پاس آنے کا مقصد کیا ہے۔؟"

عبدون نے کہا۔ "اے بنی اسرائیل کے سالار اور سردار! تم سب ہمارے ساتھ عہد کرو تو ہم ہر بات آپ لوگوں کے سامنے سچ اور حقیقت کے ساتھ بیان کر کے رکھ دیں گے۔"

اس پر یوشع بن نون کے علاوہ بنی اسرائیل کے بہت سے سرداروں نے بھی پوچھا کہ وہ کیا عہد ہے جو تم شرط کے طور پر ہمارے ساتھ باندھنا چاہتے ہو۔"

عبدون نے کہا۔ وہ عہد یہ ہے کہ پہلے آپ سب ہم دونوں کے علاوہ ہماری قوم اور ہمارے بادشاہ کو بھی معافی اور امان عطا کریں اور اس کے بعد ہم حق اور سچائی کے ساتھ یہ راز کھول دیں گے کہ ہمارا تعلق کن سرزمینوں سے ہے۔؟"

اس پر یوشع بن نون نے پہلے اپنے سرداروں سے مشورہ کیا اس کے بعد یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کے سارے سرداروں نے نہ صرف ان دونوں کو بلکہ ان کی پوری قوم اور ان کے بادشاہ کو بھی معافی اور امان دینے کا عہد کر لیا جب یہ سب ہو چکا تب عبدون نے یوشع بن نون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے بنی اسرائیل کے عظیم سالار اور سردارو! ہمارا تعلق تمہاری پڑوسی سلطنت جبعون سے ہے۔ ہمارے بڑے بڑے شہر جبعون، کفیرہ، بیروت اور قریتِ یعریم ہیں اور یہ کہ ہم اپنی قوم کے سفیر ہیں اور ہمارے بادشاہ نے ہمیں آپ کی طرف اس غرض کے تحت روانہ کیا تھا کہ ہم دونوں کوئی حیلہ اور بہانہ استعمال کر کے اپنی قوم اپنے بادشاہ اور اپنے آپ کے لئے بنی اسرائیل کی امان کا عہد حاصل کریں اور آپ سب دیکھتے ہیں کہ ہم دونوں اپنا یہ مقصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

عبدون کے اس انکشاف پر بنی اسرائیل کے کچھ سرداروں نے اعتراض کیا کہ تم دونوں نے ہمارے ساتھ دھوکا دہی اور فریب کا کام کیا ہے اس لئے کہ تم نے کہا کہ تمہارا تعلق ایک دور دراز کی سلطنت سے ہے جب کہ تم دونوں ہمارے ہمسائے جبعون کی حکومت سے تعلق رکھتے ہو۔ لہٰذا تم دونوں خود ہی بتاؤ کہ اس فریب اور دھوکا دہی کی تم دونوں کو کیا سزا ملنی چاہئے۔

اس بار عبدون کی بجائے راعیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اے بنی اسرائیل کے سردارو! ہمیں اطلاع ملی تھی کہ بنی اسرائیل حکومت پر حکومت اور شہر پر شہر سر کرتے آرہے ہیں جب ہمیں یہ اطلاعات پہنچیں کہ بنی اسرائیل نے ہمارے ہمسائے شہر عی کو بھی فتح کر لیا ہے۔ تب ہم فکر مند ہوئے اور ہماری خواہش تھی کہ بنی اسرائیل کسی بھی طرح ہمارے ساتھ صلح کا عہد کرلیں۔ سو صرف بنی اسرائیل کی دوستی اور رفاقت حاصل کرنے کے لئے ہم نے یہ طریقہ کار استعمال کیا ہے۔"

راعیل کے اس جواب پر بنی اسرائیل کے سرداروں میں سے کوئی بھی کچھ نہ بولا ان کی حالت اور کیفیت سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ راعیل کے جواب سے مطمئن ہیں اور وہ انہیں ان کی قوم اور بادشاہ کو امان دینے پر رضامند ہیں۔ راعیل اور عبدون کی گفتگو سننے کے علاوہ اپنے سرداروں کا رویہ دیکھتے ہوئے شمعون نے فیصلہ کن انداز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے راعیل اور عبدون تم دونوں اپنی قوم کی طرف لوٹ جاؤ اب جب کہ ہم تمہارے ساتھ صلح اور امن کا عہد کر چکے ہیں تو جاؤ اپنے بادشاہ اور اپنی قوم کو خبر کرو کہ بنی اسرائیل ان شہروں کی طرح جنہیں وہ فتح کر چکے ہیں ان پر حملہ آور ہو کر ان کی خوں ریزی کا باعث نہ بنیں گے چونکہ جبعون والوں نے از خود اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ لہٰذا آج کے بعد جبعون والے نہ صرف ہمارے مطیع و فرماں بردار بلکہ ہمارے دوست کہلائیں گے اور ہر ضرورت کے وقت ہم ان کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھیں گے اور جس طرح بنی اسرائیل باہم امن اور صلح کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اسی طرح جبعون والے بھی جب چاہیں ہمارے اندر رہ کر پر امن زندگی بسر کر سکتے ہیں اب تم دونوں یہاں سے اپنے شہر کی طرف کوچ کر سکتے ہو۔"

استغفار: حضرت ابوسعید رضویؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جب شیطان مردود ہو گیا تو اس نے کہا کہ اے رب تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو ہمیشہ بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی۔"

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ "مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنے اعلیٰ مقام کی جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا۔

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

مجرب تعویذات

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کر دیتا ہے۔

خاتم مقطعات: حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق حلال، روزگار، سحر و جادو سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچیوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے حکم خداوندی سے بہت مؤثر ہے، یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک۔

لاکٹ: حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کر سکتی ہیں۔ ہدیہ -/80 روپے

خاتم عزیزی: مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے "عزیز" کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے، ہدیہ مختلف سائز و ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک

مدنی تختی: بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/40 روپے

لوح عزیزی: ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/20 روپے

نوٹ: ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔
براہ کرم لفافے پر دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۳۵ رسال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)
کاشانۂ رحمت افریقی منزل قدیم، محلہ شاہ ولایت، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

KASHANA-E-RAHMAT
AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

جنگ آزادی میں علما نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا

آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے سیمینار میں مولانا اسلام قاسمی کا اظہار خیال

سہارنپور ۲۹ جنوری (ایس این بی) دارالعلوم (وقف) دیوبند کے استاذ مولانا محمد اسلم قاسمی صاحب نے کہا کہ جنگ آزادی کے دوران علمائے دیوبند نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے تن من دھن کی قربانی دی۔ مسٹر قاسمی آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے زیراہتمام منعقدہ سیمینار بعنوان ''جنگ آزادی میں علماء کے کردار'' پر اظہار خیال کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک کی آزادی کو خطرات لاحق ہیں جس کا مقابلہ ہندو اور مسلمان متحد ہوکر ہی کرسکتے ہیں۔ آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے کل ہند صدر مولانا یعقوب بلند شہری نے کہا کہ علماء اور مسلمانوں کی قربانیوں کے تذکرہ کے بغیر جنگ آزادی کی تاریخ مکمل نہیں ہوگی۔ انہوں نے ملک میں بڑھتی فرقہ پرستی کو ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ بتایا اور کہا کہ سیاست داں اپنی سیاسی چالوں میں مصروف ہیں ان کو ملک کی کوئی فکر نہیں ہے۔ اس کے لئے ہندو اور مسلم عوام کو آگے آنا چاہئے۔

مرکزی جمعیۃ علمائے ہند کے کل ہند جنرل سکریٹری مولانا فضیل احمد قاسمی نے کہا کہ حکمراں طبقہ نے دانستہ طور پر علماء کی قربانیوں کو فراموش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور نئی نسل کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ آزادی میں علماء اور مسلمانوں کے کردار کی اہمیت سے نئی نسل کو روشناس کرانا ضروری ہے۔ سیمینار کی صدارت مولانا یعقوب بلند شہری نے اور نظامت مولانا غیور احمد نے کی۔ اظہار خیال کرنے والوں میں مولانا مفتی محمد میاں، مولانا ظہور احمد، مولانا حکیم زاہد حسن اور قاری شمشاد کا نام ہے۔

مغرب کی بعض خوبیوں کا اعتراف کرنا چاہئے: مفتی فضیل الرحمٰن

مالیر کوٹلہ ۲۹ رجنوری (یو این آئی) مغرب کی بعض خوبیاں اور سائنس کے میدان میں ان کی ترقیاتی کام ایسی چیزیں ہیں جن کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہئے، اس بات کا اظہار مفتی اعظم مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی الفرقان فاؤنڈیشن پنجاب نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

انہوں نے اس موقع پر ملکی اور عالمی حالات کے پس منظر میں 'امن عالم اور اسلام' کے موضوع پر بھرپور روشنی ڈالی۔ انہوں نے نوجوانوں کو آواز دی کہ وہ بزرگوں کے تجربات کی روشنی میں ایک نئے، پاکیزہ انقلاب کے لئے آگے بڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی لبرل اسپرٹ کو تنگ نظری میں مت پھنسایئے، آپ نے حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آسان راستہ

اختیار فرماتے تھے۔ اگر کسی معاملے کے دو پہلو ہوتے تو آپ آسان پہلو اختیار فرماتے۔ مفتی صاحب نے موجودہ دہشت گردی کے پس منظر میں فرمایا کہ اسلام نام ہی سلامتی اور امنت کا ہے۔ انہوں نے کہا پیغمبر عالم نے انسانی صلاحیتوں اور وسائل کو ہمیشہ مشترکہ انسانی سرمایہ سمجھا اور اس کو برباد ہونے سے بچایا، جنگ کے نازک موقعوں پر بھی آپ نے اس کی کوشش کی کہ یہ چیزیں محفوظ رہیں۔

جنگ آزادی میں ''دیوبندی علما کا کردار'' پر تحریری مقابلہ

دیوبند ۲۹ر جنوری (ایس این بی) جامعہ طبیہ دیوبند کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر انور سعید نے مجاہدین آزادی کی عظیم الشان اور ناقابلِ فراموش قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حریت کی تاریخ علماء کی قربانیوں اور جانثاری کے تذکروں کے بغیر نامکمل ہے۔ ارباب اقتدار و اختصار قصداً اور عمداً مسلمان مجاہدین آزادی بالخصوص علماء کے ناموں کو فراموش اور نظر انداز کررہے ہیں۔ ڈاکٹر انور سعید نے کہا کہ خود مسلمانوں کو اپنے اسلاف کے کارناموں کی داستانیں رقم کرنی چاہئیں کہ مدارس اور اسکولوں کے نصاب تعلیم میں ان مجاہدین آزادی کے واقعات کو شامل کیا جائے جس سے یہ تاریخ نئی نسلوں کے لئے دستاویز کی شکل میں منتقل ہوسکے۔ ڈاکٹر انور سعید تحریری مقابلہ بعنوان ''جنگ آزادی میں دیوبندی علما کا کردار'' پر خطاب کررہے تھے۔ مقابلہ کے کنوینر سید وجاہت شاہ نے کہا کہ اگر دارالعلوم دیوبند جشن جمہوریت اور یوم آزادی کی تقریبات کا انعقاد کرتا ہے تو ملک کے پچپن ہزار مدارس اس پر یقینی طور سے عمل کریں گے۔ اس مقابلہ میں اول پوزیشن عقیل الرحمٰن، دوم پوزیشن محمد مرغوب الرحمٰن اور سوم پوزیشن محمد شاہنواز نے حاصل کی۔

خیال رہے کہ اس مقابلہ میں تینوں پوزیشن حاصل کرنے والے دارالعلوم دیوبند کے طلبا رہے۔ اس موقع پر ایک شعری نشست کا بھی انعقاد کیا گیا جن شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا ان کے نام شمیم مضطر، عبداللہ راہی، شمیم کرتپوری، ڈاکٹر شمیم دیوبندی، ندیم شاد، مہتاب آزاد، ڈاکٹر عدنان، انجم دیوبندی، ظہیر احمد ظہیر، عزیر انور، صادق دیوبندی، چاند انصاری، راشد کمال، گوہر دیوبندی، مدثر نظر اور عثمان شاکر ہیں۔

مشرف عہدہ سے دستبردار ہوں : مفتی محمد رفیع عثمانی

کراچی یکم فروری (یو این آئی) پاکستان کے مفتی اعظم محمد رفیع عثمانی نے کہا ہے کہ صدر پرویز مشرف کو عوام اور مذہبی رہنماؤں کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے فوراً صدر کا عہدہ چھوڑ دینا چاہئے۔ مفتی رفیع عثمانی نے پاکستان کے پرائیویٹ ٹیلی ویژن چینل جیو ٹی وی کو دیئے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ مسٹر مشرف آئین اور قانون کو بالائے طاق رکھ کر صدر بنے ہیں لیکن ان کی اس کوشش سے ملک میں امن قائم نہیں ہوسکا۔ انہوں نے لال مسجد کے واقعات کی مثال دیتے ہوئے کہا مولانا غازی عبدالرشید حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے تھے لیکن مسٹر مشرف نے اس پیش کش کو نظر انداز کرکے مسجد پر کارروائی کی۔ انہوں نے کہا ملک میں آئے دن ہونے والے خودکش حملے حکومت کی مسلم مخالف پالیسیوں کے نتائج کی شکل میں سامنے آرہے ہیں۔

خیال رہے کہ مذہبی تنظیموں میں مفتی اعظم کا عہدہ سب سے بڑا مانا جاتا ہے۔ خاص طور پر اسلامی ملکوں میں اس عہدے کی کافی زیادہ اہمیت ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر۔۔۔

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر۔۔۔

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

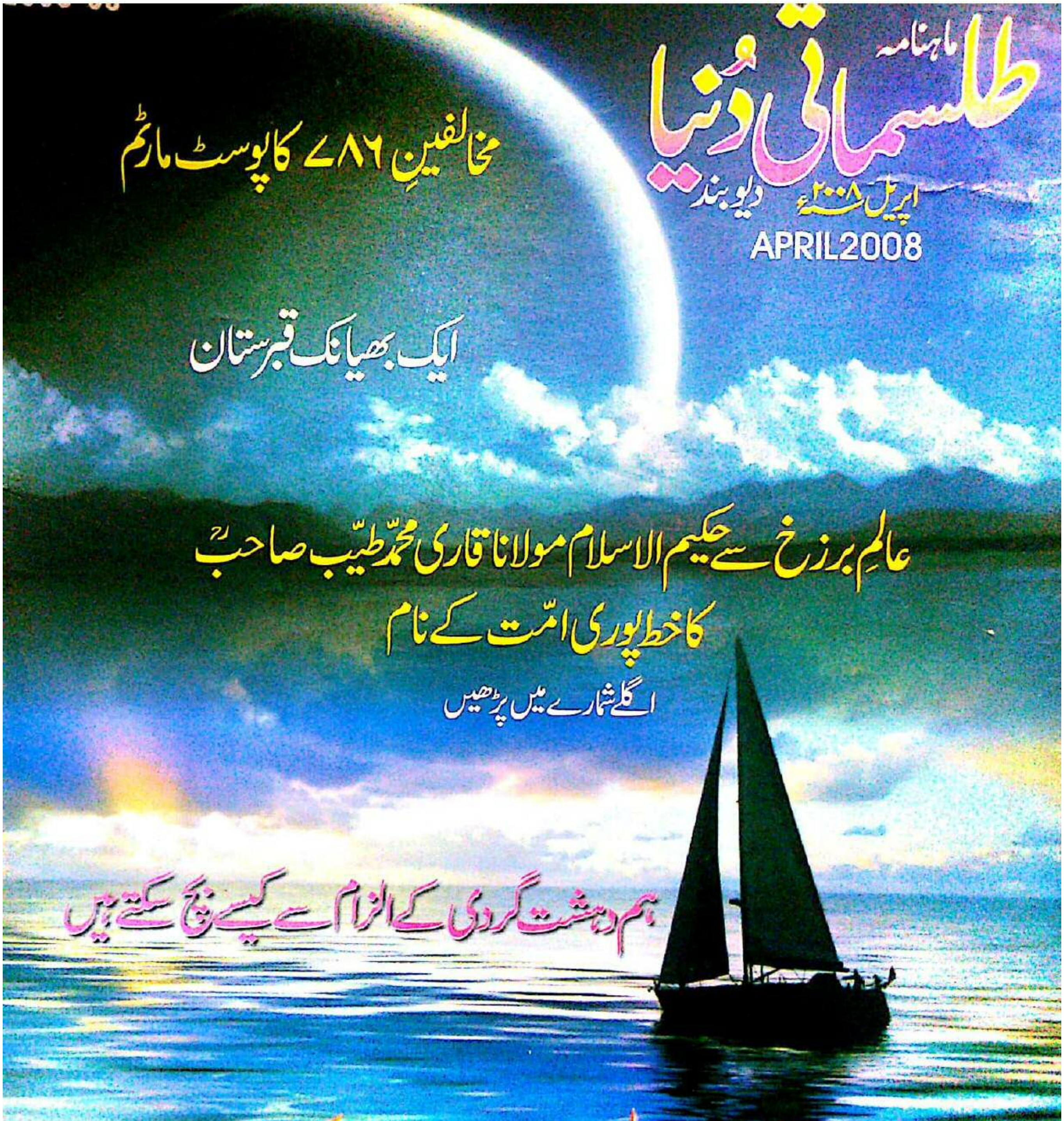
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
اپریل ۲۰۰۸ء
APRIL2008
مخالفینِ ۷۸۶ کا پوسٹ مارٹم
ایک بھیانک قبرستان
عالمِ برزخ سے حکیم الاسلام مولانا قاری محمدؒ طیب صاحبؒ
کا خط پوری امت کے نام
اگلے شمارے میں پڑھیں
ہم دہشت گردی کے الزام سے کیسے بچ سکتے ہیں
مولانا مرغوب الرحمٰن کے نام ساتواں کھلا خط
دانش عامری
RS.25/=

کیا اور کہاں

- دار العلوم دیوبند کا ایک مستحسن اقدام — ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو — ۸
- علاج بالقرآن — ۱۳
- اسماءِ رحمۃ للعالمین — ۱۵
- روحانی ڈاک — ۱۹
- انسانوں پر تاریخ پیدائش کے اثرات — ۲۹
- حروفِ صوامت — ۳۳
- عددِ زندگی — ۳۵
- آپ کے سالانہ حالات — ۳۹
- کرشماتِ جفر — ۴۳
- مخزن العجائب — ۴۵
- مولانا مرغوب الرحمٰن کے نام چھٹا خط — ۴۹
- نقش برائے تالیف — ۵۲
- عملیاتِ روزگار — ۵۵
- لوحِ تسخیر کا عمل — ۶۵
- علم النقوش — ۶۷
- دیوبند سے شبنمی ہوا کا جھونکا — ۶۹
- اللہ والے — ۷۱
- اذانِ بت کدہ — ۷۹
- انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ — ۸۶
- نظرات — ۹۲
- خبرنامہ — ۹۷

دار العلوم دیوبند کا ایک مستحسن اقدام

پیش بقلم خاص

۲۵ر فروری ۲۰۰۸ء بروز پیر کو دار العلوم دیوبند میں دہشت گردی اور اس کے عواقب ومضرات کے خلاف جو اجلاس منعقد ہوا وہ کافی حد تک کامیابی رہا اور اس کی افادیت کو پورے ملک میں محسوس کیا گیا۔ اس اجلاس میں تقریباً تمام مکاتب فکر نے شرکت کی اور سبھی مکاتب فکر نے متحد ہو کر دہشت گردی کو اسلام کے منافی قرار دیا اور اس بات کی بھی مشترکہ اور متفقہ طور پر مذمت کی گئی کہ فرقہ پرست اور سرکاری وردی والے ہر قسم کی دہشت گردی کے بعد شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھماتے ہیں اور اب انہوں نے دینی مدارس کو بھی نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔

لاریب اس وقت دنیا بھر میں جو دہشت گردی سر ابھار رہی ہے اس کا کوئی تعلق دین اسلام سے نہیں ہے۔ دین اسلام ایک امن پسند مذہب ہے اور فساد اور دہشت گردی کی کھل کر مخالفت کرتا ہے۔ اسلام ہی کیا موجودہ دہشت گردی مسلمانوں سے بھی کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ یہ دہشت گردی یہود و نصاریٰ کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہے اور عالمی طاقتیں اس دہشت گردی کو آلۂ کار بنا کر ''جہاد'' اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ ہمارے ملک کی بدنصیبی یہ ہے کہ ہمارے ملک کی سرکاریں نفرت پھیلاؤ، انتشار وافتراق کو ہوا دو، فرقہ پرستی کی آگ بھڑکاؤ مختلف طبقات میں سر پھٹول کراؤ اور حکومت کرو کی قائل ہیں اور اسی گندی اور زہریلی سوچ وفکر کی وجہ سے اس ملک میں مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلے جاتے رہے اور فرقہ وارانہ فسادات کر کے سیاسی پارٹیاں اپنا الو سیدھا کرتی رہیں۔ کبھی کانگریس نے نفرت کی فصل بوئی اور جن سنگھ نے کاٹ لی اور کبھی سنگھ پریوار نے نفرت کی فصل بوئی اور کانگریس نے کاٹ لی اور یہ دہشتناک سلسلہ ملک کی آزادی سے لے کر ابھی تک برقرار ہے۔ فرق صرف یہ ہوا ہے کہ اب فرقہ وارانہ فسادات کی جگہ سیاسی بموں نے لے لی ہے۔ اب فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہوتے اب بم پھٹتے ہیں اور اس میں سراسر نقصان ایک ہی طبقے کا ہوتا ہے۔ ایک ہی قوم نشانہ بنتی ہے۔ ایک ہی قوم کو جیلوں میں ٹھونسا جاتا ہے اور ایک ہی قوم تختۂ دار پر چڑھائی جاتی ہے۔

وہ انگریز جو اس ملک سے جاتے جاتے فرقہ واریت کا بیج بو کر گئے تھے وہی انگریز دنیا کا چودھری بننے کے لئے ہندوستان میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑوا رہے ہیں اور ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے قریب نہ آسکیں۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کو ہوا دینے میں سب سے پیش پیش وہ امریکہ ہے جو بظاہر دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے لیکن دہشت گردی کی آڑ میں اس نے خود دہشت گردی پھیلا رکھی ہے اور افغانستان اور عراق اسی دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔ آج دنیا بھر کے باشعور لوگ یہ سمجھ چکے ہیں کہ چند سال پہلے ۱۱ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا جو واقعہ پیش آیا تھا وہ محض ایک فرضی ڈرامہ تھا اور القاعدہ کا فرضی وجود بھی اس فرضی ڈرامے کا ایک کردار ہے۔ اس فرضی ڈرامے کو امریکہ کے یہود ونصاریٰ نے اسٹیج کیا تھا محض اس لئے تاکہ دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک ماحول تیار کیا جاسکے اور اس کی آڑ میں تیل کے ذخیروں پر اپنا قبضہ کیا جاسکے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ بات ہندوستان کے فرقہ پرست ہندوؤں کے سمجھ میں نہیں آتی اور وہ بھی یہودی اور نصرانیوں کی آوازوں میں اپنی آواز ملا کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازش مرتب کر رہے ہیں حالانکہ اس گھناؤنی سازش کی وجہ سے ہندوستان کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی ہیں اور ہندوستان کو اپنی ذاتی تہذیب اور پرمپرا کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ذرا دیر میں سہی لیکن علماءِ دین کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے یہ اندازہ کر لیا کہ اگر وہ چپ رہے تو مسلمان تو مسلمان تمام علماءِ دین اور تمام دینی مدارس اس دہشت گردی کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ ان کا کردار بھی مشکوک ہو جائے گا اور فرقہ پرست لوگ جو اسلام اور مسلمانوں کو شک کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں انہیں بھی ترچھی نظروں سے دیکھنے لگیں گے اور ان کا شور وغل دینی مدارس کے خلاف بھی شروع ہو جائے گا اور پھر رفتہ

رفتہ تمام دینی مدارس کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

دارالعلوم دیوبند نے اس نازک اور وقت کے اہم ترین موضوع پر قدم اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کے مختلف نظریہ رکھنے والے طبقات کو مدعو کرکے دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ فروعی اختلافات اپنی جگہ لیکن موجودہ دور میں جب، کہ صیہونی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کا تہیہ کرچکی ہیں اس وقت فروعی اختلافات کو نظرانداز کرکے اتفاق کی نہ سہی اتحاد کی روش اختیار کرنی چاہئے اور اپنے اختلاف کو برقرار رکھتے ہوئے اس طرح کے مسائل میں جن میں ہمارا دین بدنام ہوتا ہے کھل کر ایک دوسرے کی دستگیری کرنی چاہئے اور وہ طرز اختیار کرنا چاہئے جو فتنہ یہودیت کے موقع پر حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت معاویہؓ نے اختیار کیا تھا حالانکہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ سے خاصا اختلاف رکھتے تھے۔

دہشت گردی کے خلاف ہونے والے اجلاس میں متعدد حضرات نے پرمغز تقریریں کیں ان میں سب سے زیادہ اہم تقاریر مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا ارشد مدنی اور مفتی سید سلمان ندوی کی تھیں۔ انہوں نے جو نکتے اپنی تقریروں میں اٹھائے ہیں وہ اہمیت کے حامل ہیں اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے علماء فتنہ گروں کے پھیلائے ہوئے رنگین اور پُرفریب فتنے سے غافل نہیں ہیں لیکن ہم بصد ادب اپنے علماء سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اتحاد کو جو ۲۵ فروری کو دیکھنے میں آیا ہے مزید مستحکم بنانے کی کوشش کریں اور مخالفین اسلام کی خفیہ چالوں سے چوکنا رہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ ۱۹۷۲ء میں جب مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود عمل میں آیا تھا اس وقت بھی تمام مکاتب فکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تھے اور اس اتحاد کا سہرا حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے سر بندھ گیا تھا جو دارالعلوم دیوبند کی روحِ رواں تھے اس اتحاد نے مخالفین اسلام کی نیندیں اڑا دی تھیں لیکن بعد میں اس اتحاد کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے پر دھیان نہیں دیا گیا۔ بلکہ متحد ہونے کے بعد ملت کے ذمہ دار کمین گاہوں میں چھپے ہوئے اسلام کے بدخواہوں سے یکسر غافل ہو گئے پھر رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بے اثر ہو گیا اور اپنی معنویت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اب مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود برائے نام ہے اور صرف دلوں کو بہلانے کے لئے ہے۔

خدانخواستہ اگر اس بار بھی ایسا ہوا کہ ہم دشمنوں کی چالوں سے غافل ہو گئے اور ہم نے اس اتحاد کو جو فضلِ خداوندی سے ہمیں نصیب ہو گیا ہے مزید مستحکم بنانے کی فکر نہ کی تو ہمیں پہلے سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ اب مخالفین اسلام کی نظریں زیادہ دارالعلوم دیوبند کی طرف اٹھیں گی اور وہ اس مادر علمی کو تباہ کرنے کی اسکیمیں مرتب کریں گے۔ ممکن ہے کہ مخالفین اسلام ارالعلوم دیوبند کو دہشت گردوں کے خلاف ایک فریق ہی بنا کر کھڑا کردیں اور ہم سادہ لوحی کا شکار نہ ہو جائیں۔ یہ لڑائی جس کی بنیاد ڈالی گئی ہے درحقیقت پوری ملت کی لڑائی ہے اور اس میں فتح جب ہی نصیب ہو سکتی ہے کہ جب علماء اس لڑائی کو مخلصانہ طور پر لڑیں اور ذاتی مفادات کا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ لیں اس لڑائی کا سہرا بھی ملت اسلامیہ کے تمام طبقات کے سر بندھنا چاہئے۔ ابھی حال ہی میں اس طرح کی باتیں بھی اچھالی گئیں ہیں جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ جیسے یہ لڑائی جمعیۃ العلماء کا کارنامہ ہے۔ اگرچہ اس کی تردید بروقت حضرت مولانا ارشد مدنی نے کردی ہے لیکن اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے شعور میں ابھی تک پختگی نہیں آسکی ہے۔ وہ عمر کے لحاظ سے باپ دادا کی عظمت کے لحاظ سے بڑے سہی لیکن عقل وفہم کے اعتبار سے وہ ابھی تک نابالغ ہیں۔

مفاد پرستی کی بھول بھلیوں میں کھو کر محض اپنی جماعت کو سرخ رو کرنے کے لئے اس طرح کی باتیں کرنا اذیت ناک ہے۔ اس طرح کی باتوں سے وہ اتحاد پارہ پارہ ہو سکتا ہے جو اللہ کا فضل خاص ہے۔ اس طرح کی باتوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے بدخواہ خود ہماری صفوں میں موجود ہیں ان پر نظر رکھنی چاہئے۔ ان کی ذرا سی غلطی ہمیں مطلوبہ نتائج سے یکسر محروم کر سکتی ہے۔

بے شک دہشت گردی کے خلاف اور دہشت گردی کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازشوں کے خلاف جس لڑائی کی بنیاد ڈالی گئی ہے وہ ایک مشترکہ لڑائی ہے اور اس کا سہرا دارالعلوم دیوبند کی معرفت تمام طبقات کے سروں پر بندھنا چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور اسی میں دارالعلوم دیوبند کی عظمت ہے۔ اسے کسی سیاسی جماعت کا کارنامہ قرار دینا عاقبت نااندیشی بھی ہے اور ملت اسلامیہ کے ساتھ ایک طرح کی چیرہ دستی بھی۔

انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

ایک غیر سیاسی تنظیم

مقاصد

* خدمتِ خلق * تبلیغ دین * پیامِ محبت * پیغام انسانیت * اصلاحی پروگرام

* اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اس تحریک کے ممبر بن سکتے ہیں۔

* ممبری فیس صرف دس روپے اور ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائز، دس روپے کی مالیت کا ممبری کارڈ آپ کو روانہ کیا جائے گا۔ دس روپے اور فوٹو رجسٹری ڈاک سے روانہ کریں یا ہمارے نمائندے کو دیں۔

* اگر آپ خدمتِ خلق، تبلیغ دین، محبت و انسانیت اور اصلاح و تطہیر میں دلچسپی رکھتے ہوں تو "روحانی تحریک" کے ممبر بنیں اور نفرت، وحشت سے بھری اس دنیا کو ہمارے ساتھ مل کر محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیں۔ آیئے اُن لوگوں کی راہوں میں پھول بچھا کر ان کے دل جیتیں جو مسلسل ہم پر پتھر اچھال رہے ہیں۔

* ہر ممبر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ روزانہ کسی ایک انسان کی کچھ نہ کچھ مدد کرے یا کسی نہ کسی شخص کو کوئی نہ کوئی نصیحت کرے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل کیپیٹل انگلش میں اور اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔

اعلان عام

مرکزی دفتر انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور یوپی

مختلف پھول

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!۔

"تم سے پہلی امتوں کی بیماری عداوت، حسد تمہارے اندر بھی گھس آئے گی، عداوت تو جڑ سے کاٹ دینے والی شئے ہے۔ یہ بالوں کو نہیں مونڈتی بلکہ دین کو مونڈتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنت میں نہ جاسکو گے جب تک کہ مومن نہ بنو اور مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ باہم میل ملاپ اور محبت نہ ہوگی۔ کیا میں بتاؤں یہ محبت کیوں کر پیدا ہوگی؟ اپنے اندر سلام کو رواج دو۔"

شمع فروزاں

دل اور زبان

ایک دفعہ امام غزالیؒ کی مجلس میں لوگ انسانی کارناموں پر بڑی پر جوش بحث کر رہے تھے۔ کوئی فاتحین کے کارناموں کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو کوئی دانائی اور حکمت کو انسان کا سب سے بڑا کارنامہ بتا رہا تھا۔ امام غزالیؒ کافی دیر تک خاموشی سے ان کی باتیں سنتے رہے۔ حاضرین میں سے ایک نے امام غزالیؒ سے کہا۔

"آپ بھی اپنی رائے کا اظہار کریں۔" امام غزالیؒ نے کہا۔

"تم لوگ زیر بحث مسئلہ کی تلاش میں بہت دور نکل گئے ہو۔ حالانکہ انسان جو سب سے بڑا کارنامہ سر انجام دے سکتا ہے، وہ تو ہمارے سامنے ہے۔" سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کون سی چیز؟"

"انسان اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے تو یہ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ ہو سکتا ہے اور یہ کارنامہ بہت کم لوگ انجام دیتے ہیں۔"

☆ چراغ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو دنیا کا پورا اندھیرا بھی مل کر اسے بجھا نہیں سکتا۔ اس لیے کوئی چھوٹی سی نیکی بھی جہاں کے برے لوگوں کے ڈر سے مت چھوڑو۔

رابندر ناتھ ٹیگور کے اقوال

☆ کم پڑھنا، زیادہ سوچنا، کم بولنا، زیادہ سننا یہی عقل مندی ہے۔

☆ جنہیں ہم کم تر اور حقیر بنا کر رکھتے ہیں وہ ہمیں رفتہ رفتہ کم تر اور حقیر بنا دیتے ہیں۔

☆ نصیحت کرنا آسان ہے، عمل کرنا مشکل ہے۔

☆ حق جتانے سے حق ثابت نہیں ہو جاتا۔

☆ مٹی، پانی اور روشنی کے ساتھ پوری وابستگی رکھے بغیر جسم کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہو سکتی۔

☆ خدا بڑی بڑی غلطیوں سے خفا ہو سکتا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی بھولوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتا۔

مہکتے پھول

☆ علم ایسا درخت ہے، جس کا پھل خشک ہوتا ہے اور نہ سکڑتا ہے۔

☆ مسکراہٹ وہ انمول تحفہ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔

☆ دنیا میں سب سے مہنگی چیز عزت اور سب سے قیمتی چیز دوستی ہے۔

☆ محبت وہ کھیل ہے، جس میں عقل ہار جاتی ہے۔

☆ ذلت اٹھانے سے بہتر ہے کہ تکلیف اٹھالو۔

☆ دوست سے ایسی فرمائش نہ کرو جس کو وہ پوری نہ کر سکے۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

☆ماں قدرت کا حسین ترین تحفہ ہے۔

☆دوسروں کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھنا چاہئے۔

☆انسان اچھے اخلاق سے اور محبت سے ہر جنگ فتح کر سکتا ہے۔

☆ تین چیزوں میں ہمیشہ اضافہ کرو یعنی اچھی کتابیں اچھے دوست اور اچھے اعمال۔

☆ تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ہی ملتی ہیں، یعنی والدین، حسن، جوانی۔

☆ تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں (کھانا، عورت، دولت)

☆مسکراہٹ انسان کو خوش اخلاق بناتی ہے۔

☆بدترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگ کرے۔

☆ آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے۔

☆ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنے والی آنکھیں بہت کم ہوتی ہیں۔

اقوال حکمت

☆دوسروں کی شکایت کرنا صرف اس بات کا اعلان ہے کہ آدمی زندگی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہ گیا ہے۔

☆جو لوگ ہار مان لیں وہی جیتتے ہیں، جو لوگ پیچھے ہٹنے پر راضی ہو جائیں وہی دوبارہ اگلی صف میں جگہ پاتے ہیں۔

☆سب سے زیادہ غلطی پر وہ شخص ہے جس کے پاس یہ کہنے کو نہ ہو کہ میں نے غلطی کی ہے۔

☆اجتماعی زندگی میں سب سے کم اہم لفظ "میں" ہے اور سب سے زیادہ اہم لفظ "آپ"۔

☆اگر تم پہاڑ کو سر کرنا چاہتے ہو تو ذروں کو سر کرنے کا ہنر سیکھو۔

☆برداشت بزدلی نہیں، برداشت زندگی کا ایک اصول ہے۔

☆دوسروں کو اپنی مصیبت کا ذمہ دار ٹھہرانے سے نفرت اور مایوسی کا ذہن ابھرتا ہے اور اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرانے سے عمل کرنے اور آگے بڑھنے کا۔

☆باتوں کو بھلا دینے کی عادت ڈالئے۔ ہر بات کو یاد رکھنا اپنے ذہن کو کباڑ خانہ بنانا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے

☆اگر آپ معافی کا مطلب سمجھنا چاہتے ہیں تو ایک ایسے شخص کو معاف کرنے کی سعی کر دیکھیں جو آپ کی کردار کشی کا مرتکب ہوا ہو۔ آپ جان جائیں گے کہ معاف کر دینے کا اجر اتنا زیادہ کیوں رکھا گیا ہے۔

☆ضروری نہیں ہے کہ ہر دکھ کو اشتہار بنا لیا جائے۔ ذاتیات کو یہ نام اسی لئے دیا گیا ہے کہ یہ محض اپنے آپ تک محدود رکھی جاتی ہیں۔

☆انسان اپنے ماحول کا پروردہ صرف اس وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ شعور کی سیڑھی پر پہلا قدم نہ رکھ لے۔ اس کے بعد کے افعال واعمال خود اس کے انجام دہ ہوتے ہیں۔

☆کبھی کبھی اگر حقیقت چھپالی جائے تو زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہے۔

☆خون کا رشتہ کتنا ہی اذیت ناک کیوں نہ ہو تادم آخر ہمارے احساسات کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔

☆پیلاہٹ، دکھ، تکلیف اور رنج کی علامت ہے، اسی لئے پیلا پھول جدائی کا استعارہ جانا جاتا ہے۔

☆ہر کام صرف اس وقت تک مشکل لگتا ہے جب تک کہ اس کو سرانجام دینے کے لئے پہلا قدم نہ اٹھالیا جائے۔

فکر ونظر

☆جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے اللہ کو نہیں پہچانتا۔

☆جب قریبی رشتے دار محتاج ہوں تو اسے چھوڑ کر دوسروں کو نوازنا اچھا نہیں۔

☆جس دن قیامت آئے گی اس دن زلزلے آندھیاں اور طوفان آئیں گے۔

☆اپنی شکایتیں اس کے سامنے پیش کرو، جو اسے دور کرنے پر قادر ہو، اگر گناہ کرنا چاہو تو کرو لیکن اللہ سے چھپ کر اور اس کی زمین سے باہر نکل کر۔

☆محفل میں اپنی خامیاں بیان مت کیجئے، آپ کے جاتے ہی یہ کام ہو جائے گا، (ایڈیسن)

☆مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ، دشمنوں سے نپٹنے کا انتظام میں خود کرلوں گا۔(والیٹر)

جمہوریت کی سادہ تعریف عوام کے ڈنڈے عوام کے ذریعہ عوام کی کمر پر توڑنا ہے۔(آسکر وائلڈ)

دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں، یار شاطر، بار خاطر۔(بائرن)

مشاہدات

یادیں: انسان کی بہترین دوست ہیں جنہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت جدا نہیں کرسکتی۔

زندگی: مانگا ہوا تحفہ ہے جسے واپس کرنا اذیت ناک خیال ہے۔

پیار: وہ جذبہ ہے جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جاسکتی ہے۔

چاند: رات کا وہ خاموش مسافر ہے جو خود تو اندھیروں پر سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے لئے قدم قدم پر نور بکھیرتا ہے۔

آنسو: یہ کڑوے گھونٹ امیدوں کے سہارے پینے پڑتے ہیں۔

انتظار: بے قراری کا دوسرا نام ہے اور انتظار کی لذت سے وہی لوگ آشنا ہوتے ہیں جو شب الم سے لے کر طلوع سحر تک اس میں جلتے ہیں۔

امید: ایک ایسی ٹھنڈی اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں انسان کو پناہ دے کر اسے مایوسی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ہر خواہش کے حصول کے لئے ایک عمل ہے۔ عمل نہ ہو تو خواہش خواب ہے۔

☆ہم جیسی عاقبت چاہتے ہیں ویسا ہی عمل کرنا چاہئے، کامیابی محنت والوں کے لئے، جنت ایمان والوں کے لئے اور عید، روزہ داروں کے لئے۔

☆انسان کے اطوار اس کو گناہ گار نہیں بنا سکتے۔ جب تک اس کا دل گناہ گار نہ ہو۔

☆نظر اس وقت تک پاک ہے، جب تک اٹھائی نہ جائے۔

☆کچھ باتیں اور منظر یادوں کے طوفان میں ان تنکوں جیسے ہوتے ہیں جن کے سہارے دور تک اور دیر تک بہا جاسکتا ہے۔

☆انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔

☆انسان پہلے ہی زندگی کے تپتے صحرا میں کھڑا تنہا پیڑ ہے اس لئے خود کو پچھتاوے کی دیمک لگنے سے بچایئے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

☆مومن وہ ہے جو آخرت کے لئے اچھے اعمال جمع کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑائے۔

☆اللہ بہترین بدلہ لینے والا ہے۔

☆ضرورت مند کی جائز حاجت پوری کرنا ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

☆جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔

☆تمہاری عمر برابر گھٹتی جا رہی ہے۔

☆بہادر وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

☆وہ شخص سب سے بہترین زندگی بسر کرتا ہے جو اپنی ضروریات کے لئے کسی غیر پر بھروسہ نہ کرے۔

☆کرم کے معنی ہیں مانگنے سے پہلے دینا اور موقع و وقت پر احسان و سلوک کرنا۔

☆دانائیوں میں بہترین دانائی تقویٰ اور کمزوریوں میں بڑی کمزوری بداخلاقی اور بداعمالی ہے۔

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

☆ضمیر ہمارے اندر کی آواز ہے جو ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔(میکلن)

☆اگر مزدور نہ ہوتے سرمایہ دار کبھی جنم نہ لے سکتا کیونکہ سرمایہ دار کی دولت مزدور کی محنت کا نتیجہ ہے۔(ابراہام)

☆عظیم شخص کبھی یہ نہیں کہتا کہ میں عظیم ہوں۔ ہیرا کب منہ سے

بولتا ہے کہ میں ہیرا ہوں (شیلے)

☆دوست کو اپنے معاملات سے اتنا ہی آگاہ کرو کہ اگر دشمن ہو جائے تو تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ (ہربرٹ سپنسر)

☆میں انگاروں پر چلا اور گرم ریت کو میں نے پامال کیا مگر میں نے غصے سے جب کہ وہ مجھ پر قابو پالے کوئی آگ زیادہ گرم نہیں دیکھی۔ (بزرجمہر)

☆صورت بغیر سیرت کے بالکل ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔ (ارسطو)

☆زوال کو بھی کمال کا زینہ بنایا جاسکتا ہے۔ (ہٹلر)

بین الاقوامی کہاوتیں

☆ایک اندھا دوسرے اندھے کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں گریں گے۔

☆جو اپنوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا، عقل مندوں کے نزدیک وہ دوستی کے قابل نہیں۔

☆جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

☆قوانین قدرت سے انحراف کرنے والا سزا سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔

☆محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں طور پر بے وقوف ہیں۔

☆سورج غروب ہو جانے کا غم نہ کرو، ورنہ ستاروں کو بھی کھو دو گے۔

☆بعض لوگ اچھا بننے کے لئے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی کہ اچھا نظر آنے کے لئے کرتے ہیں۔

☆راستوں کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنے والے منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔

نکتہ دانش

☆اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔

☆اپنی ہار پر مت رو کیوں کہ تمہاری ہار پر کسی اور کی جیت ہے۔

☆بعض لوگوں کی زندگی میں اگر غم بڑھ جائے تو قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔ کبھی شعوری طور پر کبھی لاشعوری طور پر۔

☆زندگی میں خوشی دینے والے لوگ تو رہتے ہیں مگر دکھ دینے والے ان سے زیادہ ہماری یادداشت پر نقش ہو جاتے ہیں۔

کوئی بات کرو

☆گفتگو میں سب سے قیمتی چیز خاموشی کے وقفے ہیں۔ (رائے رچرسن)

☆آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے اور قول کی دلیل اس کا فعل ہے۔ (جالینوس)

☆جو صفحات گن کر کتابوں کی قیمت دیتے ہیں ان کا ذہن کتاب کے نیچے دب کر قبر میں پہنچ جاتا ہے

(ٹیگور)

☆حقیقتاً اچھا آدمی وہ ہے جو ان لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جن کو لوگ برا کہتے ہیں۔ (خلیل جبران)

☆جس دل میں قوت برداشت ہو، وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔ (حکیم لقمان)

نایاب موتی

☆انتظار طویل ہو جائے تو محبتیں بے یقین ہو جاتی ہیں لیکن اظہار کا پانی محبت کو پھر سے شاداب کر ڈالتا ہے اور جس محبت کو اظہار کا پانی میسر نہ ہو وہ محبت اپنا وجود بھی کھو دیتی ہے اس پودے کی طرح جو پانی نہ ملنے پر بہت جلد سوکھ جاتا ہے۔

☆ماضی کی یادیں انسان کے وجود کو جالے کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

☆جذبات و احساسات بھی دریا کی طرح اپنا راستہ خود ہی بنا لیتے ہیں لیکن اس کنارے کی طرف جس پر بند نہ باندھا گیا ہو۔

☆کہانی میں نام اور تاریخ کے سوا سب کچھ سچ ہوتا ہے اور تاریخ میں نام اور تاریخ کے سوا کچھ بھی سچ نہیں ہوتا۔

☆غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس اور ایک پر امید، مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پر امید غریب غربت کی بدولت اللہ کے حبیب کے قریب ہوتا ہے۔

اچھے لوگ

☆حضرت بہلولؒ قبرستان میں رہتے تھے۔

ایک دن حضرت سری سقطیؒ نے ان سے پوچھا۔

"برادر! آپ شہر میں کیوں نہیں رہتے۔؟"

بہلول بولے۔

"میں اچھے لوگوں میں رہتا ہوں ان کے قریب بیٹھتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے اور ان سے دور بیٹھنا ہو تو میری غیبت نہیں کرتے۔"

مہکتی کلیاں

☆ زبان کو اتنا شیریں رکھو کہ تم پتھر کو بھی موم بنا سکو۔

☆ اعتبار کی مالا کو کبھی ٹوٹنے نہ دو۔ اس انمول مالا کے موتی بکھر جائیں تو تلاش کے باوجود ملتے نہیں۔

☆ خوابوں کی دنیا کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو سچائی پر مبنی نہیں ہوتی۔ ہمارے خیالات اور سوچیں ایک دوسرے سے اتنے ہی مختلف ہیں جتنے ہمارے چہرے۔ اس لئے دوسروں سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہوں دوسروں کی سوچ بھی ویسی ہی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ خوشحالی بخشے تو اپنی آرزوؤں کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ۔ دلی سکون خواہشات کے پورا ہونے میں نہیں بلکہ خواہشات کے روکنے میں ہے۔

☆ انسانی شخصیت کا سب سے مضبوط حوالہ اس کا کردار اور عمل ہے۔

☆ خوش کلامی ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

تین چیزیں

☆ تین چیزوں کو حاصل کرو۔

علم، اخلاق، شرافت۔

☆ تین چیزوں پر ایمان رکھو۔

توحید، رسالت، قیامت۔

☆ تین چیزوں کو پاک رکھو۔

جسم، لباس، خیالات۔

☆ تین چیزوں کو یاد رکھو۔

☆ موت، احسان، نصیحت۔

☆ تین چیزوں کے لئے لڑو۔

حق، مظلوم، ملک۔

☆ تین چیزوں کا احترام کرو۔

والدین، استاد، قانون۔

☆ تین چیزوں کے لئے ہر وقت تیار رہو۔

موت، زوال، غم۔

حاسد مثل اس شخص کے ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی بجائے اس کی اپنی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس شخص کو اور غصہ آئے اور پھر وہ زور سے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اس کی دوسری آنکھ پھوڑ دے پھر پتھر مارے اور اس کا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ مجروح ہو اور دشمن صحیح وسالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔

وقت

☆ مجبوری دیمک کی طرح ہماری زندگی کو چاٹ لیتی ہے، گھن کی طرح کھا جاتی ہے، ہم سب کچھ بننا چاہتے ہیں مگر کچھ بنتے بنتے ہم آخرکار بے وقوف بن کر رہ جاتے ہیں۔

☆ ہم وقت کو بچاتے ہیں اسے بچاتے بچاتے ایک دن ایسا آتا ہے کہ فرشتہ ہمارے کان میں کہتا ہے کہ ختم ہوگیا.......... وقت ختم ہوگیا.......... کیسے ختم ہوگیا؟ جب یہ راز منکشف ہوتا ہے تو وہ ہنستا ہے، مسافر کا سفر ختم نہیں ہوتا اور وقت ختم ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

معصوم محبت کا اتنا سا فسانہ ہے
کاغذ کی حویلی ہے بارش کا زمانہ ہے

☆

وقت کی دھوپ ہے اوردور کا لمبا رستہ
زندگی سوچ کے سائے میں کھڑی ہے تنہا

☆

اپنی تو وہ مثال ہے جیسے کوئی درخت
دنیا کو چھاؤں بخش کے خود دھوپ میں جلے

☆

دل میں نہ ہو جرأت تو محبت نہیں ملتی
خیرات میں اتنی بڑی دولت نہیں ملتی

☆

آسائشوں کے دور میں ہم آ گئے کہاں
رکھ دی ہے رہن ہم نے بزرگوں کی آبرو

☆

بلبلاتے رہے رہ رہ کے جو بھوکے بچے
سوچئے کیسے انہیں ماں نے سلایا ہوگا

☆

دشمن یہاں پہ کون ہے اورکون دوست ہے
اب تک اسی سوال میں الجھا ہوا ہوں میں

قسط نمبر: ۱۱۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

سورۂ طلاق

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ طلاق قرآن حکیم کی ۶۵ ویں سورۃ ہے۔

☆ترقی کے لئے تنخواہ میں اضافہ کے لئے اور روزگار میں خیر و برکت کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو مغرب کی نماز کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں اور اس عمل کو ۴۰ دن تک لگاتار پڑھیں۔انشاءاللہ حیرتناک فائدہ ہوگا اور مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

آیات یہ ہیں۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ط وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا○

☆اگر ان آیات کو اس وقت پڑھیں جب زمین میں بیج ڈالیں اور ہل چلا دیں تو اس سے کھیتی میں خوب خیر و برکت ہوتی ہے۔اور زراعت میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔

☆اگر کسی شخص کے زخم ہوں اور وہ کسی طرح ٹھیک نہ ہو رہے ہوں ان آیات کو ایک مرتبہ پڑھ کر زخموں پر دم کر دیں۔انشاءاللہ زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆اگر کسی شخص کو غم ہو اور وہ غم کسی طرح دور نہ ہو رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس سورۂ طلاق کو روزانہ ایک مرتبہ تلاوت کرے انشاءاللہ اس کا غم دور ہوگا اور رنج اور دکھ سے اسے نجات ملے گی۔

☆اگر کوئی شخص روزی کی تنگی کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔انشاءاللہ ۴۰ دن کے بعد رزق میں وسعت پیدا ہوگی ہر مشکلیں آسانی میں بدل جائیں گی۔

آیت یہ ہے۔سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ○

☆بعض بزرگوں سے یہ مروی ہے کہ اگر ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو مرتبہ یہ آیت پڑھیں تو رزق میں خوب خیر و برکت ہوگی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

آیت یہ ہے۔قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا○

☆اگر کوئی شخص کسی گمشدہ چیز یا کسی گم شدہ انسان کے بارے میں معلومات کرنا چاہتا ہو تو عروج ماہ میں کسی بھی رات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نفل ادا کر کے اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائے۔انشاءاللہ اللہ کی طرف سے صحیح رہنمائی ہو جائے گی۔اور گم شدہ چیز کے بارے میں غیب سے معلومات فراہم ہوں گی۔

آیت یہ ہے۔اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا○

☆سورۂ طلاق کا نقش غموں اور دکھوں سے نجات کے لئے بہترین ثابت ہوتا ہے۔اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں انشاءاللہ غموں سے اور دکھوں سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۶۰۲	۲۰۶۰۶	۲۰۶۰۹	۲۰۵۹۵
۲۰۶۰۸	۲۰۵۹۶	۲۰۶۰۱	۲۰۶۰۷
۲۰۵۹۷	۲۰۶۱۱	۲۰۶۰۴	۲۰۶۰۰
۲۰۶۰۵	۲۰۵۹۹	۲۰۵۹۸	۲۰۶۱۰

اگر سورۂ طلاق کو بہ نیت زکوٰۃ روزانہ گیارہ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں گے تو زکوٰۃ ادا ہوگی۔اور اس کے بعد ہر عمل میں پھر انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

زکوٰۃ کے لئے عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے شروع کریں۔

(باقی آئندہ)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون ساعدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ——
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **خواہش مند حضرات خط وکتابت کریں۔**

اعلان کنندہ:۔ روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۲۹

سیدنا جوادؐ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام ''جوادؐ'' ہے۔ اس کے معانی ہیں حد سے زیادہ سخاوت کرنے والا اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔

☆بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہو اور کسی بھی طرح اس کے قرض کی ادائیگی نہ ہو پا رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم گرامی کا ورد عشاء کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پابندی کے ساتھ کرے۔ انشاء اللہ غیب سے قرض کی ادائیگی کا بندوبست ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مفلسی دور ہو جائے تو ہر فرض نماز کے بعد سیدنا جواد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔

سیدنا یتیم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام یتیم بھی ہے اور اس کے اعداد ۴۶۰ ہیں۔

☆اگر کسی کے زخم لگا ہو اور وہ زخم کسی وجہ سے ٹھیک نہ ہو رہا ہو تو اس اسم مبارک کو ۹ مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کردیں انشاء اللہ زخم ٹھیک ہو جائے گا۔

☆اگر کسی کے گھر میں گھر کا کوئی بڑا فوت ہو گیا ہو اور کسی طرح چھوٹوں کو صبر وقرار نہ آرہا ہو تو اس اسم مبارک کا ورد بکثرت کریں۔ انشاء اللہ صبر آجائے گا۔

☆اس اسم مبارک کے ورد سے پریشانیوں میں صبر وضبط کی قوت اور صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس اسم مبارک کو لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اگر رات کو سوتے وقت اس کو معمول میں رکھیں تو بہتر ہے۔

سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں کرم کرنے والا۔ یہ نام بھی مشترک ہے یعنی یہ نام رب العالمین کا بھی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اس کے اعداد ۲۷۰ ہیں۔

☆اگر کوئی شخص بے روزگار ہو تو اس کو چاہئے کہ بہ کثرت صبح شام اس نام کا ورد کرے انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کا روزگار لگ جائے گا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد صبح شام دو سو مرتبہ کیا کرے۔ انشاء اللہ اس کے کاروبار میں اضافہ ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ خلائق کی نظروں میں معتبر اور محترم ہو جائے تو اس اسم مبارک کو سونے سے پہلے تین سو مرتبہ پڑھا کرے۔ چند ماہ کے بعد وہ لوگوں کی نظروں میں محبوب اور محترم ہو جائے گا۔

☆اس اسم مبارک کا نقش لوگوں کی نظروں میں محترم اور مقبول ہونے کے لئے تیر بہدف ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٦٧	٧٠	٧٣	٦٠
٧٢	٦١	٦٦	٧١
٦٢	٧٥	٦٨	٦٥
٦٩	٦٤	٦٣	٧٤

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۳	۶۸	۶۶	۷۳
۷۴	۶۵	۷۱	۶۰
۶۹	۶۲	۷۲	۶۷
۶۴	۷۵	۶۱	۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۶۰	۶۷	۷۰
۶۶	۷۱	۷۲	۶۱
۶۸	۶۵	۶۲	۷۵
۶۳	۷۴	۶۹	۶۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ر، ل، ع، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۶۴	۶۳	۷۴
۶۲	۷۵	۶۸	۶۵
۷۲	۶۱	۶۶	۷۱
۶۷	۷۰	۷۳	۶۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۷۰ مرتبہ سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ اس کے معانی عزت والے کے ہیں۔ یہ نام بھی مشترک ہے یعنی یہ نام حق تعالیٰ کا بھی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی۔ اس کے اعداد ۹۴ ہیں۔

☆اس کے ورد کے بے شمار فوائد ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے جو شخص اس کو بہ کثرت پڑھے گا وہ چشم خلائق میں معزز ومحترم ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کو جو بھی دیکھے اس کے ساتھ مہربانی اور محبت کا معاملہ کرے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کیا کرے۔

☆اگر کسی شخص کو آسیب پریشان کرتا ہو تو صبح شام ۱۹ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے انشاءاللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

☆اگر کوئی شخص دشمنوں پر اپنا غلبہ چاہتا ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ اس کا ورد کیا کرے۔

☆جو شخص مالدار ہونا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ایک سو مرتبہ اس کا ورد کیا کرے۔ انشاءاللہ چند ماہ میں وہ مالدار ہوجائیگا۔

☆اس اسم مبارک کا نقش آسیبی اثرات سے نجات دلانے میں لوگوں کے دل میں محبت اور رعب قائم کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۶	۲۹	۱۶
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۷	۳۵
۳۳	۳۱	۲۹
۲	۳۶	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض

ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۲۴	۲۲	۲۹
۳۰	۲۱	۲۷	۱۶
۲۵	۱۸	۲۸	۲۳
۲۰	۳۱	۱۷	۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۴	۳۲
۳۶	۳۱	۲۷
۳۰	۲۹	۳۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹	۱۶	۲۳	۲۶
۲۲	۲۷	۲۸	۱۷
۲۴	۲۱	۱۸	۳۱
۱۹	۳۰	۲۵	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۴	۲۸
۲۷	۳۱	۳۶
۳۵	۲۹	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو

ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۱۹	۳۰
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۲۳	۲۶	۲۹	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۶	۲۸
۲۹	۳۱	۳۴
۳۵	۲۷	۳۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کر دے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔ (باقی آئندہ)

خورجہ ضلع بلند شہر میں
رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا کی تمام
کتابیں اور خاص نمبرات
ڈاکٹر سمیع فاروقی
چھوٹا دروازہ، محلہ خویش گیان، نزد مسجد سے خریدیں
منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیروبرکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

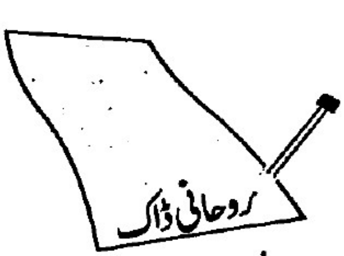

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

وہی ۷۸۶ کا غم

جاوید شریف ———— وارانسی

۷۸۶ کو لے کر ہمارے حلقۂ احباب میں کافی اختلاف چل رہا ہے۔ بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ لکھنا جائز ہے جب کہ بعض دوست اس کو ناجائز بتاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد نہیں ہیں بلکہ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں۔ اور ۷۸۶ لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہرے کرشنا لکھ رہے ہیں نہ کہ بسم اللہ۔

بعض لوگ اس کو بدعت بتاتے ہیں بعض لوگ اس کو حرام قرار دیتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنا جائز ہے تو پھر قرآن حکیم کی تلاوت کے بجائے اس کے اعداد کو پڑھنا بھی جائز ہوگا۔

دوستوں میں کافی بحث چلتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس بارے میں ذرا تفصیل سے روشنی ڈالیں اور کسی قریبی شمارے میں اس سوال کا جواب دیں۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوجائے کہ اس علم کی حیثیت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہو کر بنتے ہیں لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام "اول" بھی ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "آخر" بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ جیسے مذکورہ یہ دونام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم۔ اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی۔ وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کیے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے۔ اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا۔ اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی

ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم میں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم، ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم و بیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوْا باخلاقِ اللّٰہ۔ تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کر رہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہر علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین و شریعت کسی بھی علم کی بحیثیتِ علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز و ناجائز پر گفتگو کرتے ہیں لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کر دیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کر رہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور و فکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے کہ علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے۔ اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال میں ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے عَلَیْہَا تِسْعَۃَ عَشَرْ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مسلط ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور و فکر کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورۃ میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے۔ یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی مرتبہ ہوتا ہے حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورۃ سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّـہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورۃ میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورۃ ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔

نمبر: ایک۔ بسم۔ نمبر: دو۔ اللہ نمبر: ۳۔ الرحمٰن۔ نمبر: ۴۔ الرحیم۔

یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

مثلاً، لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے۔ اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے۔ دیکھیں۔

۱۹)۲۶۹۸(۱۴۲
۱۹
۷۹
۷۶
۳۸
۳۸
×

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۵۷(۳
۵۷
×

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

دیکھئے علم اعداد ہمیں قرآن حکیم کی حقانیت سے روشناس کرا رہا ہے۔ یہ نپی تلی سیٹنگ یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ کتاب قدرت خداوندی کا شاہکار ہے کسی انسان کی مرتب کردہ کتاب میں اس طرح کی سیٹنگ ممکن نہیں ہے۔

مزید دیکھئے، قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علی السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقْ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقْ ○ اِقْرَاْ

وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o

اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔

اس سورۃ کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرَ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔

اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق ہے۔ جو قرآن حکیم کی پہلی سورۃ ہے یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نبا ہے جو ۳۰ ویں سپارہ کی پہلی سورۃ ہے۔ سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں۔ اگر قرآن حکیم کی آخری سورۃ سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ تو جب سورۂ علق تک پہنچیں گے جو قرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورۃ ہے تو یہ سورۃ الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پر آتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورۃ ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورۃ ۲۷ ویں سورۃ کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے۔ کیا یہ سب محض اتفاق ہے۔؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اور موزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں۔ ح، م، ع، س، ق۔ اگر سورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف، ح	۵۳ بار۔
حرف، م	۳۰۸ بار۔
حرف، ع	۹۹ بار۔
حرف، س	۵۳ بار
حرف، ق	۵۳ بار۔

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حرف صٓ قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ ص۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف ص	۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ مریم میں حرف ص	۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ ص میں حرف ص	۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔

۱۹)۱۵۲(۹
۱۵۲
۹

سورۂ ص اور سورۂ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے بَصْطَۃً۔ اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف صٓ سے نہیں حرف س ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے تو حرف صٓ کے اوپر سٓ بنا دیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بسطۃ کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورۂ اعراف میں ایک صٓ کم ہو جاتا ہے اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔

اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے۔ اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اور سورۂ ق میں اخوان لوط بدل کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے۔ لیکن اگر سورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔

بے شک یہ موزونیت حیرتناک ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات الٓمّٓصٓ سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص کی اس سورۃ میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۴۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔ دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۹
۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
x

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٰ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف طٰ اور ہٰ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے۔ اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اور کھل کر یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دوعالم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔ اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کر دیتا ہے۔

آیئے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ و فکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسولؐ کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسولؐ سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سینکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرما رہے ہیں اور توحید کے معاملات میں اتنے ذکی الحس ہیں کہ انہیں سورۂ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بار ہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، ڈیکسا اور ایول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا دے گا تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے۔؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں۔ اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چارسوبیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے۔ لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کیلئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جا رہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور ناعلمی کی بات ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اخبارات و رسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہو رہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہو گئی ہے۔ اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو

شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے اور جو دوراندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں۔ اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہوسکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔

دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ حماقت جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو تو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا کسی بھی اچھی چیز کی مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہو جائے تو اچھی کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔

اگر مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہوجاتی ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر صرف ؑ بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے رحؒ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے لیکن پڑھنے والا ؑ علیہ السلام، رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور رحؒ کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں رضؓ اور رحؒ پڑھنا درست نہیں ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے۔ اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم۔ کیونکہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔

آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ ودو کررہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیونکہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہوجاتے ہیں۔ ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیونکہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں۔ اور اذان بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبوی کے قریب ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی

کے طرزِ عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرزِ عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرزِ عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجدِ نبوی سے کافی فاصلے پر بنایا تھا۔ ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ میرے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو بے شمار نیکیوں کا حق دار ہو جاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہو جائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف رہے لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجدِ نبوی کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجدِ نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہو جائے۔ ان دونوں صحابہ کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر وثواب کے حقدار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں کون بدبخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو۔ اور جہاں تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، باسمہٖ تعالیٰ لکھنا چاہئے لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔

رودراکش پر اعتراض

سوال از: عبدالمقتدر ———— شاہ جہاں پور

آپ کے طلسماتی دنیا میں ہر ماہ رودراکش کا اشتہار آتا ہے۔ اور اس کے فوائد کے بارے میں کھل کر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جب کہ بعض حساس قسم کے مسلمانوں کا خیال یہ ہے کہ یہ رودراکش تو ہندوؤں کی ایک مخصوص چیز ہے اور وہی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح کے اعتراضات سے ذہنوں میں ایک خلجان پیدا ہوتا ہے۔ ہم اور ہمارے احباب چاہتے ہیں کہ آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔ تاکہ دلوں کا خلجان رفع ہو اور ہم لوگ اور ہم جیسے دوسرے قارئین شکوک وشبہات سے باہر آسکیں۔

جواب

تقوے اور وہم میں فرق ہوتا ہے کچھ لوگ اس وہم کے اندر مبتلا ہیں کہ رودراکش ہندو قوم کی ایک علامت ہے اور اس کا چلن صرف ہندو قوم تک محدود ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اس کائنات کی ہر چیز وہ کچھ بھی ہو اس سے کوئی ایک قوم مستفیض ہو رہی ہے یا مختلف اقوام اس سے استفادہ کر رہی ہوں اس کا خالق رب العالمین ہے۔ رب العالمین کے ماسوا کسی دوسری ذات نے نہ فائدہ پہنچانے والی کوئی چیز پیدا کی ہے اور نہ نقصان پہنچانے والی۔ انسان اپنی عقل اور اپنے ہنر سے جو چیز ایجاد کرتے ہیں اس کے وہ موجد کہلاتے ہیں خالق نہیں کہلاتے اور انسان کے اندر کسی بھی چیز کو بنانے کی جو صلاحیت اور ہنر موجود ہے اس کا خالق بے شک رب العالمین ہی ہے۔ آج کے اس دور سائنس میں فضاؤں میں اڑنے والے جہاز، راکٹ، اور زمین پر دوڑنے والی گاڑیاں کاریں موٹر سائکلیں وغیرہ بے شک انسان نے ایجاد کی ہیں لیکن ان چیزوں کو ایجاد کرنے کی صلاحیت اور عقل وفہم حق تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ رودراکش کسی انسان کی بنائی ہوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک طرح کا پھل ہے اور یہ پھل ایک مخصوص درخت پر آتا ہے اور بے شک اس پھل کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی ایسے مسلمانوں کی کمی نہیں ہے جو پتھروں کی افادیت کے بھی قائل نہیں ہیں اور ان سے استفادہ کرنے کو خلاف توحید قرار دیتے ہیں حالانکہ ان پتھروں کا جزوی تذکرہ اللہ کی آخری کتاب میں

بھی موجود ہے۔ اور تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ جس طرح دواؤں میں، پھلوں میں اور غذاؤں میں افادیت ہوتی ہے اسی طرح پتھروں اور نگینوں میں بھی افادیت ہوتی ہے اور یہ افادیت اللہ کی پیدا کردہ ہے۔ اگر کوئی شخص عقیق، موتی یا پکھراج محض اس لئے پہنتا ہو کہ رب العالمین کی پیدا کردہ افادیت سے وہ فائدہ اٹھائے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ ان چیزوں کا استعمال سبب کے طور پر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت رسولؐ کے دائرہ میں آتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ اس طرح کی چیزوں کی افادیت کی توثیق کی ہے بلکہ آپ نے تجربات زمانہ اور تجربات خلائق کو بھی اہم قرار دیا ہے اور اگر دنیا کا کوئی تجربہ براہ راست توحید وسنت سے متصادم نہ ہو اور اس میں افادیت ثابت ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی توثیق کی ہے۔

قرآن حکیم کی حکمت عملی ہے کہ اس نے شہد کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاس کہ اس میں انسانوں کے لئے شفاء ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس میں مسلمانوں کے لئے شفاء ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز عام انسانوں کے لئے فائدہ پہنچانے والی ہو وہ زیادہ اہم ہوتی ہے۔ مسلمانوں کا کسی بھی چیز کے بارے میں تصور کرنا کہ اس کا فائدہ صرف ان کے لئے مخصوص ہے یا یہ تصور کرنا کہ کسی چیز کا فائدہ صرف ہندو قوم کے لئے مخصوص ہے ایک سڑی ہوئی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس دنیا میں جتنے بھی انسان بستے ہیں وہ سب اللہ کے بندے ہیں اور اس دنیا کی حد تک کوئی بھی قدرتی چیز اور کوئی بھی قدرتی پھل کسی قوم کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ رودراکش ایک طرح کا پھل ہے جو درختوں پر آتا ہے اور باذن اللہ اس میں فائدہ پہنچانے کی صلاحیت ہے۔ اور ہم اس رودراکش کو روحانی عمل کے ذریعہ اور زیادہ باصلاحیت بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے قارئین کو یہ باور کراتے ہیں کہ فائدہ جب ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے لیکن یہ بات صرف رودراکش کی حد تک ہی درست نہیں ہے بلکہ دنیا کی ہر چیز اسی وقت فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ مثلاً گھی، تیل دہی، روغن زیتون، بادام، چھوارہ، کھجور دیگر خشک میوے سب اپنی اپنی جگہ فائدہ پہنچانے کی صلاحیت باذن اللہ رکھتے ہیں اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو پھر زہر تریاق کا کام کرتا ہے اور تریاق زہر کا۔

بدنصیبی کی بات ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے بجائے ان پر تنقیدیں کریں اور ان کو کسی قوم کی علامت قرار دے کر ان کے فائدے سے محروم ہو جائیں۔ اور ایک رودراکش ہی کیا بے شمار چیزیں مسلمانوں میں ابھی رائج ہیں جو دوسری اقوام کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں سوچ وفکر کا یہ ڈھنگ کیوں نہیں ہے۔؟ صرف رودراکش ہی پر اعتراض کیوں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تقوے اور وہم میں فرق ہوتا ہے جب انسان وہم کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کو سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کا نقش بھی شرک نظر آنے لگتا ہے جب کہ اللہ کے کلام کو اور اس سے استفادہ کو شرک کہنا اور سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے اور کلام الٰہی کی توہین ہے۔ اللہ ہم سب مسلمانوں کو ایسے تقوے سے محفوظ رکھے جو ہر گھر کا الگ ہوتا ہے اور جس سے وہم اور خبط کی بو آتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائک اسلام کے نادان دوست

سوال از: عبدالجبار قاسمی ——— نینی تال

آج کل ڈاکٹر ذاکر نائک کے پروگرام شہر در شہر چل رہے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ جدید طرز پر اسلام کی تبلیغ کرنے میں معروف ہیں۔ ممبئی میں ہونے والے اجلاس میں انہوں نے دوران تقریر کربلا کی جنگ کو سیاسی لڑائی بتایا اور یزید کو رضی اللہ عنہ کہا۔ اس پر کافی اعتراضات ہوئے۔ اس بارے میں ابھی تک بحث ومباحثے ہو رہے ہیں، بعض لوگ یزید کا حضرت معاویہؓ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے احترام کرتے ہیں اور اس کو برا کہنے سے باز رہتے ہیں جب کہ ملت کا ایک بڑا طبقہ سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے یزید کا مخالف ہے اور اس پر لعنت بھیجنے کو روا سمجھتا ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا کاتب وحی کا صاحب زادہ ہونے کی وجہ سے یزید کا جرم معاف کیا جاسکتا ہے اور کیا اس کو رضی اللہ عنہ کہنا شرعاً جائز ہے۔؟

امید ہے کہ آپ اس بارے میں اپنی رائے کا مکمل کر اظہار کریں گے اور ہم جیسے قارئین کی تسلی کے لئے جلد از جلد جواب دینے کی کوشش کریں گے۔

جواب

صحیح بات تو یہ ہے کہ امت مسلمہ کے بعض کم فہم لوگوں نے آج تک بھی سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کو شہادت ہی نہیں مانا ہے۔ بلکہ بعض کم فکروں نے تو ان کی شہادت کا مذاق اڑایا ہے۔ ان ہی جیسے لوگوں میں حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کے صاحب زادے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب میں کچھ اس طرح کا تاثر دیا تھا کہ جیسے سیدنا امام حسینؓ کی شہادت شہادت نہیں خود کشی تھی۔ ہمیں اس امت کی احسان فراموشی پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ امت محسن انسانیت رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے بارے میں بھی ترازو لے کر بیٹھ جاتی ہے اور ان کی مظلومیت کا اتنا احساس نہیں کرتی جتنا کہ کرنا چاہئے اور اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے حضرت علیؓ اور اہل بیت سے تعلق رکھنے والے لوگ شدت پکڑ لیتے ہیں اور پھر مختلف قسم کے فتنے اور فساد رونما ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائک کو اسلام کی تبلیغ کا ذوق ہے اور وہ اپنے خاص انداز میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں لیکن برا ہو شیطان لعین کا کہ وہ اچھے خاصے لوگوں سے ایسی بھی غلطی کرا دیتا ہے۔ جو ان کی شایان شان نہیں ہوتی اور ان غلطیوں

کی وجہ سے اچھا خاصا کہرام بھی مچ جاتا ہے اور ان کی اپنی شخصیت بھی مشکوک اور مجروح ہوکر رہ جاتی ہے۔

بے شک امت کے محتاط ترین افراد نے یزید کے بارے میں کفِ لسان کو ترجیح دی ہے اور اس پر تبرے بازی کرنے کو پسند نہیں کیا ہے لیکن کف لسان کا مطلب تعریفیں کرنا نہیں ہوتا۔ یزید کو رضی اللہ عنہ کہنا ایک بھیانک غلطی ہے اور ڈاکٹر ذاکر نائک کو اس طرح کی غلطیوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ان کا یہ کہنا کہ کربلا کی لڑائی ایک سیاسی لڑائی تھی یہ بات بھی غیر سنجیدہ سی ہے اور اس سے بغض علی کی بو آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائک نے ایک خاص ذہن کے ساتھ اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور وہ خاص ذہن وہی ہے جس خاص ذہن سے وہ لوگ اسلامی تاریخ کو پڑھتے ہیں جنھیں اہل بیت سے والہانہ قسم کی عقیدت نہیں ہے۔ کچھ عقل زدہ قسم کے لوگ یزید کا اس لئے بھی احترام کرنے پر مجبور ہیں کہ وہ کاتب وحی کا بیٹا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ بڑے سے بڑے صحابی کا بھی وہ مقام نہیں ہوسکتا جو اہل بیت کا مقام ہے۔ اور حضرت علیؓ بے شک حضرت معاویہؓ سے مرتبہ میں بہت بلند تھے کیونکہ وہ ان صحابہ میں شامل ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔ اور حضرت علیؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں بھی ہوتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے صحابہ میں فراق مراتب خود ہی کردیا تھا جو مقام حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے وہ کسی دوسرے صحابی کا نہیں ہے اور جو مقام خلفاء راشدین کا ہے وہ عشرہ مبشرہ کا بھی نہیں ہے۔ جب کہ خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں اور جو مقام عشرہ مبشرہ کا ہے وہ دوسرے صحابہ کا نہیں ہے۔ حضرت معاویہؓ بے شک صحابیٔ رسولؐ ہیں اور دنیا بھر کے اولیاء سے ان کا مقام ایک صحابیٔ رسول کی وجہ سے بلند تر ہے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی آپ کو یک گونہ فوقیت حاصل ہے۔ اور کسی بھی اہل بیت سے محبت رکھنے والے سنی نے حضرت معاویہؓ کی توہین نہیں کی ہے۔ لیکن معاملہ حضرت معاویہؓ کا نہیں ہے معاملہ تو حسینؓ و یزید کا ہے اور حضرت امام حسینؓ بے شک بے شک یزید سے بہت بلند تھے۔ یزید سے زیادہ اللہ سے ڈرتے تھے۔ یزید کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں تھی اور کربلا کے واقعہ نے اس کی عاقبت نااندیشی کو پوری طرح واضح کردیا تھا اس کی بداحتیاطی کی وجہ سے نواسۂ رسولؐ کا بہت بےدردی کے ساتھ قتل ہوا۔ یزید کو کسی بھی درجہ میں مجرم نہ ماننا صرف ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو اہل بیت سے اتنی بھی ہمدردی نہ رکھتے ہوں جتنی عام مظلومین سے بھی ہونی چاہئے واقعہ کربلا کے بعد واقعہ حرہ نے یزید کی قلعی پوری طرح کھول دی تھی۔ اس نے مسجد نبوی کی بھی بے حرمتی کی اور چن چن کر صحابہ کو قتل کیا۔ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ یزید نے فسق و فجور کی تمام حدیں توڑ دیں اور معتبر مؤرخین کی رائے کے مطابق اس نے خاص طور سے ان لوگوں کو قتل کیا جو اہل بیت کے قدردان تھے۔ تاریخ کے بے شمار صفحات میں بے شمار اللہ سے ڈرنے والے مؤرخین نے یزید کو بدبخت، فاسق، فاجر اور ظالم اور متکبر اور عیار و مکار قرار دیا اس کے باوجود اس کو رضی اللہ عنہ کہنا کھلی جہالت ہے یا پھر بے جا طرف داری۔

امت پہلے ہی مختلف قسم کے اختلافات کا شکار ہے اور اپنے اختلافات کی وجہ سے وہ دشمنوں کے نرغہ میں ہے، ایسے حالات میں ڈاکٹر ذاکر نائک کا یزید کی تعریفیں یزید کو رضی اللہ عنہ کہنا اور حادثۂ کربلا کو سیاسی جنگ کہنا کسی سازش کی نشاندہی کرتا ہے۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو۔

ہم ڈاکٹر ذاکر نائک کی نیت پر شبہ نہیں کرسکتے لیکن ان کی اس طرح کی باتوں سے ان کی ناعلمی اور کم عقلی تو بے شک ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب تک حضرات شیعہ صحابہ پر تبرے بازی بند نہیں کرتے تب تک میں یزید کو رضی اللہ کہنے سے باز نہیں آؤں گا۔ شاید ڈاکٹر ذاکر نائک کو یہ بھی خبر نہیں کہ یزید کو رضی اللہ کہنے سے سب سے زیادہ تکلیف سنیوں کو ہوئی ہے۔ وہ حضرات شیعہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے سنیوں کو دکھ دے رہے ہیں یہ کہاں کی دانش مندی ہے۔

سنا ہے ڈاکٹر ذاکر نائک تعویذوں کی بھی بہت مخالفت کرتے ہیں اور وہ مسلمانوں کے گلوں سے تعویذ نکال کر پھینک دیتے ہیں ان کے نزدیک یہ شرک ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر نائک صاحب مسلمانوں کے گلے سے تعویذ تو نکلوادیتے ہیں لیکن وہ اپنے گلے سے لٹکی ٹائی کو نہیں نکالتے حالانکہ تعویذ کے بارے میں تو امت کی اکثریت حلت کی قائل ہے۔ اور ٹائی کی حرمت تو دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔ ٹائی باندھ کر اور مغربی لباس پہن کر تبلیغ دین کرنا اور اسلامی تاریخ پر من چاہا تبصرہ کرنا دین داری نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی عاقبت نااندیشی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائک اگر آئندہ بھی محتاط نہیں رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اسلام کی تبلیغ کم کریں گے اور اختلافات کو زیادہ ہوا دیں گے اور ان اختلافات کو بھی زندہ کردیں گے جو اس وقت تقریباً مردہ ہوچکے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائک جیسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت معاویہؓ کا مقام کتنا بھی بلند ہو حضرت علیؓ سے کم تر ہے اور یزید کا تو مقام ہی نہیں ہے۔ اس کے بارے میں اگر خاموشی اختیار کریں تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اس کی تعریفوں کے پل باندھیں اور اس کو اللہ کی رضامندی کا سارٹیفکٹ دیں تو بات پلے نہیں پڑتی۔ اور ڈاکٹر نائک کے بارے میں ہزاروں شبہات کو جنم دیتی ہے۔ ہم تو بے تکلف یہ کہیں گے ڈاکٹر ذاکر نائک جیسے لوگ اسلام کے نادان دوست ہیں اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نادان کی دوستی سے دانا کی دشمنی بہتر ہے۔ کیونکہ کسی عقل مند کی دشمنی سے بھی بہت کچھ حاصل ہوتا ہے جب کہ نادان کی دوستی مختلف مسائل میں مبتلا کردیتی ہے۔ ہم ڈاکٹر ذاکر نائک سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ وہ اپنی

زبان کو احتیاط سے استعمال کریں گے اور امت مسلمہ کے پرانے زخموں کو تازہ کرنے کی غلطی نہیں کریں گے۔

سورۂ یٰسین کے چلّے کی اجازت

سوال از: اللہ بخش ــــــــــــــــــ ممبئی

ہاشمی صاحب میں آپ کا شاگرد ہوں میرا شاگرد نمبر: ۳۸۱ ہے۔ آپ نے جو عمل سورۂ یٰسین کا دیا تھا۔ وہ میں ختم کر دیا ہوں اور آپ جب ممبئی تشریف لائے تھے۔ جب میں نے آپ سے دوسرے عمل کی اجازت مانگا تھا۔ آپ نے مجھے وہ اجازت دیدی۔ جناب آپ میرا دوسرا عمل بھی ختم ہو گیا ہے مجھے آپ سے تیسرے عمل کی اجازت چاہئے۔ میں اب تیسرا عمل شروع کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں سورۂ یٰسین ہر مبین پر الم نشرح پڑھنا ہے۔ اس عمل کی اجازت جلد از جلد دیجئے۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب میں نے درود عام کی زکوٰۃ مکمل کر لی ہے۔ اور دوسرا درود چشتیہ کی اجازت چاہئے، دعاؤں کی درخواست ہے مہربانی کر کے دعاؤں میں یاد رکھئے:

جواب

سورۂ یٰسین کے چلّوں کے لئے جب شاگردی کا کتابچہ کسی شاگرد کو دیدیا جاتا ہے تو پھر ہر چلے کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ جو چلے سورۂ یٰسین کے اس کتابچے میں درج ہیں۔ بالترتیب ان سب کو کرنا ہے۔ اور اگر ان چلّوں کے درمیان طویل وقفہ نہ ہو تو بہتر ہے۔ پہلے چلے میں نوچندی جمعرات سے شروع کرنے کی تاکید کی گئی ہے اس کے بعد ایک چلہ ختم ہوتے ہی اگلے دن سے دوسرا چلہ شروع کر دینا چاہئے۔ کوئی مجبوری ہو تو ایک دو دن کا ناغہ کر سکتے ہیں لیکن زیادہ دنوں کا ناغہ درست نہیں ہے۔ دوران چلہ کسی طرح کا پرہیز نہیں ہے لیکن ایک طالب علم کو جب وہ روحانی عملیات کی لائن میں چل پڑا ہو تو محتاط زندگی گزارنا اس کے لئے ضروری ہے حلال وحرام کا ہر وقت اسے احساس رکھنا چاہئے۔ غذائیں انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں اس لئے خود بھی سوچنا چاہئے کہ ہم کیا کھا رہے ہیں اور اس غذا کے کیسے اثرات مرتب ہوں گے۔ دوران چلہ زبان سے متعلق تمام گناہوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پرہیز ان گناہوں سے عموماً بھی کرنا چاہئے لیکن چلے کے دوران خاص طور پر ان سے بچنا چاہئے۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، لعن طعن کوسنا پیٹنا، گالی گلوچ وغیرہ کیونکہ زبان میں جب ہی تاثیر پیدا ہوگی جب ہم زبان کی حفاظت گناہوں سے کریں۔

آپ نے درود شریف کی زکوٰۃ ادا کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی لیکن آپ کوشش کریں کہ شاگردی کے کتابچے میں چلّوں کی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی جو ترتیب درج ہے اسی ترتیب کے ساتھ آپ چلیں۔ اپنی مرضی سے کسی بھی چیز کو آگے پیچھے کرنا ٹھیک نہیں ہے ایک خاص مصلحت کے تحت یہ کتابچہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتابچے میں نقوش کی زکوٰۃ کی ادائیگی سب سے آخیر میں ہے اس کو سب سے آخیر ہی میں رکھیں اور دوران زکوٰۃ غیر ضروری عملیات سے اور غیر ضروری مشاغل سے خود کو بچائیں۔ دراصل روحانیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب طالب علم کی توجہ کسی ایک جانب مبذول رہے اگر ایک وقت میں کئی کئی عمل کیے جائیں گے تو فائدے کے بجائے نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ امید ہے کہ اس تحریر کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر آگے کی منزلیں تہہ کریں گے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو استقلال اور استحکام عطا کرے اور آپ اس راہ پر چل کر خدمت خلق کے اہل بن سکیں۔ (آمین)

خدمت خلق کا ذوق

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا تقریباً دو سال سے اپنے مطالعہ میں رہا ہے۔

میں اپنے ہی علاقہ کے ایک دارالعلوم سے فراغت حاصل کیا ہوں اور اپنے وطن کی مسجد میں خدمت انجام دے رہا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ جن ناموں کا ذکر کیا ہوں یہ میرے اہل ہیں ان میں سے ہر ایک کو طبیعتوں کا ٹھیک نہ ہونا اور بعض مرتبہ دلوں کا مطمئن نہ ہونا یہ سارے حالات کس وجہ سے ہیں معلوم کرائیں۔ میرے چند سوالات ہیں جو آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر رہا ہوں جواب سے مطمئن فرمائیں۔

(۱) ماہنامہ طلسماتی دنیا اپنے پڑھنے والوں کے لئے ہر عمل کی اجازت دیتا ہے یا نہیں اگر کسی خاص صفحہ کی اجازت دیتا ہے تو صفحہ کی نشاندہی کریں۔

(۲) اگر کوئی عالم کسی کتاب سے کسی عمل کو اپنے اہل یا اپنے قریبی لوگوں کے لئے استعمال کر سکتا ہے یا نہیں خصوصاً طلسماتی دنیا کے جملہ نمبرات۔

(۳) مذکورہ دونوں سوالات میرے لئے موضوع ہیں تو تشخیص اور مکان کی بندش کا بہترین طریقہ کیا ہے اسی ماہ کے پرچہ میں بتلائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

حضرت والا کی شان اقدس میں اپنے ناچیز قلم سے گستاخی کرنا نہیں چاہتا اس لئے کہ ناچیز اس قابل نہیں، اپنے تمام جملوں میں صرف ایک جملہ کہہ دیتا ہوں۔ اگر خدا باقی رکھے تو آپ کی خدمت رہ کرامت کی خدمت کرتے کرتے دنیا سے پرواز ہو جاؤں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائیں اور آپ کا سایہ ہم پر تادیر قائم فرمائیں۔ آمین۔

(نوٹ) ذیل میں جو نام بتایا گیا ہے اس کو مخفی رکھیں اور عاجزانہ درخواست ہے کہ اسی ماہ کے شمارے میں تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو سب عملیات کی اجازت نہیں دی جاسکتی البتہ اپنے گھر کے لئے ان عملیات کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ جو جسمانی امراض سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ان کے کرنے میں کسی طرح کی رجعت وغیرہ کا خطرہ نہیں ہوتا۔ روحانی عملیات باقاعدہ ایک فن ہے اور کسی بھی فن میں مہارت حاصل کئے بغیر اس فن کو اپنانا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ جہاں تک گھریلو علاج کا تعلق ہے اور چھوٹے موٹے عملیات کا معاملہ ہے تو ان کو اسی طرح کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح ایلوپیتھک وغیرہ میں ڈاکٹر لوگ پیٹنٹ دواؤں کو گھر میں رکھنے کی اجازت دیدیتے ہیں جیسے سر کے درد کی گولی یا پیٹ کے درد کی گولی یا بخار وغیرہ کا کیپسول وغیرہ۔ سبھی گھروں میں اس طرح کی گولیاں اور دوائیں ایمرجنسی علاج کے لئے موجود رہتی ہیں اور گھر کے بڑے اپنے بچوں کے علاج کے لئے دوائیں اور غذائیں گھروں میں رکھتے ہیں لیکن کسی بھی قانون کی رو سے کسی کو بھی اس بات کی اجازت حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اپنے گھر کے ساتھ ساتھ پورے محلے کا یا پوری بستی کا علاج شروع کردے جب کہ وہ باقاعدہ معالج نہ ہو۔ روحانی عملیات میں بھی گھر کے آسان آسان علاج کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ چھوٹے موٹے تعویذ کرلیں یا پانی پر کوئی سورۃ یا آیت پڑھ کر دم کرکے مریض کو پلا دیں لیکن عمومی علاج کی اجازت کسی بھی شخص کو اس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک اس نے باقاعدہ اس فن کو نہ سیکھا ہو۔ یاد رکھیں جس طرح نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم مولوی خطرہ ایمان ہوتا ہے اسی طرح نیم عامل خطرۂ زندگی بھی ہوتا ہے۔ اور خطرۂ عقائد بھی۔

ہم آپ کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ اپنے گھر کے لوگوں کا وہ علاج جو جسمانی امراض سے تعلق رکھتا ہے کرسکتے ہیں لیکن ایسے امراض کے لئے جو آسیب، سحر یا رجعت وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان میں اپنی جان کے ضائع ہونے کا یا اپنے دماغ کے الٹ جانے کا خطرہ رہیگا۔

روحانی ڈاک میں ہم جو عمل بتاتے ہیں وہ زیادہ تر آسان ہوتے ہیں اور اگر دوسرے لوگوں کو بھی اس عمل سے مناسبت ہو تو وہ بھی اس کو کرسکتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نمبرات میں دونوں طرح کے مضامین ہم چھاپتے ہیں ایسے بھی جو عاملین سے تعلق رکھتے ہیں اور ایسے بھی جو آسان ہوتے ہیں اور انہیں کوئی بھی اپنے گھر میں کرسکتا ہے۔

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کو اس فن میں دلچسپی ہے تو باقاعدہ کسی استاد سے اس فن کو حاصل کریں پھر خدمت خلق کی شروعات کریں۔

ہر خادم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے سے پہلے خدمت کے طور طریقے سیکھ لے۔ کسی بھی معاملے میں محض جذبہ انسان کی نیا پار نہیں لگا سکتا جذبے کے ساتھ ساتھ علم، فہم، مہارت اور تجربہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے کسی ایسے ڈاکٹر اور حکیم کو پسند نہیں کرتے جو مفت علاج کرتا ہو لیکن اناڑی ہو اس کے مقابلے میں اللہ کے بندے اس ڈاکٹر اور حکیم کو اپنا معالج بنانا پسند کریں گے جو علاج میں مہارت رکھتا ہو اگرچہ اس کی فیس زیادہ ہو۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کسی عامل کی شاگردی اختیار کریں اور اپنی مصروفیات میں تھوڑا سا وقت نکال کر اس لائن کی تعلیم وتربیت حاصل کریں۔ تعلیم وتربیت کے بعد آپ کے اندر ایک طرح کی خود اعتمادی پیدا ہوجائے گی اور آپ اللہ کے بندوں کا صحیح طریقے سے علاج کرسکیں گے۔ اس کے بعد وہ تمام ذخیرہ آپ کو بہت فائدہ پہنچائے گا۔ جو وقتاً فوقتاً ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ہم پیش کررہے ہیں مریضوں اور مکان کی تشخیص کے طریقے متعدد مرتبہ لکھے گئے ہیں اور ابھی اس سے آپ کو کوئی فائدہ بھی نہیں کیونکہ تشخیص کرنے کا فائدہ جب ہے جب انسان میں علاج کرنے کی اہلیت بھی ہو۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے کہ آپ اس فن کی باقاعدہ تعلیم حاصل کریں۔ پھر روحانی عملیات کے میدان میں باقاعدہ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں۔ فن حاصل کرنے کے بعد خدمت خلق میں جو مزہ ہے وہ مزہ اناڑی پن کے ساتھ علاج کرنے میں نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی بھی انا[illegible] کی موت یا اس کی بربادی کا سبب بن[illegible] رہ جاتی ہے۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنا سوال وجواب چھپوانے کے لئے اس بات کا لحاظ رکھیں کہ خط طویل نہ ہو اور صاف ستھرے انداز میں لکھا گیا ہو مشکل ترین سوالوں کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔

(منیجر)

قسط نمبر:۱۰

انسانوں پر

از قلم مولانا محمد اول شاہ

تاریخ پیدائش کے اثرات

سورج برج قوس میں ۲۳؍نومبر سے ۲۲؍دسمبر تک گردش کرتا رہتا ہے

حروف: ف۔

برج قوس، سیارہ مشتری، برکت والا دن جمعرات، رنگ ارغوانی، نگینہ گاؤمیدک، عدد (۳) ہے۔

دسمبر کے ماہ میں پیدا ہونے والوں کا برج قوس سیارہ مشتری ہے اس برج کا نشان تیراندازی کا ہے اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔ علمائے نجوم کا متفقہ فیصلہ ہے اس برج یعنی دسمبر میں پیدا ہونے والوں کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوتا، وہ مصائب الرائے اور ان کی تدبیر کبھی غلطی نہیں کرتی دوسری نشانی برج کی آدھا جسم گھوڑے کا آدھا انسان کا ہے۔

برج قوس دسمبر میں پیدا ہونے والے بچوں کی تربیت اگر اچھی طرح کی جائے تو وہ کامیاب ترین زندگی گزارتے ہیں اور ان کا نصب العین انتہائی بلند و بالا ہوتا ہے، ان کی دلی اور دماغی قوتیں انتہائی متوازن ہوتی ہیں وہ حقیقی انسان اور اشرف المخلوق خلیفۃ ارض کہلانے کے صحیح معنی میں حق دار ہیں، خلیفۃ اللہ فی الارض کے لئے یہی لوگ موزوں ترین ہوتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کی اکثر پیدائش اس برج قوس کے زیر اثر ہوئی ہے، مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے اس کے سوا بھی نبی پیدا ہوئے ہیں، یہ نڈر عزم صمیم کے مالک ہوتے ہیں جس کام کا ارادہ کرلیں اس کو مکمل کر کے دم لیتے ہیں۔ بعض ان کے دوست ان کے اظہار رائے کی بے باکی خود اعتمادی سے ان کے ساتھ دشمنی کرنے لگتے ہیں وہ ان کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

ان کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک کام کو انتہائی تندہی و دل لگی سے کرتے ہیں اس کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تو اس میں سو فیصد کامیاب و کامران ہوتے ہیں ان کا ذہن ہمیشہ آئندہ کی کامیابی کے لئے آج کی کوشش و محنت میں مگن رہتا ہے، ان کی قوت فکر انتہائی تیز ہوتی ہے یہ اپنے مخالف کا مطلب اس کے چند جملے سن کر سمجھ لیتے ہیں اور اس مفہوم کو اپنے دو فقروں میں بیان کردیتے ہیں، وہ ان کی شکل دیکھتا رہ جاتا ہے یہ اس کا حال بھی مخاطب کو بتا دیتے ہیں، یہ بیکار بیٹھنا پسند نہیں کرتے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ان کو قدرت کی طرف سے موت نہیں آتی بلکہ یہ خود اپنے آپ کو کام کی کثرت سے موت تک لے جاتے ہیں یہ زندگی کے آخری لمحہ تک کام کرتے رہتے ہیں، تھکنے کا نام نہیں لیتے۔

ڈاکٹروں کے نزدیک ان کی موت کام کی کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے اگر یہ آرام کرتے تو کچھ اور زندہ رہ سکتے تھے۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے انتہائی راست باز دیانت دار ہوتے ہیں، اپنے دوستوں کے راز کو راز ہی رکھتے ہیں، طشت از بام نہیں کرتے دوستی کا حق ادا کردیتے ہیں دھوکہ اور فریب سے بے حد نفرت کرتے ہیں، یہ دھوکہ بازوں کی دھوکہ بازی کو اعلانیہ بیان کردیتے ہیں اپنے نفع و نقصان کی پرواہ نہیں کرتے یہ لوگ فراخ دل اور خوش مزاج ہوتے ہیں اگر ان سے مدد طلب کی جائے تو یہ مدد کرنے پر فوراً آمادہ ہوجاتے ہیں۔

ان میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ فرد واحد پر اعتبار نہیں کرتے ادارہ اور جماعت کا فوراً اعتبار کرلیتے ہیں اس کی امداد بھی دل کھول کر کرتے ہیں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ کسی غریب کی غربت سے متاثر ہوکر اسے چیک لفافہ میں بند کرکے کسی انجمن کی طرف بھیج دیتے ہیں، انجمن کا سکریٹری جب لفافہ کھول کر دیکھتا ہے تو اس میں چیک اور سفارشی خط ہوتا ہے کہ حامل رقعہ ہذا بہت غریب آدمی ہے۔ آپ انجمن کی طرف سے اس غریب آدمی کی مدد فرمائیں شکریہ۔ ان کا مقصد اس ڈرامے سے یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ آدمی دھوکہ دے رہا ہے تو اس کی ذمہ داری انجمن پر ہوگی وہ اس سے بری الذمہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی محنت اور کوشش میں برکت ڈالتا ہے وہ ہر کام میں کامیاب ہوتے ہیں اس لئے یہ کام کو بے خوف و خطر شروع کردیتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں۔

اس ماہ دسمبر اور برج قوس میں پیدا ہونے والا ایک کام چھوڑ کر اس کے

متضاد کام بھی کرے گا تو اس میں کامیاب رہے گا، یہ کام کے تابع نہیں ہوتے کام ان کے تابع ہوتا ہے۔

برج قوس دسمبر میں پیدا ہونے والی عورتیں مردوں سے زیادہ کامیاب رہتی ہیں۔ ایک بات کا خاص خیال رکھیں ان کی کامیابی کا دارومدار ان کی آزادی میں مضمر ہے، یہ اپنی مرضی سے جو کام کریں گے کامیاب رہیں گے ناکامی ان کے یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ان پر پابندی لگائی جائے تو نتیجہ برعکس ہوگا، یہ لوگ آزادی کے بڑے دلدادہ ہوتے ہیں کسی کی حکومت اور پابندی سے بغاوت کرتے ہیں مگر قانون کا بہت احترام کرتے ہیں اس صورت میں بھی اپنی آزادی کو مجروح نہیں ہونے دیتے۔

دسمبر میں پیدا ہونے والوں کی اگر تعلیم و تربیت مثبت نہیں ہوگی تو یہ معاشرہ کا ناسور ہوں گے۔ کسی برائی کے کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔ اچھے کام کرنے والوں پر نکتہ چینی کرنے والوں میں پیش پیش ہوں گے، دولت کے معاملہ میں کمینگی کی حد تک کنجوس اور بخیل ہوں گے۔

جس طرح برج حمل میں پیدا ہونے والے بہترین سپاہی بن کر ذاتی طاقت کو خوب استعمال کرتے ہیں اور برج اسد میں پیدا ہونے والے بہترین جرنیل بن کر اپنے فوجی دستہ کو انتہائی سلیقہ سے لڑاتے ہیں، برج قوس میں پیدا ہونے والے بھی بہترین جرنیل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ملک کے تمام طاقت اور ذرائع کو منظم کر کے بہترین انداز میں استعمال کر سکتے ہیں مگر دسمبر میں پیدا ہونے والے وہ لوگ جن کی تعلیم و تربیت صحیح طریقے سے نہیں ہوئی ہے تو یہ لوگ انتہائی خود غرض، قوم فروش باعث ننگ و عار ہوتے ہیں اگر یہ کسی طریقہ سے حکومت میں کسی اعلیٰ عہدے کو حاصل کر لیں اور تمغات اور خطابات سے نوازے جائیں تو یہ لوگ اپنے ذاتی مفاد کے لئے ملک و قوم کو فروخت کرنے میں بالکل دریغ نہیں کرتے یہ ننگ قوم و ننگ وطن ہو جاتے ہیں، اعلیٰ قسم کے منافق ثابت ہوتے ہیں مگر اپنے آپ کو قوم پرست کہلاتے ہیں ان دونوں گروہوں کو معمولی تعلیم کا آدمی بھی جان جاتا ہے اور تمیز کر لیتا ہے، دوسرے گروہ کے آدمی میں مذہبی تعصب بہت زیادہ ہوتا ہے پہلے گروہ کے لوگ اصول پرستی و خودداری کے سبب زندگی کے کسی موڑ پر مشکلات میں پھنس جاتے ہیں اور وہ محدود ہو کر رہ جاتے ہیں اس کے مقابلے میں دوسرے گروہ والے کسی مشکل میں نہیں پھنستے وہ بہ نسبت پہلے گروہ کے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔

برج قوس دسمبر میں پیدا ہونے والے اصحاب کے عام خصائص بحیثیت مجموعی ایسے ہوتے ہیں۔

موسیقی کے دلدادہ، آواز سریلی، بہترین موسیقار، اگر موسیقار نہیں ہیں تو موسیقی سننے کے انتہائی شوقین ہوں گے۔ موسیقی سے وابستگی یا آلات موسیقی کے تاجر ہوں گے۔ کچھ نہ کچھ تعلق ان کا ضرور ہوگا۔

یہ لوگ ہر معاملے میں انتہا پسند ہوں گے، یہ فیصلہ بھی فوراً کر لیتے ہیں، یہ پیشے بھی جلدی جلدی تبدیل کرتے رہتے ہیں بعض دفعہ اس عجلت کے فیصلہ پر پچھتاتے ہیں مگر برتری احساس ان کو ندامت کے ظاہر کرنے کی مہلت نہیں دیتا۔

برج قوس میں پیدا ہونے والا جلد بازی میں بغیر سوچے سمجھے شادی کر لیتا ہے احتیاط سے کام نہیں لیتا پھر عمر بھر پریشان اور پشیمان رہتا ہے، حالات اس حد تک خراب ہو جاتے ہیں کہ عدالت کے ذریعہ طلاق لینے کا ارادہ کر لیتے ہیں مگر طلاق نہیں لیتے، اپنے نفس کے وقار کی خاطر اور رشتہ داروں میں عزت کی وجہ سے نباہ کرتے رہتے ہیں اور سب پر یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم دونوں میاں بیوی کے تعلقات بہت اچھے ہیں خوب نباہ ہو رہا ہے۔

برج قوس میں پیدا ہونے والوں کی زندگی کا یہ پہلو انتہائی دردناک ہے دسمبر برج قوس میں پیدا ہونے والی عورت قوسی مرد سے بہت زیادہ شریف اور سمجھدار اور اپنے خاوند کو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرتی بلکہ اس کی پرستش کرتی ہے، وہ حد سے زیادہ عصمت مآب پاک باز ہوتی ہے، گھر بسانے، آباد کرنے کی انتہائی شائق ہوتی ہے، خاوند اگر نکما خراب پلے پڑ جائے تب بھی نباہ کر لیتی ہے، کسی کو اپنے دل کی حالت سے باخبر نہیں ہونے دیتی تکالیف کو برداشت کرتی رہتی ہے، چہرہ سے رنج و الم کا اظہار نہیں ہونے دیتی۔

دسمبر میں پیدا ہونے والے کے خیالات فلسفیانہ ہوتے ہیں، مذہب کو بھی فلسفہ پر پرکھتے ہیں مگر دسمبر کی عورت مذہب کی سختی سے پابند ہوتی ہے۔

دسمبر میں پیدا ہونے والے کو ان سالوں میں خطرہ ہوتا ہے۔ ۳، ۱۲، ۲۱، ۳۰، ۳۹، ۲۶، ۵، ۷۔ یہ ان کے لئے اہم ہوتے ہیں ان کی زندگی کے اہم معاملات اور بڑے بڑے نقصانات و موت وغیرہ انہیں سالوں میں واقع ہوتے ہیں۔ اللہ حافظ و ناصر ہے۔

(۱)

ایک (۱) دس (۱۰) انیس (۱۹) اٹھائیس (۲۸) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم چھریرا، چہرہ رعب دار، خوبصورت، بیضوی، رنگ سرخ سفید، شریف الطبع، اعتبار کے لائق، حساس، سیر و تفریح کا شوقین۔

مالی کیفیت: مالدار، ہر کاروبار منافع بخش ہوگا، معمہ، سٹہ، ہانڈ وغیرہ سے پرہیز کریں، نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

صحت: صحت مند، ہروقت کام نہ کریں، آرام کا خاص خیال رکھیں، اعصابی امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔

ستارہ: شمس، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، کاسنی، جامنی، نیلوفری۔

نگینہ: زرد، پکھراج، الماس، گاؤمیدک۔

زندگی کے اہم سال: ۱،۳،۱۰،۱۲،۱۹،۲۱،۲۸،۳۰،۳۷، ۳۹،۴۰،۵۲،۵۷،۶۴ ہیں۔

(۲)

دو (۲) گیارہ (۱۱) بیس (۲۰) انتیس (۲۹) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم مضبوط دہرا، بال سنہری، رنگ زیتونی، نقش طولانی، گرم جوش، متلون مزاج، شوقین مزاج، جلد باز۔

مالی کیفیت: دولت کی طرف سے لاپرواہ، ایک مرتبہ کثیر دولت حاصل ہوگی، حفاظت کرنا آپ کا کام ہے۔

صحت: درمیانی خشک آب وہوا صحت مندی کا سبب ہوسکتی ہے۔

ستارہ: قمر، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، سبز، فاختئی، کاسنی، نیلوفری، جامنی۔

نگینہ: زبرجد، لاجورد، سنگ قمر، دُر ناسفتہ، اسکندرط۔

زندگی کے اہم سال: ۲،۳،۷،۱۱،۱۲،۱۶،۲۱،۲۵،۲۹،۳۰،۳۴، ۳۸،۴۳،۴۷،۴۸،۵۲،۵۷،۶۱ ہیں۔

(۳)

تین (۳) بارہ (۱۲) اکیس (۲۱) تیس (۳۰) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم چھریرا، رنگ سرخ سفید، چہرہ رعب دار، شریف الطبع، باکمال، بااعتبار۔

مالی کیفیت: دولت مند، دولت کمانے کے ماہر مگر پس انداز جمع رکھنا ضروری ہے، کسی وقت حالات خراب ہوسکتے ہیں تاکہ داشتہ بکار آید۔

صحت: انتہائی صحت مند، بڑھاپے میں فالج ہوسکتا ہے، بازو، ہاتھ یا دماغ مفلوج ہوسکتا ہے۔

برکت والے رنگ: جامنی، کاسنی، سرخ، قرمزی، گلابی، نیلوفری، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، لاجور، اسکندرط۔

زندگی کے اہم سال: ۳،۱۲،۲۱،۳۰،۳۹،۴۸،۵۷،۶۶ ہیں۔

(۴)

چار (۴) تیرہ (۱۳) بائیس (۲۲) اکتیس (۳۱) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، رنگ گورا، سفید، سخی کریم النفس، پھرتیلا، فرزانہ۔

مالی کیفیت: دولت عجیب وغریب طریقہ سے حاصل ہوتی ہے، مگر جمع نہیں ہوتی آنے سے پہلے خرچ کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔

صحت: درمیانی، پھیپھڑے، گلہ، ناک انتہائی نازک ہیں، مرض سے فوراً متاثر ہوجاتے ہیں احتیاط ضروری ہے۔

ستارہ: مشتری، سکینہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، نیلوفری۔

نگینہ: سیاہ پکھراج، الماس، لاجور مذہب۔

زندگی کے اہم سال: ۴،۸،۱۳،۱۷،۲۲،۲۶،۳۱،۳۵،۴۰،۴۴، ۴۹،۵۳،۵۸،۶۲ ہیں۔

(۵)

پانچ (۵) چودہ (۱۴) تیئس (۲۳) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبائی پر، جسم مضبوط، چہرہ بیضوی، رنگ سرخ وسفید، تیز طبع، تعمیری میکانکی قابلیت کا حامل۔

مالی کیفیت: مالدار، دولت کمانے کے ماہر، تھوڑی دولت سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

صحت: صحت مند، بہت کم شدید امراض میں مبتلا ہوں گے، صرف بدپرہیزی، بسیار خوری بیماری کا سبب ہوگی، خوراک پر نظر رکھیں، بے اعتدالی نہ کریں۔

ستارہ: مشتری، عطارد کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: کاسنی، نیلوفری، جامنی رنگ کے ہلکے شیڈ۔

نگینہ: الماس، لاجورد، ہر شوخ چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۵،۱۴،۲۳،۳۲،۴۱،۵۰،۵۹،۶۸،۷۷ ہیں۔

(۶)

چھ (۶) پندرہ (۱۵) چوبیس (۲۴) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم دوہرا مضبوط، چہرہ لمبائی کی طرف مائل رنگ سرخ وسفید، نفیس عادات، سخی بہادر، فراخدل، بااخلاق، عیش وعشرت پسند۔

مالی کیفیت: مالدار بغیر محنت کے دولت ملے گی، وراثت یا شادی سے دولت حاصل ہوگی۔

صحت: بچپن جوانی میں صحت اچھی رہے گی، بڑھاپے میں سرطان یادق جیسے امراض لاحق ہوں گے۔

ستارہ: زہرہ، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: کاسنی، جامنی، قرمزی، نیلا، نیلوفری۔

نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، فیروزہ، مرجان، لاجورد۔

زندگی کے اہم سال: ۳، ۶، ۱۲، ۱۵، ۲۱، ۲۴، ۳۰، ۳۳، ۳۹، ۴۲، ۴۸، ۵۱، ۵۷، ۶۰ ہیں۔

(۷)

سات (۷) سولہ (۱۶) پچیس (۲۵) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، خوبصورت، رنگ سرخ و سفید، کریم الطبع، فراخدل، عادل، منصف مزاج، بہادر، دیانت دار، سیر وتفریح کا شوقین۔

مالی کیفیت: دولت مند، مگر دولت عام طریقوں سے حاصل نہیں ہوگی، اس کے حصول کے طریقہ عجیب وغریب ہوں گے، بڑھاپے میں زبردست نقصان ہوگا،

صحت: معدہ اور قوت ہاضمہ کمزور ہے، کھانے پینے میں احتیاط رکھیں۔

ستارہ: مشتری، نپ چون کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، فاختئی، سبز۔

نگینہ: لاجورد، زبرجد، در ناسفتہ۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱ ہیں۔

(۸)

آٹھ (۸) سترہ (۱۷) چھبیس (۲۶) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، رنگ گورا، جلد باز، نمود ونمائش کا شائق، دکھاوے کی سخاوت، اوچھے ہتھیار استعمال کرنے والا، ایک اچھی صفت اس میں ہوگی جو کم ہی ظاہر ہوگی۔

مالی کیفیت: دولت مند، اپنی کمائی قوت بازو سے حاصل کرکے امیر کبیر ہوجائے گا۔

صحت: صحت مند جسم اور اعصاب مضبوط ہیں، کسی اندرونی مرض میں گرفتار ہوکر آپریشن کروانا پڑے گا جس میں جان کو خطرہ بھی لاحق ہوسکتا ہے۔

ستارہ: زحل، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: جامنی سیاہی مائل۔

نگینہ: الماس سیاہ، مرجان، سیاہی مائل، دراسود۔

زندگی کے اہم سال: ۸، ۱۷، ۲۶، ۳۵، ۴۴، ۵۳، ۶۲ ہیں۔

(۹)

نو (۹) اٹھارہ (۱۸) ستائیس (۲۷) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبائی کی طرف مائل، جسم مضبوط کسرتی، سخی، آزاد منش، عیش وعشرت کا شائق، میل ملاپ کا رسیا، دلاور، گرم جوش، خود پسند۔

مالی کیفیت: مالدار، خوش قسمت، دولت وراثت میں ملے گی، شادی سے بھی حاصل ہوگی، سٹہ، ریس وغیرہ سے بھی مل سکتی ہے۔

صحت: اپنی صحت کو خود تباہ کرلیں گے، لاپرواہی اور پرخطر پسندی سے۔

ستارہ: مریخ، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی، جامنی، نیلوفری۔

نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، سرخ مرجان، سرخ عقیق، ہر قسم کا سرخ پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۶۳، ۷۲ ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

گھر گھر پہنچا کر روحانی تحریک کو فروغ دیں۔ اور اس خاموش دین کی تبلیغ میں مددگار بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ادارہ)

حروف صوامت

حق تعالیٰ کی عطا کردہ ایک دولت بیکراں

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قسط نمبر: ۷

حروف صوامت کا تیسرا عددی کلمہ لمس ہے۔ یہ کلمہ تین حروف پر مشتمل ہے۔

اس کلمہ کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے	۱۳۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد شمسی کے حساب سے	۱۱۳۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد ملفوظی کے حساب سے	۲۸۱ ہیں
اس کلمہ کے اعداد عربی	۱۹۴۴ ہیں
اس کلمہ کے متعلق منازل قمری کے اعداد	۱۷۳۷ ہیں
آیت کریمہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ کے اعداد	۸۶۴ ہیں
ان سب کا مجموعہ	۶۰۸۶

اس کلمہ کا تعلق چاند کی منزل غفرہ، صرفہ اور عوا سے ہے۔

اگر اس کلمہ کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو اس کو ۵۴۳ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اگر ۵۴۳ مرتبہ اس کلمہ کو لکھیں تو افضل ہے۔

اگر اس کلمہ کی مدد سے کسی کے لئے نقش بنانا ہو تو طالب کے نام کے اعداد میں ۶۰۸۶ جمع کریں اور اس میں اپنے مقصد کے اعداد بھی جمع کریں پھر حسب قاعدہ نقش بنائیں۔ اگر نقش مثبت کام کے لئے ہو تو نقش کی چال منسوبی رکھیں اور اگر نقش منفی کام کے لئے ہو تو نقش کی چال مقلوبی رکھیں۔ نقش طالب کے دائیں بازو پر بندھوائیں اور طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد لیں ۶۰۸۶ جمع کرکے جو حاصل جمع ہو اس کی تعداد کے مطابق مندرجہ ذیل عزیمت چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں۔ صرف تین دن یہ عزیمت پڑھنی ہے۔

واضح رہے کہ غفرہ چاند کی آٹھویں، صرفہ بیسویں اور عوا اکیسویں منزل ہے۔ عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ طَا طَائِيْلُ يَا لَا ئِيْلُ
يَازُوْيَا ئِيْلُ يَا مَا ئِيْلُ يَا هَمُوَا كِيْلُ يَا سَا ئِيْلُ وَاَجِبْ عَدْ يُوْشُ لِيُوْشُ
مَجْيُوْشُ مَبْنُوْشُ لَغْيُوْشُ سَيُوْشُ سَا مِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ يَالَطِيْفُ

يَا مُغْنِيُ يَا سَمِيْعُ۔

اس عزیمت کو مذکورہ تعداد کے مطابق پڑھیں۔

مثال:

نام محمد سلیم	۲۳۲
والدہ اختری	۱۲۱۱
برائے ترقی	۹۱۴
سابقہ ٹوٹل	۶۰۸۶
	۸۴۴۳

حسب قاعدہ ۱۲ وضع کئے ۱۲

۳ سے تقسیم کیا ۳)۸۴۳۱(۲۸۱۰

۶
۲۴
۲۴
×۳
۳
×۱

حاصل تقسیم ۲۸۱۰ آیا اور ایک باقی رہا۔ نقش میں کسر ہے۔ اس لئے ساتویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا اور نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۸۱۵	۲۸۱۰	۲۸۱۸
۱۲۱۷	۲۸۱۴	۲۸۱۲
۲۸۱۱	۲۸۲۹	۲۸۱۳

دیکھ لیجئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۸۴۴۳ آئے گا اور محمد سلیم کو ترقی حاصل کرنے کیلئے اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھنا پڑے گا۔ اور ۸۴۴۳ مرتبہ جب منزل غفرہ، صرفہ اور عوا میں ہو تو کلمہ لمس کا ورد کرنا پڑے گا۔ انشاء اللہ

اس عمل کے بعد بہت جلد ترقی ہوگی۔

اگر کسی شخص کو عہدے سے گرانا ہو تو عمل کا طریقہ یہ رہے گا۔

نام افضل	۹۱۱
نام والدہ سلمہ	۱۳۵
برائے تنزلی	۷۰۱
سابقہ ٹوٹل	۶۰۸۶
	۷۸۳۳

حسب قاعدہ ۱۲ گھٹائے ۱۲

۳ سے تقسیم کیا ۳)۷۸۲۱(۲۶۰۷

۶
۱۸
۱۸
۲۱
۲۱
×

حاصل تقسیم ۲۶۰۷ آیا، چونکہ تقسیم برابر ہوگئی اس لئے نقش میں کسر نہیں ہے، نقش چونکہ منفی کام کے لئے ہے اس لئے اس کو مقلوبی چال سے بھرا جائے گا۔

۷۸۶

۲۶۱۴	۲۶۰۷	۲۶۱۲
۲۶۰۹	۲۶۱۱	۲۶۱۳
۲۶۱۰	۲۶۱۵	۲۶۰۸

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۷۸۳۳ آئے گا جو شخص افضل کو اس کے عہدے سے گرانا چاہتا ہو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو کسی قبرستان میں دفن کرے اور چاند کی مذکورہ منازل میں کلمہ لمس ۷۸۳۳ مرتبہ پڑھے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو کام مثبت ہوتے ہیں ان کو کرتے وقت کپڑے پاک صاف پہنیں، وضو کریں اور درود شریف پڑھیں، قبلہ رو بیٹھیں اور چڑھتے چاند اور چڑھتے سورج میں کریں۔ اور جو کام منفی ہوتے ہیں ان کو کرتے وقت ناپاک اور میلے کپڑے پہنیں، بے وضو عمل کریں، عمل سے پہلے درود شریف نہ پڑھیں، قبلہ کی طرف پشت کریں اور گرتے چاند اور گرتے سورج میں عمل کریں۔ انشاء اللہ مقاصد میں جلد کامیابی ملے گی۔ (باقی آئندہ)

کلونجی آئل

طب نبوی کی اہم ترین یادگار

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ
کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے

اور آج یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ کلونجی کا تیل بے خوابی، دردِ سر، دردِ کان، خشکی اور گنج پن، امراضِ جلد، دردِ دانت، سانس کی نالیوں کے ورم، خرابی خون، پھوڑے، پھنسی، کیل، مہاسے، دردِ گٹھیا، پتھری، مثانہ کی جلن، دردِ شکم، دمہ، السر، کینسر، سستی اور تھکان وغیرہ جیسے موذی امراض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

کلونجی کا تیل دوا بھی ہے اور غذا بھی

ہزاروں لوگوں کی فرمائش پر ہاشمی روحانی مرکز نے طب نبوی کی اشاعت عام کا بیڑہ اٹھایا ہے، کلونجی کا تیل اسی اقدام کی پہلی کڑی ہے، آپ کسی بھی مرض کا شکار ہوں ''کلونجی آئل'' کا استعمال کریں اور اپنی آنکھوں سے قدرت کا کرشمہ اور سرکار دو عالم ﷺ کے قول کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔

وزن: پچاس M.L. قیمت: -/70 (علاوہ محصول ڈاک)

ہمارا پتہ:

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر:۳

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عددزندگی تین

خوبیاں: دوسروں کے لئے خوشی کے مواقعات پیدا کرنا اور دوسروں کی خوشی میں دلی خوشی محسوس کرنا۔

کلیدی خصوصیات: عقل پسند، بے وقوفی اور حماقت سے کوسوں دور، زندگی سے محبت اور زندہ دلی کے قائل، خود بین، اظہار بیان پر قادر، حاکمیت اور اعلیٰ ہمتی۔

خامیاں: کسی قدر حاسد، آسانی سے بور ہوجانے والے، منتقم مزاج، دشمن سے بدلہ لینے کے قائل، دوسروں کی دولت پر نظر رکھنے والے۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد تین ہوتا ہے وہ عمومی طور پر خوش رہتے ہیں، خوشی اور مسرت کو محسوس کرتے ہیں، محسوس کراتے ہیں اور زندہ دلی کے ساتھ ہر محفل میں موجود رہتے ہیں۔ یہ لوگ حسن تخیل کے مالک ہوتے ہیں اور ان کا ذہن نئی نئی باتوں کی بنیادیں رکھتا ہے اور ان کا ذوق ان کی پرورش کرتا ہے۔ ان میں حسن ظرافت قدرتی طور پر ہوتا ہے۔

تین عدد کے لوگ کوئی بھی فن اور کوئی بھی ہنر بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ تین عدد کے لوگ محبت اور چاہت کے خواہش مند ہوتے ہیں، یہ خود بھی دوسروں سے محبت کرتے ہیں، تین عدد کے لوگ اچھے میزبان بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، انہیں پارٹی کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور یہ بہ حسن خوبی کوئی بھی محفل آراستہ کرسکتے ہیں۔ تین عدد کے لوگوں میں یہ خامی بھی موجود ہوتی ہے کہ ان میں تحمل اور بردباری کی کمی ہوتی ہے اور یہ لوگ صبر و ضبط نہیں کرپاتے اور اس کے نتیجے میں کبھی کبھی انہیں عجیب و غریب اور افسوسناک مسائل سے الجھنا پڑتا ہے البتہ ان کی عالی ہمتی انہیں ہر جگہ ہمیشہ سرخرو رکھتی ہے۔

تین کا مفرد عدد، مرکب عدد ۱۲ سے بنتا ہے، ۲۱ سے بنتا ہے اور ۳۰ سے بنتا ہے۔ اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء اس تاریخ پیدائش سے مفرد عدد ۳ برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۱۲ بنتا ہے۔

(۲) تاریخ پیدائش ۳ر مارچ ۱۹۵۹ء اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی تین برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۲۱ بنتا ہے۔

(۳) تاریخ پیدائش ۱۴ر اپریل ۱۹۴۸ء اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی تین ہی برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۳۰ ہے۔

اندازہ کرلیں کہ ان تینوں تاریخوں سے مفرد عدد تین بنتا ہے۔ پہلی تاریخ پیدائش کا عدد تین بنتا ہے ۱۲ بن کر۔ دوسری تاریخ پیدائش کا عدد تین بنتا ہے ۲۱ بن کر اور تیسری تاریخ پیدائش کا عدد تین بنتا ہے ۳۰ بن کر۔

تین کا عدد اگر ۱۲ سے بنا ہے تو خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ اچھے نمبروں میں سے نہیں ہیں۔ یہ بدقسمتی کا نمبر ہے، دوسرے لوگ اس نمبر والے کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں، اس عدد کے لوگ دوسرے لوگوں کی پریشانیوں اور مشکلات کا وزن اپنے کاندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں۔ ۱۲ کا عدد چوریوں اور الجھنوں، دولت کی مشکلات اور کاروباری اور مالی مشکلات پر حکمراں ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ عدد آپ کی پیدائش کا عدد ہے تو پھر سمجھ لیں کہ آپ کی پیدائش کا عدد کمزور ہے اور اگر یہ عدد آپ کے نام کا عدد ہے تو پہلی فرصت میں اپنا نام تبدیل کرلیں، مکان، جائیداد یا اپارٹمنٹ کے لحاظ سے بھی یہ عدد اچھا عدد نہیں ہے۔

اگر تین کا عدد ۲۱ سے بنا ہے تو یہ عدد زندگی کے اگلے سالوں میں کامیابی کو ظاہر کرتا ہے البتہ زندگی کے ابتدائی سال مشکلات اور پریشانیوں کا شکار رہیں گے لیکن یہ مشکلات ختم ہوجاتی ہیں اور زندگی کو عافیت اور راحت نصیب ہوجاتی ہے۔ یہ عدد مالی عدد ہے۔ اور مال و دولت کی فراہمی میں مدد کرتا ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۲۱ ہے تو یہ قوت ارادی، مستقل مزاجی اور طبیعت کے استحکام کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ عدد ۳۰ سال کی عمر کے بعد کامیابی کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر تین کا عدد ۳۰ سے بنا ہے تو یہ ایک موافق عدد ہے۔ ۳۰ عدد کے لوگ خوبصورت شخصیات کے مالک ہوتے ہیں، دوسروں پر روحانی طور پر برتری رکھتے ہیں، یہ عدد مذہبی منتظموں، صدور اور مصنفین اور مالی ماہرین کا عدد ہے۔ اور انسان کو خوشحالی سے بہرہ ور رکھتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار مختلف صورتیں

پیدا کرتی ہے اور یہ تکرار صاحب عدد پر اثر انداز ہوتی ہے۔

عدد تین انصاف پسندی، توسیع اخلاق اور خوشی اور خوش حالی کی علامت ہے اور اس کی تکرار زندگی میں کامیابی کی علامت ہے۔ بشرطیکہ ایسے منصوبے شروع نہ کئے جائیں جن میں رسک زیادہ ہو۔ وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش میں تین کی تکرار ہو مقبول، مہربان اور سخی ہوتے ہیں لیکن ان لوگوں کو اپنی دولت کی حفاظت کرنی چاہئے اور غیر ضروری میل ملاپ سے بچنا چاہئے۔ دوستی، تفریح، مہمان نوازی ان کی شخصیت کے بہت اہم جزو ہیں۔ لیکن ان کو اپنی توانائیاں غیر ضروری کاموں میں ضائع نہیں کرنی چاہئے اور نہ ان کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔

تاریخ پیدائش میں عدد تین کی اگر کم سے کم دو مرتبہ تکرار ہو اور عدد ۶ دو یا تین دفعہ موجود ہو تو حامل عدد بڑا دریا دل مہمان نواز، دوسروں پر رحم کرنے والے اور بہت ملنسار ہوگا۔ علاوہ ازیں اس کے پاس ضروریات زندگی کی فراوانی ہوگی اور اسے زندگی کی ہر آسائش حاصل ہوگی۔ اس کے گھر میں ہر وقت دوستوں کا جمگھٹ ہوگا جو ان کی رفاقت کے خواہش مند ہوں گے یہ ان کے خلوص اور لگن کی وجہ سے ہوگا۔ ان کی زندگی میں محبت اور رومانس کا عنصر بھی نمایاں ہوگا، یہ لوگ محبت کے معاملے میں مخلص ہوتے ہیں اور حتی الامکان وفا کرتے ہیں، ان کی طبیعت کا کمزور پہلو یہ ہے کہ یہ لوگ خوشامد پسند ہوتے ہیں اس لئے خوشامدیوں کا ہجوم ان کے اردگرد جمع رہتا ہے۔

تاریخ پیدائش میں عدد تین کی کم سے کم تین مرتبہ تکرار ہو اس کے علاوہ آٹھ، کم سے کم دو دفعہ موجود ہو تو حامل عدد نمایاں ترقی کرے گا، یہ شخص مذہبی رجحانات کا ہوگا، لیکن اس کا ذاتی سکون ہمیشہ متاثر رہے گا۔ اگر تین عدد کی تکرار دو مرتبہ ہو اور عدد نو بھی دو دفعہ آرہا ہو تو کامیاب کیریکٹر کی ضمانت ہے لیکن حامل عدد کی زندگی میں کئی بڑے حادثے رونما ہو سکتے ہیں لیکن اس عدد کے حامل کو ملک، انسانیت اور قوم کی خدمات کی وجہ سے زبردست عزت افزائی حاصل ہو سکتی ہے اور ایسا انسان سب کی نظروں میں محبوب بن سکتا ہے۔

تین کا عدد اگر ایک بار آرہا ہو تو صاحب عدد پر جوش اور بذلہ سنج قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور محفلوں کو گرم رکھنا ان کی فطرت ہوتی ہے، یہ لوگ ضرورت کے موقعہ پر دوستوں کی مدد بھی کرتے ہیں اس عدد میں ایسی طاقت ہے جو زیادہ تر پر رونق چہروں کے پیچھے چھپی رہتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں تین کا عدد موجود نہ ہو تو صاحب عدد کو زیادہ تخیل پرست ہونے کی ضرورت ہے۔ تین کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنی صلاحیتوں کے اظہار میں تامل سے کام لیتا ہے اور کسی طرح کے خوف میں مبتلا ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں تین کی تکرار تین بار آرہی ہے تو صورت یہ بنے گی

تاریخ پیدائش ۳؍مارچ ۲۰۰۳ء

۳
۳
۲۰۰۳

دیکھئے اس صورت میں تین کا عدد تین بار آرہا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد کو کھیل کود سے بے حد دلچسپی ہے اور وہ ورزش کے کاموں میں بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ ایسے لوگ خیالی پلاؤ بھی بہت پکاتے ہیں اور حقائق کو نظر انداز کرنے کا جرم بھی کرتے ہیں۔ ذہنی مشقت اور جسمانی مشقت میں توازن رکھنا ان کے لئے ضروری ہے۔

ایک بار پھر اس چارٹ پر نظر ڈال لیں جو بنیادی کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

ہم نے اوپر تاریخ پیدائش کی تین مثالیں دی تھیں۔ آئیے اب ان تاریخوں کا جائزہ لیں۔ پہلی تاریخ پیدائش ۱۸؍مارچ ۲۰۰۷ء ہے۔ اگر ہم اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

۳		
۲		۸
۱		۷

اس تاریخ پیدائش میں، ایک، ایک بار آیا ہے۔ ۲، ۳، ۷، اور ۸ بھی ایک ایک بار آئے ہیں ۴، ۵، ۶، اور ۹ مفقود ہیں۔

بنیادی چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے۔ یہ شخص اپنے خیالات کا پبلک میں بیٹھ کر اچھے طریقوں سے اظہار کر سکتا ہے البتہ یہ شخص اپنے گھر میں اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے جس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص فہم وادراک کی دولت سے بہرہ ور ہے لیکن یہ شخص اپنی سوچ وفکر کے تحت ہی کام کرتا ہے دوسروں کے اکسانے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۳ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے، پر جوش ہے اور لوگوں پر اپنی گفتگو سے اثر انداز رہتا ہے اس کا چہرہ پر کشش ہے اور یہ شخص مقبولیت سے بہرہ ور ہے۔

۴ کی موجودگی بے وفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ہرجائی پن موجود ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کوئی راستہ بدل سکتا ہے۔

۶ کی موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو معاملات میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ فلسفیانہ ذہن رکھتے ہیں اور انصاف کے قائل ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے چارٹ میں ۷ کا عدد موجود رہتا ہے وہ یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کو کچھ بتایا جائے یا سکھایا جائے کہ ان کو کیا کرنا چاہئے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد مختلف معاملات میں غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے، یہ لوگ صفائی پسند ہوتے ہیں، یہ لوگ بچپن میں بے چین طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور زبردست قائدانہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

۹ کی غیر موجودگی اگرچہ عدم صلاحیت پر دلالت کرتی ہے لیکن ۲ کی موجودگی ۹ کی عدم موجودگی کی تلافی کردیتی ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش ۳۰ ؍مارچ ۱۹۵۰ء ہے اگر اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو ہم بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

۳۳		۹
	۵	
۱		

عدد ۳ کا تکرار یہ بتاتا ہے کہ صاحب عدد کا کردار انتہائی مضبوط ہے یہ شخص حد سے زیادہ بھروسے کے قابل ہے اپنے گھر میں کیرکٹر کی وجہ سے ایسا شخص ہرجگہ محبوبیت اور مقبولیت حاصل کرسکتا ہے چونکہ ۳ عدد کے تکرار کے ساتھ ۹ کا عدد موجود ہے۔ اس لئے حامل عدد ایک اچھا انسان ثابت ہورہا ہے لیکن اس کی زندگی میں بڑے بڑے حادثوں کا اندیشہ ہے۔

۵ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کڑی محنت کرنے کا عادی ہے اس کے عزائم پختہ ہیں لیکن یہ شخص پابندیوں سے نفرت کرتا ہے اس لئے اس کی ازدواجی زندگی انتشار واضطراب سے پر ہوگی کیونکہ یہ اپنی شریک حیات کی بے جا پابندیوں سے اکتا جائے گا۔ یہ فطری طور پر آزادی کا قائل ہے اور آزاد رہنے میں ہی عافیت محسوس کرتا ہے۔

تیسری تاریخ پیدائش ۴ ؍اپریل ۱۹۴۸ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو اگر ہم بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

		۹
		۸
۱	۴۴۴	

تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۴ کا ۳ مرتبہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد ہروقت کام میں جتا رہتا ہے یہ کولہو کے بیل کی طرح کام کرتا ہے اور اس کو اپنے آرام اور راحت کا بالکل خیال نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلقین کا فرض ہے کہ وہ ان کے آرام کا خیال رکھیں۔ ایسے لوگ جن کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۴ کا ر دو تین مرتبہ آئے تو وہ لوگ یکسانیت کا شکار ہوسکتے ہیں یعنی ان کی زندگی ایک ہی رخ پر چلتی رہے گی اس میں کسی بھی طرح کا تنوع نہیں ہوگا۔ جو بالآخر کوفت کا باعث بنتا ہے اور عمر کے ایک حصہ میں جاکر اس یکسانیت سے نجات بھی نہیں ملتی اس لئے ایسے حضرات کو شروع ہی میں خود کو سنبھال لینا چاہئے اور کام کے ساتھ ساتھ آرام اور تفریح کی طرف بھی دھیان دینا چاہئے۔ چوبیس گھنٹے کی مصروفیت صحت پر بھی اثرانداز ہوتی ہے۔ اور قلب ودماغ کو بھی مفلوج کرکے رکھ دیتی ہے۔

قارئین اپنی تاریخ پیدائش کا چارٹ بنا کر اس کے اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ ان میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور کیا کیا خامیاں ہیں۔ خامیوں کا اندازہ کرنے کے بعد ان کو دور کرکے کوئی بھی انسان اپنی شخصیت میں مزید نکھار پیدا کرسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

●●●●●●●

اعداد کا جادو
سائنس کی دنیا پر ایک انوکھی کتاب
اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں سوالوں کے جوابات حاصل کرسکتے ہیں۔ علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں، کرشمۂ اعداد کی مقبولیت کے بعد ادارہ کی فخریہ پیش کش۔
اعداد کا جادُوْ
صفحات ۱۱۲ | قیمت ۴۵ روپے (علاوہ محصول ڈاک)
مرتب
محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب
ناشر
مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تصانیف

بسم اللہ کی عظمت و افادیت
بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو بطور خاص امت محمدیؐ کو عطا کی گئی ہے۔ بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں۔ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
ہدیہ -/30 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت
آیت الکرسی قرآن حکیم کی ایک جلیل القدر آیت ہے۔ اِس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے اکابرین نے دسیوں طریقے لکھے ہیں۔ اِن طریقوں کو آسان زبان میں اِس کتاب کو جمع کیا گیا ہے۔
ہدیہ -/20 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افایت
سورۂ فاتحہ ایک عظیم الشان دولت ہے۔ یہ تمام امراض کا علاج اور ذریعۂ شفا بنتی ہے۔ اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس عظیم سورۃ سے روحانی فائدے حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔
ہدیہ -/45 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت
سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ اس سورۃ کے ذریعہ بے شمار مسائل حل کئے جاسکتے ہیں اور بے شمار مصائب سے چھٹکارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس سورۃ سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقے کو بہت دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ (ہدیہ -/25 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کشکول عملیات
طلبا اور عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ، سینکڑوں امراض کا روحانی علاج۔ (ہدیہ -/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف
حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنی شخصیت کا اندازہ آپ کیسے کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الاعداد
علمِ اعداد کے موضوع پر ایک آسان کتاب جو قدرتِ خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
(ہدیہ -/70 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد
اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ اہم سوالات کے جوابات کس طرح حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔
(ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں
اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسان کی شخصیت اور ان کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور انسان خامیوں کی چغلی کھاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے محاسن و معائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اس تاب کو مطالعے میں رکھیں۔
(ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اَعداد کا جادو
علم اعداد، علم سائنس کی طرح ایک متاثر کن علم ہے۔ اس علم کے ذریعہ کس طرح اُلجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا جاسکتا ہے؟ یہ کتاب مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے پیش کرتی ہے۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین
فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جس کو ہندو پاک کے ہزاروں عاملین خراج تحسین پیش کیا۔ (ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

آیات مجموعۂ قرآنی
آیاتِ رزق، آیاتِ شفاء، آیاتِ حفاظت، آیات لطیف اور منزل کی عظمت وافادیت پر مشتمل ہر گھر میں رکھنے والی کتاب۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن
اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا" نام ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں؟ اور کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر میں رکھیں، اپنے بچوں، اپنے پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کے لئے اس کتاب کو گھر میں رکھیں۔
(ہدیہ -/40 روپے علاوہ محصول ڈاک)

پتھروں کی خصوصیات
پتھر اور نگینے بھی حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ اس نعمت سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (ہدیہ -/ روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال حزب البحر (اضافہ شدہ)
حیرت ناک عملیات کا ذخیرہ۔ (ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال ناسوتی
صوفیوں اور درویشوں کے مخصوص اعمال۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے
ایک معلوماتی کتاب۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور بھیجیں تاکہ بروقت آرڈر کی تعمیل ہوسکے۔

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

برج جوزا

آپ کے سالانہ حالات علم نجوم کی روشنی میں

برج جوزا کا عرصہ حکومت	۲۱ رمئی تا ۲۰ رجون
برج جوزا کا منسوبی کوکب	عطارد
برج جوزا کے منسوبی حروف	ک، ق
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۱، ۵، ۹
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	زمرد، پکھراج
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت دن	منگل، بدھ، جمعرات
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	سبز، پیلا، بسنتی

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

اس سال آپ کو گھریلو مسائل تنگ کریں گے، والدہ کا رویہ آپ کے حق میں نہ ہوگا۔ ان مسائل کی وجہ سے آپ کا روزگار بھی متاثر ہوگا، آپ ذاتی حیثیت میں بھی ان مسائل کی وجہ سے زیادہ بہتر حالات میں نہ ہوں گے، شریک کار سے بھی آپ کو زیادہ مدد نہ ملے گی۔ اس لحاظ سے آپ کو اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ آپ کو اس عرصہ میں جوکنارہ کر وقت گزارنا ہے۔ آپ کو اپنے مالی معاملات کو مضبوط بنیادوں پر چلانے کا موقع ملے گا اور اس عرصہ میں مالی پریشانیاں بھی آپ کو زیادہ تنگ نہ کریں گی اگر آپ ادھار پر کام شروع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی آپ کو دوسروں کی مدد آسانی سے مل جایا کرے گی جو آسانی آپ کو پچھلے سال لوگوں کے رویوں کی وجہ سے مل رہی تھی وہ اس سال آپ کے ساتھ نہ ہوگی، دوسروں سے مال لینا آپ کے لئے زیادہ مشکل کام نہ ہوگا، آپ اپنی خواہشات کے حوالے سے ضرورت سے زیادہ لاپرواہ رویہ اختیار کریں گے اس وجہ سے آپ کو مسائل پیش آئیں گے، آپ اپنے بچوں کے معاملات کی طرف سے بھی صرف نظر کریں گے اس وجہ سے بھی آپ کافی زیادہ پریشانی میں آجائیں گے، آپ کا مکان یا ذاتی سواری کے حصول کی خواہش اتنی آسانی سے نہ پوری ہوگی، آپ کو اس سلسلے میں کافی سے زیادہ انتظار کرنا پڑے گا وراثت کے معاملات اگر آپ اس عرصہ میں طے کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ اچھی طرح سے پورے ہوں گے، بات اگر اس عرصہ سے پہلے بگڑی ہوگی تو اس عرصہ میں کافی حد تک بہتر ہوجائے گی اور آپ کو اپنے معاملات اپنی مرضی سے حل کرنے کا موقع ملے گا۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کے لئے عملیات وروحانی راہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنے تعلیمی معاملات کے حل کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوائیں اپریل کا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اخراجات میں کمی اور آسان آمدنی کے حصول کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنے مسائل کے حل اور خواہشات کے حصول کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست میں ہونے والا شرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی شخصیت کی بہتری اور خانگی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ ہاشمی روحانی مرکز سے رجوع کرسکتے ہیں۔

ماہ جنوری

آپ اس ماہ میں زیادہ طرح پر جوش اور سرگرم رہیں گے، آپ کی یہ خواہش رہے گی کہ دوسرے آپ کی بات سنیں اور آپ کی مرضی کے مطابق کام کریں آپ پر اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور اس سلسلے میں کام کرنے کا بھوت سوار رہے گا، لوگوں کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آئیں کیونکہ وہ بھی آپ سے اچھے انداز میں پیش آرہے ہوں گے، آپ کے لئے آپ کے وراثتی معاملات اہم ہوجائیں گے، آپ ان کو پورا وقت دیں گے اس ضمن میں یہ بات ضروری ہوجاتی ہے کہ آپ اپنے ٹیکس اور ادھار کے معاملات کو بھی اچھے طریقے سے طے کرلیں تو زیادہ مناسب رہے گا کیونکہ جس آسانی سے اس عرصہ میں آپ کے کام ہونے ہیں ویسے آنے والے وقت میں نہ ہوسکیں گے۔ شریک حیات آپ کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئے گا۔

سعد تاریخیں	۴۔۱۴۔۱۹۔۲۹	نحس تاریخیں	۱۔۱۷۔۲۴

ماہ فروری

اس ماہ میں آپ کی طبیعت کی جولانیاں بھی اونچائیوں کو چھوئیں گی،

آپ دوسروں کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ چاہیں گے کہ سارے کام جلدی جلدی ہوں، جب دوسرے آپ کی جلد باز طبیعت کا ساتھ نہ دیں گے تو آپ کے لئے ان کو برداشت کرنا مشکل ہوجائے گا آپ کو مذہبی معاملات سے لگاؤ پیدا ہوگا اور آپ چاہیں گے بھی کہ کسی نہ کسی طرح آپ اپنے آپ کو مذہب کے ساتھ وابستہ کرلیں، آپ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں بھی لگاؤ پیدا ہوگا، اگر آپ شادی شدہ ہیں تو آپ کو اپنے سسرالی رشتہ داروں سے فوائد حاصل ہوں گے، آپ کے لئے یہ بات زیادہ بہتر رہے گی کہ آپ قانونی معاملات پر بھی ایک بار نظر ڈال لیں۔

سعد تاریخیں	۲_۱۱_۱۵_۲۴	نحس تاریخیں	۱۳_۱۹_۲۶

ماہ مارچ

اس ماہ میں آپ ذاتی حیثیت میں جو سرگرمی دکھارہے تھے وہ کم ہوجائیگی آپ کو اپنی پوری توانائیاں اب مال ودولت کے حصول میں لگانا پڑیں گی، کیونکہ اس کے بغیر آپ کو کامیابی نہ ہوگی، اس سلسلے میں آپ کو کام بھی کرنا پڑے گا، مذہبی اور اعلیٰ تعلیمی معاملات کے ساتھ آپ کا لگاؤ ویسا ہی رہے گا، آپ اس حوالے سے اسکیمیں بھی بنائیں گے، آپ کی توجہ اس امر کی طرف بھی رہے گی کہ آپ کسی طرح سے کوئی غیر ملکی زبان سیکھیں، دوسرے مذاہب اور ثقافت کے بارے میں جاننا بھی اچھا لگے گا، آپ کی توجہ مالی کامیابیوں سے ہٹ کر دنیاوی کامیابیوں کی طرف لگ جائے گی، آپ چاہیں گے کہ لوگ اس بات کو جانیں کہ آپ نے زندگی میں کیا حاصل کیا ہے۔؟ کیا پایا ہے اور کیا کھویا ہے۔؟

سعد تاریخیں	۱۰_۱۵_۲۵_۳۱	نحس تاریخیں	۱۲_۲۰_۲۸

ماہ اپریل

مال ودولت کے حصول کے لئے آپ کافی سے زیادہ سرگرم رہیں گے کوئی بھی موقع آپ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے، اس سلسلے میں آپ دوسروں سے الجھیں گے بھی اور دشمنیاں بھی مول لیں گے، آپ کی خواہشات اس عرصہ میں بڑھی ہوں گی، ایک تو آپ خود بھی ان کو پورا کرنے کی پوری کوشش کررہے ہیں گے، اس کے لئے آپ کو اپنے عزیز دوستوں کی مدد بھی حاصل ہوگی، آپ کا ان سے پیار اور لگاؤ بڑھ جائے گا، جہاں ان سے لگاؤ آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہوگا، وہاں ان سے آپ چاہت کا بھی اظہار کریں گے، آسان ذرائع سے مال کمانے کی خواہش بھی آسانی سے پوری ہوگی، آپ کے کاموں کے پورا ہونے میں زیادہ تر یہ چیز کام آئے گی کہ آپ کے کتنے قریبی دوست ہیں، اس ماہ کے آخری عشرے سے اخراجات بڑھنا شروع ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۱۰_۱۵_۲۷	نحس تاریخیں	۱۲_۲۱_۳۰

ماہ مئی

آپ کے اخراجات بڑھے ہوں گے، اخراجات دو طرح کے ہوں گے، ایک تو آپ سکون اور آرام کے حصول میں اخراجات کریں گے اور دوسرا عزت وآبرو کو محفوظ رکھنے اور دکھاوے کے اخراجات کریں گے، آپکے خلاف سازش کرنے والے آسانی سے آپ کے سامنے آجائیں گے، اگر آپ کسی سماجی تنظیم سے منسلک ہیں تو آپ کی کوششوں کو سراہا جائے گا، ذاتی حیثیت میں آپ جسمانی سرگرمی سے زیادہ ذہنی سرگرمی کو پسند کریں گے، آپ کا انداز گفتگو منطقی ہوگا اور آپ دوسروں کو اپنا موقف دلائل سے سمجھائیں گے، لوگوں سے رابطے میں رہنا پسند کریں گے، اس ماہ کے آخری عشرہ سے آپ کے مسائل کم ہونا شروع ہوجائیں گے، آپ اپنے آپ کو سکون میں محسوس کریں گے، اپنی کہی ہوئی بات کو منوانا بھی اس عرصہ میں آپ کی عادت رہے گی۔

سعد تاریخیں	۲_۱۶_۲۷_۳۱	نحس تاریخیں	۱۱_۲۲_۲۹

ماہ جون

اس عرصہ میں آپ اپنی ذات کو اہم سمجھنا شروع کردیں گے، آرام پسندی اور سہل پسندی آپ کی طبیعت میں شامل حال رہے گی، آپ اپنی ظاہری حالت کو بہتر کریں گے اور اپنے لئے اچھے لباس اور فیشن کے مطابق اشیاء خریدیں گے، آپ کے انداز میں ایک تیزی تو ہوگی مگر آپ کے کام اس تیزی کی وجہ سے غلط نہ ہوں گے، آسان ذرائع سے مال کمانا پسند کریں گے، آپ دوسروں کو کم اور اپنے آپ کو بہتر جانیں گے، آپ کی شخصیت میں "انا" زیادہ ہوجائے گی، اس کی وجہ سے آپ کو دوسروں کے ساتھ تعلقات رکھنے میں مسائل پیدا ہوں گے آپ کی سوچوں میں ایک تیزی آئے گی، آپ جلد فیصلہ کریں گے اور چاہیں گے کہ آپ کے فیصلوں پر فوراً عمل درآمد بھی ہوجائے، اس کی وجہ سے بہن بھائیوں اور قرابت داروں کے ساتھ تعلقات خراب ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۸_۱۲_۲۲_۲۷	نحس تاریخیں	۱۰_۱۷_۲۵

ماہ جولائی

اس ماہ میں آپ زیادہ توجہ اور اہمیت اس بات کو دیں گے کہ آپ کی قدر کیا ہے جب دوسرے آپ کی قدر کو نہ جانیں گے تو آپ اس کی وجہ سے بے چینی اور ناراضگی کا اظہار کریں گے، آپ کی سوچیں زیادہ تر تو اپنے بارے میں ہوں گی اور اس کے علاوہ مال کمانے کی مختلف اسکیمیں بھی ذہن میں گردش کریں گی، آپ دوسروں سے بہتر اور غیر محسوس طریقوں سے زیادہ دولت کمالیں گے، اس دولت کے حصول میں جتنا کردار آپ کے گھر والوں کا ہوگا اتنا ہی آپ کا

بھی ہوگا، آپ اپنے گھر والوں اور والدہ کو شامل کئے بغیر کسی بھی طرح سے کامیابی حاصل نہیں کرسکتے ہیں، اس ماہ میں آپ کے گھر کا ماحول بگڑ جائے گا گھر میں سکون نام کی شئے کو آپ ترسیں گے، ہر کوئی آپا دھاپی میں پڑا ہوگا، چھوٹے درجے کے لوگوں کی وجہ سے گھر کا ماحول خراب ہوگا۔

سعد تاریخیں	۶_۱۱_۲۲_۲۸	نحس تاریخیں	۸_۱۷_۲۵

ماہ اگست

آپ اس عرصہ میں روابط لکھنا پڑھنا اور ارد گرد کے لوگوں کے حوالے سے اپنے آپ کو مصروف رکھیں گے، آپ دوسروں پر اپنی علمیت کا رعب جھاڑیں گے اور چاہیں گے کہ وہ آپ کی بات کو اہمیت دیں گھر کا ماحول جو پچھلے ماہ کافی سے زیادہ خراب تھا، اس میں کچھ بہتری آئے گی، ایک تو آپ اپنے ذہن کو استعمال میں لاتے ہوئے ایسی تدابیر اختیار کریں گے اور دوسرا بچوں کی وجہ سے بھی گھر کا ماحول خوشگوار ہوجائے گا، آپ گھر کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کی کوشش کریں گے، آپ کی لائی ہوئی اشیاء بھی گھر کو خوبصورت تو بنائیں گی مگر وہ بے کار قسم کی نہ ہوں گی، ذاتی سواری کو بھی بہتر کرنے کی کوشش کریں گے اس کا رنگ روغن نیا کروائیں گے، جائیداد وغیرہ بیچنے کی صورت میں اچھی قیمت مل جائے گی۔

سعد تاریخیں	۷_۱۳_۲۳_۲۸	نحس تاریخیں	۱۰_۱۸_۲۵

ماہ ستمبر

آپ گھر کے معاملات کو اہمت دیں گے اس کی وجہ سے گھریلو تنازعات میں کافی کمی آئے گی، اگر آپ گھر کے بڑے ہیں پھر تو معاملات کافی حد تک بہتر ہوجائیں گے، دوسری صورت میں مسائل بڑھ بھی سکتے ہیں، آپ کی تخلیقی صلاحیتیں عروج پر ہوں گی مگر آپ ان سے کام کم لیں گے اور وقت زیادہ ضائع کریں گے، آپ کا دھیان تفریح کی طرف لگا رہے گا، اگر آپ والدین ہیں تو پھر آپ کو بچوں کے معاملات اپنی طرف متوجہ کئے رہیں گے اور آپ کو ان سے ہٹ کر کسی اور طرف دیکھنے کی فرصت نہ ملے گی، تفریح کرتے وقت اپنے جوش کو قابو میں رکھیں اور دوسروں سے لڑائی مول نہ لیں، آنے والے وقت کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں، کیونکہ زندگی صرف تفریح کا نام نہیں، عاشق مزاج لوگوں کی اس عرصہ میں عید ہوجائے گی۔

سعد تاریخیں	۷_۱۲_۲۱_۲۶	نحس تاریخیں	۱۰_۱۷_۲۳

ماہ اکتوبر

اس عرصہ میں تھوڑی تفریح اور کام زیادہ ہوگا، آپ ذاتی طور پر تفریح کی طرف زیادہ مائل ہوں گے اس کی وجہ سے آپ کے کام کا بھی حرج ہوگا، مگر آپ اپنی ذہانت کو استعمال میں لاتے ہوئے کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح آپ کام کو بہتر انداز میں بھی پورا کرلیں، یہ الگ بات ہے کہ آپ کی کوشش زیادہ اچھے طریقے سے کامیاب نہ ہوگی، کام کے دوران بے احتیاطی کی وجہ سے آپ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے جہاں آپ کام کرتے ہیں وہاں کے لوگوں کے ساتھ آپ کی لڑائی بھی ہوگی اور پیار بھی رہے گا، یوں یہ نرم گرم ماحول چلتا رہیگا، ننھیالی رشتہ داروں سے تعلقات بہتر رہیں گے مگر آپ کی توقعات ان سے زیادہ ہوں گی، جب وہ پوری نہ ہوں گی تو آپ مزید پریشانی کا شکار ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۵_۱۸_۲۲	نحس تاریخیں	۷_۱۴_۲۰

ماہ نومبر

اس عرصہ میں آپ کو کام کی اہمیت کا اندازہ ہوگا، آپ تفریح سے زیادہ کام کریں گے، دوسروں کے ساتھ آپ کا رویہ خوش گوار رہے گا، اور آپ لوگوں کے ساتھ مل جل کر خوشی محسوس کریں گے، خصوصاً صنف نازک کے ساتھ آپ کے تعلقات بہتر رہیں گے، غیر شادی شدہ لوگوں کی بات اس ماہ ٹھہر جائے گی اور ان کو بہت جلد شادی کے بندھن میں بندھنا پڑے گا۔

سعد تاریخیں	۲_۸_۱۷_۲۲	نحس تاریخیں	۵_۱۲_۱۹

ماہ دسمبر

اس ماہ آپ کا زیادہ تر وقت ملنے ملانے میں گزرے گا، شریک کار آپ کی معاونت پر آمادہ نہیں ہوگا، آپ جلدی جو کام نمٹا سکتے ہیں انہیں نمٹا لیں، شادی شدہ لوگوں کی زندگی میں کچھ گرما گرمی ہوگی، آپ کے لئے عافیت اس میں ہے کہ جھگڑوں سے پرہیز کریں خصوصاً گھریلو زندگی میں کوئی انتشار نہ ہونے دیں، قریبی رشتے داروں سے مل کر آپ کوئی نیا کام شروع کرسکتے ہیں۔

سعد تاریخیں	۳_۹_۱۸_۲۳	نحس تاریخیں	۶_۱۳_۲۰

خواتین

آپ کے لئے یہ سال گھریلو مسائل کو لے کر آرہا ہے، آپ کی ازدواجی زندگی اور سماجی زندگی متاثر رہے گی، آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے معاملات کو حکمت عملی سے حل کرنے کی کوشش کریں، بے صبری سے معاملات الجھ جائیں گے آپ کو اپنی صحت اور مالداری بڑھانے کے لئے چانس ملے گا، اس کو نہ کھوئیں، آپ سے خفیہ طریقہ سے لوگ دشمنی کریں گے لیکن کامیاب نہیں ہوں گے، ذاتی گھر کی خواہش پوری ہونے کا امکان ہے، بحیثیت مجموعی آپ کی زندگی گھریلو اور سماجی عمدہ طریقہ سے بسر ہوگی۔

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۲۳

GRAPHTECH

قسط نمبر:۳۲

کرشماتِ جَفرُ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کسی شخص کو اپنی محبت میں گرفتار کرنے کے لئے یہ طریقہ انتہائی مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے اور مطلوب زیادہ سے زیادہ تین دن میں طالب کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ابجد کے ۲۸ حروف میں سے ۱۲ حروف، حروف شفع کہلاتے ہیں، حروف شفع ان حروف کو کہتے ہیں جو نصف کرنے سے بھی جفت رہیں۔

وہ ۱۲ حروف یہ ہیں۔ت،ث،ح،خ،د،ر،س،ض،ف،ک،م،ق۔

ان حروف کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے ۲۸۱۲ ہوتے ہیں۔جب عمل کرنا ہو تو طالب و مطلوب کے اعداد مع والدہ نکال کر ان میں مذکورہ اعداد جمع کردیں اور حسب قاعدہ مربع کا نقش چاروں عناصر سے تیار کریں اور ہر عنصر کا نقش ۴ عدد بنائیں۔ نقش کے چاروں گوشوں میں یاودود لکھیں اور نقش کے چاروں طرف مذکورہ حروف کے مؤکلین کے نام لکھیں۔ایک سمت میں تین مؤکلین کے نام لکھے جائیں گے۔

نقش تیار کرنے کے بعد آتشی ۴ نقش آگ میں جلادیں، بادی ۴ نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی درخت پر لٹکادیں۔آبی ۴ نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں اور خاکی ۴ نقش خاکی رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے زمین میں دبادیں انشاء اللہ مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی۔اس عمل کو لگاتار تین دن تک کریں۔یہ عمل چڑھتے چاند میں یعنی عروج ماہ میں یعنی چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ کے درمیان میں کریں اور ان بروج میں کریں۔جوزا، سنبلہ، قوس، حوت۔دراصل یہ بروج ذوجسدین کہلاتے ہیں ان کے اوقات انگریزی تاریخوں کے اعتبار سے یہ ہیں۔

جوزا ۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان، سنبلہ ۲۴ راگست سے ۲۳ رستمبر کے درمیان، قوس ۲۴ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان اور حوت ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ کے درمیان۔

حروف شفع کے مؤکلین کے نام یہ ہیں۔

حرف تا۔مؤکل عزرائیل حرف سین۔مؤکل حموائیل
حرف ثا۔مؤکل میکائیل حرف ضاد۔مؤکل عطکائیل
حرف حا۔مؤکل تنکفیل حرف فا۔مؤکل سرحمائیل
حرف خا۔مؤکل میکائیل حرف کاف۔مؤکل سردزائیل
حرف دال۔مؤکل دردائیل حرف میم۔مؤکل رویائیل
حرف را۔مؤکل امواکیل حرف قاف۔مؤکل عطرائیل

نقوش کی چالیں عنصر کے اعتبار سے یہ ہیں۔

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بادی چال

۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

آبی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

خاکی چال

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

مثال:

نام طالب علم، عزیز احمد۔ اعداد	۱۴۷
نام والدہ نجمہ۔ اعداد	۹۸
نام مطلوب، ثریا بیگم۔ اعداد	۷۸۳
نام والدہ سلمہ۔ اعداد۔۔	۱۳۵
کل اعداد	۱۱۶۳
حروف شفع کے اعداد جمع کیے۔	۲۸۱۲
	۳۹۷۵
قانون کے وضع کیے۔	۳۰
حاصل کو ۴ سے تقسیم کیا۔	

۴)۳۹۴۵(۹۸۶
۳۶
۳۴
۳۲
۲۵
۲۴
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ گویا کہ نقش میں کسر ہے اور ۱۳ ویں خانے ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا یہاں آتشی چال کی مثال دی جا رہی ہے۔ یہ نقش چاروں عناصر سے چار چار بنیں گے۔

۷۸۶

عزرائیل، میکائیل، تنکفیل

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

حموائیل عطکائیل سرحمائیل

ان تمام نقوش کو باوضو قبلہ رو ہوکر گلاب و زعفران سے لکھیں اور جس وقت لکھیں اپنا موڈ خوشگوار رکھیں اور کسی خوشبو کی دھونی لیں۔ واضح رہے کہ علم جفر بزرگوں کا عطا کردہ ایک پاکیزہ فن ہے اور اس فن کے ذریعہ ناجائز کام نہیں کرنے چاہئیں اس طرح کے محبت کے نقوش جائز امور میں کرنے چاہئیں۔

واضح رہے کہ یہ عمل لگاتار تین دن تک کرنا ہے اور عروج ماہ میں کرتے وقت یہ دھیان بھی رکھیں کہ چاند عقرب میں نہ ہو اگر چاند عقرب میں ہو تو اس کے بعد یا اس سے پہلے عروج ماہ میں ہی کریں۔

کرشمات جفر کا یہ فارمولہ خاص طور سے ان میاں بیوی کے لئے ہے جو کسی وجہ سے ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے ان میں محبت و اتفاق پیدا ہوگا۔

(باقی آئندہ)

فارم نمبر ۴: رجسٹریشن آف نیوز پیپر رولز ۱۹۵۶

نام	ماہنامہ طلسماتی دنیا
مقام اشاعت	محلّہ ابوالمعالی دیوبند
وقفۂ اشاعت	ماہانہ
زبان	اردو
طابع و ناشر	حسن احمد صدیقی
مدیر مسئول	حسن الہاشمی
ملکیت	حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کی حد تک درست ہیں۔

(حسن احمد صدیقی طابع و ناشر)

مخزن العجائب

سترہویں قسط

حسن الہاشمی

جادو کا رد

اگر کسی عام انسان پر یا کسی عامل پر کسی نے سحر کردیا ہو یا کسی عامل کا عمل ضبط کرلیا ہو یا ضبط کرنے کی کوشش کررہا ہو تو ایسے وقت میں یہ عمل کرنا چاہئے۔ مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ عبس پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں۔ انشاء اللہ کسی جادوگر کا جادو کارگر نہیں ہوگا اور اگر جادو کارگر ہو چکا ہو تو مغرب کی نماز کے بعد سورۂ عبس کی ۳ مرتبہ تلاوت کریں۔ پہلی مرتبہ جب تلاوت کریں تو اپنی ٹوپی کو بائیں طرف کچھ جھکا دیں یعنی ہلکی سی بائیں طرف کو ٹیڑھی کرلیں۔ دوسری مرتبہ جب تلاوت کریں تو پھر تھوڑی سی اور بائیں طرف کو جھکا دیں اور تیسری مرتبہ تلاوت کرنے کے بعد اپنی ٹوپی کو بائیں سے اتار کر بائیں طرف غصے سے پھینکیں اور دل میں یہ خیال کریں کہ آپ نے اپنے دشمن کو پچھاڑ دیا ہے اور اس کے بعد بائیں جانب تھوکیں اور سات مرتبہ یہ پڑھیں۔ فارجعوا فارجعوا اس طرح ایک ہی وقت میں سورۂ عبس اکیس مرتبہ پڑھی جائے گی اور سات مرتبہ ٹوپی پھینکی جائے گی اور سات مرتبہ فارجعوا فارجعوا پڑھا جائے گا۔ تین مرتبہ سورۂ عبس پڑھ کر فارجعوا فارجعوا سات مرتبہ پڑھیں گے اس طرح فارجعوا فارجعوا کی تعداد ایک دن کے عمل میں ۴۹ مرتبہ ہوجائے گی۔ اس عمل کو لگاتار تین روز تک کریں۔ کیسا بھی جادو ہوگا انشاء اللہ جادوگر کی طرف پلٹ جائے گا۔

عجیب وغریب نقش

جو شخص اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا اس کی تمام مشکلات انشاء اللہ رفع ہوجائیں گی اور غیب سے اس کی ایسی مدد ہوگی کہ عقلیں حیران ہوں گی، اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

۶	ھے	اااا	#	م	ااا̄	✡
اااا	#	م	م	✡	۶	ھے
م	ااا̄	✡	۶	ھے	اااا	#
✡	۶	ھے	اااا	#	م	ااا̄
ھے	اااا	#	م	ااا̄	✡	۶
#	م	ااا̄	ااا̄	۶	ھے	اااا
ااا̄	✡	۶	ھے	اااا	#	م

مختلف بیماریوں میں کام آنے والا نقش

یہ نقش حیرتناک خواص رکھتا ہے اور اس نقش سے بے شمار فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

☆ ام الصبیان، اختلاج قلب اور تپ دق کی صورت میں تعویذ بنا کر ۳ سچے موتی خشخاش کے دانے کے برابر نقش پر رکھ کر نقش کو پیک کردیں اور مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

☆ بخار اور دیگر جسمانی مرض میں اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو لکھ کر سات روز تک مریض کو پانی میں گھول کر پلائیں۔

☆ محبت، حصول رزق، حصول کامیابی، فتح و نصرت کے اور صدقات میں کامیابی کے لئے اس نقش کو چاروں عناصر سے لکھ کر آبی چال والے نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ بادی چال والے نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ خاکی چال والے نقش کو خاکی کپڑے میں پیک کرکے کسی میدان میں دبائیں اور آتشی چال سے دو نقش لکھیں۔ ایک نقش آگ میں جلادیں اور ایک نقش طالب کے گلے میں ہرے کپڑے میں پیک کرا کر ڈال دیں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔ جب یہ نقش کاروبار اور حصول رزق نیز کسی کی بندش کو کھولنے کے لئے لکھیں تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھیں اللّٰھم ارحم علیٰ فلاں ابن فلاں وعزہ وارزقہ و کن لہ نصیراً

اگر یہ نقش محبت کے لئے لکھیں تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھیں

اللّٰھم قلب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں یا مقلب القلوب پہلے مطلوب پھر طالب کا نام لکھیں۔

☆ اگر یہ نقش کسی جسمانی بیماری کو رفع کرنے کے لئے دیا جائے تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔ تحفظه و تشفيه من الاسقام.

☆ اگر اس نقش کو ردِ سحر یا ردِ آسیب کے لئے لکھیں تو اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔

برائے ردِ سحر۔ برائے ردِ آسیب وغیرہ۔

☆ ہر قسم کی بواسیر کے لئے خونی ہو یا بادی اس نقش کو ہرن کی جھلی پر لکھ دیں اور جمعرات کے دن سے شروعات کریں۔ پہلی جمعرات کو یہ نقش مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسری جمعرات کو بائیں بازو پر باندھیں۔ اسی طرح سات جمعراتوں تک دائیں بائیں بازو پر باندھتے رہیں۔ ساتویں جمعرات کو نقش دائیں بازو پر آجائے گا پھر وہیں بندھا رہنے دیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

ذلت ومصیبت سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ذلت ورسوائی اور آفت ومصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل عمل کو لگاتار تین دن کرے اور روزانہ اس عمل کو کاغذ کے تین ٹکڑوں پر لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر ماءِ جاری میں ڈالے۔ انشاء اللہ ذلت ومصیبت سے نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے۔

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم بسم الله الملك الحق المبين. من العبد الذليل الىٰ مولى الجليل. رب انى مسنى الضر و انت ارحم الراحمين بحرمة محمد مصطفى صلى اللّٰه عليه وسلم ان تكشف عنى همى و حزنى وارفع عنى برحمتك ياارحم الراحمين و صلى اللّٰه علىٰ سيدنا محمد و اله اجمعين الطيبين الطاهرين.

قرض سے نجات کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ۳۶۰ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اس کا قرض اگر پہاڑ کے برابر بھی ہوگا تو انشاء اللہ بہت جلد سب ادا ہو جائے گا۔ باوضو قبلہ رو ہو کر بسم اللہ لکھیں اور لکھتے وقت اگربتی روشن کریں۔

مقدمہ اور جنگ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ اور جنگ میں کامیابی کے لئے یہ دونوں نقش لکھ کر دائیں بائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

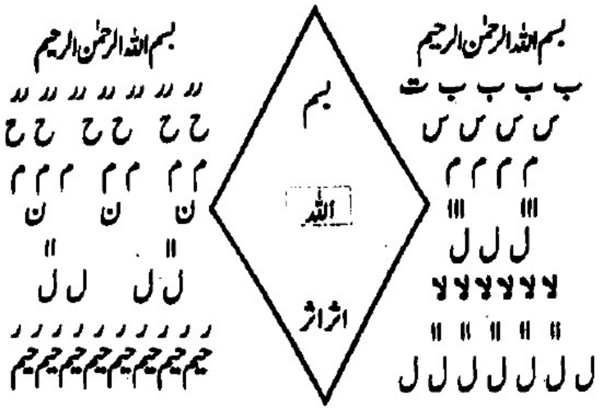

من پسند شادی کے لئے

من پسند شادی کے لئے اس نقش کو لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔ اس نقش کو چال کے اعتبار سے پُر کریں۔ چال کی وضاحت کی جارہی ہے۔

۳	ولم	یولد	ولم	یکن
۵	ھو	اللہ	احد	اللہ
۷	یولد	ولم	یکن	لہ
۱	قل	ھو	اللہ	احد
۶	الصمد	لم	یلد	ولم
۴	لہ	کفواً	احد	قل
۲	اللہ	الصمد	لم	یلد
۸		کفوا	احد	

طالب۔ الحب۔ مطلوب

تسخیر وقبولیت کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو ساعتِ سعید میں اس طرح لکھیں کہ ہر خانہ کو پُر کرنے کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ نصر اور ۲۷ مرتبہ "یاباسط" پڑھیں پھر اس نقش کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ خلقت مسخر ہوگی۔

نقش خاکی چال سے پُر ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٦	۴۸	۱۸
۳٦	۲۴	۱۲
۳۰	یاباسط	۴۲

برائے فراوانی رزق

مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کریں۔ انشاءاللہ دکان خوب چلے گی اور اگر بندش ہوگی تو کھل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یااللہ	یارحمٰن	یارحیم
یامالک	یارزاق	یاقادر
یارزاق	قل ھواللہ احد	یارزاق
الحمدللہ	یارزاق	الحمدللہ
یارزاق	اللہ اللہ	یارزاق

خیروبرکت کے لئے

خیروبرکت کے لئے چوکھٹ پر یہ نقش گاڑ دیں اور ۱۱ روپے کی مٹھائی تقسیم کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب س م ا ل اہ

ال و ا س ع ج

ل ج ل ا ل ہ

۹۹۹ ۹۹۹ ۹۹۹

خیروبرکت کے لئے

ان دونوں نقوش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر دکان کے گلے میں رکھیں انشاءاللہ ایسی خیروبرکت ہوگی کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔ یہ دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر لکھے جائیں گے۔ نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ل	ط	ی	ن
ف	ی	ط	ل
ط	ل	ف	ی
ی	ف	ل	ط

الفتاح یا لطیف روزی از غیب رسد

ف	ت	ا	ح
ح	ا	ت	ف
ت	ف	ح	ا
ا	ح	ف	ت

زبردست فتوحات کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو چالیس عدد لگاتار ۴۰ دن تک لکھیں اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ جس پانی سے آٹا گوندھیں اُس پانی پر ۴۱ مرتبہ سورہ مزمل پڑھ کر دم کردیں۔ پہلے دن جو سب سے پہلے تعویذ بنے گا اور آخری دن جو سب سے آخیر میں تعویذ بنے گا ان دونوں کو ایک ساتھ ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھیں۔ انشاءاللہ زبردست فتوحات ہوں گی۔

۷۸۶

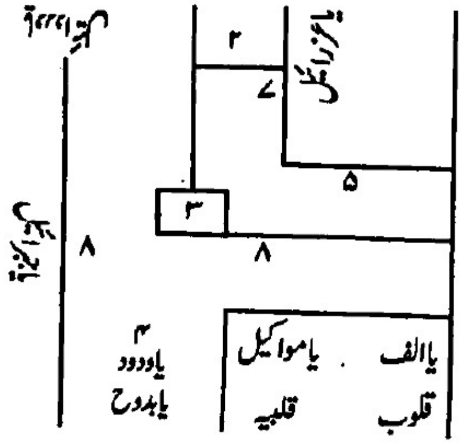

مفرور کی واپسی

اس نقش کو آٹھویں پارے میں جہاں یہ آیت موجود ہے وہاں رکھ دیں انشاءاللہ مفرور واپس آجائے گا۔

۷۸۶

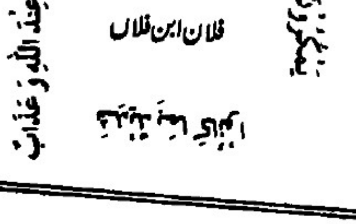

چوری کے مال کی واپسی کے لئے

جس کے گھر چوری ہوگئی ہو اس کے گھر میں سورج کے رخ پر یہ نقش کسی دیوار پر چپکا دیں۔ انشاء اللہ جب دھوپ نقش پر پڑے گی تو اس کو مال واپس کرنے کی توفیق ہوجائے گی۔

۷۸۶

۳۸	۴۱	۴۴	۳۰
۴۳	۳۱	۳۷	۴۲
۳۲	۴۷	۳۹	۲۶
۴۰	۳۵	۳۳	۴۵

والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما

جَزَاءً بِمَا كَسَبَا

بدخوابی سے بچنے کے لئے

اگر کوئی شخص بدخوابی سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھے۔

۷۸۶

یااللہ یااللہ یارب یارب	یااللہ یااللہ یارب یارب
یااللہ یااللہ یارب یارب	یااللہ یااللہ یارب یارب

مخلوق کو مسخر کرنے کا طریقہ

یہ عمل عروج ماہ میں کریں اور شرف قمر کے اوقات میں کریں۔ اگر اس عمل کے لئے ثابت یا ذوجسدین مہینے کا انتخاب کریں تو افضل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ آیت کریمہ وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کا نقش مسدس بنائیں اور اس کو سامنے رکھ کر مذکورہ آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ جگہ اور وقت نہ بدلیں اور روز کے روز نقش نیا لکھیں۔ اگلے دن اس کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں یا نہر میں ڈال دیں۔ چلے کی تکمیل کے بعد سب سے پہلے دن کا اور سب سے آخیر دن والا نقش ایک ساتھ اپنے بازو پر باندھیں اور مذکورہ آیت کو روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ مخلوق کا ہجوم ہوگا اور عجیب وغریب کرشمے ظاہر ہوں گے اور مخلوق محبت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

الرحیم ۲۸۹	الرحمن ۳۲۹	اِلَّا ھو ۴۳	لَا اِلٰہ ۶۷	اِلٰہ ۵۵	وَاِلٰھُکُمْ ۱۰۲
۳۲۴	۳۸	۱۰۴	۲۸۸	۷۱	۶۰
۱۰۷	۵۸	۶۸	۴۰	۳۲۷	۲۸۵
۳۹	۱۰۳	۳۲۸	۵۹	۲۸۴	۷۲
۶۹	۲۸۷	۵۶	۳۲۶	۱۰۶	۴۱
۵۷	۷۰	۲۸۶	۱۰۵	۴۲	۳۲۵

زبان بندی کے لئے

مندرجہ ذیل دو نقش اس وقت تیار کریں جب چاند عقرب میں ہو یا زوال ماہ میں سنیچر کے دن ساعت زحل میں نقش تیار کریں ایک نقش اپنے بائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش قبرستان میں دبا دیں۔ انشاء اللہ دشمن کی زبان بند ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰ زبان بند کردم	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴ فلاں ابن فلاں را فی حق فلاں ابن فلاں	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

سحرِ مدفونہ کے لئے

اگر کسی گھر میں سحرِ مدفونہ کا شبہ ہو تو مندرجہ ذیل نقش دیسی سفید مرغ کے گلے میں ڈال کر مرغ اس گھر میں چھوڑ دیں۔ مرغ جس جگہ پر بیٹھ جائے سمجھ لیں کہ سحر کا سامان اسی جگہ دفن ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۲۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۲۰۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

مولانا مرغوب الرحمٰن

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام ساتواں کھلا خط

عالی جناب! دہشت گردی سے متعلق ہونے والی کانفرنس میں آپ اپنے خطبۂ صدارت میں فرماتے ہیں کہ

"سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ مدارس اسلامیہ ہمارے ہاتھ میں ہمارے اسلاف اور ملت اسلامیہ کی نہایت قیمتی امانت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس امانت کی ہر پہلو سے حفاظت کرنا اور اس کا حق ادا کرنا ہمارا سب سے اہم فریضہ ہے"۔

آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے تمام دینی مدارس نہ کوئی جائیداد ہیں اور نہ کوئی مِلک یہ اسلاف کی امانت ہیں اور امانت کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کو جوں کے توں ایک دن واپس کرنا ہوتا ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ مادرِ علمی جس کے آپ فی الحال منتظم ہیں وہ بھی اسلاف کی ایک امانت ہے وہ آپ کی اپنی جائیداد یا املاک نہیں ہے کہ آپ اس میں من مانیاں کریں اور اسلاف کی قدروں کا کھلم کھلا ملیامیٹ کریں۔ آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کا محافظ خانہ اور اس میں رکھی ہوئی امانتیں خرد برد ہوگئی ہیں وہ سارے ریکارڈ جو دارالعلوم دیوبند کی تاسیس سے لے کر حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دورِ اہتمام تک پوری طرح محفوظ تھے اب محفوظ نہیں ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ وہ اصول ہشت گانہ جو بانیٔ دارالعلوم دیوبند کی سب سے اہم امانت تھی اور جس کو روزِ اوّل سے روحِ دارالعلوم دیوبند سمجھا جاتا تھا آپ اس کا تحفظ بھی نہ کرسکے۔ کسی بھی ملک میں اور کسی بھی سلطنت میں اور کسی بھی ادارے میں قدیم عمارتیں جن کی تعمیر بزرگوں کے عہدِ مقدس میں کی گئی ہو وہ آثارِ قدیمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ ایک طرح کی یادگار ہوتی ہیں اور اس طرح کی یادگاروں کی حفاظت کرنا بھی صاحبِ انتظام کے لئے ضروری ہوتا ہے کیونکہ ان عمارتوں سے قرونِ اولیٰ کی یادیں وابستہ ہوتی ہیں اور ان کے بوسیدہ در و دیوار میں ایک طرح کی روحانیت ہوتی ہے جو اسلاف کی امانت کا درجہ رکھتی ہے لیکن آپ کے دورِ اہتمام میں اس امانت کی حفاظت بھی نہ ہوسکی۔ بجائے اس کے آپ ان بوسیدہ عمارتوں کی اچھے پیمانے پر مرمت کراتے آپ نے ان عمارتوں کے ساتھ اور ان عمارتوں کے ساتھ وابستہ یادوں کے ساتھ ناقدری کا معاملہ کیا اور ان کو منہدم کرادیا اس طرح آپ عہدِ اسلاف کے رنگ و بو کا تحفظ بھی نہ کرسکے۔

آپ دوسروں کو یہ بات سمجھا رہے ہیں کہ یہ مدارس اسلامیہ ہمارے ہاتھ میں اسلاف اور ملت اسلامیہ کی امانت ہیں۔ لیکن یہ بات آپ خود کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں تو مادرِ علمی کا انتظام ہے۔ آپ نے اس مادرِ علمی کو جو (اگر برا نہ مانیں) آپ کے ہاتھوں میں جائز طریقے سے نہیں آئی تھی اپنی مِلک اور اپنی ذاتی جاگیر سمجھ لیا ہے۔ آپ کو اس بات کا احساس کیوں نہیں ہے کہ یہ مادرِ علمی بھی اسلاف اور ملت اسلامیہ کی ایک امانت ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت کرنا اخلاقاً، شرعاً اور قانوناً جائز نہیں ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا وَاْدخُلُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا گھروں میں دروازے سے داخل ہو اور آپ کا پہلا دستہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء کی بھیانک رات میں دیواریں پھلانگ کر دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوا تھا۔ کیا کسی ادارے میں جو ملت اسلامیہ کی امانت کی حیثیت رکھتا ہو اس طرح داخل ہونا اور زور زبردستی کے ساتھ کسی ایسے انتظام کو ختم کرنا جو بزرگوں سے چلا آرہا ہو کیا شرعاً جائز تھا؟ یہ عمل اگر آج یا کل آپ کے ساتھ ہو تو کیا آپ کو تکلیف نہیں پہنچے گی؟

بے شک آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کا وجود وسیع بھی ہوا اور عریض بھی جو دارالعلوم دیوبند کسی دور میں ۴۰ بیگھے میں تھا وہ اب چالیس سے بھی زیادہ بیگھے میں ہے لیکن دارالعلوم دیوبند کی وہ روحانیت، دارالعلوم دیوبند کا وہ مزاج اور دارالعلوم دیوبند کا وہ مسلک جو اس کی اصل روح تھا وہ آپ کے دور میں مطلقاً پامال ہوگیا ہے۔ اب مسلک نہیں صرف مسلک کی عصبیت نظر آتی ہے اور جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے وہ تلاش کرنے سے بھی دکھائی نہیں دیتی۔ ایسی ناگفتہ بہ صورتِ حال میں آپ یہ دعویٰ کیسے کرسکتے ہیں کہ مادرِ علمی خیانتوں سے محفوظ ہے اور جب یہ مادرِ علمی خیانتوں سے محفوظ نہیں ہے تو آپ کا دوسروں کے لئے یہ نصیحت کرنا کہ وہ دینی مدارس کو بزرگوں کی امانت سمجھیں کس رو سے جائز ہے؟ کیا آپ کی نصیحت لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کی زد میں نہیں آتی؟

آپ سے معذرت کے ساتھ میں عرض کردوں کہ مادرِ علمی جس کا انتظام آپ چلا رہے ہیں وہ آج بھی ایک اعتبار سے مقبوضہ ہے۔ یہ آپ د

اورآپ کے فرماں رواؤں کو بزرگوں سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ اس کو ذاتی اور سیاسی طاقتوں کا سہارا لے کر کسی کے دستِ مقدس سے چھینا گیا تھا۔ اس لئے شرعی، قانونی اور لغوی اعتبار سے یہ مقبوضہ ہی کہلائے گی۔ یہ امانت جس کو آپ خود بھی امانت باور کرا رہے ہیں آپ کو ہاتھوں سے سونپی نہیں گئی تھی بلکہ اس پر اپنی حکمت علمی سے قبضہ کیا گیا۔ چنانچہ ۲۰۰۴ء تک آپ مقدمات کی لپیٹ میں رہے۔ اگرچہ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ اور حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کی ذاتی صلح نے اس قبضے کی جو ادھورا تھا تکمیل کردی ہے لیکن حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا حساب وکتاب ابھی باقی ہے۔ وہ ذات جو اپنے دربار میں ذرے ذرے کا حساب لے گی وہ حضرت قاری طیب صاحب کے ساتھ ہونے والے مظالم اور اُن پر لگائے گئے بے ہودہ الزامات کو نظر انداز نہیں کرسکتی اور خوشنما عمارتوں کے ذریعہ آپ ان اسلاف کے روبرو سرخرو نہیں ہوسکتے جنھوں نے ہزار جتن کرکے اِس مادرِ علمی کی بنیاد رکھی تھی اور اس کا اصل مقصد دینِ اسلام تھا۔ مسلک دیوبند تھا۔ علم ومعرفت تھا۔ تاج محل تعمیر کرنا نہیں تھا۔ اسی خطبۂ صدارت کے آخری صفحہ پر آپ فرماتے ہیں:

> ''اسی کے ساتھ اپنے داخلی نظام کو بہتر بنانا از بس کہ ضروری ہے ہمارا مالیاتی نظام آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہونا چاہئے اسی طرح ہمارے مدارس کے ماحول کو ایک بہترین معیاری اسلامی ماحول کا نمونہ ہونا چاہئے جس میں حسنِ اخلاق، دیانت وامانت، ادائے حقوق، اتباعِ سنت اور خوفِ خدا کی حکمرانی ہو، اگر ہم اپنے معاشرے کو ان خطوط پر ڈھالنے میں کامیاب ہوگئے تو انشاء اللہ خطرات کے بادل چھٹ جائیں گے اور مدارس کے خلاف سازشیں اپنی موت آپ مرجائیں گی۔

یہ بات۔ بات کی حد تک بہت خوبصورت، پُرکشش اور دلفریب ہے لیکن اس میں تاثر اور افادیت اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب سب سے پہلے آپ خود اس پر عمل کریں۔ آپ کے دورِ اہتمام میں دیانت واعانت، اداءِ حقوق، اتباعِ سنت اور خوفِ خدا نامی چیزوں کا جو حشر ہوا وہ ہر ایک ہوش مند کی نظروں میں عیاں وبیاں ہے۔ دیانت وامانت کے بارے میں تو ہم بار بار لکھ رہے ہیں کہ آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کے اصولِ ہشت گانہ، دارالعلوم دیوبند کا مسلک ومشرب، دارالعلوم دیوبند کی قدیم عمارتیں اور دارالعلوم دیوبند کا نقطۂ نظر نیز دارالعلوم کے بنیادی بیع نامے اور ضروری کاغذات کچھ بھی محفوظ نہیں ہے اور رقومات کے ساتھ بھی وہ سب کچھ ہوتا ہے جسے بے ایمانی اور خیانت کے سوا کسی اور نام سے موسوم نہیں کیا جاسکتا۔

ادائے حقوق کا معاملہ صرف دکھاوے کا ہے۔ آپ کے دورِ اہتمام میں ملازمین سہمے ہوئے ہیں۔ انہیں اپنی رائے کے اظہار کا حق نہیں ہے۔ وہ مجبور ہیں آپ کی خوشامد اور چاپلوسی کرنے پر کیوں کہ اگر وہ آپ کے خلاف ایک حرف بھی نکالتے ہیں تو اپنی ملازمت کا خطرہ درپیش ہوتا ہے چنانچہ کئی ملازم سچ بولنے کے نتیجے میں ملازمت سے محروم ہوچکے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے طلبا کے ساتھ جو حق تلفی کا مظاہرہ ہوتا ہے اس کو صاف طور پر محسوس کیا جاتا ہے۔ وہ دارالعلوم دیوبند جس کا بجٹ کروڑوں میں ہے اس دارالعلوم دیوبند کے طلباء اچھے کھانوں سے اور آرام دہ رہائش گاہوں سے آج بھی محروم ہیں کیا اسی کو ادائے حقوق کہتے ہیں؟

اتباعِ سنت صرف حلیے کا نام نہیں کہ چہروں پر داڑھیاں ہوں اور بدن پر کرتے اور لنگیاں ہوں تو بس اتباعِ سنت کا عمل پورا ہوگیا۔ اتباعِ سنت میں اور بھی امور آتے ہیں۔ ان کی طرف یکسر دھیان نہیں ہے۔ آج کل دارالعلوم دیوبند میں جو روش چل رہی ہے۔ ریٹائرمنٹ کا دستور، بے جا تعمیرات، فضول خرچیاں، خوشامد کرنے والوں کی پشت پناہی، صالح تنقید کرنے والوں پر مظالم، طلباء کے ساتھ جو مہمانِ رسول ہوتے ہیں ناروا سلوک ان کی سرِ محفل توہین وتذلیل کیا یہ سب اتباعِ سنت ہے؟

اور جہاں تک خوفِ خداوندی کا معاملہ ہے وہ شے تو اب بالکل ہی عنقا ہوکر رہ گئی ہے۔ اگر خوفِ خدا نام کی کوئی چیز دارالعلوم میں ہوتی تو اللّے تللّے سے رقومات خرچ نہ کی جاتیں اور چندہ دینے والوں کی خون پسینے کی کمائی کو اس طرح نہ اُڑایا جاتا جس طرح آپ کے دورِ اہتمام میں اُڑایا جارہا ہے۔ بے شک ہمارے کھلے خطوط کے بعد آپ نے انتظام میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں لیکن وہ خوفِ خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اپنی حفاظت کے لئے اور اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو روکنے کے لئے۔ کاش آپ یہ سوچ کر کوئی اقدام کرتے کہ بزرگوں کی سب سے اہم اور قیمتی امانت آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت اور کوتاہی آپ کو بروزِ محشر پریشان کردے گی۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے دورِ اہتمام میں بجٹ معمولی تھا لیکن دارالعلوم دیوبند میں فضول خرچیاں نہیں تھیں۔ طلباء کے ساتھ انصاف ہوتا تھا اور ملازمین کے سروں پر کوئی تلوار لٹکی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔

آپ کا یہ غور کرنا کہ دارالعلوم دیوبند کی باتیں کون ہم تک پہنچا رہا ہے؟ اسے خوفِ خدا نہیں کہتے خوفِ خدا اسے کہتے ہیں کہ آپ یہ غور کریں کہ دارالعلوم دیوبند میں کون کون سی غلطیاں سر ابھار رہی ہیں اور کون کون لوگ دارالعلوم دیوبند کی رقومات کو برباد کررہے ہیں۔ ہر انسان کو دنیا کی گرفت سے زیادہ آخرت کی گرفت کا احساس ہونا چاہئے اور اسی احساس

کو خوفِ خدا کہتے ہیں اور جس ماحول میں احتساب آخرت کی فکر نہ ہو وہاں سب کچھ ہوتا ہے۔ پکڑ دھکڑ بھی ہوتی ہے، اخراج بھی ہوتا ہے، اپنے بچاؤ کے لئے تبادلے بھی ہوتے ہیں، نکتہ چینیاں بھی ہوتی ہیں، مقدمات کی دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں، وہاں سبھی کچھ ہوتا ہے اور اگر نہیں ہوتا تو خوفِ خدا نہیں ہوتا جبکہ خوف خدا دل سے ہر خوف کو نکال دیتا ہے اور خوف خدا پیدا ہوتے ہی انسان صرف اپنی کوتاہیوں کی تلاش شروع دیتا ہے۔ وہ دوسروں کی تنقید کو تنقیص سمجھ کر مطمئن نہیں ہو جاتا۔

میں آپ کے خلاف اس سے پہلے چھ خطوط لکھ چکا ہوں۔ آپ تو آپ دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ کی آنکھیں بھی نہیں کھلیں، اس میں شاید اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ اچھے برے کو سمجھ سکے اور اسے بھی احتساب آخرت کی فکر نہیں ہے حالانکہ وہ ہیئتِ حاکمہ ہے اور سب سے زیادہ حساب وکتاب کی گھاٹیوں سے اسی کو گذرنا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کی لائبریری کا کام چل رہا ہے اس میں جو کھدائی ہورہی ہے اور مٹی کا جو ٹھیکہ مشین والے کو دیا گیا ہے وہ تقریباً ۱۸ ہزار روپے میں دیا گیا ہے جب کہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے چار لاکھ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ تین لاکھ ۲۷ ہزار روپے کن لوگوں میں تقسیم ہوئے؟ یہ میں بھی بتا سکتا ہوں اور کچھ اور لوگ بھی لیکن یہ تو آپ کے سمجھنے اور دیکھنے کی بات ہے کیونکہ آخرت میں حساب وکتاب آپ کو ہی دینا ہے۔

اسی طرح ۲۵ فروری کو ہونے والی کانفرنس میں جلسے کے لئے جو اسٹیج بنایا گیا ہے اور اس میں جو کچھ بھی مصارف ہوئے وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس اجلاس کے مصارف ۶۵ لاکھ روپے سے بھی زیادہ ہیں اور اس میں صرف ٹینٹ کا خرچ ہی نو لاکھ روپے کے قریب ہے۔ کیا یہ سب کچھ فضول خرچی کے ضمن میں نہیں آتا۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کو چندہ دینے والے دل کھول کر چندہ دیتے ہیں اور یہ کہ دارالعلوم دیوبند کے خزانے میں دولت کی کمی نہیں ہے پھر بھی اس رقم کو جو آپ کو چندے میں وصول ہوئی ہے بے تحاشہ نہیں خرچ کرنی چاہئے۔

ابھی حال ہی میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کا جو اجلاس ہوا ہے اس میں مولانا رابع ندوی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ جب بھی بے جا اسراف ہوگا تو اہل حقوق کے حقوق کی ادائیگی میں کمی آئے گی۔ ہم کہتے ہیں دارالعلوم دیوبند میں بے جا اسراف کی وجہ سے طلبا کو وہ رعایتیں نہیں دی جارہی ہیں جو ان کا جائز حق ہے۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے دور میں بھی اجلاس ہوئے تھے اور اس میں بھی پبلک ٹوٹ کر آئی تھی لیکن ان کے دور میں نہ پختہ اسٹیج بنتے تھے اور نہ ٹینٹ پر اتنا پیسہ برباد کیا جاتا تھا۔ دراصل انہیں چندہ دہندگان کے عطا کردہ پیسے کا درد تھا اور وہ ایک ایک روپے کو احتیاط سے خرچ کرنے کے قائل تھے۔ آپ کے دور اہتمام میں مختلف قسم کے ٹھیکیداروں کی پانچوں انگلیاں تر ہیں۔ انہیں ٹھیکیداری سے اس لئے کوئی نہیں ہٹا سکتا کیوں کہ ان کے جو پشت پناہ ہیں وہ آپ کے اپنے خاص الخاص ہیں، اس لئے بزرگوں کی یہ امانت جسے مادر علمی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بے چاری بذات خود مخمصے کا شکار ہے اور آپ کی طرف انصاف طلب کرنے کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ کاش آپ کی آنکھیں کھل جائیں اور آپ کو کچھ اندازہ ہو جائے کہ آپ کے دور اہتمام میں کیا کیا گل کھل رہے ہیں اور پانی کہاں کہاں مر رہا ہے۔

حالیہ مجلسِ شوریٰ میں ملازمین کی تنخواہوں میں ۵ فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے جو خوشی کی بات ہے۔ اگر یہ اضافہ دس فیصد بھی کر دیا جاتا تو اس کو بھی فضول خرچی نہ کہتے لیکن بے چارے طلباء اس بار بھی محروم رہے۔ ان کو صرف یہ کہہ کر بہلا دیا گیا کہ گیارہ کروڑ کے بجٹ میں ۷ کروڑ روپے طلباء کے لئے ہیں جس میں ان کی تعلیم، رہائش، کھانا، کتابیں اور ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اس مختصر سی بات میں دارالعلوم دیوبند کے تمام مصارف کا ذکر آ گیا ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۱۱ کروڑ روپے میں سے باقی ۴ کروڑ کے مصارف کیا ہیں؟ جب کہ تعمیرات کا بجٹ مجلس عاملہ الگ سے پاس کرتی ہے؟

صحیح بات یہ ہے کہ طلباء پر دو کروڑ سے زیادہ رقم خرچ نہیں ہوتی۔ ان کو جو کھانا دیا جاتا ہے وہ بہت معمولی ہوتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے دن پھر گئے اور چندہ دینے والوں نے دارالعلوم دیوبند کو خوش حال کر دیا لیکن اس خوش حال دارالعلوم میں بھی جس کی عمارتیں آنکھوں کو چکاچوند کر رہی ہیں طلباء معمولی کھانے پر اور غیر آرام دہ رہائش گاہوں پر قناعت کر رہے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جو کھانا طلباء بارہ مہینے دونوں وقت کھاتے ہیں وہ کھانا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ ایک ہفتے لگاتار نہیں کھا سکتی۔ کاش مجلس شوریٰ ہی کو ان طلباء پر رحم آ جاتا لیکن شاید دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ مشورے دینے نہیں آتی وہ فیصلوں کی تائید کرنے آتی ہے۔

انشاء اللہ آئندہ میں یہ وضاحت کروں گا کہ آپ کے دور اہتمام میں دستورِ اساسی کی کتنی شقیں توڑ دی گئیں۔

خدا حافظ

مادر علمی کا خیر خواہ

حسن الہاشمی

نقش برائے تالیف

اعمال نقوش

از تحریر: علامہ طالب حسین کرمانی چک مغل

قارئین کرام آیت الکرسی کے اعمال ونقوش کے فوائد بے شمار ہیں لیکن میں چند فائدے عرض کررہاہوں امید ہے کہ میرے عزیز اس سے مستفیض ہوں گے۔

(۱) آیت الکرسی اس طرح پڑھے کہ دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں ترتیب وار دس مقامات پر بند کرے ابتدا دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اور آخری بائیں ہاتھ کا انگوٹھا (۱) ھو (۲) القیوم (۳) نوم (۴) فی الارض (۵) باذنہ (۶) خلفھم (۷) شاء (۸) الارض (۹) حفظھما (۱۰) العظیم یشفع عندہ پڑھتے ہوئے دوعین کے درمیان مطلب خیر طلب کرے اور یعلمہا کی دونوں میموں کے درمیان دفع شر طلب کرے پوری پڑھ لینے کے بعد تین بار سورۂ الم نشرح تین بار سورۂ توحید تین بار درود شریف پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس دفعہ سورۂ توحید تین بار درود شریف پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور ہر مرتبہ انگلیاں کھولتا جائے پہلے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور آخر میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور اوپر کی طرف پھونک مارے۔

(۲) برائے ہلاکی دشمن صبح سویرے طلوع فجر کے وقت قبلہ رخ ہوکر اکیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور سات دن مسلسل پڑھے کسی سے کلام کئے بغیر شروع کرے یعلمھا کی دونوں میموں کے درمیان ہلاکت دشمن کا ارادہ کرے۔

(۳) برائے محبت عمل سابق صرف یشفع عندہ کی دونوں عین کے درمیان محبوب کا تصور کرے۔

(۴) برائے حاجات نصف شب چہار رکعت نماز حاجت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار آیت الکرسی آخری سلام کے بعد یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَااَللّٰہ دس مرتبہ پڑھے پھر پڑھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم یَامَنْ لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْم اَسْئَلُکَ بِحَق آیۃ الکرسی عِنْدَکَ اپنی حاجت کا نام لے کر مانگے پھر پڑھے وَاَنْ تَقْضِیْ لِیْ جمیع مآربی ومقاصدی وَمَا اَطلبۃ منک اور حاجت طلب کرے اول وآخر درود شریف پڑھے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ (انوار النجف فی اسرار المصحف جلد ۱۵ صفحہ: ۴۲)

(۵) اسم اعظم یَااَللّٰہ برائے قضائے حاجت دو رکعت نماز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک دفعہ اور سورۂ توحید بارہ دفعہ پھر ۸۰ دفعہ، حدی صحدی پڑھے۔ سلام کے بعد کھڑے ہوکر ننانوے دفعہ یااللہ پکارے۔ انشاءاللہ مطلب پورا ہوگا۔ (تفسیر انوار النجف فی اسرار المصوف صفحہ: ۱۵ صفحہ: ۴۲)

(۶) اکتالیس ایام مسلسل چار رکعت نماز پڑھتا رہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمن الرسول یا آخر میں تین دفعہ دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت مذکورہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ دفعہ سورۂ اذا زلزلت اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توحید یہ دو رکعت کرکے پڑھے اور آخر میں گیارہ سو دفعہ آیت الکرسی تا العلی العظیم تک پڑھے۔ (انوار النجف جلد پندرہ صفحہ: ۴۳)

(۷) آیت الکرسی کی فضیلت مجمع البیان میں کتب حامد سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو بوقت موت اس کی قبض روح خود خداوند عالم اپنے قدرت سے فرمائے گا اور اس کا ثواب انبیاء کے ہمراہ جہاد کرکے شہیدوں کے برابر ہوگا اور حضرت امیر المؤمنین سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برسر منبر ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی پڑھتا رہے تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت ہی کا فرق رہ جاتا ہے اور اس کو ہمیشہ نہیں پڑھتے مگر صدیق یا عابد اور جو شخص اس کو سونے سے پہلے تلاوت کرے تو خدا اس کو بمعہ ہمسایوں کے امن میں رکھے گا اور ایک حدیث میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کلاموں کا سردار قرآن ہے اور تمام قرآن میں سورۂ بقرہ سردار ہے اور تمام سورۂ بقرہ میں آیت الکرسی سردار ہے فرمایا اے علیؑ ان میں پچاس لفظ ہیں اور ہر لفظ میں پچاس برکتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیت الکرسی کو پڑھے تو خداوند تعالیٰ اس سے دنیا وآخرت کی ایک ایک سختیاں

دور فرماتا ہے کہ کم از کم سختی دنیا کی فقر اور کم از کم سختی آخرت کی عذاب قبر ہے اور ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ ہر شئے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی آیت الکرسی ہے مومنوں کے قبرستان میں آیت الکرسی پڑھ کر ثواب ان کو بخشنا بہت باعث ثواب ہے۔

(۸) خواص آیت الکرسی: ہر نماز فرض کے بعد پڑھنا رزق کی زیادتی کا موجب ہے۔ صبح وشام پڑھنا چور ڈاکو آتش زنی وغیرہ سے حفاظت کا موجب ہے روزہ مرہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا سانپ بچھو کا تعویذ ہے بلکہ جن وانس اس کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے اگر اس کو لکھ کر کھیت میں دفن کیا جائے تو کھیت چوری اور نقصان کی آفت سے محفوظ رہے گا اور باعث برکت ہے۔ اگر لکھ کر دکان میں رکھی جائے تو بہت باعث برکت ہے گھر میں لکھ کر رکھنا چوری سے امان کا باعث ہے اگر مرنے سے پہلے پڑھے لے تو بہشت میں اپنی جگہ دیکھے گا۔ (از عمدۃ البیان) سوتے وقت ہر روز آیت الکرسی کا پڑھنا فالج سے حفاظت کا باعث ہے (برہان) ترمذی۔

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے پڑھی حٰم مومن الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جاوے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔

(ترمذی باب ماجاء فی سورۃ البقرہ و آیت الکرسی)

روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ان کا ایک کھیت تھا اس میں کھجوریں بہترین تھیں سو غول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کہا جاؤ تم جب دیکھو اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے پھر پکڑا اس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یعنی تا کہ لے جاویں اسے آپکے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کہا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آوے گا سو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی کہا راوی کو پھر پکڑا اس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پوچھا آپ نے کہا کہ تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے قسم کھائی اس نے اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیت الکرسی یہ پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آئے گا تیرے پاس شیطان اور نہ کوئی یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپ نے کہ کہا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپ نے کہ سچ کہا اس نے اگر چہ وہ جھٹلاتا ہے۔ (ترمذی)

(۱۰) نقش آیت الکرسی مجرب اور آزمودہ ہے آیت ممدوح کا نقش ہر ایک نیک کام کے لئے مفید ہے آیت الکرسی فی السمٰوٰت والارض کا حصار ہے اگر مستورات کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ بچی پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہوں تو اس کو ساعت مشتری میں یہ نقش معظم چاندی کی تختی پر کندہ کر کے بچہ کے گلے میں ڈالے بچہ چیچک، ام الصبیان، آسیب، پیاس اور دیگر ہر قسم کی بیماری سے محفوظ وسلامت رہے گا اور قرطاس پر لکھ کر حاملہ عورت کی کمر سے باندھے حمل ساقط نہ ہوگا۔ اگر دھاگہ لے اس پر چالیس مرتبہ آیت الکرسی دم کر کے ہر دفعہ کرنے کے بعد ایک گرہ دے اس طرح چالیس گرہ دے کر وہ دھاگہ عورت کمر سے باندھے تو حمل ساقط نہ ہوگا اور جب تک اس دھاگہ کو کمر سے نہ کھولے گا بچہ پیدا نہ ہوگا۔

فتح یابی کے لئے اگر نقش اعدادی ایک بازو اور نقش عربی دوسرے بازو پر باندھ کر لڑائی جھگڑے یا دشمن کے مقابلہ میں جائے تو فتح یاب اور سلامت واپس آئے۔ تو حمل کی سلامتی کے لئے اگر عورت یہ نقش کمر سے باندھ کر چھت پر سے بھی چھلانگ لگائے گی تو حمل ضائع نہ ہوگا۔ آٹھ ماہ کا حمل ہونے کے بعد نقش یا گنڈہ کو کھولے بچہ پیدا ہونے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی نیاز دے اور نقش مذکور بچہ کے گلے میں ڈالے ہر طرح بچہ محفوظ رہے گا۔ یہ ہر قسم کے مرض کے دفعیہ کے لئے تین دن تک دھو کر پلائے اور پس فلاں بن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں لکھے تو خدا کے حکم سے دشمن دوست بن جائے گا۔ مطلوب محبت میں دیوانہ ہوگا مجرب ہے۔

نقش عددی لکھنے کے بعد اب عربی یا الفاظی تحریر کرتا ہوں عربی نقش میں بھی وہ تمام خصوصیات ہیں جو عددی میں بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ نقش عددی کا لکھنا سہل ہے جو باطنی، طالب کے کام آتا ہے مگر عربی نقش کا لکھنا مشکل ہے جو ظاہر معاملات مثلاً بیماری لڑائی وغیرہ کاموں کے لئے لکھا جاتا ہے اگر انہی منات کے لئے جو اعدادی نقش کی لکھی گئی ہیں نقش عربی استعمال کیا جائے تو خطا نہ کرے گا نقش مکرم یہ ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم

اللّٰه لاالٰه الاَّ هو الحی	القیوم	لاتأخذه سنة	ولانوم	لهٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندهٗ الاباذنه	یعلم مابینا ایدیهم
القیوم	لاتأخذه سنة	ولانوم	لهٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندهٗ الّاباذنهٖ	یعلم مابین ایدیهم	وماخلفهم ولایحیطون
لاتأخذه سنة	ولانوم	لهٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندهٗ الّاباذنهٖ	یعلم مابین ایدیهم	وماخلفهم ولایحیطون	بشیءٍ من علمهٖ الّا بماشآء
ولانوم	لهٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندهٗ الّاباذنهٖ	یعلم مابین ایدیهم	وماخلفهم ولایحیطون	بشیءٍ من علمهٖ الّا بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت
ومافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندهٗ الّا باذنهٖ	یعلم مابین ایدیهم	وماخلفهم ولایحیطون	بشیء من علمهٖ الّا بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت والارض	ولایؤدهٗ حفظهما
ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندهٗ الّا باذنه	یعلم مابین ایدیهم	وماخلفهم ولایحیطون	بشیء من علمهٖ الّا بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت والارض	ولایؤدهٗ حفظهما	وهو العلی
من ذالذی یشفع عندهٗ الّا باذنه	یعلم مابین ایدیهم	وماخلفهم ولایحیطون	بشیء من علمهٖ الّا بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت والارض	ولایؤدهٗ حفظهما	وهو العلی	العظیم

دل کے مرض سے محفوظ رہنے کا عمل

ہر واجب نماز کے بعد دل پر ہاتھ رکھ کر پہلے درود شریف پڑھے پھر گیارہ مرتبہ (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم) کہے اور بارہویں مرتبہ یوں کہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَالَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ۔

ترجمہ: اے زندہ! اے قائم رہنے والے، اے نہیں ہے کوئی معبود مگر، تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو زندہ کردے میرے دل کو۔ پھر آخر میں درود شریف پڑھے اور دل پر سے ہاتھ اٹھائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب و صبح ۳۶۰ مرتبہ بقدر نا گہائے بدن (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ) پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جسم میں ۳۶۰ رگیں ہوتی ہیں جن میں ۱۸۰ متحرک اور ۱۸۰ ساکن۔ اگر متحرک رگوں میں سے کوئی ایک ساکن ہوجائے یا ساکن میں سے کوئی متحرک ہوجائے تو اس کو نیند نہیں آئے گی۔ لہٰذا سوتے وقت مذکورہ ذکر کرتے رہو۔

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

عملیات روزگار

فراخی رزق کے لئے

روزی میں خیر و برکت اور اضافے کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنا فوری طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو سخت مندے کا رجحان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے تو اس مقصد کے لئے ہر ماہ چاند دیکھ کر رات کو نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے درمیانی وقفہ میں باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اول و آخر درود پاک پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چالیس بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

اس کے بعد اکیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔ (سورۂ طلاق)

اس کے پڑھنے کے بعد ایک سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھے جب یہ پڑھ چکے تو ایک سو مرتبہ یَارَازِقَ الْمُقِلِّیْنَ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے بفضلِ باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ رزق میں برکت ہوگی اور کمی رزق کی شکایت جاتی رہے گی اور سورۂ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ نہ پڑھ سکے تو پھر ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر بھی عمل مکمل کر سکتا ہے۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے جو کوئی ہر نماز کے بعد بیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، رزق میں فراخی ہوگی، سورۂ فاتحہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع فرمادے گا۔ پردۂ غیب سے اس کے کاروبار میں ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس کا کاروبار ٹھیک ہو جائے گا۔ رکا ہوا کاروبار چند دنوں کے عمل سے ہی چلنا شروع ہو جائے گا۔ اس مقصد کے لئے وہ اس پر مداومت کرے اور ہر روز بلاناغہ پڑھے۔ کم از کم اکتالیس یوم تک بلاناغہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل پر قائم رہ سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ جس قدر ممکن ہو سکے ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی کوشش کرے۔ بفضلِ باری تعالیٰ رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔

کشائش رزق

رزق میں خیر و برکت اور کشائش کے لئے ہر روز بلاناغہ نمازِ فجر کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی روزی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس قدر رزق کی فراوانی کیسے ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم نازل فرمائے گا اور کبھی بھی رزق کی کمی نہ ہوگی۔

مفلسی دور کرنا

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو غربت اور تنگدستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مفلسی دور ہو جائے گی تنگدستی کی جگہ خوش حالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ چند ماہ تک بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے اس کی خوش حالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

ملازمت کے لئے

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے تو اس درخواست پر گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب

فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ ملازمت مل جائے گی۔ جب تک ملازمت نہ ملے اس عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے۔ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو۔ بفضلِ باری تعالیٰ سورۂ فاتحہ کی برکت سے اس کی روزی کا مسئلہ دنوں میں ہی حل ہو جائے گا۔

مفلسی ختم ہو

جو کوئی مفلسی کا شکار غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں ستر مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مفلسی دور ہو جائے گی۔ تنگ دستی کی جگہ خوشحالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

چند ماہ تک بلا ناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ سورہ کوثر اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے اس درخواست پر گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ ملازمت مل جائے گی۔ جب تک ملازمت نہ ملے اس عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے۔ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو۔ بفضل باری تعالیٰ سورہ کوثر کی برکت سے اس کی روزی کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

ملازمت کے لئے

حسب منشا ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے چاند کے مہینے کے عروج میں پیر یا جمعرات کے دن سے اشراق کے وقت اس طرح سے عمل شروع کرے کہ پہلے گیارہ بار درود پاک پڑھے پھر سات مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور گیارہ بار درود پاک پڑھ کر اپنی حاجت کی دعا مانگنے سے پہلے تین بار سورہ مزمل ضرور پڑھے۔

ترقی کاروبار

جو شخص اس بات کا خواہاں ہوں کہ اس کے کاروبار میں روز افزوں ترقی ہو اور گاہکوں کا ہجوم ہر وقت اس کی دوکان پر رہے تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ بخش ہے۔

اس کے لئے ہر روز بعد نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سورہ رحمٰن تین مرتبہ اور درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا کرے اور تصور میں اپنی دکان پر چاروں طرف پھونک لگا دے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت اس کے کاروبار میں دن بدن اضافہ ہو جائے گا اور اس کو گاہکوں سے فرصت بھی نہیں ملے گی مگر شرط یہ ہے کہ اس عمل کی مداومت بلا ناغہ روزانہ کرتا رہے۔

فراخی رزق کا خاص عمل

سورہ رحمٰن کا یہ عمل خاص تاثیر کا حامل ہے اور اس خاص اثر ڈالنے والے عمل کی بدولت بہت سے افراد نے بالخصوص تاجر طبقے نے بہت زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس عمل کے کرنے سے وافر مقدار میں رزق حاصل ہوتا ہے اور رزق میں کبھی کمی نہیں آتی ہے۔ بزرگانِ کا بھی آزمودہ نسخہ ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ اس سورہ کو زبانی اچھی طرح حفظ کر لیا جائے تا کہ عمل کرنے میں آسانی رہے۔ طریق عمل یہ ہے کہ ہر روز جب سورج بلند ہو کر ایک نیزے پر آ جائے یعنی تپش اچھی طرح دینے لگے اور اس کی دھوپ ہر طرف پھیل جائے تو تب شروع کریں۔ کیوں کہ یہ عمل اتنی ہی تیزی سے اپنا اثر دکھائے گا جتنی تیزی سے سورج بلند ہوتا جائے گا کیوں کہ سورج کے اندر موجود ریڈیم کی لہریں جس طرح دنیا پر اثر انداز ہوتی ہیں اسی طرح اس کے اندر موجود اللہ کے خاص نور کی لہریں اپنا عمل شروع کر دیتی ہیں اور جس دن بادل چھائے ہوئے ہوں اس دن اثر کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو شروع کرنے سے پہلے اس دن کا انتخاب کریں جب بادلوں کا امکان بالکل نہ ہو۔

جب سورج ایک نیزہ پر بلند ہو جائے اور اس کی کرنیں اچھی طرح پھیل جائیں تو سورج کے سامنے باوضو حالت میں منہ کر کے سورہ رحمٰن کو پڑھنا شروع کریں۔ جب آیت مبارکہ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے سورج کی طرف ایک اشارہ کریں اس طرح ہر مرتبہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے سورج کی طرف اشارہ کرتا جائے یہاں تک کہ سورہ رحمٰن ختم ہو جائے۔ سات یوم تک اس عمل کے کرنے سے مخلوق خدا

کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ مگر اس عمل کی زکوۃ یہ ہے کہ اس دوران کسی کی طرف بھی اپنا التفات ظاہر نہ کرے اور ہر ایک گاہک سے خوش اسلوبی سے پیش آئے پھر اس کو بلاناغہ روز کرتے ہوئے چالیس یوم میں اس کا ایک چلہ پورا کرے اس چلہ سے کاروبار میں بے حد ترقی ہو جائے گی۔ عام گاہکوں کا ہجوم لگ جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا چلہ شروع کرے اس چلہ کے دوران امراء کا ہجوم بھی دکان پر شروع ہو جائے گا۔ پھر تیسرا مرحلہ کرے۔ اس چلہ کے دوران احکام اور سرکاری عہدے داروں کا بھی ہجوم شروع ہو جائے گا اور خریدار گاہکوں کی تعداد بے پناہ بڑھ جائے گی۔ روزگار کے مواقع وسیع تر ہوں گے اور ہر فرد اس حکم کی تعمیل کرے گا اور اس کا کوئی بھی کام رکا نہیں رہے گا۔

وسعتِ رزق

جو شخص اس بات خواہاں ہو کہ اس کے رزق میں بے پناہ اضافہ ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔

اس کے لئے روزانہ صبح و رات کو بعد نماز فجر اور نماز عشاء تین بار سورہ رحمٰن اور سات بار سورہ مزمل اور اول و آخر درود شریف تاج سات سات بار پڑھ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے مقصد کے لئے دعا مانگا کرے۔ انشاءاللہ اس عمل کی بدولت اس کے رزق میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا اور کبھی بھی کمی نہیں آئے گی۔

حصول روزگار

اگر کوئی بے روزگار ہو اور کوئی ذریعہ حصول ملازمت کا نظر نہ آتا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد کارآمد ہے۔

اس مقصد کے لئے ہر نماز کے بعد سورہ رحمٰن کی آیت مبارکہ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ تک پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ ربّ العزت سے اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے۔ انشاءاللہ چالیس یوم تک بلاناغہ اس عمل کی برکت سے حسب منشاء ملازمت مل جائے گی اور تمام پریشانی دور ہو جائے گی۔

وسعت رزق کے لئے

وسعت رزق کے لئے ذیل کا عمل انتہائی نفع بخش ہے۔

اس مقصد کے لئے نماز تہجد کے وقت اٹھ کر غسل کرے۔ وضو کر کے پاک صاف لباس پہن کر خوشبو لگائے پھر بعد از نماز تہجد سورہ رحمٰن کی آیت مبارکہ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ سات سو مرتبہ اول و آخر اکتالیس اکتالیس بار درود شریف پڑھ کر اللہ رب العزت سے دعا مانگے۔ انشاءاللہ اس عمل کی بدولت اس کے رزق میں اضافہ ذات باری تعالیٰ فرما دیں گے اور کبھی بھی کمی نہ آئے گی۔ اس عمل کو چالیس یوم تک بلاناغہ کرنا ہے۔

غربت دور کرنے کا عمل

جو شخص انتہائی غربت اور کسمپرسی کی زندگی گزار رہا ہو اور اسے کوئی راہ نجات نظر نہ آتی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورہ رحمٰن، ایک مرتبہ سورہ مزمل اور تین مرتبہ ذیل کی دعا پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ پھر رات کو سونے سے قبل تین مرتبہ سورہ رحمٰن، تین مرتبہ سورہ مزمل اور سات مرتبہ ذیل کی دعا پڑھ کر اللہ کے حضور عاجزی وانکساری سے گڑگڑا کر اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا مانگے۔ انشاءاللہ چالیس یوم کے بلاناغہ عمل سے خزانہ غیب سے غربت کی دوری اور معاشی تنگی کا بندوبست ہو جائے گا اور اس عمل کی بلاتعیین مدت کی مداومت سے غربت امارت میں بدل جائے گی اور زندگی کی ساری کلفتیں دور ہو جائیں گی۔ دعا یہ ہے۔

يَامُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ هِيَ لَنَا سَكَالاً نَسْتَطِيْعُ لَا طَلَبَ اَوْ يَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَ اَبْوَابَ مَغْفِرَتِكَ وَ اَبْوَابَ عِنَايَتِكَ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

مالی پریشانی کا حل

اگر کسی بھی وجہ سے حد سے زیادہ مالی پریشانی میں مبتلا ہو گیا اور نجات کی صورت نظر نہ آتی ہو تو ایسی حالت میں ذیل کا عمل بے حد اکسیر ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد نماز عشاء اور نماز فجر اول و آخر درود شریف تاج سات سات مرتبہ پڑھے درمیان میں سورہ رحمٰن گیارہ بار آیت مبارکہ فبای آلاء ربکماتکذبان ایک سو گیارہ بار اور سورۂ مزمل شریف سات مرتبہ پڑھ کر ذیل کی دعا کثرت سے پڑھا کرے۔ صبح کو یہ عمل طلوع آفتاب تک جاری رکھے اور پھر اللہ رب العزت سے دعا مانگے۔ رات کو سجدے میں گڑگڑا کر عاجزی و انکساری سے اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ چند یوم کے عمل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

تا حصول مقصد اس عمل کو خلوص نیت سے دل میں رکھے۔ دعا یہ ہے۔

يَااَللّٰهُ يَارَزَّاقُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

استجاب رزق

جو شخص ہر وقت مشکلات میں گرفتار رہتا ہو اور اس کی وجہ سے وہ رزق میں بھی بے حد تنگ رہتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔
اس مقصد کے لئے ہر روز رات کو بعد نماز عشاء چار رکعت نماز نفل اس طریقہ سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ رحمٰن تین تین مرتبہ پڑھے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور دعائے ذیل ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس باقاعدہ عمل سے رزق کی پریشانی سے نجات مل جائے گی۔ اگر نوے روز تک اس عمل کو جاری رکھے تو ہمیشہ کے لئے مشکلات و رزق سے محفوظ و مامون ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَ مَفْرِجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔

درستگی خرید وفروخت

اگر کوئی شخص کسی بھی قسم کی خرید وفروخت میں نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کا خواہش مند ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔
اس مقصد کے لئے تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ رحمٰن پڑھے۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پھر ایک مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھ کر سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھ کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو اس کی آواز پر غور کرے۔ اگر دل سے اس کام کے کرنے کی آواز آئے تو کرے اور نہ کی آواز پر اس کام سے اس وقت رک جائے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت ہر قسم کے نقصان سے بچے گا اور فائدہ حاصل کرے گا۔ بعد میں دوبارہ یہی عمل کر کے پھر استخارہ کر سکتا ہے۔

فراخی رزق

فراخی رزق کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع ہے۔
اس مقصد کے لئے بوقت چاشت چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ رحمٰن تین تین مرتبہ پڑھے اور پھر بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں جا کر اسم حسنیٰ یَاوَھَّابُ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک سو چار مرتبہ پڑھے۔ ہر مہینے میں سات دن یہ عمل کرنے سے انشاء اللہ ساری عمر رزق میں تنگی و ترشی نہ رہے گی اور وہ فراخی رزق سے زندگی بسر کرے گا۔

روزگار میں ترقی

یہ عمل تجارت و ترقی روزگار کے لئے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ" ایسی جگہ کھڑے ہو کر برہنہ سر جہاں سایہ کسی کا سر پر نہ ہو، پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے رزق ملے اور پہاڑ کے برابر قرض ہو تو وہ بھی ادا ہو جائے۔

کاروبار کی ترقی

اگر کسی کی دکان یا کاروبار نہ چلتا ہو تو اس کو چاہئے کہ چار کوری سکوری لے جن کو پانی نہ لگا ہو اس پر جمعرات کے دن مشتری کی ساعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لکھے اور دکان کے چاروں کونوں میں الٹا کر رکھ دے۔ اس کی برکت سے خوب آمدنی ہوگی۔ بہت مجرب ہے۔

دکان خوب چلے

اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کو چار کاغذوں کے ٹکڑوں پر لکھ کر اور ان ٹکڑوں کو گتے پر الگ الگ چپکا کر دکان کے چاروں کونوں میں بحفاظت رکھے۔
اس نقش کو پیر کے دن سورج نکلنے کے بعد تیسرے گھنٹہ اور جمعہ کو سورج نکلنے کے بعد پانچویں گھنٹے میں لکھے کہ یہ سب ساعتیں مشتری کی ہوتی ہیں۔ انشاء اللہ خوب آمدنی ہوگی۔

دکان میں برکت

دکان میں خیر و برکت کے حصول کے لئے ہر روز دکان کھولنے کے بعد باوضو حالت میں اول تیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھیں پھر ۱۰۱ مرتبہ یارزاق کا ورد کرے اس کے بعد تین مرتبہ سورہ یاسین پڑھے اور دکان کے چاروں کونوں میں پھونک مارے۔ انشاء اللہ دکان میں خیر و برکت پیدا ہوگی۔

حصول دولت

برائے حصول و دولت وغنا اور جاہ وحشم ۹۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیا کرے۔ چند روز میں کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔ چاہئے کہ تا زندگی ترک نہ کرے اور وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ بدرجہ مجبوری اگر کہیں جائے تو مصلا ضرور ساتھ لے جائے۔

حصول دولت

اگر کوئی شخص ہر صبح تین روز تک نیند سے بیدار ہو کر کسی سے بات کئے بغیر ۹۹ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرے تو وہ مالدار ہو جائے گا۔

غربت کا خاتمہ

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو، غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں ستر مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مفلسی دور ہو جائے گی۔

تنگدستی سے نجات

مندرجہ بالا عمل سے تنگدستی کی جگہ خوشحالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ چند ماہ تک بلا ناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے اس کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

رزق میں برکت

اگر چلتا ہوا کاروبار اچانک رک گیا ہو جس کی وجہ سے مالی مشکلات پیدا ہو گئی ہوں تو چاند کے مہینے کے پہلے سوموار کو نماز فجر کے بعد باوضو حالت میں ایک سفید کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لکھے اس کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں گیارہ مرتبہ آیت کریمہ پڑھے اور لکھے ہوئے کاغذ پر دم کرے۔ اس نقش کو کاروبار کی جگہ پر اونچی جگہ لگا دے یا مال تجارت میں رکھ دے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رزق میں برکت پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کاروبار میں خیر و برکت پیدا فرمائے گا۔

مفلسی کا خاتمہ

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی تنگدستی دور ہو جائے اس کی روزی فراخ ہو جائے اس کے یہاں دولت کی ریل پیل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد توجہ و یکسوئی کے ساتھ اکیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جو بھی دعا مانگے گا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگی اس کی تنگدستی دور ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ پردہ غیب سے اس کی روزی کے ایسے اسباب پیدا فرمائے گا کہ جس سے اس کی روزی فراخ ہو جائے گی۔ اس کی تنگدستی خوشحالی میں بدل جائے گی۔ یقین کامل اور توجہ و یکسوئی کے ساتھ عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے۔ بفضل باری تعالیٰ فیض ہوگا۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے جو کوئی ہر نماز کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، رزق کی فراخی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع فرما دے گا۔ پردہ غیب سے اس کے کاروبار میں ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس کا کاروبار ٹھیک ہو جائے گا۔ رکا ہوا کاروبار چند دنوں کے عمل سے ہی چلنا شروع ہو جائے گا۔

عہدہ میں ترقی

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کے عہدے میں ترقی ہو جائے یا ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہو کہ حقدار کو اس کا حق نہ مل رہا ہو یعنی جس کی ترقی ہونے کا حق ہے اس کی ترقی نہ ہو رہی ہو اور کسی سفارشی شخص کی ترقی ہو رہی ہو جب کہ وہ اس سے جونیئر ہو تو ایسی صورت میں جو شخص حق پر ہے اس کو چاہئے کہ وہ رات کو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد ایک سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ ایک سو مرتبہ استغفار پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ ناغہ نہ کرے، بلا ناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔

رزق میں اضافہ

اس مقصد کے لئے وہ اس مذکورہ بالا عمل پر مداومت کرے اور ہر روز بلا ناغہ پڑھے۔ کم از کم اکتالیس یوم تک بلا ناغہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل پر قائم رہ سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ جس قدر ممکن ہو سکے ہر نماز کے بعد پڑھنے کی کوشش کرے۔ بفضل باری تعالیٰ رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اول و آخر

تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے تو اس درخواست پر گیارہ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے۔ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ پر ملازمت مل جائے گی۔ جب تک ملازمت نہ ملے تو اس عمل کو بلاناغہ جاری رکھے۔ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو۔ بفضل باری تعالیٰ اس کی روزی کا مسئلہ دنوں میں حل ہو جائے گا۔

دولت وحشمت کا حصول

اگر کوئی شخص دولت وحشمت کے لئے ہزار مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ روزانہ پڑھے تو اس کو دولت وحشمت حاصل ہوگی۔

وسعت رزق

حصول وسعت رزق کے لئے اتوار کے روز نیک ساعت میں ابتدا کرے اور ہر روز اکتالیس مرتبہ اکتالیس روز تک ایک مقررہ وقت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرے۔ بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔

بلند مرتبہ

اگر کوئی وسیع رزق اور بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے ہر روز صبح کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کو مقصد میں کامیابی ہوگی۔

غربت سے نجات

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو، غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں سات سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کلی مفلسی دور ہو جائے گی۔

مندرجہ بالا عمل سے تنگ دستی کی جگہ خوشحالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ چند ماہ تک بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے اس کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

رزق میں برکت

اگر چلتا ہوا کاروبار اچانک رک گیا ہو جس کی وجہ سے مالی مشکلات پیدا ہوگئی ہو تو چاند کے مہینے کے پہلے سوموار کو نماز فجر کے بعد باوضو حالت میں ایک سفید کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لکھے اس کے بعد اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ پڑھے اور لکھے ہوئے کاغذ پر دم کرے۔ اس نقش کو کاروبار کی جگہ پر اونچی جگہ لگا دے یا مال تجارت میں رکھ دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رزق میں برکت پیدا ہوگی۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کی برکت سے کاروبار خوب چمکے گا۔

دکان خوب چلے

دکان میں خیر وبرکت کے حصول کے لئے ہر روز دکان کھولنے کے بعد باوضو حالت میں اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر ۱۱۲ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا ورد کرے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور دکان کے چاروں کونوں میں پھونک مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دکان میں خیر وبرکت پیدا ہو جائے گی۔

حصول روزگار

ایسے افراد جو بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آچکے ہوں کہیں سے کوئی روزگار حاصل نہ ہو پاتا ہو، روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں پھر بھی مقصد حل نہ ہوتا ہو تو اس مقصد کے حصول کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا یہ عمل نہایت آزمودہ اور فوری اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاند مہینے کے عروج میں فجر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن سے شروع کرے اور ہر روز بلاناغہ اکتالیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اس طرح سے پڑھے کہ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف ناغہ نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب غیب سے مہیا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کی برکت سے اچھا روزگار نصیب فرمائے گا۔ پریشانی جاتی رہے گی، معاشی اور مالی پریشانی جلد دور ہو جائے گی۔

دکان کی ترقی

اگر کسی کا کاروبار خراب ہو رہا ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کسی بھی ماہ

کے زائد النور چاند کے حصہ میں بدھ کے سورج نکلنے کے بعد لکھے اور دکان میں چسپاں کر دے اور دوسرا نقش لکھ کر پانی میں گھول کر اس پانی کو دکان کی تمام چیزوں پر چھڑک دے۔

طلب رزق

اگر طلب رزق کی ضرورت ہو تو روزانہ ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور تین بار سورہ واقعہ پڑھ کر ایک بار ننانوے اسمائے باری تعالیٰ پڑھے اور دعا مانگے تو چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔

دست غیب

وہاں سے رزق ملے کہ جہاں سے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ اول ایک مرتبہ درود ابراہیمی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ پڑھے۔ بعد ازاں آیۃ کریمہ ایک ہزار بار پڑھے۔ پھر ایک بار درود ابراہیمی پڑھے۔ اسی طرح چالیس یوم وقت مقررہ پر پڑھے، خواہ صبح ہو یا شام مگر بعد نماز عشاء بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا اثر پانچویں چھٹے دن سے ہی ظاہر ہو جائے گا کہ غیب سے ایک چیز پہنچے گی مگر لانے والے سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرے نہ دریافت کرے کہ تم کون ہو اور یہ کیا چیز ہے۔ بس خاموشی سے وہ چیز لے کر حفاظت سے رکھ لے۔ جب چالیس دن کی مدت ختم ہو تو چاہئے کہ ہر روز بعد نماز فجر اول و آخر درود شریف اور دس بار آیت کریمہ پڑھتا رہے تا کہ عمل قائم رہے۔ اگر ہر نماز کے بعد ممکن نہ ہو تو صرف بعد نماز فجر ہی پڑھ لیا کرے اور چاہئے کہ یہ عمل در برج ثابت و عروج ماہ میں کرے۔

دولت مند ہونا

اول غسل کرے اور پھر تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل انکساری ادا کرے پھر ۷۸۶ بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور يَالَطِيْفُ يَا طَاطَائِيْلُ پڑھے اس کے بعد یہ کلمات کہے۔ یالطیف الطفی یالطیف

اور پڑھتے وقت آسمان پر نظر رہے۔ یہ عبارت باوضو لکھ کر اپنے سامنے رکھ کر چند روز مداومت کرنے سے تمام مرادات دلی حاصل ہوں گی۔ یہ عمل نہایت آسان ہے۔ چاہئے کہ ہمیشہ پابندی کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد غنی ہوگا۔

عمل دست غیب

سات روزے رکھے، جھوٹ نہ بولے اور ہر شب بعد عشاء پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک ہزار بار پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ پھر "یَاحَیُّ" ہزار بار اور "یَاقَیُّوْمُ" ایک سو پچاس بار پڑھے۔ سات دن بعد ایک جن آئے گا۔ اس سے پانچ درہم لے اور جیب میں رکھے۔ خوب خرچ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی ختم نہ ہوں گے۔

حصول روزگار

بے روزگاری کے لئے یہ عمل بہت ہی نافع ہے۔ ایسے افراد جو بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آ چکے ہوں کہیں سے کوئی روزگار حاصل نہ ہوتا ہو۔ روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں مگر پھر بھی مقصد حل نہ ہوتا ہو تو اس مقصد کے حصول کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا یہ عمل نہایت آزمودہ اور فوری اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کے مہینہ کے عروج میں فجر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن شروع کرے اور ہر روز بلا ناغہ سات سو اکتالیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے اسی طرح ہر روز اکتالیس دن تک پڑھے درمیان میں ایک دن بھی ناغہ نہ کرے۔

ہر روز جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات سو اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو پھر اپنی حاجت کے حصول کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب غیب سے مہیا ہو جائیں گے۔ پریشانی جاتی رہے گی۔ معاشی اور مالی پریشانی جلد دور ہو جائے گی۔

یقین اور خلوص نیت کے ساتھ ہر روز اس عمل کی برکت سے پردہ غیب سے اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ اس عمل کی برکت سے بے روزگار افراد بہتر روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔

فراخی رزق

روزی میں خیر و برکت اور اضافے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فوری طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔

اگر کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو تخت مندے کا رجحان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے تو اس مقصد کے لئے ہر ماہ چاند دیکھ کر چاند رات کو نماز مغرب اور عشاء کے درمیانی وقفہ میں باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اول و آخر درود پاک پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، اس کے بعد اکیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھے۔

اس کے بعد ایک سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھے جب یہ پڑھ چکے تو ایک سو مرتبہ یارزاق پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

بفضل باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب مہیا ہوں گے۔ رزق میں برکت پیدا ہوگی اور کمی رزق کی شکایت جاتی رہے گی۔

دکان کی ترقی

دکان میں خیر و برکت اور روزی میں اضافہ کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بہت جلد اپنا اثر دکھاتا ہے جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کے کاروبار میں ترقی ہو، کاروبار خوب چلے۔ دکان پر گاہکوں کی آمد و رفت لگی رہے تو اسے چاہئے کہ جب دکان کھولے تو پہلے تین مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گیارہ مرتبہ پڑھ کر دکان کے چاروں کونوں میں دم کرے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دکان میں خوب خیر و برکت پیدا ہوگی اور وافر مقدار میں روزی نصیب ہوگی۔

عمل خیر و برکت

خیر و برکت کے خواہاں افراد کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے اول و آخر درود شریف اکیس اکیس مرتبہ اور ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگا کریں۔ روزانہ کے اس عمل کی بدولت ہمہ وقت فراوانی اور خیر و برکت رزق میں رہے گی اور تنگ دستی نہیں آئے گی۔

کشائش رزق

کشائش رزق کے خواہاں افراد کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد از نماز فجر بسم اللہ شریف سات سو مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگنے کا اپنا معمول بنالیں۔ اس عمل کی بدولت کبھی بھی رزق میں کمی نہ آئے گی اور اور نہ ہی تنگ دستی کا شکار ہوں گے۔

حصول دولت و رزق

دولت و رزق کے حصول کے خواہاں پریشان حال لوگوں کے لئے بہترین عمل ہے۔

اس مقصد کے لئے رات کو دو رکعت نماز نفل اس طریق سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ واقعہ تین تین مرتبہ پڑھ کر سلام پھیریں۔ پھر جنوب کے طرف کر کے رخ اسی جگہ کھڑے ہو کر بسم اللہ شریف کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت پریشانی پردہ غیب سے دور ہو جائے گی اور رزق کی سبیل پیدا ہو جائے گی۔ نہایت کارگر عمل ہے۔

تلاش معاش

تلاش معاش کے لئے ذیل کا عمل نافع اور اکسیر ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد نماز فجر اور رات کو بعد نماز عشاء درود شریف تاج مع بسم اللہ شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت تین تا گیارہ روز کے اندر اندر معاش کا بندوبست پردہ غیب سے بفضل باری تعالیٰ ہو جائے گا۔

حصول ملازمت

حصول ملازمت کے لئے ذیل کا عمل مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ رات کو جنوب کی طرف کھڑے ہو کر درود شریف تاج مع بسم اللہ شریف پڑھ کر اللہ کے حضور خشوع و خضوع سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اکتالیس یوم کے بلاناغہ عمل سے ملازمت مل جائے گی۔ نافع عمل ہے۔

ترقی رزق

جو شخص فجر یا عشاء کی نماز کے بعد یا لطیف کو ۱۲۹ مرتبہ پڑھے پھر ۱۲۹ مرتبہ یہ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْن۔ پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف انشاء اللہ غیب سے رزق کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

ترقی رزق

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَلَاءِ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغِ الرِّضَاعَۃِ وَ زِنَۃِ الْعَرْشِ

جو شخص چاہے میری عمر زیادہ ہو جائے اور دشمنوں پر فتح پائے اور رزق میں ترقی ہو اور عذاب دور ہو جائے پس صبح و شام یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔

ترقی رزق

جو شخص اس کو پڑھے گا اس کو ہر کام میں ترقی ہوگی۔ دشمنوں پر غالب رہے گا وہ یہ ہے۔ یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَ مَکْرُوْبٍ غِیَاثُہٗ وَ مُعَاذُہٗ یَا رَحِیْمُ۔

اس عمل کو چاند کی صرف پہلی تاریخ کی صبح کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھے اور دوسری تاریخ سے ۲۹ تاریخ تک صبح کو ۳۶۰ مرتبہ پڑھے اور اگر ۲۹ تاریخ کو چاند ہو جائے تو پھر پہلی تاریخ کی صبح کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھے اور اگر ۲۹ تاریخ کو چاند نہ ہو تو ۳۰ تاریخ کو بھی ۳۶۰ مرتبہ پڑھے اور پھر پہلی تاریخ کی صبح کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل مجرب ہے۔

اول وآخر دس دس بار درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

اول یہ درود شریف دس مرتبہ پڑھ کر دس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور یہ عمل شروع کرے آخر میں صرف یہی درود شریف پڑھ کر ختم کر دیا جائے بسم اللہ نہ پڑھے۔

کشائش رزق

اَللّٰھُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ. قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. اس کو دس مرتبہ پڑھے اس کے بعد پھر اس دعا کو تین مرتبہ اس طرح پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَ رَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُھَا مِمَّنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ.

عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ کر اس عمل کو شروع کرے عمل ختم کر کے پھر وتر ادا کرے (یعنی سنت اور وتر کے درمیان یہ عمل پڑھا جائے گا)

حصول رزق

فراخی رزق اور ترقی درجات کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس آیت شریف کو روزانہ پڑھنا نہایت مجرب عمل ہے۔

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ (سورہ ذاریات ۵۱)

یہ عمل ہمیشہ کیا جائے نہایت مجرب ہے۔

رزق میں ترقی

یہ عمل ترقی رزق کے لئے مجرب ہے۔ فجر کی نماز کے بعد ۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (سورہ حدید ۵۷)

ترقی رزق

بعد نماز فجر سو بار اَللّٰهُ الصَّمَدُ (سورہ اخلاص)

اول وآخر درود شریف ۱۱،۱۱ بار پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق زیادہ ہوگا اور قرض بھی ادا ہو جائے گا۔

رزق میں فراوانی

جو شخص بعد نماز فجر سو بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے گا تو اللہ پاک اس کے رزق میں ترقی عطا فرمائے گا۔

کشائش رزق

صبح بعد نماز فجر تین بار اور شام بعد نماز مغرب تین بار پڑھے گا تو انشاء اللہ اس کے رزق میں کشائش ہوگی۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَاقْدِرْنِیْ عَلٰی کَسْبِهٖ وَ مَتِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ فَلَا تُشْغِلْنِیْ فِیْمَا صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

رزق میں کشادگی

بعد نماز جمعہ سو بار اس دعا کو پڑھے تو انشاء اللہ رزق میں ترقی ہوگی اور اگر روزانہ سو بار پڑھتا رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے پرواہ رہے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَارَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فتوحات یعنی ترقی رزق

تین مرتبہ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب تین مرتبہ جو اس کو پڑھے گا تو انشاء اللہ غیب سے روزی ملے گی وہ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ

اِہْتَدَیْتُ وَ بِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِکَ اہْتَدَیْتُ وَ بِفَضْلِکَ اسْتَغِیْثُ وَاَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

ترقی رزق (عمل یٰسین شریف)

جو اس کو روزانہ پڑھے گا تو حق تعالیٰ اس کے رزق میں اور کاروبار میں دوگنی چوگنی ترقی فرمائے گا مگر خلوص شرط ہے بعد نماز مغرب آٹھ رکعتیں بہ نیت صلوٰۃ الاوابین پڑھے اور ہر رکعت میں جو طریقہ بیان کیا جاتا ہے اس کے موافق عمل کیا جائے وہ یہ ہے۔

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ سے لے کر فَبَشِّرْہُ بِمَغْفِرَۃٍ وَّ اَجْرٍ کَرِیْمٍ دوسری رکعت میں اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی سے وَھُمْ مُھْتَدُوْنَ تک۔ تیسری رکعت میں وَمَالِیَ لَا اَعْبُدُ سے جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ تک چوتھی رکعت میں وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ سے وَ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ تک پانچویں رکعت میں وَ اٰیَۃٌ لَّھُمْ اَنَّا حَمَلْنَا سے وَلَآ اِلٰی اَھْلِھِمْ یَرْجِعُوْنَ۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ تک ساتویں رکعت میں وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ سے لَھَا مَالِکُوْنَ تک آٹھویں رکعت میں وَ ذَلَّلْنٰھَا سے کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ تک مذکورہ بالا عمل کو دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور پوری آٹھ رکعتیں اسی طرح پڑھے، مجرب ہے۔

دکان کی ترقی کے لئے

اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو اور فائدہ کم ہوتا ہو تو اس آیت کو دو کاغذوں پر لکھ کر ایک کاغذ کو گتے پر چسپاں کر کے دکان کے اندر لٹکا دے اور دوسرے کاغذ کو موم جامہ کر کے اپنے گلک کے اندر جس میں وہ روپیہ پیسہ رکھتا ہو، یہ خیال رہے کہ اگر ان دونوں میں سے ایک بھی کھو گیا تو اثر زائل ہو جائے گا کیوں کہ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اس لئے دونوں کی بڑی حفاظت رکھے۔ گلک والے تعویذ اور گتے والے تعویذ کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ دکان خوب چلے گی اور خریدار بہت آئیں گے اور اگر کسی دشمن نے بند کرا دی یا کر دی ہوگی تو کھل جائے گی۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَھُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ وَ اَنْھٰرًا وَ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْھَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. (سورہ رعد، ۱۳)

☆☆☆☆

ابن جوزیؒ

عربی کے مشہور تاریخ داں اور علم حدیث کے نقاد تصور کئے جاتے ہیں۔ ۵۱۰ھ بمطابق ۱۱۱۶ء بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کے اُس ایڈیشن کی تدوین ہے جس میں سے تمام ضعیف احادیث خارج کر دیں۔ ۵۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

❋ ❋ ❋

❋ دنیا میں زندگی کی سانسیں بہت کم ہیں اور قبر کی زندگی بہت طویل ہے۔

❋ نیکی اسی کے نصیب میں آئی جس نے اپنی خواہشات کو چھوڑا اور محروم وہی ہے جس نے دنیا کے مقابلے میں آخرت سے منھ موڑا۔

❋ اصل کمال علم اور عمل دونوں کو جمع کرنے میں ہے۔

❋ طلب علم کے دوران طالب علم کو بلند ہمتی سے کام لینا چاہئے۔

❋ ہر سانس ایک خزانہ ہے، ایسا نہ ہو کہ تمہارا کوئی سانس بیکار جائے اور قیامت کے دن اپنے خزانہ کو خالی دیکھ کر تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔

❋ غور کرو اس دنیا میں ہمیں زندگی بسر کرنے کی جو مدت ملتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ فرض کرو ایک شخص ساٹھ سال زندہ رہتا ہے تو اب تیس سال اس کے سونے میں گزرے۔ پندرہ سال بچپن کے کھیل کود کی نذر ہو گئے، اب جو وقت باقی بچا وہ ہمارے کھانے پینے اور کمانے میں خرچ ہوتا ہے تو اس حیات ابدی کے حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت کہاں ہے؟ اس لئے ان قیمتی لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اور ان کی اہمیت کو محسوس کرنا چاہئے۔

❋ قبول دعا کے لئے مایوسی، احساسِ بے چارگی اور اضطراب ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھی بدکاروں کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے کیوں کہ اللہ کو غم زدہ دل کی بے تاب دھڑکنیں مائل بہ کرم کر دیتی ہیں۔

❋ جس علم سے دل میں رقت، سوز، رنگینی و تابانی پیدا نہ ہو اس کا مطالعہ بیکار ہے۔

کمالات جفر

لوح تسخیر خاص

حکیم سرفراز احمد زاہد

یہ مضمون انشاء اللہ قارئین کرام کو پسند آئے گا اور انہیں ساری زندگی خوشیوں سے ہمکنار کرے گا۔ دنیاوی علوم جن کے لئے انسان سرگرداں رہتا ہے کے علاوہ ایسے علوم بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم باطنی یا روحانی دنیا سے تعلق جوڑ سکتے ہیں ایسے علوم روحانی علوم کہلاتے ہیں۔ یہ تعلق مادی دنیا کے ذرائع اسباب سے بے نیاز ہو کر قائم کیا جاسکتا ہے۔ انہی علوم میں ایک پاکیزہ علم علم جفر ہے۔ جو آل رسولؐ کے پاک گھرانہ کی وساطت سے عوام الناس کے خواص تک پہنچا جس سے نامعلوم اور لاینحل مسئلے کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ جو حروف کی شکل میں سامنے آتا ہے اور ان حروف کی تطبیق کر کے مربوط جملے میں ڈھال لیا جاتا ہے اور یہ فقرہ ہمارے عین سوال کا حتمی جواب ہوتا ہے۔ علم جفر کی دوسری شاخ آثار الجفر یعنی عملیات کی ہے جس میں حروف کی پوشیدہ قوتوں کو اعداد کی شکل میں متحرک کر کے کام میں لایا جاتا ہے اور جذب قلب کے علاوہ مختلف روحانی مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔ اسمائے باری تعالیٰ میں بہت سی پوشیدہ اور معنیٰ خیز وسعتیں ہیں۔ جس طرح ہر انسان شاعر نہیں ہوسکتا ہر انسان ایک اچھا موسیقار نہیں بن سکتا۔ ہر آدمی اچھا معالج نہیں بن سکتا اسی طرح علم الجفر علم النجوم، علم الحروف اور مخفی علوم وغیرہ تک دسترس بھی کچھ عاجز اور گنہ گاروں کو محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عطا ہوتی ہے۔ البتہ اس میں ادارک انتھک محنت و کوشش کا عنصر ضرور شامل ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ۔

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔

مجھے اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے میرے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ پکارو۔

مگر بعض رب کائنات کی مقرر کردہ اور جن کو قرب بارگاہ الٰہی حاصل ہوتا ہے اگر ان کو درمیان میں وسیلہ اور سفارش بنایا جائے تو خالق کائنات ان پاک طینت اور قبولیت کی سند حاصل کرنے والی پاک ہستیوں کے طفیل بہت جلد پکار اور دعا میں قبول کر لیتا ہے۔

قرآن پاک کی سورۂ مائدہ میں فرمایا گیا ہے کہ جہاد کرو اور وسیلہ پکڑو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، یہاں جہاد سے مراد جنگ لڑنا نہیں ہے بلکہ حکم دیا گیا ہے کہ کوشش کرو اور وسیلہ ڈھونڈو تب کامیابی ممکن ہے۔ جو صاحبان ڈائریکٹ ڈائلنگ کے قائل ہیں ان کے دل سے پوچھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لائن ہر وقت انگیج ہی ملتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا رابطہ ہوتا ہے۔ یہ خوش قسمتی ہوتی ہے کہ لگاتار کوشش کے ذریعہ وقفہ ملا اور لائن مل گئی اور وہ بھی بات پوری ہونے سے قبل ہی درمیان میں منقطع ہو جاتی ہے جیسے ٹی وی کے پروگراموں میں رابطہ کے لئے سارا دن فون سے کوشش کرتے رہیں تو خوش قسمت ہوتے ہیں جن کا رابطہ ہو جاتا ہے۔

ان پاک اور متبرک ہستیوں میں انبیاء علیہ السلام کے اسماء مبارکہ سے لوحیں تیار ہوتی ہیں جو باعث بابرکت اور عزت ہوتی ہیں لیکن اس دفعہ ان پاک نفوس قدسیہ کو وسیلہ کے درمیان لا رہا ہوں جن کا ذکر قرآن پاک کی سورۂ کہف میں آیا ہے۔ یعنی اصحاب کہف رضوان اللہ اجمعین۔

کہف کے معنیٰ عربی میں غار اور پہاڑی درے اور گڑھے کے ہیں یہ واقعہ تو سب جانتے ہیں کہ چند پاک اور اللہ پر ایمان رکھنے والے اصحاب کافر بادشاہ وقت کے خوف سے پہاڑ میں جا چھپے تھے۔ یہ ایسی محترم اور باعظمت باجلال ہستیاں ہیں کہ ان کا ذکر قرآن پاک میں بڑی عزت سے کیا گیا ہے۔ ان اصحاب کے ساتھ ایک کتا بھی تھا جو غار کے منہ پر بیٹھا ہانپ رہا تھا جیسے ابھی میلوں چل کر آیا ہے۔ اور قیامت تک بیٹھا رہے گا اور یہ کتا اتنا پر ہیبت ہے کہ بڑے سے بڑا جوانمرد اسے دیکھ کر اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔ غار کے اندر اصحاب کہف سو رہے ہیں اور قیامت تک سوتے رہیں گے۔ محشر کے دن خواب سے بیدار ہوں گے تو آپس میں کہیں گے کہ ہم اس قدر سوئے کہ دن نکل آیا یعنی ان کے واسطے قیامت تک کا عرصہ چند گھنٹوں کا خواب معلوم ہوگا۔ حضور سید یوم النشور ختم الرسل ہادی کل سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی تمنا کی تھی۔ تو قرآن کریم میں حکم آیا کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ان کے کتے کو دیکھو گے تو ہیبت سے پیچھے ہٹ جاؤ گے اللہ اللہ جن کی یہ شان ہو گہ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے خواہاں ہوں تو پھر دنیا میں کس کی طاقت ہے ان تک پہنچے خدا ہی ان کے رتبہ سے واقف ہے۔

اصحاب کہف کے اسماء مبارکہ جو تحقیق سے معلوم ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) یملیخا (۲) مکسلینا (۳) تمیونس (۴) ازرفطیونس (۵) کشافطیونس اور (۶) ان کا کتا جس کا نام قطمیر ہے۔

(مشہور ومقبول زمانہ کتاب مصنف حضرت محمد اقبال نوریؒ نے شمع شبستان) میں اصحاب کہف کے نام سات شامل کئے ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے اور ان صحابی کا نام کشفوطط یوانس بوس ہے اس طرح سات اصحابہ اور آٹھواں کتا ہے۔

میں اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے مطابق ساتوں اصحابہ کا نام لوں گا اور آٹھواں سائل کا نام شامل کروں گا۔ پہلے اس عمل خاص کی چند خواص لکھ دوں۔ لوح اصحاب کہف کے اثرات خواص مندرجہ ذیل ہیں۔ حامل لوح کا بند شدہ کاروبار کھل جائے گا۔ منافع بہت ہوگا حکیم ڈاکٹر وکیل، ٹھیکیدار یعنی پبلک ریلیشن سے تعلق رکھنے والوں کے پاس عوام کی خوب بھیڑ ہوگی۔ جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کی برکت سے چند ماہ میں کسی صالح مرد سے نکاح ہو جائیگا ہر قسم کا سحر جادو بندش نحوست سیارگان دفع ہو جائے گی۔ گھر میں خیر و برکت، بہن بھائیوں والدین میں اتفاق ہوگا۔ میاں بیوی میں محبت، شوہر کا ناجائز عورت سے تعلق منقطع ہوگا، حصول ملازمت میں کامیابی امتحانات میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی، قیدی کو رہائی نصیب ہوگی، مقدمات میں کامیابی، افسران عزت کرینگے، دینی اور دنیاوی معاملات میں ترقی ہوگی، بے اولاد کو اولاد نصیب ہوگی، پوشیدہ دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ، بیرون ملک ملازمت ملے، حج کی سعادت نصیب ہو، کسی قسم کا سحر جادو اثر نہ کرے۔ سفر حضر میں حادثات ناگہانی سے حفاظت غرض یہ لوح تمام زندگی کی ضامن ہے۔ اگر اس کے ساتھ اصحاب کہف کا توشہ بمطابق گیارہویں شریف کا ہر ماہ اہتمام کیا جائے تو ہر مشکل حل ہو ہر کام کامیاب ہو، انشاءاللہ توشہ اصحاب کہف جو مخصوص طریقہ کار ہے طلسماتی دنیا کی کسی نزدیکی اشاعت میں بالتفصیل شائع کراؤں گا۔

سات اصحاب کہف کے اعداد۔ ۲۰۳۸۹۔

میں نے بعض حضرات کی تحقیق کے مطابق سات نام لئے ہیں۔

نام کے اعداد ۲۵۷۵ اس کا ہم مثلث خالی

میزان ۱۲÷۲۳۰۶۴ ۱۹۲۲ القلب پر کریں گے

د س ج ک ع

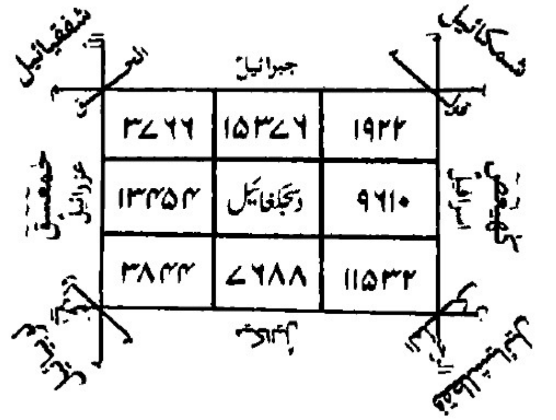

یہ نقش ہر نوچندی جمعرات شرف قمر تحویل آفتاب یعنی نوروز کے بابرکت اوقات میں یکم رجب کے علاوہ اسلامی مہینوں کے دوران جو متبرک راتیں ہمیں ملتی ہیں اس دوران یہ نقش مبارک تیار کریں۔ اس کے بعد ایک دفعہ سورۂ کہف پڑھ کر دم کریں اور اصحاب کہف کی نیاز (توشہ) ہر ماہ دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے حالات میں تبدیلی آنا شروع ہو جائے گی۔ نقش کو بعد از تیاری خوشبو لگا کر سونے کے ورق میں لپیٹ کر چاندی کے تعویذ میں بند کر کے گلے میں پہن لیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک بندوں کی تسبیح بیان کریں، اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

کشکول عملیات

روحانی عملیات پر مشتمل ایک معتبر اور لاجواب کتاب

جو عاملین اور عوام دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کتاب میں سینکڑوں امراض واثرات کا روحانی علاج نقل کیا گیا ہے اور ہر فارمولہ تجربات کے بعد پیش کیا گیا ہے تاکہ استفادہ کرنے والوں کو مایوسی نہ ہو۔

مرتب

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

صفحات ۲۰۸	قیمت ۸۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا

محلہ ابوالمعالی دیوبند، یوپی

علم النقوش

حسن الہاشمی

چھٹی قسط

''مسدس'' کی آتشی، بادی، آبی اور خاکی چالیں یہ ہیں۔

آتشی چال

۱	۷	۱۳	۲۴	۳۰	۳۶
۱۲	۱۷	۳۵	۳	۱۹	۲۵
۳۲	۲۸	۲۱	۱۴	۱۰	۶
۱۸	۳۱	۱۱	۲۹	۲	۲۰
۲۲	۵	۲۷	۸	۳۴	۱۵
۲۶	۲۳	۴	۳۳	۱۶	۹

بادی چال

۳۶	۲۵	۶	۲۰	۱۵	۹
۳۰	۱۹	۱۰	۲	۳۴	۱۶
۲۴	۳	۱۴	۲۹	۸	۳۳
۱۳	۳۵	۲۱	۱۱	۲۷	۴
۷	۱۷	۲۸	۳۱	۵	۲۳
۱	۱۲	۳۲	۱۸	۲۲	۲۶

آبی چال

۲۶	۲۲	۱۸	۳۲	۱۲	۱
۲۳	۵	۳۱	۲۸	۱۷	۷
۴	۲۷	۱۱	۲۱	۳۵	۱۳
۳۳	۸	۲۹	۱۴	۳	۲۴
۱۶	۳۴	۲	۱۰	۱۹	۳۰
۹	۱۵	۲۰	۶	۲۵	۳۶

خاکی چال

۹	۱۶	۳۳	۴	۲۳	۲۶
۱۵	۳۴	۸	۲۷	۵	۲۲
۲۰	۲	۲۹	۱۱	۳۱	۲۰
۶	۱۰	۱۴	۲۱	۲۸	۳۲
۲۵	۱۹	۳	۳۵	۱۷	۱۲
۳۶	۳۰	۲۴	۱۳	۷	۱

آیئے اب مسدس کے وہ نقوش بطور مثال نقل کریں گے جو مختلف کاموں کے لئے استعمال میں آتے ہوں۔ سب سے پہلے ہم فتوحات کے لئے ایک نقش نقل کررہے ہیں جو قرآن حکیم کی ایک آیت پر مشتمل ہے اس نقش کو چال نمبر:۲ کے مطابق بھرا جائے گا۔ یہ نقش ۶ ادوار پر مشتمل ہے۔ ہر ایک دور ۶ خانوں کا ہوگا پہلے ۳ دور میں خانۂ اول کا عدد طے شدہ ہے۔ بعد کے ۳ دور کے آخری خانہ کا عدد طے شدہ ہے۔ اس نقش کو اس طرح پر کرنا ہے کہ آیت کریمہ اوپر والے خانوں میں قائم رہے۔ آیت ہے۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِد ط لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم ٥ نقش اس طرح بنے گا۔

والہکم	الٰہ واحد	لا الٰہ	الا ہو	الرحمٰن	الرحیم
۱۰۲	۵۵	۶۷	۴۳	۳۲۹	۲۸۹
۶۰	۷۱	۲۸۸	۱۰۴	۳۸	۳۲۴
۲۸۵	۳۲۷	۴۰	۶۸	۵۸	۱۰۷
۷۲	۲۸۴	۵۹	۳۲۸	۱۰۳	۳۹
۴۱	۱۰۶	۳۴۶	۵۶	۲۸۷	۶۹
۳۲۵	۴۲	۱۰۵	۲۸۶	۷۰	۵۷

دیکھئے اس نقش کا دور اول ۱۰۲ سے شروع ہوکر ۱۰۷ تک ہے۔ دوسرا دور ۵۵ سے شروع ہوکر ۶۰ تک ہے۔ تیسرا دور ۶۷ سے شروع ہوکر ۷۲ تک ہے۔ ان تینوں ادوار میں مقررہ عدد سے چال شروع ہوکر ایک ایک عدد کے اضافے کے ساتھ چلے گی اور اس طرح یہ تینوں ادوار پورے ہوں گے۔ باقی تین ادوار میں آخری عدد مقررہ رہے گا۔ چوتھا دور ۳۸ سے شروع ہوگا اور مقررہ عدد ۴۳ تک چلے گا۔ پانچواں دور ۳۲۴ سے شروع ہوکر مقررہ عدد ۳۲۹ تک چلے گا۔ چھٹا دور یعنی آخری دور ۲۸۴ سے شروع ہوکر مقررہ عدد ۲۸۹ تک چلے گا۔ گویا کہ چوتھے دور سے مقررہ عدد سے ۵ گھٹا کر چال شروع کریں گے۔

مسدس کا یہ نقش فتوحات اور لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے میں بہت مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ ذیل میں کچھ مسدس کے ان نقوش کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ جن میں کسر ہو۔

مثلاً اسم الٰہی یا شکور کا نقش بنانا ہے۔ یا شکور کے اعداد ۵۲۶ ہیں ان میں

اعداد طرحی ۱۰۵ وضع کر کے ۶ سے تقسیم کیا۔

۵۲۶
۱۰۵
۶)۴۲۱(۷۰
۴۲
x
۱

حاصل تقسیم ۷۰ آیا اور ایک باقی رہا۔ ایک باقی رہنے کی صورت میں خانہ ۳۱ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۲۶ آئے گی۔

۷۸۶

۱۰۶	۹۹	۹۳	۸۲	۷۶	۷۰
۹۴	۸۸	۷۲	۱۰۵	۸۶	۸۱
۷۵	۷۹	۸۳	۹۰	۹۷	۱۰۲
۸۹	۷۱	۹۸	۸۰	۱۰۱	۸۷
۸۴	۱۰۷	۷۷	۹۶	۷۴	۹۱
۷۸	۸۵	۱۰۳	۷۳	۹۲	۹۵
۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶

یا مثلاً اسم الٰہی یا طاہر کا نقش بنانا ہے۔ اس کے اعداد ۲۱۵ ہیں ان میں سے ۱۰۵ گھٹا کر ۶ سے تقسیم کیا۔

۲۱۵
۱۰۵
۶)۱۱۰(۱۸
۶
۵۰
۴۸
۲

تقسیم کے بعد حاصل تقسیم ۱۸ آیا اور ۲ باقی رہے۔ ۲ باقی رہنے کی صورت میں خانہ ۲۵ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے ۲۱۵ آرہی ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۸	۴۱	۳۰	۲۴	۱۸
۴۳	۳۶	۲۰	۵۳	۳۴	۲۹
۲۳	۲۷	۳۱	۳۸	۴۶	۵۰
۳۷	۱۹	۴۷	۲۸	۴۹	۳۵
۳۲	۵۲	۲۵	۴۵	۲۲	۳۹
۲۶	۳۳	۵۱	۲۱	۴۰	۴۴
۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵

اسم الٰہی کے اعداد ۱۵۶ ہوتے ہیں ان میں سے ۱۰۵ گھٹا کر ۶ سے تقسیم کیا۔

۱۵۶
۱۰۵
۶)۵۱(۸
۴۸
۳

حاصل تقسیم ۸ آیا اور ۳ باقی رہے۔ ۱۹ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۴	۳۸	۳۲	۲۰	۱۴	۸
۳۳	۲۷	۱۰	۴۳	۲۴	۱۹
۱۳	۱۷	۲۱	۲۹	۳۶	۴۰
۲۸	۹	۳۷	۱۸	۳۹	۲۵
۲۲	۴۲	۱۵	۳۵	۱۲	۳۰
۱۶	۲۳	۴۱	۱۱	۳۱	۳۴
۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶

اسم یا ظہور کے اعداد ۱۱۱۱ ہیں ان میں سے ۱۰۵ گھٹا کر ۶ سے تقسیم کیا۔

۱۱۱۱
۱۰۵
۶)۱۰۰۶(۱۶۷
۶
۴۰
۳۶
۴۶
۴۲
۴

تقسیم کے بعد ۱۶۷ حاصل تقسیم آیا اور ۴ باقی رہے۔ ۴ باقی رہنے کی صورت میں ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے ۱۱۱۱ آئے گی۔

۷۸۶

۲۰۳	۱۹۷	۱۹۱	۱۸۰	۱۷۳	۱۶۷
۱۹۲	۱۸۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۴	۱۷۸
۱۷۲	۱۷۶	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	۱۹۹
۲۸۷	۱۶۸	۱۹۶	۱۷۷	۱۹۸	۱۸۵
۱۸۲	۲۰۱	۱۷۴	۱۹۴	۱۷۱	۱۸۹
۱۷۵	۱۸۳	۲۰۰	۱۷۰	۱۹۰	۱۹۳
۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱

دیوبند سے شبنمی ہوا کا جھونکا

قاسم سید

جب بوریہ نشینوں، فاقہ مستوں، محنت کشوں اور دنیا کی جاہ وحشمت سے بے نیاز سرپھروں کو جلال آتا ہے تو پھر مؤرخ ہاتھ میں قلم لے کر تاریخ کے اس نئے موڑ کو تحریر کرنے کے لئے اپنی دھڑکنیں تھام لیتا ہے، لہو روشنائی بن کر کام کرتا ہے اور پھر شب وروز بدل جاتے ہیں، سیاست نئے عنوان سے سامنے آتی ہے، مفاد پرستوں اور سروں کے مینار بنا کر قومی مصالحتوں سے سمجھوتے کرنے والوں کی مشکیں کس دی جاتی ہیں۔ جنگ آزادی کی داستان کو اپنے سرخ لہو سے رقم کرنے اور بے دریغ قربانیاں دینے والے ملک کے عظیم ترین، باوقار ادارے دارالعلوم دیوبند نے حالات کے بڑھتے دباؤ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑھتی سازشوں اور نام نہاد دہشت گردی مخالف مہم کا مقابلہ کرنے کے لئے کمان اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کر کے دراصل ان کروڑوں مضطرب دلوں کو سنبھالنے کی کوشش کی ہے جو ایک طرف ارباب اقتدار کی منافقت، انصاف کے دہرے معیار اور فرقہ پرستانہ طرز عمل سے مایوس ہوگئے ہیں وہیں مزعومہ قیادت کے لیل ونہار پر صبر وضبط کا پیکر بنی امت کی آنکھوں کے آنسو بھی پتھر کے ہوگئے مگر اس وقت تو حد ہوگئی جب بیوروکریسی اور فرقہ پرست عناصر کے گٹھ جوڑ نے مسلمانوں کی ملک سے وفاداری اور حب الوطنی پر انگلیاں اٹھانی شروع کردیں، مدارس کے کردار پر سوالیہ نشان لگایا جانے لگا، دہشت گردی کے ڈانڈے اسلام اور مسلمانوں سے ملائے جانے لگے، کسی فرد واحد کے ذاتی فعل کو پورے فرقہ کا کردار بتانے کی حکمت عملی پر تیزی سے کام ہونے لگا، یہ جاننے کے باوجود کہ اسلام اور دہشت گردی ندی کے دو کناروں کی طرح ہیں مگر امریکہ اور مغربی ممالک کی شہ پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منافرت کا ماحول پیدا کرنے کی زبردست پروپیگنڈہ مہم نے دیوبند کو بھی میدان میں آنے پر مجبور کردیا جو بقول صدر جمعیۃ العلماء ہند "گزشتہ ٦٠ سال سے جاری مسلم فسادات اور مسلمانوں کی بے بسی وبربادی پر خاموش رہا مگر جب مدارس اسلامیہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تو دارالعلوم دیوبند خاموش نہیں رہ سکا" صورتحال اس حد تک سنگین ہوگئی کہ فرقہ پرست طاقتیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر سرکاریں مل کر دہشت گردی کا تعلق مدارس سے جوڑنے لگیں بلکہ بعض عناصر نے تو مذہبی تعلیم کو دہشت گردی کی اساس اور منبع قرار دے دیا۔ مسلمانوں کے امن پسندانہ کردار، وطن عزیز سے بے پناہ وفاداری، تحریک آزادی میں تمام مسلمانوں بالخصوص مدارس وعلماء کی بے مثال قربانیاں تاریخ ہند کی روشن حقیقتیں ہیں مگر انہیں علماء اور مدارس کے کردار کو مشتبہ بنانے کی گھناؤنی سازش کی جارہی ہے باوجود اس کے کہ دہشت گردی بنیادی طور پر اس ملک کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ عالمی طاقتوں کی تقسیم کردہ لعنت ہے جن کے نظریات کے بنیاد ہی صیہونیت پر ہے اور ان کا واحد ایجنڈہ صیہونی عزائم کی تکمیل ہے۔ یہی فسادفی الارض کے ذمہ دار ہیں۔ آج تک دہشت گردی کا مفہوم ہی طے نہیں ہوسکا البتہ عالمی طاقتوں خاص طور سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا طرز عمل بتاتا ہے کہ ان کے توسیع پسند عزائم کی راہ میں حائل ہونے یا ہوسکنے والا ہر شخص دہشت گرد ہے۔ دیوبند کا یہ احساس بالکل جائز ہے کہ ایک فرد یا چند افراد کے طرز عمل کے لئے پوری قوم کو ذمہ دار نہیں قرار نہیں دیا جاسکتا ورنہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب اور معزز قوموں کو دہشت گرد قرار دینا پڑے گا، جو یقیناً غلط ہوگا۔ مسلمان اس ملک کی تاریخ کا اٹوٹ حصہ ہیں ان کو غیر مطمئن کردینا ملک وقوم کے حق میں کسی طرح مفید نہیں ہوسکتا۔ اسلام میں ظلم وتشدد، قتل وغارت، بدامنی ودہشت گردی کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری داخلہ اور خارجہ پالیسی پر دہشت گردی کے حوالے سے اسلام اور مسلم مخالف طاقتوں کے گہرے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پانی سر سے اونچا ہونے لگا ہے، دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کے خلاف چلائی جانے والی کردار کشی کی مہم نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ تعلیم یافتہ باصلاحیت اور ملک کے اعلیٰ اداروں میں زیر تعلیم طلباء کے ساتھ مدارس کے طلباء کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ تیز ہوگیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جلد ہونے والے لوک سبھا الیکشن میں فرقہ پرست پارٹیاں اسے ایشو بنا کر ماحول کی تلخی میں اضافہ کریں گی۔ دارالعلوم دیوبند نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کر کے اور زمام کار اپنے ہاتھ میں لے کر بروقت اقدام کیا ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ سواد اعظم اس کا خیر مقدم کرنے کے ساتھ تمام اختلافات کو پس پشت ڈال کر تحریک کو تقویت پہنچائے گا۔

دارالعلوم دیوبند نے نام نہاد دہشت گردی مخالف مہم کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی مہم کے پس پردہ مضمرات کو غالباً اچھی طرح سمجھنے کے بعد ہی میدان میں آنے کا فیصلہ کیا۔ جس کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ دیوبند سے جاری فتاویٰ پر زمین وآسمان ایک کردینے والے میڈیا نے بھی اس کانفرنس

کو محض خبر کے طور پر نہیں لیا بلکہ اسے مسلمانوں کے اضطراب اندرون میں موجود کرب، مشتبہ شہری بنانے کی سازشوں، سماج کے دیگر طبقات کو آگہی اور حکومت کے دوغلے رویہ کو سامنے لانے کی کوششوں سے تعبیر کیا۔؟ میڈیا نے مسلمانوں کی جانب سے اٹھائے گئے مسئلے کو نہ صرف اہمیت دی بلکہ اسی تناظر میں پیش کیا جو اس کا اصل مدعا تھا۔ دیوبند کے اس اقدام کے تین پہلو ایسے ہیں جو اس تحریک کے تئیں اس کی سنجیدگی، نیک نیتی اور صدق دلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ دیوبند کانفرنس میں تمام قابل لحاظ مسالک اور مسلم جماعتوں کو شاید ادارے کی ڈیڑھ سوسالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اپنے اسٹیج پر بلایا اور مسلکی اختلافات کو فراموش کر کے کم از کم مشترکہ بنیادوں پر متحد ہونے کی تلقین کی اور یہ اپیل بھی کی گئی کہ فروعی اختلافات کو گھر تک محدود کر کے دشمنوں کے مقابلے متحد امت کا کردار پیش کیا جائے۔ کفر سازی کی توپوں نے ماضی میں اور آج بھی مسلمانوں کے اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس پرآشوب دور میں امت مسلمہ کا اتحاد شاید ہر دور سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ مسلکی منافرت کی آگ پڑوسی ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ اس عفریت نے ہندوستانوں کو بھی ڈس ڈس کر نیم جاں کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض عناصر اپنے دیدہ و نادیدہ مفادات کے لئے جان بوجھ کر مسلکی اختلافات کی چنگاریوں کو ہوا دیتے ہیں۔ معلوم نہیں کن مصالح کے تحت علماء نے بھی اس خلیج کو پاٹنے اور دوریاں کم کر کے ان بنیادوں پر ملت کو متحد کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جن پر اتفاق ہے، دیوبند نے دیر سے ہی سہی بہرحال جمود کی برف کو پگھلانے کے لئے پہل کی ہے جس کا دیگر طبقات و مسالک کی طرف سے نہ صرف خیر مقدم ہونا چاہئے بلکہ اس سمت میں انہیں بھی پیش رفت کر کے فراخدلی اور وسعت نظری کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہُدہُد کی لے کچھ اس شدت سے بلند ہو کہ مسلکی اختلافات و فروعی امور راہ رونہ بن سکیں۔ میڈیا نے بھی دیوبند سے اٹھی آواز کو جس طرح سنا اور من وعن پیش کیا اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ اگر کام کے تئیں اخلاص ہو تو ہمسفر بھی مل جاتے ہیں۔ میڈیا کے اس رویہ نے ثابت کر دیا ہے کہ سنجیدہ اور ٹھوس آوازیں ضرور سنی جاتی ہیں۔

دیوبند کے اسٹیج پر کوئی سیاسی شخصیت نہیں تھی اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اسے بخوبی معلوم ہے کہ اگر ان تحریکوں کو سیاسی آلائشوں سے پاک نہیں رکھا گیا تو یہ ہائی جیک ہو جاتی ہیں۔ سمت سفر بدل جاتی ہیں، کارواں راستہ بھٹک جاتا ہے اور سیاست میں دونوں کے تھوک ڈیلر انہیں کیش کر لیتے ہیں اور جب تک یہ احساس قوی رہے گا کامیابی کے امکانات زیادہ روشن رہیں گے۔ علماء کے ہاتھ میں قیادت کا مطلب کامیابی کی گارنٹی ہوتی ہے۔ شاہ بانو کے معاملے میں چلائی جانے والی تحریک اس کی بین مثال ہے اور علماء کی علیحدگی سے تحریکیں جس حشر کو پہنچی ہیں اس کی مثال بابری مسجد تحریک ہے۔ علماء نے ہندوستانی مسلمانوں اور انسانیت کے وسیع تر مفاد میں دہشت گردی کے خلاف (معذرت خواہانہ لب ولہجہ چھوڑ کر) جنگ کا فیصلہ کر کے اس ملک پر بھی بڑا احسان کیا ہے اس لئے کہ قابل لحاظ اقلیت کو قومی دھارے سے الگ کر کے نہ تو ملک کا بھلا ہوگا اور نہ ہی سماج کی امید کی جانی چاہئے کہ ملک کا سواد اعظم اور ملت کا ہر فرد خواہ وہ کسی بھی طریقہ سے نماز پڑھتا ہو دیوبند سے چلنے والی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کی رفتار کو مزید تیز کرنے میں مدد دے گا۔ زخم خوردہ ملت اسلامیہ کو ایسے شوریدہ سروں کی ضرورت تھی جو امروز و فردا کے حساب و کتاب سے بے نیاز اس کی خشک رگوں میں خون حیات دوڑائیں اور جسم سے مسلکی اختلافات اور نظریاتی تعصب کا زہر نکال لیں۔ گرچہ یہ کام اور پہلے کرنے کی ضرورت تھی۔ ممکن ہے کہ دیوبند کو اس بات کا انتظار ہو کہ اہل سیاست میں سے کچھ لوگ اٹھیں اور اس کار خیر کو انجام دیں لیکن اس تاخیر سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ اب کسی کو یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ آخر علماء نے قیادت کا بوجھ ایک بار پھر اپنے کندھوں پر کیوں لے لیا۔

ایک ضروری اعلان

جو حضرات مولانا حسن الہاشمی سے بحیثیت شاگرد روحانی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور سورۂ یٰسین کے چلوں میں مصروف ہیں یا کتابچے کے سب مراحل سے گزر چکے ہیں وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ پر مندرجہ ذیل تفصیلات لکھ کر بھیج دیں۔

(۱) اپنا مکمل نام۔ (۲) ولدیت۔ (۳) ٹی نمبر۔ (۴) اپنا مکمل پتہ اور اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر۔

امید ہے کہ تمام حضرات توجہ دیں گے اور تاخیر سے کام نہیں لیں گے۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن نمبر: ۲۴۷۵۵۴۔

اللہ والے

ادارہ طلسماتی دنیا کا ان واقعات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

میرے ایک دوست کو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی ذات اقدس سے عشق کی حد تک محبت ہے۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے خواجہ صاحب کو کبھی دیکھا نہیں، ان سے ملے نہیں، ان کے مزارِ مبارک سے سینکڑوں میل دور پڑے ہوئے ہو پھر بھی خواجہ صاحب کا اس طرح ذکر کرتے ہو جیسے ایک زندہ آدمی دوسرے زندہ آدمی کا ذکر کرتا ہے، کہنے لگے ادب سے بات کرو، وہ آج بھی سلطان الہند زندہ ہیں اور خداوند تعالیٰ کی مرضی سے وہ اپنے عقیدت مندوں کی تقدیریں بدلنے پر قادر ہیں۔ مہمان نواز ایسے کہ ننگے بھوکے زائرین روتے ہوئے ان کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دین و دنیا کی مسرتیں اپنے دامن میں لئے خداوند قدوس کی تسبیح پڑھتے، ہنستے مسکراتے وہاں سے واپس آتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندوں پر جب کرم کرتی ہے تو فقیری میں انہیں ایک ایسے تختِ شاہی پر متمکن کر دیتی ہے جہاں تقوے سے خوش ہو کر تاج بنتے ہیں اور ظلم و تعدی کی شکایت پر بڑے بڑے شہنشاہوں پر زمین تنگ کر دی جاتی ہے۔ میں نے پوچھا۔ ''حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شکل و صورت کیسی ہے۔؟'' میرے اس سوال پر وہ مسکراتے ہوئے اس طرح جھوم اٹھے جیسے ان کی روح رقص میں ہو، اور اس لحہ مجھے خیال آیا کہ کاش میں خواجہ صاحب کو ایک نظر دیکھ سکتا۔

اور اسی رات بعد عشاء یاد نہیں کہ وہ کھلی آنکھوں کا خواب تھا یا اونگھ آ گئی تھی میں نے دیکھا ایک بہت بڑا میدان ہے۔ ایک درویش نما نوجوان شاید گھاس کے ایک بستر پر بیٹھا ہے اور اس کے سامنے دسترخوان پر کچھ کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہیں کسی نے پیچھے سے پکارا حدِ ادب و نگاہ روبرو کہ یہ سلطان الہند کا دربار خاص ہے۔'' اور جب میری نگاہ روبرو ہوئی تو زمین و آسمان کی گردشیں چشم زدن میں ایک مرکز پر ٹھہر کر رہ گئیں۔ وہ چہرہ ہی اتنا خوب صورت تھا کہ ایک بار دیکھنے کے بعد نگاہ ہٹانا آدمی کے بس ہی میں نہیں ہو سکتا تھا۔ رعب سلطانی ایسا تھا کہ نہ میں قدم بڑھا سکا اور نہ لب ہلا سکا، صرف آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور ذہن میں ایک ہی فریاد تھی کہ اے میرے آقا، اے میرے خواجہؒ آپ کو اپنی سلطانی کا واسطہ! میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے کہ میرے جسم کو اور میری روح کو طاہر کر دے اور جو میں نصف صدی سے صراط مستقیم کی تلاش میں گرد سے خاک خاک ہو رہا ہوں، اب رہے سہے جو قدم رہ گئے ہیں تو اس سے پہلے کہ مجھ میں چلنے کی تاب نہ رہے، اس سے پہلے کہ تھک کر ڈوبتے سورج کے نیچے گر پڑوں یہیں کہیں مجھے صراطِ مستقیم عطا ہو جائے کہ یہ راستہ آدمی کو خود نہیں ملتا بلکہ اسی کو ملتا ہے جس کو وہ عطا کرنا چاہے۔

یہ میرے عشق کی تڑپ تھی یا ان کا کرم یوں محسوس ہوا کہ رعب خواجگی کے باعث جو آنسو لفظوں میں تبدیل نہ ہو سکے اس بندہ نواز نے انتہائی شفقت کے ساتھ سن لئے ہیں۔ مسکراتے ہوئے چہرے کا رخ میری طرف کیا جیسے اچانک چاند جھلملا اٹھے، چہرہ تھا کہ ایسا خوبصورت چہرہ اس دنیا میں کہیں دیکھا نہیں، گردن تک سنہری زلفیں، پیچھے سے کہیں ان پر روشنی پڑ رہی تھی تو سنہری بالوں میں رہ رہ کر ہزار رنگ دھنک لو دے اٹھتی تھی بڑی بڑی انتہائی خوبصورت آنکھیں، بیضوی چہرہ، سرخ سفید رنگ، سر کے اشارے سے مجھے قریب بلایا اور دسترخوان سے ایک بادیہ دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دیا کہ تو بہت دنوں سے بھوکا ہے لے یہ پا پی لے۔ بادیہ میں نے لرزتے ہاتھوں سے پکڑ لیا اسے بوسہ دیا اور منہ سے لگا لیا لیکن وہ مہربان مشفق آنکھیں وہ پر جلال مسکراتا ہوا چہرہ میری آنکھوں سے اتنا قریب تھا کہ کہاں کا مشروب اور کیسی بھوک، اس روئے زیبا پر نگاہیں تھیں اور اسے اتنا جی بھر کر دیکھا کہ اس ذوالجلال والاکرام کی قسم روز قیامت کروڑوں اربوں چہروں میں بھی اپنے کرم والے خواجہ کو خدا نے چاہا تو یقینی پہچان لوں گا۔

تو آج جب تصوف پر اپنا پہلا مضمون لکھنے بیٹھا تو بسم اللہ کر کے اپنے آقا، اپنے خواجہ حضرت معین الدین چشتیؒ کے نام سے اس مضمون کا آغاز کرتا ہوں وہ سلام جو فرط عقیدت میں حضوری کے وقت پیش نہ ہو سکا شاید کہ یہ مضمون سلام بن کر قبول ہو جائے۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ سرتاج الاولیاء ہیں آپ کے قدم کی برکت سے سرزمین ہند میں اسلام کا اجالا پھیلا آپ ستر برس تک متواتر باوضو رہے اور جس پر ایک نظر ڈال دیتے وہ ولی کامل بن جاتا اس لئے بیشتر اوقات استغراق کے عالم میں رہتے اور آنکھیں بند رکھتے، صرف نماز کے وقت حجرے سے باہر تشریف لاتے۔

آپ ایک دن ایک رات میں روزانہ ختم قرآن شریف فرماتے اور ہر ختم قرآن کے بعد غیب سے آواز آتی کہ اے معین الدین! ہم نے تیرا ختم قرآن قبول کیا۔ آپ صائم الدہر تھے، صرف شام کے وقت سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا پانی سے بھگو کر نوش فرما لیتے۔

خواجہ صاحب کا تعلق سنجرستان کے اصل سادات سے تھا۔ آپ کے والد خواجہ غیاث الدین بہت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ کی ولادت ۵۳۶ھ میں صفاہان میں اور پرورش خراسان میں ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کو ترکہ میں صرف ایک باغ اور ایک چکی ملی تھی جس سے گزر اوقات ہو جاتی تھی۔ خواجہ صاحب زیادہ تر اسی باغ میں رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے ایک دن حضرت ابراہیم قندوزیؒ نام کے ایک مجذوب بزرگ کا اس باغ کے نزدیک سے گزر ہوا حضرت خواجہ کو معلوم ہوا تو آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور قدم بوسی کر کے انہیں اپنے باغ میں لے آئے۔ دو طباق انگور بھر کر ان کی خدمت میں پیش کئے ابراہیم قندوزیؒ نے مسکرا کر نوجوان باغبان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''تو نے ہمیں انگور دیئے ہم تجھے کیا دیں۔'' پھر کچھ سوچ کر فرمایا۔ ''اچھا تیری قسمت'' یہ کہہ کر تھیلے سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور اسے حضرت خواجہؒ کے منہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا کھاتے ہی حضرت خواجہؒ کی تو دنیا ہی بدل گئی۔ دنیا اور دنیاوی کاموں سے منہ موڑ کر جو کچھ تھا سب فقراء میں تقسیم کر دیا اور خود خراسان کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں آپ نے کلام مجید حفظ کیا اور وہاں سے مزید تعلیم کے لئے سمرقند روانہ ہو گئے۔ سمرقند میں بھی آپ کی تسلی نہ ہو سکی اس لئے وہاں سے عراق پہنچے اور عراق سے عرب، پھر قصبہ ہارون اور آخر میں بغداد پہنچ کر امام الاولیاء حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی سے شرف یاب ہوئے۔

جس وقت خواجہ صاحب عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے وہاں بہت سے اکابر صوفیہ خدمت اقدس میں موجود تھے، لیکن خواجہ عثمان ہارونیؒ نے اس نووارد نوجوان پر نظر ڈالی تو اسکے چہرے کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ فوراً خواجہ صاحبؒ کو وضو کرنے کا حکم دیا جب آپ وضو فرما چکے تو حضرت عثمان ہارونیؒ نے دو رکعت نماز اور پھر سورۂ بقرہ پڑھنے کی ہدایت کی پھر اکیس بار درود شریف پڑھوایا اس کے بعد خواجہ صاحب کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔

''معین الدین! میں نے تمہیں خدا کے حوالے کیا اور تم آج سے اس کے مقبول بندوں میں ہوئے۔'' پھر حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے قینچی لے کر خواجہ صاحب کے بال تراشے اور کلاہ چہار ترکی اور گلیم خاصہ عنایت فرمایا۔ پھر حکم دیا کہ ایک دن رات مجاہدہ کرو اور ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو، تکمیل حکم کے بعد جب مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حکم ہوا۔

''سر اوپر اٹھاؤ، دیکھو کیا نظر آ رہا ہے۔؟''

عرض کیا۔ ''عرش سے تحت الثریٰ تک دیکھ رہا ہوں۔''

پھر حکم ہوا کہ ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو۔

تکمیل حکم کے بعد حاضر ہوئے تو مرشد نے دوبارہ فرمایا۔ ''سر اوپر اٹھاؤ، دیکھو کیا نظر آ رہا ہے۔؟''

جواب دیا۔ ''حجاب عظمت تک دیکھ رہا ہوں۔''

حکم ہوا۔ ''اب آنکھیں بند کر لو۔'' آنکھیں بند کر چکے تو فرمایا۔ ''اب آنکھیں کھول دو اور دیکھو اب کیا نظر آ رہا ہے۔؟''

جواب دیا۔ ''ہیجدہ ہزار کالم دیکھ رہا ہوں۔''

فرمایا۔ ''معین الدین! تمہارا کام پورا ہو گیا۔''

اس کے بعد حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اپنے مرشد کی خدمت میں بیس برس تک سفر حضر ہر جگہ ساتھ رہے۔

اپنے ملفوظات میں خواجہ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ''میں جب تک شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر رہا۔ ایک دم اپنے نفس کو آرام نہیں دیا۔ نہ دن کو دن جانا نہ رات کو رات۔ جہاں کہیں خواجہ سفر کا ارادہ کرتے دعا گو بھی ہمراہ جاتا اور حضرت خواجہ کا بستر اور توشۂ راہ سر پر اٹھائے چلتا جب مرشد نے اس فقیر کی ایسی خدمت دیکھی تو مجھ کو ایسی نعمت عطا فرمائی کہ جس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔'' پھر فرمایا۔ ''جس کسی نے جو کچھ پایا خدمت سے پایا۔''

نیز ارشاد فرمایا کہ ''میں ایک وقت ایک شہر میں تھا کہ جس کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا مگر یہ جانتا ہوں کہ ملک شام کے قریب ہے اس شہر سے متصل ایک غار تھا، اور ایک بزرگ اس غار میں رہتے تھے۔ لوگ ان کو شیخ اوحد محمد الواحد عزیزیؒ کہتے تھے، ایسے نحیف تھے کہ بدن کی ہڈیاں دکھائی دیتی تھیں۔ مصلے پر بیٹھے تھے اور دو شیر ان کے آگے کھڑے تھے۔ یہ دعا گو شیروں کے خوف سے ان کے نزدیک نہ جا سکا۔ اچانک ان بزرگ کی نظر ان پر پڑی۔ آواز دی کہ قریب آ جاؤ درومت، جب میں پاس پہنچا تو سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔ ان بزرگ نے بیٹھتے ہی مجھ سے یہ بات کہی کہ اگر تم کسی کے آزار کا قصد نہ کرو تو کوئی تمہیں بھی آزار پہنچانے کا قصد نہ کرے گا۔ جس کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے اس سے شیر کی تو کیا ہستی ہے ہر شے خوف کھاتی ہے اس کے بعد مجھ سے پوچھا، کہاں سے آنا ہوا میں نے کہا بغداد سے، فرمایا کہ خوش آمدی، درویشوں کی خدمت کیا کرو تم کو بزرگی حاصل ہو گی مجھے اس غار میں رہتے کئی برس گزر گئے تمام خلائق سے علیحدہ ہو کر اس گوشے میں آ پڑا ہوں اور تیس برس سے ایک بات کے خوف سے ہمیشہ رویا کرتا ہوں بس دن رات رونے سے کام ہے۔ میں نے پوچھا، حضرت

عبادت ہے۔ ”فرمایا نماز ہے۔ جب نماز پڑھتا ہوں تو خوب خیال رکھتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ جو نماز کی شرطیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی پوری ہونے سے رہ گئی تو سب محنت اکارت جائے اور دم بھر میں تمام طاعت منہ پر ماردی جائے اے درویش اگر تو نے حقوق نماز پورے کئے تو بڑا کام کیا ورنہ سب کچھ ضائع کیا۔ پھر فرمایا کہ دوزخ اس شخص کے لئے ہے جو نماز کی شرطیں پوری پوری ادا نہیں کرتا، نماز کا پورا حق نہیں بجالاتا۔ نماز وقت پر ادا نہیں کرتا اور جب وقت گزر جاتا ہے تب نماز پڑھتا ہے اور مجھ میں جو تم صرف ہڈی اور چمڑا دیکھتے ہو اس کا یہی سبب ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں نماز کا حق بجالاتا ہوں یا نہیں، وہ بزرگ جب یہ سب کچھ بیان فرما چکے تو اپنے پاس سے ایک سیب اٹھا کر مجھے عطا کیا اور یہ بات کہی کہ نماز بہت بڑا عہدہ ہے۔ اگر اس عہدہ سے تو سلامتی کے ساتھ بری الذمہ ہوگیا تو تمام ذمہ داریوں سے تو نے نجات پالی ورنہ کل قیامت کے دن تو اتنا شرمندہ ہوگا کہ کسی کو منہ نہ دکھا سکے گا۔“ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حاضرین مجلس سے ارشاد فرمایا۔ ”نماز دین کا ستون ہے، اور نماز کے ارکان نماز کے ستون ہیں۔ تو ستون جب تک سیدھا کھڑا رہے گا گھر بھی قائم اور سلامت رہے گا اور جب ستون گر پڑے گا تو گھر بھی ڈھے جائے گا کیونکہ دین اسلام کا ستون نماز ہے تو جس کی نماز کے فرضوں سنتوں اور رکوع وسجود میں خلل پڑے اس کے دین اسلام میں فتور آیا۔“

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا کہ اللہ کو پہچاننے کی نشانی عوام سے دور بھاگنا اور معرفت کے بارے میں خاموش رہنا ہے جب سے میں پیدا ہوا اسی وقت سے عاشق، معشوق اور عشق کو میں نے ایک ہی پایا۔ لوگوں نے ایک مرتبہ آپ سے پوچھا کہ مرید کب تائب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”بیس برس تک جب عذاب کا فرشتہ کوئی گناہ نہ لکھے۔ حاجی خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں اور عارف اپنے قلوب سے عرش اور حجاب عظمت کے گرد طواف کرتے ہیں۔ ایک مدت تک میں نے خانہ کعبہ کے گرد طواف کیا ہے، اب خانہ کعبہ میرے گرد طواف کر رہا ہے۔ جو شخص دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کے لئے سب عبادت اور اطاعت سے بہتر طاعت کرنا ضروری ہے۔ وہ طاعت ہے بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنا دوست رکھے گا۔ اول دریا جیسی سخاوت، دوم آفتاب جیسی شفقت اور سوم زمین جیسی تواضع، عارف لوگ اپنے مرتبے پر پہنچتے ہیں تو تمام عالم اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ دوبار غوث الاعظم حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے ملے تھے۔ ایک مرتبہ تو اس وقت جب کہ حضرت خواجہؒ ابتدائے حال میں تھے اور غوث الاعظم نے انہیں دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ شخص آگے چل کر مقتدائے مشائخ روزگار میں سے ہوگا اور بے شمار لوگ اس کے ذریعہ منزل تک پہنچیں گے دوسری مرتبہ جب حضرت غوث الاعظم جیلان میں تھے اور کوہِ جودی کے دامن میں ایک قطعہ زمین کا خرید کر اپنے فرزندوں کے لئے آباد کیا تھا۔ دونوں بزرگ اس جگہ بیٹھ کر گفتگو میں مشغول تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ حضرت کچھ خدا رسول کی باتیں بتائیے۔ حضرت غوث الاعظمؒ نے فرمایا کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے لئے خلوت چاہئے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اس میں دو رکاوٹیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کہیں یہ بات میرے پیر دستگیرؒ کے گوش مبارک میں نہ پہنچ جائے اور اس سے تقاضائے غیرت کے مطابق ان کو دکھ پہنچے اور میری بربادی کا باعث ہو اور حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے پیر سے زیادہ با کمال کسی کو نہیں جانتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں کوئی ایسی حرکت کروں جس سے حضرت پیر دستگیرؒ کی ذات بابرکات میں کوئی کمی واقع ہو یا ان کی دل آزاری کا باعث ہو دوسرے اس جگہ سے ہٹ کر خلوت میں جانے کی ضرورت اس لئے بھی نہیں ہے کہ اگر حاضرین مجلس اہل ہیں تو پھر کلمۂ حق کو ان کے سامنے نہ بیان کرنا ہرگز مناسب نہیں اور اگر وہ لوگ اہل نہیں ہیں تو پھر وہ کیا سمجھیں کہ حضرت غوث الاعظم کیا فرما رہے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم اس تقریر کو سن کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر حضرت غوث الاعظمؒ کی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور جیلان میں کچھ روز مقیم رہ کر ایک حجرہ بنایا۔ وہاں ایک چلے تک معتکف رہے۔ چنانچہ وہ حجرہ آج تک جیلان میں موجود ہے اور زیارت گاہِ خاص وعام بنا ہوا ہے۔ ان دونوں بزرگوں میں آپس میں قرابت داری بھی تھی رشتے میں حضرت خواجہؒ غوث الاعظم کے ماموں ہوتے تھے۔

حضرت خواجہؒ جب اپنے پیر روشن ضمیر سے نعمتیں حاصل کر چکے تو ان کی اجازت سے سفر پر روانہ ہوگئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۲ برس تھی۔ آپ جس جگہ پہنچتے اکثر قبرستان میں قیام فرماتے اور جب وہاں آپ کی ذرا بھی شہرت ہوتی بڑی خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل جاتے۔ اسی طرح پھرتے پھراتے خانۂ کعبہ پہنچے کچھ روز وہاں ٹھہرے پھر مدینہ منورہ جا کر روضۂ اقدس کی زیارت سے شرف یاب ہوئے اور وہیں آستانۂ نبوی پر مقیم ہوگئے۔ ایک دن روضۂ اقدس سے آواز آئی۔ ”معین الدین کو بلاؤ۔“ خدام نے معین الدین کو پکارا۔ کئی جگہوں سے لبیک کی آوازیں آئیں۔ خدام نے عرض کیا کہ کون سے معین الدین ہیں۔ آواز آئی کہ معین الدین چشتیؒ کو بلاؤ۔ خدام حضرت کے پاس پہنچے تو ان کی کیفیت عجیب وغریب تھی۔ وہ روتے ہوئے اور درود وسلام پڑھتے ہوئے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔ آواز آئی کہ اے قطب المشائخ اندر چلے آؤ، حضرت بے خود ومدہوش اندر آ گئے اور وہاں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار مبارک کا شرف حاصل کیا۔ حکم ہوا ”تم کو فوراً ہندوستان جانا چاہئے وہاں

اجمیر نام کا ایک شہر ہے جہاں سید حسین نام کے ایک شخص نے جہاد کیا تھا اور اب وہ شہید ہو گئے ہیں۔"

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انار حضرت خواجہؒ کے ہاتھوں میں دیا اور فرمایا کہ "اس میں دیکھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہیں کس جگہ جانا ہے۔ حضرت خواجہؒ نے انار میں دیکھا تو مشرق سے مغرب تک جو کچھ تھا سب ان کی نظروں کے سامنے آ گیا۔ اجمیر کا شہر اور اس کی پہاڑیاں صاف دکھائی دینے لگیں وہاں سے حضرت خواجہؒ اپنے چالیس مریدوں کو ساتھ لے کر ہندوستان روانہ ہو گئے اجمیر کے راجہ کو منجموں کے ذریعہ حضرت کی تشریف آوری کی خبر مل چکی تھی۔ چنانچہ اس نے جگہ جگہ اپنے عمال کو حکم دیدیا تھا کہ اگر فلاں قیافے کا شخص اس طرف سے گزرے تو اسے فوراً ہلاک کر دیا جائے۔ حضرت خواجہؒ اپنے چالیس رفیقوں کے ہمراہ اجمیر پہنچ گئے اور شہر کے باہر درخت کے نیچے ایک میدان میں جہاں راجہ کے اونٹ بیٹھتے تھے اقامت اختیار کی ساربان نے جب درویشوں کی ایک جماعت کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ جگہ تم لوگوں کے لئے ہرگز نہیں ہے۔ یہاں تو مہاراجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں جب ان درویشوں میں سے کسی نے بھی اس ساربان کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی تو وہ سختی پر اتر آیا۔ حضرت خواجہؒ نے وہاں سے روانہ ہوتے وقت فرمایا کہ "ٹھیک ہے ہم لوگ تو یہاں سے اٹھ جاتے ہیں لیکن تمہارے اونٹ یہیں بیٹھے رہیں گے حضرت خواجہؒ وہاں سے روانہ ہو کر راناساگر حوض پر آ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اُدھر جب راجہ کے اونٹ اس میدان میں بیٹھ گئے تو ساربان کی ہزار کوششوں کے باوجود پھر وہاں سے نہیں اٹھے اور وہیں جم کر رہ گئے۔ راناساگر حوض کے بارے میں حضرت خواجہؒ کو لوگوں نے بتایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں سید حسین جہاد کے دوران قیام پذیر تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ "اللہ کا شکر ہے اپنے بھائی کے ملک پر میں قابض ہو گیا۔" عوام کو اس بات کی خبر ہو گئی اور وہ غم وغصہ سے آگ بگولہ ہو گئے اور تمام اسلحہ جات سے لیس ہو کر حضرتؒ پر حملہ آور ہوئے۔ حضرت خواجہؒ اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ خدام نے مضطرب ہو کر ان تمام حالات سے باخبر کیا۔ حضرت خواجہؒ نے نماز سے فارغ ہو کر ایک مٹھی خاک اٹھائی اور اس پر آیت الکرسی پڑھ کر کفار کے لشکر کی طرف پھینک دی۔ وہ خاک جس پر گری بے حس وحرکت ہو کر زمین پر گر پڑا اور معتوب الٰہی ہوا۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ اتنے زبردست اور کامل حریف سے مقابلے کی طاقت اور ہمت نہیں ہے تو مجبوراً اپنے بت کدے میں گئے جہاں ایک دیو رہتا تھا اور اس سے مدد کی فریاد کی۔ دیو نے کہا۔ "یہ درویش اپنے دین کا بڑا صاحب کمال اور عظیم انسان ہے۔ اس پر سوائے جادو اور ٹونے کے ہم لوگ کسی بھی طرح غالب نہیں آ سکتے۔" پھر ان لوگوں کو اس دیو نے جادو کے منتر سکھائے۔ انہیں اپنے پیچھے لے کر حضرت خواجہؒ کی طرف روانہ ہوا اور ان کے نزدیک پہنچ کر سب نے دیو کے سکھائے ہوئے منتر پڑھنا شروع کر دیئے مریدوں میں سے ایک نے حضرت خواجہؒ کو خبر دی کہ وہ لوگ ایک دیو کو اپنے ہمراہ لے کر پھر حملہ آور ہوئے ہیں اور دور کھڑے ہو کر منتر پڑھ رہے ہیں۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو ان کا جھوٹا جادو ہم پر ذرا بھی اثر نہیں کریگا بلکہ اللہ نے چاہا تو ان کا دیو سیدھے راستے پر آ جائے گا۔" یہ کہہ کر وہ پھر نماز پڑھنے لگے۔ وہاں کہ شہری اور دیو جب حضرت کے قریب پہنچے تو ان کے چلنے کی طاقت اور بولنے کی قوت ختم ہو کر رہ گئی جہاں تھے وہیں پر جم گئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت نے ان لوگوں کی طرف نگاہ کی تو دیو ہیبت سے بید کی طرح لرزنے لگا۔ شہریوں نے جب یہ منظر دیکھا تو غصے سے دیو پر لعن طعن کرنے لگے۔ جس پر دیو اتنا برہم ہوا کہ لکڑی پتھر جو بھی اس کے ہاتھ لگا اٹھا اٹھا کر اپنے لوگوں کو مارنے لگا کئی لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور جو زندہ بچ گئے وہ وہاں سے فرار ہو گئے۔

حضرت خواجہؒ بڑی خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھتے رہے کچھ دیر بعد اپنے ایک خادم کے ہاتھوں انہوں نے ایک پیالہ پانی دیو کو بھیج دیا۔ دیو نے خادم سے پیالہ لے لیا اور غٹاغٹ پی گیا۔ اس کا پینا تھا کہ ساری کفر کی تاریکی اور شرک کا اندھیرا اس کے دل سے دور ہو گیا۔ وہ دوڑ کر آیا اور حضرت کے قدموں پر گر گیا وہ ایمان لے آیا اور کہنے لگا۔ "حضرت آپ کا جلال وجمال دیکھ کر میں بہت شاداں ہوا۔" حضرت نے فرمایا۔ "تو پھر میں نے اسی مناسبت سے تمہارا نام "شادی دیو رکھا۔"

شکست خوردہ لوگ وہاں سے بھاگ کر مہاراجہ کے پاس پہنچے اور سارا حال اسے کہہ سنایا۔ اسی لمحے ساربان نے بھی اونٹوں کے اپنی جگہ سے کسی بھی طرح نہ اٹھنے کی خبر مہاراجہ کو دی۔ مہاراجہ بولا کہ ایسے کامل اور پہنچے ہوئے درویش کو بھگانا آسان نہیں۔ ان سے ہرگز بے ادبی سے پیش نہ آنا اور ساربان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ جاؤ اس درویش کی منت سماجت کرو اور اس سے اپنی غلطی کی معافی مانگو۔ سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں۔ ساربان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو رو کر اپنے قصور کی معافی مانگنے لگا۔ حضرت نے اسے معاف کر دیا اور کہا جا تیرے اونٹ کھڑے ہیں۔ ساربان نے واپس جا کر دیکھا تو واقعی اس کے سارے اونٹ میدان میں کھڑے ہوئے تھے اس نے مہاراجہ سے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ مہاراجہ کو بے پناہ حیرت ہوئی اور وہ حضرت خواجہؒ کی عظمت اور بزرگی کا تہہ دل سے قائل ہو گیا۔

حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو بغیر کسی سبب کے تنگ کرے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ مومنین اور مومنات کو بغیر کسی سبب کے تنگ کرتے ہیں وہ بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔" حضرت خواجہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ کسی زمانے

میں ایک بادشاہ نے ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا تھا اور بندگان خدا کو بغیر کسی سبب کے ہلاک کرتا تھا۔ ایک مدت کے بعد اسی ظالم بادشاہ کو لوگوں نے بغداد میں مسجد شنکرمی کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم پر خاک پڑی ہوئی تھی۔ سر کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے اور اس کی حالت بے حد خراب اور خستہ تھی۔ ایک شخص نے اسے پہچان لیا اور اس کے قریب جا کر اس سے پوچھا کہ 'کیا تو وہی بادشاہ ہے جو اپنی رعیت پر بے پناہ ظلم وستم ڈھایا کرتا تھا اس نے شرمندہ ہوکر پوچھا 'تو مجھے کیسے جانتا ہے؟' اس شخص نے جواب دیا کہ 'میں تجھے اس وقت سے جانتا ہوں جب تو ایک ظالم اور جابر بادشاہ تھا اور بغیر کسی سبب کے خدا کے بندوں پر عذاب ڈھاتا تھا اس نے کہا کہ 'ہاں میں وہی بادشاہ ہوں اور خدا نے مجھے اپنے کیئے کی یہ سزا دی ہے۔''

جب حضرت خواجہؒ بغداد میں تھے تو دریائے دجلہ کے کنارے پر ایک بزرگ مقیم تھے۔ حضرتؒ ان سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں سلام کیا۔ بزرگ نے حضرتؒ کے سلام کا جواب دیا اور اشارے سے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا کچھ دیر بعد وہ حضرتؒ سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے ''اے درویش پچاس برسوں سے میں خلق خدا سے علیحدگی اختیار کر کے اسی ایک جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں۔ ورنہ جیسے تم سیر وسفر کرتے پھرتے ہو میں بھی ہمیشہ سیر وسفر میں رہتا تھا۔ ایک دن میرا ایک شہر میں گزر ہوا وہاں میں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لین دین کے معاملہ میں لوگوں کو تنگ کر رہا تھا اور ان پر طرح طرح کے ظلم کر رہا تھا میں نے یہ سب کچھ دیکھا لیکن اس سے کچھ بھی نہ کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اچانک غیب سے مجھے ایک آواز آئی کہ ''اے درویش! اگر تو خدا کے واسطے اس دنیادار بوڑھے سے یہ کہہ دیتا کہ خدا سے ڈر اور اس کے بندوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی مت کر تو تیرا کیا بگڑ جاتا، مگر تجھے یہ ڈر لگا رہا کہ اگر تو نے اسے کچھ کہا تو وہ ظلم، زیادتی سے تو کیا باز آئے گا جو لطف اور مہربانی تیرے ساتھ کرتا ہے وہ بھی نہ کرے گا۔ اے درویش جس دن سے یہ آواز سنی ہے مجھے نہایت شرمندگی ہے۔ کئی برس گزرے کہ میں نے قدم باہر نہیں رکھا اور ہمیشہ مجھے یہی اندیشہ رہتا ہے کہ کل روز قیامت میں اس معاملہ کی پرسش ہوگی تو کیا جواب دوں گا۔ بس اے درویش اس تاریخ سے میں نے قسم کھائی ہے کہ اب کبھی کسی طرف نہ جاؤں گا کہ کوئی ایسا حال دیکھنے میں آوے میں اس سے واقف ہوں اور قیامت میں مجھ سے کہا جائے کہ آ! اس کی گواہی دو۔''

اجمیر کے نواح میں اجے پال نامی ایک مشہور جوگی رہتا تھا جس کے طلسم اور جادو کی شہرت پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ایک ہزار پانچ سو چیلے تھے ان میں سے سات سو چیلے جادو میں پوری مہارت رکھتے تھے اور بقیہ بھی اس فن میں بڑے طاق تھے۔ اجمیر کے مہاراجہ کو اجے پال سے بڑی عقیدت تھی۔ اس نے اجے پال کو دربار میں طلب کر کے تمام حالات سے آگاہ کیا اور آخر میں اسے انتقام لینے پر آمادہ کر لیا۔ جوگی نے مہاراجہ کو پوری تسلی دی اور دوسرے ہی دن اپنے تمام چیلوں اور شاگردوں کے ہمراہ حضرت خواجہؒ کی طرف روانہ ہوگیا۔ اجے پال ایک ہرن کی کھال پر بیٹھا ہوا ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ حضرت خواجہؒ کو جب ان لوگوں کی آمد کی اطلاع ملی تو وضو کر کے خود باہر نکلے اور اپنے چاروں طرف دو لکیریں کھینچ کر ایک حصار قائم کر لیا پھر اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھائی۔ وہ بدبخت جوگی اپنے قافلے کے ساتھ حضرت کے نزدیک پہنچ کر بہت کوشاں ہوا کہ جادو کی مدد سے دائرے کے اندر جانے میں کامیاب ہو جائے لیکن اس حصار کو توڑنا اس کی طاقت سے باہر تھا اسی درمیان ان لوگوں نے دیکھا کہ شادی دیو ہاتھ باندھے حضرت خواجہؒ کے حضور کھڑا ہوا ہے تو ان لوگوں نے بڑا شور وغل مچایا اور شادی دیو پر لعنت ملامت کرنے لگے انہوں نے اسے بے وفائی اور اپنے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دینے پر برا بھلا کہا۔ شادی دیو ان لوگوں کی تمام باتیں خاموشی کے ساتھ سنتا رہا اور ان کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ تمام جادوگر اپنے کام میں اور دوسرے شور مچانے میں مشغول تھے۔ حضرت خواجہؒ نے ان سے مخاطب ہوکر کہا کہ ''تم نے یہ ہنگامہ کیوں مچا رکھا ہے تم لوگوں کی شامت تو نہیں آئی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم لوگ اپنے دیو پر لعنت ملامت کر رہے ہیں جو آپ کے زیر اثر ہے اور ہمیں چھوڑ کر آپ کے پاس آگیا ہے۔'' حضرت خواجہؒ نے فرمایا۔ ''اگر اس کا دل تم لوگوں کی طرف راغب ہوگا تو تمہارے بہلانے اور پھسلانے سے یہ تمہارے ساتھ چلا جائے گا ہمیں اس میں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ تم چاہو تو اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر دیکھو۔'' ان لوگوں نے شادی دیو کو بڑا ورغلایا، وعدے وعید کئے ہر طرح کا لالچ دیا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا جہاں اور جیسے کھڑا تھا ویسے ہی کھڑا رہا۔ اس کے بعد حضرت خواجہؒ نے شادی دیو کو آواز دی۔ وہ بھاگا بھاگا آیا، اور حضرت خواجہؒ کے قریب آکر کھڑا ہوگیا۔ آپ نے فرمایا ''یہ پیالہ لے، راناساگر حوض سے بھر کر لے آ۔ اور دیکھ! پیالہ بھرتے وقت ''یابدوح یابدوح پڑھنا'' شادی دیو یہ پیالہ لے کر اللہ کے نام کا ورد کرتے ہوئے روانہ ہوگیا اور حوض کے کنارے پہنچ کر جیسے ہی یابدوح پڑھ کر اس نے پیالہ بھرنا چاہا تمام حوض کا پانی اللہ کی قدرت سے اس پیالہ میں سما گیا۔ راناساگر حوض ایسے خشک ہوگیا جیسے اس میں کبھی پانی تھا ہی نہیں۔ شادی دیو پانی سے بھرا ہوا پیالہ لے کر جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو جادوگروں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور سب کے سب غم وغصے کی حالت میں بلند آواز سے جادو کے منتر پڑھنے لگے یہاں تک کہ آس پاس کی پہاڑیوں سے ہزاروں سانپ نکل آئے جو پھن اٹھائے حضرت خواجہؒ کی جانب رینگنے لگے لیکن تمام سانپ حصار کے دائرے کے پاس آکر رک گئے اور اس میں داخل نہ ہوسکے پھر حضرت خواجہؒ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ ان سانپوں کو پکڑ کر پہاڑیوں پر پھینک دیں۔ مریدوں نے

ایسا ہی کیا۔ اللہ کی قدرت سے وہ سانپ جہاں جہاں گرتے تھے وہیں سے سایہ دار درخت نکل آتا تھا۔ اس کے بعد جادوگروں نے آگ برسانا شروع کردی۔ لیکن اس کی ایک چنگاری بھی دائرے کے اندر نہیں گرتی تھی بلکہ آگ کے شعلے ہی لوگوں کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ اجے پال اور اس کے تمام ساتھی عاجز آ گئے۔ اجے پال جوگی شرمندہ اور نادم ہوکر حضرت خواجہؒ کے نزدیک آیا اور بولا۔ "تم نے میرے شاگردوں کو شکست دیدی لیکن اب تمہارا مقابلہ مجھ سے ہے میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی جان بچا کر یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ابھی میں آسمان کی طرف پرواز کرکے اتنی آفتیں نازل کرونگا کہ تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔"

حضرت خواجہؒ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ "دیکھ رہے ہو اس بدبخت کی خودستائی اور لاف زنی۔ کتا جب عاجز آجاتا ہے تو مجبور ہوکر بھونکنے لگتا ہے۔" پھر اجے پال کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور یہ شعر پڑھا۔

تو کار زمیں رانکوساختی
کہ باآسمان نیز پرداختی

"آسمان پر تو بعد میں جانا پہلے زمین پر تو نپٹ لے۔" اجے پال غصے میں بہت سے سانپوں کو اپنے جسم کے چاروں طرف لپیٹ اور ہرن کی کھال پر بیٹھ کر آسمان کی طرف اڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہو گیا۔" اسی وقت حضرت خواجہؒ نے اپنے نعلین کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ "اے نعلین! اوپر جا اور اس بدبخت کے منہ پر اتنا مار کہ اس کا بھوسر نکل جائے اور وہ نیچے اتر آئے۔" پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ نعلین کو آسمان کی طرف اڑا دیں۔ نعلین کا اڑانا تھا کہ وہ ہوا میں بلند ہوکر سیدھا اجے پال کے سر اور منہ پر برسنے لگا۔ آخرکار مجبور ہوکر اجے پال نیچے اتر آیا اور شرمسار ہوکر حضرت کے قدموں پر گر کر معافی مانگنے لگا۔ حضرت خواجہؒ نے اجے پال کو تھوڑا سا پانی اس پیالے سے پینے کے لئے دیا اور اس کا قصور معاف کرکے اس پر مہربانی کی نظر ڈالی۔ اجے پال نے جیسے ہی وہ پانی پیا کفر اور شرک کی تاریکیاں اس کے وجود سے دور ہوگئیں اور وہ اسی وقت کلمہ پڑھنے لگا۔ حضرت خواجہؒ نے شفقت سے اجے پال کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ "اجے پال دل میں اگر کوئی آرزو ہے تو بیان کر۔"

اجے پال نے کہا۔ "اے حضرت! اللہ والے اپنی ریاضت سے جو مقام حاصل کرتے ہیں مجھے اس تک پہنچا دیجئے۔" حضرت نے جواب دیا۔ "فقیروں کی صحبت میں رہنے کے بعد تمہیں وہ مقام حاصل ہو جائے گا۔" حضرت خواجہؒ اس کے بعد مراقبے میں گئے تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھول کر اجے پال کی طرف دیکھا۔ اس پر نظر کا ڈالنا تھا کہ وہ عالم ظاہر سے دور عالم باطن میں حضرت کے پاس پہنچ گیا۔ حضرتؒ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا" کیوں اجے پال تمہارے دل کی آرزو پوری ہوگئی نا۔؟"

اس نے جواب دیا۔ "حضرت! جو چاہتا تھا اس سے زیادہ ہی دیکھا۔"

پھر حضرت نے فرمایا۔ "اور کیا چاہتے ہو۔؟"

اس نے کہا۔ "حضرت! میں چاہتا ہو کہ مجھے دائمی زندگی حاصل ہو جائے۔"

حضرت خواجہؒ پھر مراقبے میں گئے۔ غیب سے صدا آئی "اے معین الدین! تم اجے پال کے لئے جو دعا مانگو گے قبول ہوگی۔" پھر آپ نے نماز دوگانہ ادا کی اور اجے پال کی ابدی زندگی کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد اجے پال کو بلا کر اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور اس کو قیامت تک زندہ رہنے کی خوش خبری سنائی لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہو گے اور یہی ہوا۔ چنانچہ لوگ کہتے ہیں کہ اجمیر کی پہاڑیوں پر اکثر اجے پال سے لوگوں کی ملاقات مختلف شکلوں میں ہو جاتی ہے اور ہر شب جمعہ کو وہ اب تک حضرت خواجہؒ کے روضے کی زیارت کے لئے آتا ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے سورۂ فاتحہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حاجتیں روا ہونے کے لئے سورۂ فاتحہ بہت پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کو کوئی مہم یا مشکل پیش آئے تو سورۂ فاتحہ کو اس طریقے سے پڑھا کرے۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ یعنی رحیم کی میم کو الحمد میں داخل کردے اور آخر میں آمین کے وقت ہر بار تین مرتبہ آمین کہے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کی مہم و مشکل کا کفیل ہوگا اور اس کو روا اور آسان کردیگا۔

اس کے بعد اسی موقعہ پر فرمایا کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور اصحاب آپؐ کے گرد حاضر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے مجھ کو بہت سی فضیلتیں عطا فرمائیں ہیں کہ مجھ سے پیشتر جتنے پیغمبر گزرے ہیں کسی کو وہ فضیلتیں نہیں عطا فرمائیں۔ ایک روز میں بیٹھا تھا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جو کتاب مجید تمہارے پاس بھیجی ہے اس میں ایک سورۃ ایسی ہے کہ اگر وہ سورۃ توراۃ میں ہوتی تو کوئی شخص امت موسیٰ میں سے یہودی نہ ہوتا اور اگر یہ سورۃ انجیل میں ہوتی تو کوئی شخص امت عیسیٰ علیہ السلام میں سے ترسا نہ ہوتا اور اگر یہ سورۃ زبور میں ہوتی تو کوئی شخص امت داؤد علیہ السلام میں سے مُغ نہ ہوتا یعنی سورۂ فاتحہ فرقان مجید میں اس لئے بھیجی گئی ہے تاکہ اس سورۃ کی برکت سے تمہاری امت کے لوگ خداوند تعالیٰ کے روبرو مظفر ہوں اور قیامت کے دن عذاب دوزخ سے دور ہوں اور محشر سے رہائی پائیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس خدائے کریم کی جس نے تم کو خلق کی طرف راستی کے ساتھ بھیجا ہے اگر کل دریا روئے زمین کے دوات ہو جائیں اور تمام جہاں کے درختوں کے قلم

بنائے جائیں اور ساتوں آسمان وزمین کاغذ ہوجائیں تو بھی ابتدائے پیدائش عالم کے وقت سے قیامت کے دن تک اس سورۃ کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی برکتیں ہرگز نہیں لکھی جاسکتیں۔ سورۂ فاتحہ کل دردوں اور بیماریوں کی دوا اوران سب کے لئے شفا ہے۔ جو بیمار کسی علاج سے اچھا نہ ہوتا ہوتو فجر کی سنتوں اور فرضوں کے بیچ میں بسم اللہ کے ساتھ اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کریں حق تعالیٰ ضرور اس سورۃ کی برکت سے اس کو شفا عطا فرمائے گا۔

ایک وقت ہارون رشید کو ایک تکلیف سخت ہوئی اور دو برس سے زیادہ تک اسی میں مبتلا رہے۔ جب علاج سے عاجز ہوگئے تو وزیر کو حضرت خواجہ فضیل عیاضؒ کی [illegible]ت میں بھیجا اور کہا کہ میں اس زحمت کے سبب جان سے عاجز ہوگیا ہوں اور جو کوئی علاج کیا سودمند نہیں ہوا۔ خواجہ فضیل عیاضؒ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہارون رشید کی خدمت میں آکر اپنا دست مبارک ہارون رشید پر رکھا اور سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر ان پر دم کیا۔ ابھی اچھی طرح دم بھی نہیں کیا تھا کہ انہوں نے صحت پائی۔

ایک دن شادی دیو اور اجے پال نے حضرت خواجہؒ کی خدمت میں التماس کی کہ حضرت شہر میں کوئی جگہ تجویز کرکے اپنا ٹھکانہ بنالیں تاکہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مستفیض ہوسکیں۔ آپ نے ان لوگوں کی درخواست پر توجہ فرما کر محمد یادگار نامی اپنے ایک خادم اور مرید کو متعین کیا کہ وہ شہر میں فقیروں کے ٹھہرنے کے لائق کوئی مناسب جگہ تجویز کریں۔ محمد یادگار نے اسی جگہ کو منتخب کیا جہاں آج کل حضرت کا روضۂ اقدس ہے۔ حضرت اس جگہ آکر مقیم ہوگئے کچھ دنوں کے بعد آپ نے اپنے کئی آدمی راجہ کے پاس بھیجے کہ اس گمراہ کو سمجھائیں لیکن اس پر اس دعوت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ جب حضرتؒ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا۔ ''اگر اس بدبخت نے اسلام قبول نہ کیا تو اسے زندہ لشکر اسلام کے حوالے کردیا جائے گا۔''

کچھ دنوں کے بعد سلطان شہاب الدین نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت خواجہ کے روبرو کھڑا ہے اور وہ مہربانی اور شفقت سے کہہ رہے ہیں۔ ''اے شہاب الدین! اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہندوستان کی بادشاہت عطا فرمائی ہے جلد ہی اس طرف متوجہ ہو اور اس بدبخت راجہ کو کیفر کردار کو پہنچا۔''

جب سلطان شہاب الدین بیدار ہوا تو اسے بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے اپنے دربار کے وزیروں سے اس خواب کا ذکر کیا۔ ان سب نے سلطان کو فتح ہند کی خوشخبری سنائی۔ سلطان شہاب الدین حضرت خواجہ اجمیرؒ سے اجازت لے کر ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ اجمیر پہنچ کر راجہ سے کئی جنگیں لڑیں اور آخر کار فتحیاب ہوا۔ راجہ حضرت خواجہؒ کے ارشاد کے مطابق زندہ گرفتار کرلیا گیا۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور آداب بجالاکر ایک طرف بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے عرض کیا کہ ''حضرت! بہت عرصے سے آپ کی قدم بوسی کی تمنا تھی۔ اللہ کا شکر ہے یہ عظیم سعادت آج میسر ہوئی۔ جیسے ہی اس نے یہ جملہ کہا۔ حضرت خواجہؒ نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور پھر ذرا توقف کے بعد فرمایا۔ ''اے شخص! جس نیت سے تو آیا ہے اس کو پورا کر۔''

حضرت کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہی اس شخص کے پورے بدن میں لرزہ طاری ہوگیا اور وہ خوفزدہ ہوکر زمین پر گر پڑا اور عاجزی سے بولا کہ ''حضرت! فلاں شخص نے مجھے آپ کی ہلاکت پر آمادہ کیا تھا جیسا کہ آپ پر یہ بات روشن ہے۔ میں اسی شخص کا مقرر کردہ ہوں۔ میں آپ کو قتل کرنے کی نیت نہیں رکھتا تھا۔'' پھر اس نے اپنی بغل سے ایک چھری نکال کر حضرت کے قدموں میں رکھ دی۔

حضرت نے فرمایا۔ ''اے شخص! کسی کا راز ظاہر مت کر۔ اب زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں۔''

اس شخص نے آپ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور کہنے لگا۔ ''میں سزا کا مستحق ہوں آپ حکم دیجئے کہ لوگ مجھے سزا دیں بلکہ جان سے ماردیں۔''

حضرت نے فرمایا۔ ''اے عزیز! ہم لوگوں کی روش یہ ہے کہ جو ہم سے برائی کرے ہم اس کے ساتھ اچھائی کریں اور تم نے تو اپنے جی سے میرے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔'' یہ کہہ کر اس کا سر اپنے قدموں سے اٹھایا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ دعا کرتے ہی اس کا دل بدل گیا اور اس نے حضرتؒ کی ملازمت اختیار کی اور دین دار ہوگیا۔ اس شخص نے کل پینتالیس حج کئے اور کعبے میں ہی جاں بحق ہوا۔ اس کی قبر مجاوران مکہ معظمہ کے قبرستان میں ہے۔

ایک دن حضرت خواجہؒ، حضرت شیخ اوحد الدین کرمانیؒ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ یکایک سلطان شمس الدین التمش تیر اور کمان ہاتھ میں لئے اُدھر سے گزرا۔ حضرت خواجہؒ کی نظر اس پر پڑی تو آپ نے فرمایا۔ ''دوستو! یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہونے والا ہے۔ میں نے ابھی لوح پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوجائے دنیا سے نہ جائے گا۔ کچھ دنوں بعد وہ دہلی کا سلطان ہوا۔ حضرت خواجہؒ سلطان شمس الدین کے عہد میں دوبارہ دہلی تشریف لے گئے۔

میر سید وجیہہ الدین مشہدی اجمیر کے حاکم تھے۔ بی بی عصمت نام کی ایک پارسا اور دین دار بیٹی کے باپ تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادقؓ کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ ''اے وجیہہ الدین! رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اپنی بیٹی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی زوجیت میں دیدو۔''

جب بیدار ہوئے تو حضرت خواجہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب کا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ اگرچہ میں ضعیف ہو گیا ہوں لیکن جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے تو اس سے سرتابی کی مجال کہاں۔؟ چنانچہ آپ نے بی بی عصمت سے نکاح کیا اور انہیں اپنے گھر لے آئے۔ آپ کے دوسرے عقد کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک رات آپ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ "اے معین الدین! تم میرے دین میں ہو تم کو میری سنت ترک نہیں کرنی چاہئے۔ اتفاقاً اسی رات حاکم قلعہ ٹیلی، ملک خطاب نے حملہ کیا تھا۔ جنگ میں راجہ کو شکست ہوئی اور اس کی لڑکی قید ہو کر آئی۔ حاکم قلعہ ٹیلی نے اس لڑکی کو حضرت خواجہؒ کی خدمت میں نکاح کی غرض سے پیش کیا۔ حضرت خواجہؒ اُسے قبول کر کے اپنے عقد میں لے آئے اور اس کا اسلامی نام بی بی امیہؒ رکھا۔ ان ہی خاتون کے بطن سے بی بی حافظہ جمال پیدا ہوئیں جو بہت پاک اور پارسا تھیں اور اپنے والد کی تربیت اور رہنمائی میں عبادت اور ریاضت کر کے بہت بلند مرتبے پر پہنچیں۔ آپ کا مرقد حضرت خواجہؒ کے پائیں میں ہے۔

جس رات حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا وصال ہوا اس رات کو آپ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد حجرہ خاص میں چلے گئے اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ خدام رات بھر اپنے مرشد کی آواز سنتے رہے جیسے وجد کی کیفیت میں ہوں یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا اور آواز آنا بند ہو گئی باہر سے خدام نے دروازے پر دستک دی اور آپ کو پکارا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ انہوں نے حجرے کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت رحلت فرما چکے ہیں۔ حضرت کے وصال فرمانے کے بعد آپ کی پیشانی پر حبیب اللہ مات فی حُبّ اللہ غیب سے لکھا ہوا دیکھا گیا۔ آپ کا وصال ۶ رجب ۶۳۳ ہجری میں ہوا۔ آپ کا سن وصال "آفتاب ملک ہند" سے نکلتا ہے۔

****

مختلف پھولوں کی خوشبو

تھکے ہوئے ذہنوں کو آسودگی پہونچانے والی کتاب

مقرّر اور خطیب کے لئے ایک عظیم تحفہ

مقررین کے علاوہ جو لوگ مجلس میں نمایاں ہونے اور بے مثال بات چیت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ لوگ اس کتاب کا مطالعہ کریں، یہ کتاب سفر اور تنہائی کے لئے ایک مثالی ساتھی کی حیثیت رکھتی ہے۔

مرتبہ

نازیہ مریم ہاشمی

قیمت -/100 سو روپئے (مع خرچ)

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا کی تمام کتابیں

اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

چھوٹا دروازہ، محلہ خویش گیان، نزد مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

حج کے بعد سے بیگم کا موڈ صاف شفاف ہے۔ اب وہ میرا احترام بالکل اس طرح کر رہی ہے جیسے میں واقعتاً اس کا مجازی خدا ہوں، کھانے بھی خوب اچھے اچھے کھلا رہی ہے اور میرے ان دوستوں کی بھی خیریت پوچھتی رہتی ہے جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتے کل ہی کی بات ہے کہ وہ کہنے لگی کہ صوفی زلزال کیسے ہیں۔؟ بہت دنوں سے آئے نہیں۔ کیوں بیگم! میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔ آج صبح ہی صبح تمہیں صوفی زلزال کی یاد کیسے آ گئی۔ یہ تو بے چارے وہی ہیں جن کی غیبت کو تم سو فی صد جائز سمجھتی ہو۔

لاحول ولاقوۃ کیسی باتیں کرتے ہو۔ میں کیوں کسی کی غیبت کو جائز سمجھوں گی۔

بھول گئیں پَرے کے سال ان ہی صوفی زلزال کی وجہ سے میرا تمہارا جھگڑا صبح ۸ بجے شروع ہو کر عشاء کے بعد تک چلا تھا اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کی جڑیں کھودنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ تو آپ ایک سچ کو برداشت نہیں کر رہے تھے۔

کیا بیگم سچ صرف اسی کو کہتے ہیں جو تمہاری زبان سے نکلے، کیا دنیا کی دوسری ساری مخلوق جھوٹ بول رہی ہے میں یہ بھی نہیں کہتی۔" بانو نے میرے سر میں تیل لگاتے ہوئے کہا۔" کہ سچ صرف میں ہی بولتی ہوں۔ مجھے تو بس کبھی کبھی شکایت یہ ہوتی ہے کہ آپ اپنے دوستوں کی خاطر میرے سچ کو جھٹلاتے ہو اور میری توہین کرتے ہو، میں نے معتبر لوگوں سے سنا تھا کہ صوفی زلزال نے شفقت خاں کی بیوی کو بھری محفل میں چھیڑ دیا تھا۔ اور اس چھیڑنے کے ایک دو نہیں دسیوں گواہ تھے۔ صوفیوں اور مولویوں کی اچھی خاصی بدنامی سی ہو گئی تھی اور جب یہ بات میں نے آپ کو بتائی تو آپ آپے سے باہر ہو گئے تھے اور آپ نے نہ صرف یہ کہ مجھ پر تبرّے بازی کی تھی بلکہ میرے سارے خاندان کا ناک نقشہ کھینچ کر رکھ دیا تھا۔

بیگم! میں صوفی زلزال کو فرشتہ نہیں سمجھتا تھا۔" میرے لہجہ میں نرمی تھی۔" لیکن ان عورتوں کے خیالات سے متفق نہیں تھا جنہوں نے صوفی زلزال پر الزام لگایا تھا اگرچہ میں جانتا تھا کہ عورت صوفی زلزال کی کمزوری تھی اور وہ عورتوں کے معاملے میں بہت ہی بے صبرے تھے لیکن وہ محفلوں میں چھیڑ چھاڑ کے قائل نہیں تھے۔ محفلوں میں ہمیشہ وہ اس طرح جاتے تھے جیسے ابھی براہ راست ساتویں آسمان سے آئے ہوں۔ ہاں اکا دکا ایسے واقعات ضرور ان کی زندگی میں پیش آ گئے تھے کہ انہوں نے اظہار عشق میں جلد بازی کا مظاہرہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں منہ کی کھانی پڑی تھی۔ ایسے موقعوں پر میں نے انہیں متنبہ بھی کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ عورتوں کی نفسیات کو سمجھو۔ ایک دم میدان عشق میں چھلانگ لگا دینا خلاف دانائی ہے لیکن چھوڑو ان باتوں کو، اب یہ بتاؤ کہ آج تمہیں ان کی یاد کیوں آ گئی۔؟

دراصل آپ کے سبھی دوستوں نے آپ کو حج کی مبارکباد دی لیکن صوفی زلزال کی طرف سے کوئی پیغام نہیں آیا۔ بس اسی لئے۔

اب سنو بیگم! اتفاق سے آج ہی صوفی زلزال کا فون میرے موبائل پر آیا تھا وہ میاں بیوی کے کسی جھگڑے میں میری خدمات لینا چاہتے ہیں۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ جھگڑے نمٹانے میں اللہ نے مجھے کتنی مہارت بخشی ہے۔

لیکن برا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔" بانو نے کہا۔"

تمہاری بات کا کب برا مانا ہے۔ اور اگر کبھی مانا بھی ہے تو دو چار ہفتے بس تم سے بات ہی تو نہیں کی ہے کبھی تمہیں پھانسی کے تختے پر تو نہیں لٹکایا۔ اور بات بیوی سے بند کر دینا اور جھڑکیاں سنانا تو ہم شوہروں کا پیدائشی حق ہے۔

وہ تو ہے، اسی لئے ہم بیویاں شوہروں کی جھڑکیوں کو دعائیں سمجھ کر برداشت کرتی ہیں۔ اور جب آپ بات کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں اللہ کی کوئی مصلحت سمجھ کر صبر کر لیتی ہوں۔

بہت ونڈر قسم کی زوجہ ہو، چلو برا نہیں مانوں گا، بولو کیا بولنا چاہتی ہو۔

بانو نے کہا۔ آپ پچھلے سال بھی کسی میاں بیوی کا جھگڑا نمٹانے گئے تھے اور ہوا یہ تھا کہ جھگڑا تو کیا نمٹتا ان دونوں کے درمیان طلاق کی نوبت آ گئی

تھی اس بار اگر آپ اس میدان میں کود رہے ہیں تو ذرا احتیاط سے کام کریں اور کوشش یہی کریں کہ دونوں کے درمیان صلح ہو جائے۔

بانو، اچھا ہوا تم نے یاد دلا دیا۔ انشاء اللہ میں پچھلے تجربات کو پیش نظر رکھتے ہوئے دلائل تصنیف کروں گا اور انشاء اللہ منٹوں ہی میں اس قضیئے کو نمٹالوں گا۔ بس تم دعا کرتی رہنا۔ دس بجے کے قریب صوفی زلزال تشریف لے آئے اور میں ان کے ساتھ اس مورچے پر روانہ ہو گیا جہاں میاں بیوی بر سر پیکار تھے۔ اور دونوں کے رشتے دار خود کو تیس مار خاں سمجھ کر ایک دوسرے پر حملہ بول رہے تھے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب میاں بیوی بر سر پیکار ہوتے ہیں اور اس لڑائی کی اطلاع خاندان کے چودھریوں کو ہو جاتی ہے تو ان کی عید آ جاتی ہے اور وہ صلح کرانے کے لئے کود پڑتے ہیں اور پھر ہوتا یہ ہے کہ صلح کے بجائے جنگ اور بھیانک صورت اختیار کر لیتی ہے اور چودھریوں کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ صلح کے نام پر فتنے پھیلا رہے ہیں اور میاں بیوی کو اس مقام تک پہنچانے کی خدمت انجام دے رہے ہیں جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوتی۔ جس وقت میں اور صوفی زلزال وہاں پہنچے تو وہاں ایک ہنگامہ برپا تھا اور بڑے بڑے فلاسفر لنگوٹ کسے پوری آن بان کے ساتھ زور آزمائی کر رہے تھے۔ مجھے اور صوفی زلزال کو دیکھ کر سب دم بخود رہ گئے اور سب نے کھڑے ہو کر ہمارا خیر مقدم کیا۔ کچھ لوگوں کے چہرے تو فق ہو گئے۔ آپ لوگوں کی دعاؤں سے ابوالخیال فرضی کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہ جس محفل میں اپنا سکہ جما دیتا ہے کہ بڑے بڑے فلسفیوں کی لالٹین میرے سامنے جل نہیں پاتیں حالانکہ ان کی لن ترانیوں سے پورا سماج حیران و پریشان رہتا ہے۔ میں نے ایک سرسری سی نظر ڈال کر دیکھا اس محفل میں کچھ چھٹ بھیّے ایسے بھی موجود تھے جن کا قد تو بہت چھوٹا لیکن جو بانس اپنی ٹانگوں میں باندھ کر سرکس کے جوکروں کی طرح بڑے بن جاتے ہیں اور خود کو طویل و عریض سمجھنے کی حماقت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس طرح کے کچھ لوگ ہمیں دیکھ کر اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ گاؤ تکیے پر اس طرح ٹیک لگا کر بیٹھے رہے جیسے کسی آنے والے کا ادب کرنے میں ان کی توہین ہو۔ میں سمجھ گیا کہ ہمیں دیکھ کر ان کے ہوش اڑ گئے تھے اور انہیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ بس اب دال گلنے والی نہیں ہے۔

قارئین کی دعاؤں سے مجھے اور صوفی زلزال کو خاص جگہ پر بٹھایا گیا۔ میں نے بیٹھتے ہی وقت کو ضائع کئے بغیر پوچھا۔

بے تکلف یہ بتائیں کہ لڑکے والے کون ہیں اور لڑکی والے کون۔ اور اختلاف کی اصل وجہ کیا ہے۔؟

ایک صاحب جو غالباً لڑکی والوں کی طرف سے تھے اور ان کا چہرہ بالکل اس گھنٹے کی طرح بجھا بجھا سا تھا جو سیل نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو لیکن وہ کسی فلسفی کی طرح بولے۔ فرضی بھائی لڑکے والوں نے شادی سے پہلے کہا تھا کہ ہمیں جہیز نہیں چاہئے ہمیں صرف لڑکی چاہئے اگر اس کو صرف ایک جوڑے میں بھی بھیج دو گے تو ہمیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ ہم نے پھر بھی جو ضروری سمجھا تھا شادی کے وقت لڑکی کو دیا۔ لیکن بعد میں ان کی زبانیں رفتہ رفتہ کھلتی رہیں اور مطالبہ پورا نہ ہونے پر یہ لڑکی پر ظلم کرتے رہے۔

وہ صاحب چپ ہو گئے تو میں نے پوچھا۔ محترم! آپ کا نام کیا ہے۔؟

مجھے شہزاد بیگ کہتے ہیں، اور میں گریجویٹ ہوں.........

وہ تو آپ کی شکل بتا رہی ہے کہ آپ گریجویٹ ہیں۔ آپ کا چہرۂ انور دیکھنے کے بعد کوئی آپ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہو سکتا۔

میری زبان سے اپنی تعریف سن کر، وہ پھول کر کپا ہو گئے۔

میں لڑکے والوں کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ آپ لوگوں کو کچھ کہنا ہے۔

ایک صاحب خشخشی داڑھی اپنے چہرے پر رکھتے تھے اور دیکھنے میں پٹھان ہی لگ رہے تھے، بولے۔ اجی ہمیں کیا کہنا اور کہنے سے فائدہ بھی کیا ہے ہم تو ٹھہرے لڑکے والے۔ بات کچھ بھی ہو بدنام تو لڑکے والے ہی ہوتے ہیں۔

یہ کوئی بات نہیں ہوئی۔" میں نے کہا۔ "اگر آپ کو لڑکی سے کوئی شکایت ہے یا لڑکی کے گھر والوں سے کوئی گلہ ہے تو۔

آپ صاف صاف بتائیے، اور بات اس طرح نہ کریں کہ جس طرح کوئی پہیلیاں بوجھتا ہے۔

لڑکی والوں کی طرف سے ایک ادھیڑ قسم کے شخص نے کہا۔ اجی جہیز وہیز کی بات تو الگ ہے لیکن جب دن میں کئی بار اپنے گھر والوں کو فون کرتی ہے تو ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ جب کہ ہم اس کے آرام کا پورا خیال رکھتے ہیں اور خود دال کھاتے ہیں تو اس کو گوشت کھلاتے ہیں۔

آپ کون ہیں۔؟" میں نے پوچھا۔"

میں اس لڑکی کا سسر ہوں۔

آپ کا نام کیا ہے۔؟

میرا نام فیروز خان ہے۔

فیروز خاں صاحب۔ میں بولا، شہزاد بیگ نے آپ لوگوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے شادی سے پہلے کہا تھا کہ آپ کو جہیز وہیز کچھ نہیں چاہئے صرف لڑکی چاہئے اور شادی کے بعد آپ نے اپنی زبان کھولنی شروع کی اور آپ نے مطالبات کی رٹ لگانی شروع کر دی۔ اس الزام کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، اس میں سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا۔؟

اس بات کا جواب دینے کے لئے کئی لوگ ایک ساتھ بولے۔ اور اچھی

ذہنی چیں چیں شروع ہوگئی۔

میں نے ایک ساتھ بہت سے لوگوں کو بولتے دیکھ کر کہا۔ خدا کے لئے یہ زیادتی نہ کریں۔ میرے صرف دو کان ہیں میں ایک ساتھ دو آدمیوں کی بات تو سن سکتا ہوں لیکن ایک ساتھ ایک درجن لوگوں کی بات نہیں سن سکوں گا۔

میری بات سن کر لڑکی کے دیور نے کہا۔ ایک آدھ چیز کی فرمائش تو بڑے بڑے اولیاء تک کر دیتے ہیں ہماری تو بساط ہی کیا ہے اور جہیز کا لینا دینا کوئی حرام تھوڑی ہے جو اس پر کہرام مچایا جائے۔

تمہارے بھائی نے مانگا کیا تھا۔؟'' میں نے پوچھا۔''

باقاعدہ کبھی کوئی چیز نہیں مانگی۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے، لڑکی والے چیخے۔ ہر مہینے کسی نہ کسی چیز کی فرمائش کی جاتی ہے اور فرمائش اگر فوراً پوری نہ کرو تو یہ ہماری بیٹی کو پریشان کرتے ہیں اور اسے مارتے ہیں۔

یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں، اب لڑکے والوں نے شور مچایا، ہر مہینے ہم فرمائش کرتے ہیں یہ سراسر الزام تراشی ہے۔ رہی مار پیٹ کی بات تو ایک آدھ چانٹا تو شریف سے شریف شوہر بھی مار دیتا ہے، اسے مار پیٹ کہنا غلط ہے۔

ہاں خیر۔ ایک آدھ رہپٹ تو شوہر از راہ ذوق بھی مار سکتا ہے۔'' میں بولا''

لیکن ہم نے تو اپنی بیوی کو گھور کر بھی کبھی نہیں دیکھا۔'' صوفی زلزال نے بھی چونچ کھولی۔''

یہاں بات مردوں کی ہو رہی ہے، آپ برائے مہربانی چپ رہیں اور صرف ماحول پر نظر رکھیں۔

فرضی بھائی۔ آپ جیسا فرمائیں گے میں ایسا ہی کروں گا اور میں تو زبان چلانے کا نہیں ہاتھ چلانے کا قائل ہوں۔ جس وقت آپ ضروری سمجھیں اشارہ کر دیں انشاء اللہ میں شروع ہو جاؤں گا۔ اور یہ نہیں دیکھوں گا کہ طمانچہ کس کے کہاں لگ رہا ہے۔ ایک بار خواب میں باکسنگ سیکھ لی تھی لیکن کبھی تجربے کا اتفاق نہیں ہوا۔ تمنا ہے کہ کوئی مجھ سے اس طرح کی خدمات لے اور میں اپنے دل کے سارے ارمان نکال سکوں۔

یہ صاحب کیا کھسر پھسر کر رہے ہیں۔'' لڑکے والوں کی طرف سے کسی نے پوچھا۔''

میں نے کہا، کچھ نہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ سب لوگ شریف ہیں اور انشاء اللہ معاملہ آسانی سے نمٹ جائے گا۔

ماشاء اللہ، فیروز خاں بولے۔ ابوالخیال فرضی صاحب آپ کے ساتھی بہت سمجھ دار ہیں۔ انہوں نے ہماری شکلوں ہی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم سب شریف لوگ ہیں۔

صرف آپ ہی نہیں، صوفی زلزال بولے، میرا اشارہ لڑکی والوں کی طرف بھی ہے۔

اس محفل میں کافی چق چق ہوتی رہی۔ اور ایک بار تو ایسا لگا کہ مہابھارت چھڑ جائے گی۔ دونوں طرف کے لوگوں نے آستینیں سوت لی تھیں۔ ایک بار میں نے یہ سوچا کہ دم دبا کر نکل لوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ دو پٹھان ایک دوسرے سے بھڑ جاتے ہیں تو پھر خون خرابے کے بغیر بات نہیں بنتی اور ہم دونوں تو چھڑانے چھڑانے میں شہید ہو جاتے۔ ان پٹھانوں کا کیا بگڑتا لیکن اس وقت میں نے ہمت سے کام لیتے ہوئے کہا۔

کہ اگر آپ کو یہی سب کچھ کرنا تھا تو ہم جیسے فاضلین کو بلانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ گالی گلوچ یہ دھینگا مشتی تو آپ ہمارے بغیر بھی کر سکتے تھے اور اگر آپ کو ایک دوسرے سے رشتے داری نہیں رکھنی تو نہ رکھیں۔ اسلام میں طلاق سب سے بری چیز سہی لیکن طلاق کی ایک حیثیت تو ہے۔ اگر دونوں برادریوں میں اتفاق ناممکن ہو تو بذریعہ طلاق ایک دوسرے سے الگ ہو جاؤ اور طلاق کی صورت میں جو ذمہ داریاں دونوں فریقین پر عائد ہوتی ہوں ان کو ادا کرو۔ یہ کیا کہ بات بات پر بندروں کی طرح اچھل کود ہو رہی ہے اور ہم جیسے شریفوں کی عین موجودگی میں ایک دوسرے کو گالیاں بک رہے ہو۔

میری بات سن کر ماحول میں کچھ ٹھنڈک پیدا ہوئی اور جو لوگ اچھل کود کر رہے تھے وہ چین سے بیٹھ گئے۔ لڑکی والوں کی طرف سے ایک نوجوان جو خود کو ہیرو سمجھ رہا تھا سب سے زیادہ شور مچا رہا تھا اور سب سے زیادہ ہاتھ پیر چلا رہا تھا اس کی طرف دیکھ کر میں نے کہا۔

میں سمجھ رہا ہوں کہ تم لڑو گے نہیں، لیکن ان سب کو لڑوا دو گے اور خون خرابہ ہو کر رہ جائے گا اور تم شیطان کی طرح انگلی لگا کر چلتے بنو گے۔ برخوردار اگر تم چاہتے ہو کہ کچھ بات بنے تو اس کونے میں جا کر بیٹھ جاؤ ورنہ کہو تو میں اٹھ کر چلا جاؤں، کیا فیصلے اس طرح سے ہوتے ہیں۔ یہ کہنا کہ کھیت کا بدلہ ڈول پہ لیں گے کیا مطلب ہے اس طرح کی باتوں کا۔ اگر یہاں بدلہ لینے کے دعوے ہو رہے ہیں تو مارو ایک دوسرے کو۔ پھر ہمیں بلانے کی کیا ضرورت تھی۔

اللہ کا فضل ہے کہ میری باتیں اثر کر گئیں اور محفل میں سناٹا چھا گیا اس کے بعد میں نے کہا۔ کہ میں دس دس منٹ لڑکے اور لڑکی سے تنہائی میں بات چیت کروں گا، پھر اپنا فیصلہ سنا دوں گا۔ اور اگر آپ کو میرا فیصلہ منظور نہیں ہے تو پھر وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔ عدالتوں میں جاؤ اور مدتوں مقدمے لڑو۔ اس دوران لڑکے کی عمر بھی نکل جائے گی اور لڑکی کی بھی، تب کہیں جا کر کوئی فیصلہ ہوگا۔

بولو بھئی، سب کی رائے کیا ہے۔ صوفی زلزال نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ آپ لوگوں کی خوش نصیبی ہے کہ ہمارے ابوالخیال فرضی آپ کا جھگڑا نمٹانے کے لئے یہاں تشریف لے آئے ورنہ انہیں تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے جب رات کو اذان بت کدہ لکھتے ہیں تو سر ان کا ان کی بیوی کھجاتی ہے۔ یقین نہ آئے تو رات کو ۱۲ بجے کے بعد ان کے گھر جا کر دیکھ لینا۔ اتنا قیمتی آدمی جس نے منٹوں میں جمیعۃ الجہلا قائم کر دی تھی پھر سیکنڈوں میں اس کو ختم بھی کر دیا آج ہمارے بیچ میں ہے اور ہم ناقدری پر ناقدری کر رہے ہیں۔ ارے ان کی قدر کرو اور ان کے وجود مسعود سے فائدہ اٹھالو۔

میں قارئین کو یہ بات بھی بتا دوں کہ اس جھگڑے میں جو سب سے زیادہ تقریریں کر رہے تھے اور ازدواجی زندگی کے نشیب و فراز پر گفتگو فرما رہے تھے وہ زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اس طرح بول رہے تھے جیسے انہیں شادی شدہ زندگی کے ذاتی تجربات ہوں۔ دراصل ہماری پوری قوم کا حال یہ ہو چکا ہے کہ جس بارے میں ان کی معلومات صفر کے برابر ہوتی ہیں اس بارے میں بھی ان کا انداز گفتگو فاضلانہ ہوتا ہے اور جاہل لوگ بھی ایسے ایسے دلائل پیش کرتے ہیں کہ علم و عقل پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔ میں نے اس موقعہ پر ایک داڑھی منڈے صاحب کو دیکھا جو اتفاق سے لباس بھی غیر اسلامی پہن رہے تھے۔ اور بھری محفل میں کسی کا لحاظ کئے بغیر سگریٹ کا دھواں بھی بار بار چھوڑ رہے تھے وہ سب سے زیادہ توحید و سنت کی باتیں کر رہے تھے اور مجھ جیسے یک مشت داڑھی کی موجودگی میں اس طرح کلام فرما رہے تھے جیسے ابھی ابھی جامعہ ازہر سے سند لے کر ہندوستان آئے ہوں۔

مختصر یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی والوں نے مجھے اس بات کی اجازت دیدی کہ میں دونوں سے بالکل تنہائی میں بات چیت کرلوں اور اندازہ کرلوں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد جس کی غلطی ہوگی میں اس کے خلاف اپنا بیان نوٹ کرا کر چلا جاؤں گا۔

سب سے پہلے میں نے لڑکے سے گفتگو کی۔ میں نے پوچھا کہ کیا تم اپنی بیوی سے محبت کرتے ہو۔؟

اس نے جواب دیا کہ میں بے شک اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کی اچھائیوں کی قدر بھی کرتا ہوں۔ کیا تمہاری بیوی وفادار ہے۔؟

"بے شک۔"

کیا وہ کھانا پکانے اور سینے پرونے کا ہنر جانتی ہے۔؟

بہت بہتر انداز میں۔

کیا اس کا کردار درست ہے۔؟

یقیناً۔

کیا تمہاری بیوی تمہارے گھر والوں سے لڑتی ہے۔

ہاں، نوک جھونک تو چلتی رہتی ہے لیکن مجھے شکایت یہ ہے کہ وہ میری ماں کو ماں نہیں سمجھتی میں چاہتا ہوں کہ جس طرح میں اپنی سگی ماں کو ماں سمجھتا ہوں اس طرح وہ بھی میری ماں کو اپنی سگی ماں سمجھے۔

تمہاری بات اچھی ہے لیکن کیا تم اس کی ماں کو اپنی سگی ماں کا درجہ دیتے ہو؟ کیا تمہاری ماں بھی اسے اپنی سگی بیٹی کے برابر سمجھتی ہے۔

وہ چپ رہے۔ تو میں نے کہا کہ آج کل معاشرے میں لڑائی جھگڑے کی اصل بنیاد یہی ہے کہ لوگ لینے اور دینے کے پیمانے دور کھتے ہیں۔ جب کسی سے لیتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ دینے والا پورا پورا تولے اور جب کسی کو دیتے ہیں تو ڈنڈی مارتے ہیں اسی لئے اس دنیا میں ناانصافیاں ہو رہی ہیں اگر ہر شخص اپنا مزاج یہ بنالے کہ جو چیز وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے تو تمام جھگڑے خود بخود مٹ جائیں۔ اب میں تم سے آخری سوال کروں وہ یہ کہ تم اس لڑکی کے ساتھ رہنا چاہتے ہو یا اس کو طلاق دینا چاہتے ہو۔ اگر طلاق دینا چاہتے ہو تو مہر کا انتظام رکھو اور اس کے گھر سے جو بھی تھوڑا بہت سامان آیا ہو اس کو واپس کرنے کے لئے تیار رہو میں طلاق کرا دوں گا۔ اور اگر طلاق دینا نہیں چاہتے تو اپنے رشتے داروں سے کہو کہ وہ دنیا بھر کے مناظرے یہاں بیٹھ کر نہ کریں۔ زندگی تمہیں گزارنی ہے اور اپنی قبر میں بھی اپنے نامہ اعمال کے ساتھ تمہیں جانا ہے۔ یہ گاؤں کے چودھری تمہارے ساتھ قبر میں جا کر تمہیں منکر نکیر کے سوالوں سے نہیں بچا سکتے۔ اگر تم مسلمان ہو تو اللہ سے تھوڑا بہت تو ڈرو۔ صرف نمازیں پڑھنے اور تسبیح گھمانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی اہمیت رکھتی ہے۔ بلکہ حقوق العباد کی اس لئے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ جو گناہ ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں وہ اللہ معاف کر دیتا ہے اور عبادت و ریاضت میں کوتاہی بھی چاہیں تو اللہ تعالیٰ معاف کر سکتے ہیں لیکن جو غلطیاں بندوں سے متعلق ہوتی ہیں وہ تو بندے ہی معاف کریں گے۔ اور یاد رکھو قیامت کے دن سب سے پہلے جو مقدمات نمٹائے جائیں گے وہ وہی مقدمے ہوں گے جو ازدواجی تعلقات سے متعلق ہوں۔ وہاں دونوں میں سے جس کی بھی کوتاہی ہوگی وہی مجرم مانا جائے گا۔ وہاں یہ خاندان کے چودھری ساتھ دینے نہیں آئیں گے اور وہاں وکیل بھی نہیں ہوں گے، سزا سنا دی گئی تو اپیل کرنے کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ کچھ سمجھے یا بس خواہ مخواہ مجھے گھور رہے ہو۔؟

میری باتیں سن کر وہ لرز گیا اور بے اختیار لڑکے کے منہ سے نکلا۔ میں نے تو کئی بار اپنی ماں سے کہا ہے کہ تم کیوں اس کو ستاتے ہو اور کیوں چیزیں نہ لانے کا طعنہ دیتے ہو لیکن ہماری امی کا مزاج بھی بہت ٹیڑھا ہے۔

شاباش۔ میں نے اس کو شاباشی دیتے ہوئے کہا۔ تمہارے اندر ابھی ضمیر زندہ ہے اور تم صاحب ایمان بھی ہو، تب ہی تو آخرت کا ہولناک منظر سن کر ایک دم سہم گئے۔ اب تم بس یہ بتادو کہ تم اس لڑکی کو رکھنا چاہتے ہو یا میں طلاق کرادوں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم نے اس کا حق مہر ادا کردیا اور اس کا جہیز لوٹا دیا تو پھر کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔

میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس لڑکی کو طلاق دینا نہیں چاہتا اور میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ ساس اور بہو کے جھگڑے میں زیادہ غلطی میری ماں کی ہے اور جب میری ماں اول فول بکتی ہے تو میری دو بہنیں بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگتی ہے۔ لیکن اب میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میری ماں بہنیں باز نہ آئیں تو میں ان کے حقوق تو ادا کرتا رہوں گا البتہ اپنی بیوی کو لے کر کسی کرائے کے مکان میں چلا جاؤں گا۔

لڑکے کا جواب سن کر میں نے کہا ابھی تم باہر جا کر کسی کو کچھ نہیں بتانا۔ ذرا میں لڑکی سے بات کرلوں اس کے بعد میں نے تنہائی میں لڑکی سے بات کی۔ لڑکی سو فی صد بہت بھولی تھی اور کسی طرح کا چھل فریب اس میں نہیں تھا۔ شروع میں تو وہ روتی رہی اور اس کا مسلسل روئے جانا اس بات کی علامت تھا کہ وہ مظلوم ہے اور اس کو ستایا جارہا ہے، اس کو روتا دیکھ کر میں نے کہا۔

تم میری بہن کی طرح ہو۔ میں ایک سگے بھائی کی طرح تمہارا ساتھ دوں گا لیکن تم سے بات کرنے کے لئے مجھے صرف دس منٹ ملے ہیں اگر تم روتی رہیں اور تم نے کوئی بات نہ کی تو مشکل پیدا ہوجائے گی۔ وقت ختم ہوجائے گا اور میں اس بات سے لاعلم رہوں گا کہ تم پر سسرال میں گزرتی کیا ہے۔

تم یہ بتاؤ کہ تمہارا شوہر کیسا ہے۔؟ ''میں نے پوچھا۔''

یہ بہت اچھے ہیں ان میں کوئی عیب بھی نہیں ہے میرا خیال بھی رکھتے ہیں لیکن ذرا کچے کانوں کے ہیں ان کی ماں اور بہن جو کچھ بھی انہیں چڑھا دیتی ہیں یہ ایک دم بغیر سوچے سمجھے چڑھائے میں آجاتے ہیں۔

میں ایک بات پوچھوں۔ جھوٹ مت بولنا۔

پوچھئے۔ میں ہر بات کا جواب سچ دوں گی۔ انشاء اللہ جھوٹ نہیں بولوں گی۔

کیا تمہارا شوہر تمہیں مارتا بھی ہے۔

اس بات کو چھوڑیئے۔ کچھ اور پوچھئے۔

مجھے ایک خاص وجہ سے یہ بات پوچھنی ہے، مجھے بتاؤ کہ کیا یہ تم پر ہاتھ بھی اٹھاتا ہے۔

اپنے شوہر کے کسی عیب سے پردہ ہٹانے میں میری آخرت کی بربادی ہے اگر آپ یہ بات مجھ سے نہ پوچھیں تو اچھا رہے گا۔

دیکھو جواب تو مجھے مل گیا اگر وہ تمہیں نہ مارتا تو تم ایک دم انکار کردیتیں۔ تمہارا یہ کہنا کہ تم اپنے شوہر کے کسی بھی عیب سے پردہ ہٹانا نہیں چاہتیں اس بات کی چغلی کھاتا ہے کہ وہ تمہیں زدوکوب کرتا ہے لیکن میں کسی وجہ سے تمہارے منہ سے کچھ تفصیل سننا چاہتا ہوں اور یاد رکھو کہ میں اس کے اشتہار نہیں بنواؤں گا تم دونوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے اس بات کا جواب میرے لئے امپورٹنٹ ہے۔

لڑکی نے کہا۔ شروع میں ایک آدھ بار ان کا ہاتھ اٹھا تو مجھے حیرت ہوئی کیونکہ میرے خاندان میں عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے۔ اور ان کا بھی حال یہ ہوا کہ ایک چانٹا مارنے کے بعد یہ کئی دن تک شرمندہ رہے اور مجھ سے معافی مانگتے رہے لیکن اب اکثر ہاتھ اٹھادیتے ہیں اور اب شرمندگی کا تو سوال ہی نہیں ہے لیکن مجھے ان کے ہاتھ اٹھانے پر کوئی دکھ نہیں ہے۔

دکھ اس بات کا ہے کہ یہ سب کے سامنے طمانچہ رسید کردیتے ہیں اس سے میری تذلیل ہوتی ہے۔

تمہاری ساس کا رول کیا ہے۔؟

شروع شروع میں بہت اچھا تھا مجھے دلہن کہہ کر پکارتی تھیں۔ اب نام لیتی ہیں اور نام بھی بگاڑ کرلیتی ہیں۔ اور ان کا لب ولہجہ اب کڑواہی ہوتا ہے دوسری تکلیف دہ بات یہ ہے کہ میرے شوہر جب مجھ سے اچھی طرح بات کرتے ہیں یا میرے لئے کوئی چیز لاتے ہیں تو میری ساس کا منہ چڑھ جاتا ہے اور یہ کئی کئی دن میرے شوہر سے بات نہیں کرتیں۔ اور مجھ پر صبح شام طنز کرتی رہتی ہیں اس سے بہت کڑھن سی ہوتی ہے۔

تمہارے دیور کتنے ہیں۔؟

ایک ہی ہیں وہ بھی شروع میں بہت ہی اچھے تھے۔ بھابھی جان، بھابھی جان کہتے کہتے ان کی زبان خشک ہوتی تھی اور اب حال یہ ہے کہ ہفتوں مجھ سے بات نہیں کرتے۔

تمہارے خسر کا حال کیا ہے۔؟

وہ تو تھالی کا بینگن ہیں کبھی تو ایسے ہوجاتے ہیں جیسے ان سے زیادہ ہوشمند اور آخرت پرست کوئی نہیں اور کبھی میری ساس کے اشاروں پر اس ناچتے ہیں جیسے کوئی چابی کا گڈا، چابی بھرنے کے بعد ناچتا ہے لیکن ان کی زبان زیادہ گندی نہیں ہے بکواس تو صرف میری ساس اور میری بڑی نند کرتی ہیں۔

تمہاری نندیں کتنی ہیں۔؟

دو ہیں۔ ایک شادی شدہ ہے لیکن ان دنوں گھر ہی بیٹھی ہے اور اپنی سسرال والوں سے جھگڑا کرتے آئی ہے اور ایک کنواری ہے۔ جو نند شادی شدہ ہے وہ مستقل ایک فتنہ ہے۔ وہی زیادہ اپنے بھائی کو چڑھاتی ہے۔

اچھا میرا آخری سوال یہ ہے کہ اب تم کیا چاہتی ہو۔؟ نباہ کرنا چاہتی ہو یا خلع لینا چاہتی ہو۔

توبہ توبہ۔ بھائی جان، طلاق اور خلع کا تو میں تصور بھی نہیں کرسکتی۔ میرے تو ماں باپ بھی بہت غریب ہیں۔اور میری تو ابھی تین بہنیں کنواری ہیں اگر میں بھی اپنے گھر واپس آگئی تو میرے غریب ماں باپ کو بہت دکھ ہوگا۔ میرے باپ تو ویسے بھی دل کے مریض ہیں۔ وہ تو محفل میں بھی موجود نہیں۔ اندر ہی کمرے میں چپ چاپ سہمے سہمے پڑے ہیں۔ یہ لڑائی تو میرے چچا اور ان کے بیٹے اور میرے ماموں لڑ رہے ہیں۔ میرا تو بھائی بھی ابھی بہت چھوٹا ہے۔ میں طلاق کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔

تو پھر کیا ہوگا۔؟

میں اپنی قسمت پر صبر کروں گی۔ جوتے کھاتی رہوں گی۔ کبھی تو میرے شوہر کی آنکھیں کھلیں گی اور کبھی تو میری ساس اور نندوں کو رحم آئے گا۔

اگر ہم ان لوگوں پر مقدمہ دائر کردیں گے تو یہ ایک دم سدھر جائیں گے۔

نا بھائی جان نا۔ پہلی تو بات یہ ہے کہ یہ مقدمہ بازی کرکے میں ان لوگوں کو ذلیل کرنا نہیں چاہتی۔ دوسرے یہ کہ مقدمہ بازی میں بھی میرے اپنے گھرانے کی رسوائی ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ بھی شرط نہ مانیں تو میں تب بھی ان کے گھر جانے کو تیار ہوں آپ تو میرے رشتے داروں کو سمجھادیں کہ وہ مجھے بھیج دیں۔ انہوں نے ہی مجھے روک رکھا ہے۔

چلو۔ میں اب جاکر سب پنچوں کے سامنے بات کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں پھر مجلس میں آگیا۔ میں پوری طرح یہ سمجھ گیا تھا کہ غلطی نہ لڑکے کی ہے اور نہ لڑکی کی۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے محبت بھی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی بھی دیتے ہیں، غلطیاں ہیں بیچ کے لوگوں کی جو اپنے اپنے لڑائی کے ارمان نکال رہے ہیں اور خود کو تیس مارخاں ثابت کرنے کے لئے ان دونوں کے مستقبل سے کھیل رہے ہیں مجھے یہ بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ نسبتاً قصوروار لڑکے والے ہی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ اس لڑائی کا اصل کردار لڑکی کی ساس ادا کررہی ہے۔ اسی نے اچھی بھلی زندگیوں کو جہنم بنا کر رکھ دیا ہے۔

میں نے برسر محفل اپنی تقریر شروع کی۔ اور میں نے کہنا شروع کیا۔

بھائیو! میں لڑکا اور لڑکی سے بات کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ دونوں میاں بیوی بہت اچھے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس بارے میں ذرا سی تفصیل آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن پہلے میں مسلم سماج کی کچھ جاہلانہ اور منافقانہ باتوں کی طرف کچھ اشارہ کردوں تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ ہماری ازدواجی زندگیاں کیوں برباد ہورہی ہیں وہ اسلام جو میاں بیوی کی محبت کو اس دنیا کی سب سے زیادہ اہم محبت قرار دیتا ہے۔ اور وہ اسلام جو تمام مذاہب سے زیادہ میاں بیوی کے تعلق پر زور دیتا ہے اس کے ماننے والے اس تعلق کو جہنم کیوں بنا رہے ہیں۔ اس کی ایک نہیں متعدد وجوہات ہیں۔ دراصل ہوتا یہ ہے کہ لڑکے والوں کی طرف سے جب بات آتی ہے تو وہ اپنے لڑکے کے بارے میں زیادہ تر جھوٹ بولتے ہیں اگر اس کی کمائی دو ہزار روپے ماہانہ کی ہو تو ۱۰ ہزار ماہانہ کی بتاتے ہیں۔ اگر وہ سعودی عرب میں کسی کھیت میں کھرپا چلاتا ہو تو اس کو باغبان ثابت کرتے ہیں اگر وہ پرائمری میں پانچ مرتبہ فیل ہوگیا ہو تو اس کو بی اے فائنل بتاتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹوں سے زندگی کے اہم ترین رشتے کی شروعات ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ خود کو نواب ثابت کرتے ہوئے لڑکے والے بالعموم یہ سفید جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ ہمیں صرف لڑکی چاہئے جہیز کے نام پر ایک کتر بھی نہیں چاہتے۔ لڑکی جن کپڑوں میں ہو بس وہی پہن کر آجائے۔ لیکن شادی کے بعد وہی حرکتیں شروع ہوجاتی ہیں کہ تو اپنے گھر سے لے کر ہی کیا آئی تھی۔ تیرے ماں باپ نے دیا ہی کیا تھا۔ یہ حرکتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ لالچ تو دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے لیکن خود کو اچھا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں اور جہیز کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی باتیں آگے چل کر فتنہ وفساد کی وجہ بنتی ہیں۔ ساسوں کا حال یہ ہے کہ پورے معاشرے کے چکر لگا کر خوبصورت سی دلہن تلاش کرتی ہیں پھر اسی دلہن سے اس طرح کی رقابتیں شروع کردیتی ہیں جیسے یہ ساس نہیں بلکہ سوتن ہوں۔ اگر میاں بیوی اپنے تنہائی کے کمرے میں ہنس بول رہے ہوتے تو ساس کے پیٹ میں مروڑ شروع ہوجاتا ہے۔

اب میں آپ کو یہ خوش خبری سناتا ہوں کہ لڑکا اور لڑکی دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے بلاشرط تیار ہیں۔ اور آپ نے ارسطو کا یہ قول سنا ہوگا کہ میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی! مجھے یہ اندازہ ہوا ہے کہ لڑکی اپنی فطرت اور طبیعت کے اعتبار سے بہت اچھی ہے اور اس نے اپنے شوہر کی کوئی برائی نہیں کی اور اپنی سسرال والوں کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے جو قابل گرفت ہوں۔ ادھر لڑکے نے بھی کوئی خاص خرابی لڑکی میں نہیں بتائی۔ اور جہاں تک معمولی درجے کی نوک جھونک کا معاملہ ہے وہ بھی گھروں میں ہوتی ہے اور وہ تو زندگی کا ایک حصہ ہے۔ اب میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ لڑکے اور لڑکی کو الگ کرلیں تو آپ کا احسان ہوگا۔ میں نے لڑکے والوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

یہ سنتے ہی لڑکے والوں کی صف میں چیں چیں شروع ہوگئی لیکن میں نے دیکھا کہ لڑکا خاموش تھا۔ اسی دوران لڑکے کے بھائی نے کہا۔ بھائی صاحب! آپ کی کیا رائے ہے۔؟ کیا ہم کو یہ تجویز پسند ہے۔؟

دیکھو بھائی، اگر چہ میرے لئے یہ بات بہت دکھ کی ہے کہ میں اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر الگ تھلگ رہنے کا فیصلہ کروں لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ اگر ایک ساتھ رہنے میں زندگی جہنم بن رہی ہو تو پھر میں کیا کروں۔ اگر مجھے آپ لوگ یہ گارنٹی دیں کہ دوسری بیوی کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا تو میں اس کو طلاق دے کر دوسری شادی کرلوں گا، لیکن دوسری شادی کے بعد ان جھگڑوں کا اندیشہ تو رہے گا ہی۔ اور الگ رہنے کا مطلب یہ کہاں ہوتا ہے کہ میں نے ماں باپ کو چھوڑ دیا۔ مجھ سے جو بن پڑے گا وہ میں الگ رہ کر بھی کروں گا۔

ابھی لڑکے کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ لڑکی کے باپ نے برسر مجلس آکر کہا کہ میری بیٹی اس کے لئے تیار نہیں ہے اس کا کہنا ہے کہ میں کسی کو اس کے ماں باپ سے الگ نہیں کرانا چاہتی لیکن اگر ایسا ہی ہوجائے کہ ہمارا ہانڈی چولہا الگ ہوجائے اور ایسا ہنسی خوشی ہوجائے تو مجھے خوشی ہوگی ورنہ میں تو میری بیٹی تو یہ چاہتی ہے کہ اس کے ساتھ بھید بھاؤ ٹھیک رہے۔ خواہ سب ایک ساتھ رہیں۔

لڑکی کے باپ کی بات سن کر میں بولا۔

لڑکی کی اتنی بڑی قربانی کے بعد اب کیا باقی رہ گیا ہے۔ اگر ساس بھی یہ قربانی دیدے کہ وہ ہانڈی چولہا الگ کرنے کی اجازت دیدے تو میرے نزدیک قربانی دونوں طرف سے ہوجائے گی اور ٹوٹتے رشتے پھر جڑ جائیں گے۔

اسی وقت لڑکے نے کہا۔ میں انشاء اللہ اپنی والدہ کو اس بات کے لئے راضی کرلوں گا۔

کچھ چودھری قسم کے لوگ جو خود کو عقل کل سمجھ رہے تھے انہوں نے پھر لن ترانیاں شروع کرنے کی کوشش کی۔ مجھے غصہ تو آ گیا۔ اور میں بولا، تم لوگ باز نہیں آؤ گے۔ تم جیسے ہی مسلمانوں نے آج ہندوستان میں فرقہ پرستوں کی زبان کھلوائی ہے آج جو اسلامی قانون کا مذاق اڑایا جارہا ہے اسکے ذمہ دار تم ہو۔ اسلام کا قانون انتہائی پاکیزہ ہے خصوصاً میاں بیوی کے معاملے میں اس نے جو دستور بنایا ہے وہ دنیا بھر کے مذاہب کے قوانین سے اچھا ہے لیکن مسلمانوں نے خود ہی اس دستور کے پرخچے اڑا رکھے ہیں اسی لئے حکومتیں مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کی باتیں کرتی ہے۔ غلطیاں مسلمان کرتے ہیں اور سزا اسلامی قانون کو بھگتنی پڑتی ہے۔

ایک دم لڑکے نے جھلا کر کہا۔ اجی میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ مجھے الگ رہنا ہے۔ میں دوسروں کی خاطر اپنی زندگی کیوں برباد کروں۔

لڑکے کے اس فیصلے کے بعد سب چنڈالوں کے چہرے اتر گئے۔ ایک صاحب نے جو دیکھنے میں ولایتی گدھے محسوس ہو رہے تھے پھر بولنے کی کوشش کی۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا۔

محترم مشورے دینا بہت آسان ہے۔ لیکن اچھی زندگی گزار کر دکھانا بہت مشکل ہے۔ میرا اپنا اندازہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں مفت کے مشورے پکڑا رہے ہیں ان کی اپنی ازدواجی زندگی بھی ابتری کا شکار ہوگی۔

بالآخر یہ فیصلہ ہوگیا کہ لڑکا اپنا کچن الگ چلائے گا۔ اور وہ والدین کو ماہانہ کچھ دے گا۔ سبھی لوگ راضی ہوگئے اور اگلے دن لڑکی نے سسرال جانے کا وعدہ کرلیا۔

سچ تو یہ ہے کہ کسی بھی گھر میں اگر شوہر ٹھیک ہو تو پھر دوسروں کے بھڑکانے سے گھر نہیں بگڑتے لیکن اپنا ہی کھوٹا کمزور ہو تو پھر اسی طرح کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ میں اور صوفی ذوالجلال جس مقصد کے لئے گئے اس میں کامیابی ملی اور جب میں کامیاب ہوکر گھر واپس آیا تو بانو نے ہنس کر کہا۔

کیا کر آئے۔؟

بیگم تمہیں مجھ سے کیا امید ہے۔؟

میں تو آپ سے اچھی امید رکھتی ہوں اگر آپ سنجیدگی سے کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں لیکن بس ذرا یہ لگتا ہے کہ آپ اچانک غیر سنجیدہ نہ ہوجائیں۔

تم جانتی ہو بیگم! اب میں نے حج کرلیا ہے اور اب میرا حال یہ ہے کہ میں اتنا سنجیدہ ہوگیا ہوں کہ مجھے اپنی تندرستی کے لئے خطرہ ہوگیا ہے اور بیگم یاد رکھو اگر میں اس سے بھی زیادہ سنجیدہ ہوگیا تو تم میری عین موجودگی میں بیوہ ہوجاؤ گی۔

لاحول ولاقوۃ۔ کبھی ٹھیک سے دو گھڑی بات نہیں کرسکتے۔ چلو مبارک ہو کہ آپ کامیاب لوٹے۔ اور اب میرے محترم شوہر! ہماری ازدواجی زندگی کو بھی خوشگوار بنانے کی فکر کریں۔

وہ مشکل ہے کیونکہ جب بھی میں خوشگوار بنانے کی جرأت کرتا ہوں تو تم بکھر جاتی ہو اور مجھے اس طرح گھور کر دیکھتی ہو جیسے میں شوہر کم اور اٹھائی گیرہ زیادہ ہوں۔ لیکن بیگم! ایک بات یاد رکھنا جیسا کیسا بھی سہی بحیثیت شوہر کے ایک لاجواب انسان ہوں۔ اور ابھی تک مجھے عورتیں لالچ کی نظروں سے دیکھتی ہیں اگر یقین نہ آئے تو ایک آدھ نکاح کر کے دکھاؤں۔

میری بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بانو کچن میں چلی گئی اور میں سوچنے لگا کہ اللہ نے ان عورتوں کو آخر کس مٹی سے بنایا ہے۔؟ (یار زندہ صحبت باقی)

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۳

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

بادشاہ نے انسانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم نے جواب جانوروں کا سن لیا، جواب الجواب کے طور پر اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا ابھی بہت سی دلیلیں باقی ہیں کہ ان سے دعویٰ ہمارا ثابت ہو جاتا ہے بعض دلیلیں ان میں سے یہ ہیں کہ ہم جانوروں کو مول لیتے ہیں، فروخت کرتے ہیں، کھلاتے ہیں پلاتے ہیں، لباس پہناتے ہیں، ان کے آرام کا خیال رکھتے ہیں ان کو موسموں کی شدتوں سے محفوظ رکھتے ہیں، ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں ان کو درندوں کی مضرتوں سے بچاتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جاتے ہیں تو شفقت سے انہیں دوا دیتے ہیں، یہ حسن سلوک برائے شفقت ومحبت ہوا کرتا ہے اور اچھے مالکوں کا یہی دستور ہوتا ہے کہ وہ اپنے غلاموں کے ساتھ ہر حال میں محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔

بادشاہ نے یہ جواب سن کر جانوروں سے فرمایا، کہ اب تم کیا کہتے ہو؟

ایک حیوان نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ انسان جانوروں کی تجارت کرتے ہیں لیکن ایک جانور ہی کی کیا تخصیص انسانوں میں خود انسانوں کی تجارت بھی ہوتی ہے اور انسان کو خریدتا اور بیچتا ہے۔ دراصل ان انسانوں کو غلام بنانے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور یہ لوگ جسے بھی مجبور اور کمزور دیکھتے ہیں خواہ وہ جانور ہوں یا انسان اسی کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں لیکن جس کو اپنے سے طاقت ور اور مضبوط تصور کرتے ہیں اس طرح ڈرتے ہیں جس طرح ہمارے یہاں چوہا بلی سے گھبراتا ہے۔ یہ اس ہی کو اپنا غلام بناتے ہیں جو ان سے کمزور ہوتا ہے اور یہ اس کی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، اور اپنی انسانیت پر اتراتے ہیں۔ سارے انسان ایک جیسے نہیں ہیں انسانوں میں بعض لوگ قابل بھی ہوتے ہیں بعض رحم دل بھی ہوتے ہیں، لیکن ان میں کی اکثریت نا قابل اور ظالم ہوتی ہے اور ان کا ظلم وستم زمانہ بھر میں مشہور ہے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ جو انسان قابل ہوتا ہے اور اس میں بڑائی ہوتی ہے وہ بھی ہمیشہ قابل اور بڑا نہیں رہتا بلکہ زمانہ کی گردش اور حالات کی الٹ پھیر اسے کچھ سے کچھ بنا دیتی ہے ان میں کے بہتر لوگ کم تر اور کمتر لوگ بہتر ہو جاتے ہیں اور تقریباً یہی بات اللہ تعالیٰ نے بھی فرمائی ہے۔

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۔ یعنی ہم زمانہ کو لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔

اور اے بادشاہ! یہ جو انسانوں نے کہا ہے کہ ہم جانوروں کو کھلاتے پلاتے ہیں اور حسن سلوک کرتے ہیں تو یہ محبت وشفقت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس خوف سے ہے کہ ہم ہلاک ہوں تو ان کا مالی نقصان ہوتا ہے کیونکہ یہ ہمیں خرید کر لاتے ہیں اور ہماری موت سے ان کو خسارے کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے ہمیں موت سے بچانے کے لئے یہ ہمیں پیٹ بھر کھانا تر ساتر سا کر کھلاتے ہیں ہم ان کا بوجھ اٹھاتے ہیں ہم میں سے بعض جانوروں پر یہ انسان سواریاں کرتے ہیں اور ہم میں سے بعض جانوروں سے یہ مختلف انداز کی خدمتیں لیتے ہیں۔ اس لئے ہماری ہلاکت ان کے لئے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اس گفتگو کے بعد کئی جانوروں نے بادشاہ سے انسانوں کی شکایت کی اور اپنی اپنی زبان میں ان کے ظلم وستم کا تذکرہ کیا۔

گدھے نے کہا کہ ہم جس گھڑی ان انسانوں کے قبضے میں ہوتے ہیں ہماری پیٹھ پر پتھر، لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھ لاد دیتے ہیں۔ ہم کس محنت ومشقت سے چلتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چھڑیاں اور کوڑے رہتے ہیں، چوتڑوں پر ہمارے مارتے ہیں۔ اس وقت کی کیفیت اگر آپ ہماری دیکھیں تو آپ کو بھی صدمہ ہو۔ بادشاہ! ذرا غور کریں کہ یہ شفقت ومحبت ہے یا ظلم وستم؟

بیل نے کہا۔ جس وقت ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں یہ لوگ ہمیں ہلوں میں جوتتے ہیں ہمارے منہ میں چھینکا باندھ دیتے ہیں، آنکھیں بند کر دیتے ہیں ان کے ہاتھ میں لکڑی ہوتی ہے اگر ہم ذرا بھی چلتے چلتے رکتے ہیں تو یہ فوراً ہمارے چوتڑوں پر مارتے ہیں ہم بلبلا اٹھتے ہیں لیکن انہیں ذرا بھی رحم نہیں آتا۔

اس کے بعد دنبہ نے کہا۔ ہم جس گھڑی ان کی قید میں ہوتے ہیں کیا کیا مصیبتیں اٹھاتے ہیں بس مت پوچھو۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی غرض سے ہمارے بچوں کو ہم سے جدا کر دیتے ہیں۔ ہمارے بچے بھوک کی شدت کی وجہ سے جب ہمارے تھنوں سے لپٹتے ہیں تو یہ لوگ اس کو گھسیٹ لیتے ہیں اور ہمارے تھنوں پر کپڑے کی تھیلیاں چڑھا دیتے ہیں تا کہ وہ دودھ نہ پی سکیں اور یہی نہیں بلکہ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیتے ہیں اور انہیں مذبح خانے میں لے جاتے ہیں ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے ہیں اور بھوکا پیاسا انہیں زمین پر لٹا کر ذبح کر دیتے ہیں۔ صبح کا وقت رحمت خداوندی کا وقت ہوتا ہے اس وقت ٹھنڈی ٹھنڈی

ہوائیں چلتی ہیں اور ہر طرف ایک طرح کا سکون اور عافیت ہوتی ہے اور یہ انسان اس مبارک وقت ہماری گردنوں پر چھری چلاتے ہیں اور بہت ہی بے دردی کے ساتھ ہمارا خون بہادیتے ہیں۔ ذبح کرنے کے بعد یہ انسان کھال کھینچتے ہیں، کھوپڑیوں کو توڑ دیتے ہیں جگر اور دل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے ہیں اور پھر قصائی کی دکانوں میں لے جا کر چھریوں سے کاٹتے ہیں اور ہمارے بچوں کے گوشت کی بوٹیاں بناتے ہیں۔ لوگ یہ بوٹیاں خرید کر لے جاتے ہیں اور ہمارے بچوں کا گوشت سیخوں میں پرو کر دہکتے ہوئے انگاروں پر رکھ دیتے ہیں، یہ مظالم روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں، ہم صبر کرتے ہیں اس لئے کہ اگر فریاد کریں تو کس سے کریں۔؟

اس کے بعد اونٹ نے کہا۔ جس وقت ہم ان کے ہاتھوں میں قید ہوتے ہیں ہمارا حال یہ ہوتا ہے کہ رسیاں ہمارے ناک نتھنوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ ہم پر بوجھ لدا ہوتا ہے اگر چلتے چلتے ہمارے قدم ایک لحہ کے لئے رک جاتے ہیں تو ان کا ہنٹر ہماری کمر پر پڑتا ہے اور ہمیں چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے اور ہماری آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے اور اگر چلتے چلتے ہمارے قدم ذرا تیز ہوجاتے ہیں تو یہ اس رسی کو کھینچتے ہیں جو ہمارے نتھنوں میں پڑی ہوتی ہے اس سے ہمارا دم گھٹ جاتا ہے اور ایک منٹ کے لئے ہمیں موت نظر آنے لگتی ہے۔ ان کے ظلم وستم کا حال یہ ہے کہ ہماری کمر پر بوجھ لاد کر ہمیں ٹیلوں اور پہاڑوں پر بھی لے جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہماری پیٹھیں کجاوں سے لگ جاتی ہیں اور ہماری زندگی بار بار ہچکولے کھاتی ہے۔ ہمارے پاؤں کے تلوے پتھریلی زمین پر چل کر زخمی ہوجاتے ہیں اور بھوکے پیاسے جہاں ان کا دل چاہتا ہے ہمیں ہنکاتے ہیں اور ہم چونکہ ان کی عقل اور ان کے شر کے سامنے مجبور و بے بس ہیں اس لئے مجبوراً ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔

ہاتھی نے کہا۔ جس وقت ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں ہمارے گلے میں رسیاں اور پیروں میں بیڑیاں ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں لوہے کے ڈنڈے ہوتے ہیں یہ ہمارے دائیں بائیں وار کرتے ہیں اور ہمیں تڑپاتے ہیں۔ ہمارا اتنا بڑا وجود ان کے ظلم وستم کو برداشت کرتا ہے اور اس خدا سے شکایت کرتا ہے جس نے ہمیں اتنا بڑا وجود بخش کر ان انسانوں کا محتاج اور غلام بنایا۔

گھوڑے نے کہا۔ جس گھڑی ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں یہ ہمارے منہ میں لگام ڈال دیتے ہیں، کمر پر زین کستے دیتے ہیں اور جنگوں میں ہمیں زرہ بکتر بند پہن کر دوڑاتے ہیں، ہم بھوکے پیاسے ہوتے ہیں اور ہماری آنکھیں اور ہمارے چہرے گرد وغبار سے اٹے ہوتے ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے ہم تلواریں، تیر، نیزے اپنے سینوں پر کھاتے ہیں اور خون کے دریا پار کرتے ہیں۔

خچر نے کہا۔ جس گھڑی ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں عجیب طرح کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں، پاؤں میں رسیاں منہ میں لگامیں ہوتی ہیں اور ہماری گردن اور رانوں پر تڑاتڑ مارتے ہیں اور جو منہ میں آتا ہے بکتے ہیں۔ یہ فحش باتیں کہنے سے بھی نہیں چوکتے، کہ تیری ماں کی، اور تیری دھی کی۔ ہم ان کی گندی گندی گالیاں برداشت کرتے ہیں ان کی سختیاں اور فحش کلامی کو سہتے ہیں یہ ہمیں اتنی بھی مہلت نہیں دیتے کہ ہم اپنی ماداؤں کے پاس جا کر اپنے نفس کی آگ بجھا سکیں اور اپنی تھکن اتار سکیں۔ اگر ہم دوران سفر ذرا بھی رکتے ہیں تو یہ ہمارے چوتڑوں پر سانٹا رسید کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی نانی یاد آجاتی ہے اور ہماری ساری مستی خاک میں مل جاتی ہے۔ اے بادشاہ! اگر آپ ان کے یہ سارے کرتوت اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو خود آپ کو دکھ ہو اور خود آپ آنسو بہانے پر مجبور ہوجائیں۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن کے احکامات پر عمل نہیں کرتے حالانکہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ یعنی اگر تم مغفرت چاہتے ہو دوسروں کی خطاؤں سے درگزر کرو۔ اور ایک جگہ قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے۔ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ ۔ یعنی حکم کروا ے محمد کہ وہ کافروں کی غلطیوں سے بھی درگزر کریں۔ اور ایک جگہ اللہ نے یہ فرمایا ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۔ یعنی چرند درند پرند چلتے پھرتے ہیں اور ہواؤں میں اڑتے ہیں ان کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا تمہارا اور ایک کیا ہی عمدہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۰ یعنی جس گھڑی اونٹوں پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور کہو کہ پاک ہے وہ اللہ جس نے اس جانور کو تمہارے تابع کیا۔ ہم اس پر اس کے فضل کے بغیر قادر نہیں ہوسکتے۔ اور ہم سب خدا کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

جس گھڑی خچر اپنی گفتگو سے فارغ ہوا تو اونٹ نے سور سے کہا کہ تیری برادری والوں نے جو مظالم انسانوں کے ہاتھوں سہے ہیں تو بھی انہیں بادشاہ سے بیان کر شاید کہ بادشاہ تیری ہی باتوں سے متاثر ہو کر فیصلہ ہمارے حق میں کردے اور ہمارے ساتھیوں کو انسانی قید سے نجات حاصل ہوجائے کیونکہ تو بھی چرندوں میں سے ہے۔

ایک جن نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو، سور چرندوں میں سے نہیں ہے بلکہ درندوں میں سے ہے اس لئے کہ یہ مردار کھاتا ہے۔

دوسرے جن نے کہا۔ نہیں تمہاری سوچ غلط ہے۔ یہ اونٹ کی رائے کے مطابق چرندوں ہی میں سے ہے کیونکہ یہ کھر رکھتا ہے اور گھاس بھی کھالیتا ہے۔ تیسرے جن نے کہا یہ چرند و درند اور بہائم سے مرکب ہے جس طرح

شتر گائے مرکب ہے۔ بیل اونٹ اور چیتے سے اور اسی لئے شترمرغ کی شکل طائر اور اونٹ دونوں سے ملتی ہے۔

سور نے اونٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا کہ میں کیا کہوں اور کس کا شکوہ کروں۔ میرے بارے میں لوگ بڑا شدید اختلاف رکھتے ہیں اور میری ذات سب کے لئے وجہ نزع بنی ہوئی ہے۔ مسلمان ہماری صورتوں کو مکروہ سمجھتے ہوئے ہمیں ملعون مانتے ہیں اور ہمارے گوشت کو حرام سمجھتے ہیں۔ صرف یہی نہیں یہ ہمارے تصور سے بھی گھن کرتے ہیں اور ہمارا نام لینے سے بھی کتراتے ہیں۔ روم کے رہنے والے ہمارے گوشت کو بہت رغبت سے کھاتے ہیں اور متبرک خیال کرتے ہیں اور ہماری قربانی بھی کرتے ہیں اور یہودی ہم سے بغض وعداوت رکھتے ہیں۔ بے وجہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور صبح شام ہم پر لعنت بھیجتے ہیں اسی لئے انہیں عیسائیوں اور رومیوں سے دشمنی ہے۔ ارمنی لوگ ہمیں بیل بکری مانتے ہیں اور ہمارے گوشت کو فربہی، چکنائی اور چربی کی وجہ سے کثرت توالد کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یونانی طبیب ہماری چربی کو دواؤں میں استعمال کرتے ہیں بعض سفلی عمل کرنے والے جادوگر ہمارے گوشت کو بھینٹ چڑھاتے ہیں اور اپنے گندے عمل کے لئے ہمارے گوشت کو ایک نعمت تصور کرتے ہیں۔ ہمارے گوشت اور شراب کی بھینٹ سے سفلی عمل میں جان پڑتی ہے۔ بعض چرواہے ہمیں اپنے گھروں کے پاس اصطبل میں رکھتے ہیں کیونکہ ہماری موجودگی کی وجہ سے گھوڑے مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ جادوگر اور منتر کرنے والے ہماری کھالوں پر جنتر لکھتے ہیں اور گندے اور ناپاک عمل میں ہماری سوکھی ہوئی ہڈیوں سے دھونی دیتے ہیں۔ موچی ہماری کھالوں کو مختلف کاموں میں لاتے ہیں ہم حیران ہیں کہ کس سے شکوہ کریں اور کس کا شکریہ ادا کریں۔ جب سور خاموش ہوگیا تو گدھے نے خرگوش کی طرف دیکھا یہ اونٹ کے پاس کھڑا تھا۔ گدھے نے کہا تو بھی کچھ بیان کر تو گھنتوں کی طرح چپ چاپ کیوں کھڑا ہے تیری برادری بھی تو انسانوں کے مظالم سے محفوظ نہیں ہے ممکن ہے کہ تیری بات سن کر بادشاہ کو رحم آجائے کیونکہ تو بہت معصوم صورت ہے اور تیرے چہرے پر ایک طرح کا بھولپن ہے اگر بادشاہ تیری باتوں سے متاثر ہوگیا تو ہم سب کا بیڑہ پار ہوجائیگا اور ہمیں انسانوں کے مظالم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔ خرگوش نے کہا کہ ہم ان سے دور رہتے ہیں، جنگلوں میں گزر بسر کرتے ہیں اور ہمارے کچھ بھائی بند جو ذرا شوقین مزاج ہوتے ہیں وہ بستیوں میں آجاتے ہیں تو انہیں اپنی رہائش کے لئے زمینوں میں سرنگیں بنانی پڑتی ہیں تاکہ یہ انسانی گرفت سے محفوظ رہ سکیں۔ لیکن کتوں اور شکاری جانوروں سے انہیں حیرانی اور پریشانی ہوتی ہے انسان، کتوں اور شکاری جانوروں کو ہماری برادری والوں کو پکڑنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور جانوروں کے ذریعہ جانوروں کی توہین کرتے ہیں ایک ہم نہیں، یہ انسان ہرن، نیل گائے، وغیرہ جیسے جانوروں کی پکڑ دھکڑ شکاری جانوروں کے ذریعہ کرتے ہیں اور جانوروں کے ذریعہ جانوروں کو گرفتار کرکے خوب مزے اڑاتے ہیں اس کے بعد وہی حرکت شروع ہوجاتی ہے۔ ہماری برادری کو ذبح کرتے ہیں ان کے گوشت کی تکابوٹی کرکے سیخوں میں پروتے ہیں، خوب بھون بھون کر کھاتے ہیں اور عیش کرتے ہیں، یہ انسان ہماری برادری والوں کی کھالوں کے جوتے بنواتے ہیں۔ خرگوش نے کہا، میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی زبان سے بعض جانوروں کی برائی بیان کی ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ کتے اور شکاری جانور انسانوں کی ملازمت کرتے ہیں اور حق نمک خواری ادا کرنے کی غرض سے ازراہ مجبوری ہمارا شکار کرتے ہیں اور ہمارا بچا کچا گوشت بھی کھا لیتے ہیں۔ ہم جانوروں کی برائی کرکے خوش نہیں ہیں کیونکہ ہم ان جانوروں کی مجبوری کو سمجھتے ہیں جو انسانوں کے یہاں ملازمت کررہے ہیں اور بوجہ مجبوری ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ گھوڑے بہائم میں سے نہیں ہیں وہ ہمارا گوشت بھی نہیں کھاتے لیکن ہمارا شکار کرنے میں وہ بھی انسانوں کی مدد کرتے ہیں اور بے تحاشہ ہمارے پیچھے بھاگتے ہیں۔ کتوں کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے کیونکہ انہیں ہمارا بچا کچا گوشت مال غنیمت کی طرح مل جاتا ہے اور وہ بھی اپنا گوشت خوری کا شوق پورا کرلیتے ہیں لیکن یہ گھوڑے کیوں انسانوں کی مدد کرتے ہیں جب کہ انہیں ہمارے گوشت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ گھوڑے ہم سے حسد رکھتے ہیں یا پھر یہ حماقت میں مبتلا ہیں یا پھر نرے جاہل ہیں۔

گھوڑے کی تعریف میں

آدمی نے جب یہ باتیں خرگوش کی زبانی سنیں تو کہا۔ بس چپ رہ خواہ مخواہ کی بکواس کررہا ہے اور خود کو عقل مند سمجھ رہا ہے۔ یاد رکھ کہ یہ گھوڑا تم جانوروں میں سب سے زیادہ شریف اور سب سے زیادہ وفادار ہے اور اسی لئے ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ ہم نے گھوڑوں میں جو سنجیدگی، جو وفاداری اور جو فرمانبرداری دیکھی ہے وہ دوسرے جانوروں میں موجود نہیں ہے۔ اور اسی لئے ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور باقاعدہ ان کے لئے اصطبل بنواتے ہیں تاکہ دھوپ اور بارش سے یہ محفوظ رہ سکیں۔

بادشاہ نے آدمی سے پوچھا کہ گھوڑے میں کیا اچھائی ہے۔؟ وفادار تو کتا بھی ہے۔ وہ بھی تو اپنے مالک کو دیکھ کر دُم ہلاتا ہے اور رات بھر جاگ کر انسانوں کی چوکیداری کرتا ہے تو پھر تم صرف گھوڑے کی تعریف کیوں کررہے ہو۔

آدمی نے کہا کہ گھوڑے میں تین خصلتیں ہیں اور خوبیاں تو بے شمار ہیں اس کی صورت اچھی ہوتی ہے۔ اس کے بدن میں بے ڈھنگا پن نہیں ہے اس کا ہر عضو مناسب اور معتدل ہے اس کا ڈیل ڈول خوشنما ہے اس کے حواس درست

رنگ صاف، شعور میں پختگی، دوڑ میں چستی کردار میں وفاداری، ہر حکم کی تعمیل کرنے والا جو بھی اس پر سوار ہوا اس کا مطیع دائیں بائیں آگے پیچھے جدھر بھی چاہو اس کو چلاؤ ذرا بھی اس کو حکم کی تعمیل میں تأمل نہیں ہوتا۔ باادب اتنا ہے کہ جب تک اس پر کوئی سوار ہو اس وقت تک پیشاب اور لید نہیں کرتا۔ شریف اس قدر کہ جب بھی اپنے مالک کو دیکھتا ہے تو خاموشی کے ساتھ صرف اپنی آنکھوں سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ گدھے کی طرح ڈھینچوں ڈھینچوں کرکے پوری دنیا کو سر پر نہیں اٹھالیتا۔ اگر اس کی دم کیچڑ یا پانی میں بھیگ جائے تو بالکل نہیں ہلاتا۔ اس واسطے کہ کہیں سوار پر کوئی چھینٹ نہ پڑ جائے اس پر جتنا چاہے سامان لاددو اور کتنا ہی طاقت ور سوار اس پر بیٹھ جائے انتہائی صبر وتحمل کے ساتھ بوجھ برداشت کرتا ہے اگر اس کو معلوم ہوجائے کہ اس کے مالک کی دوسرے گھوڑے کے ساتھ ریس ہورہی ہے تو آگے نکلنے کی فکر میں اپنی ساری طاقت لگادیتا ہے، دوران جنگ زخم اپنے سینے پر کھاتا ہے لیکن مالک کو کوئی تکلیف پہنچنے نہیں دیتا، اتنی ساری خوبیاں کسی اور جانور میں نظر نہیں آتیں۔ لیکن ان تمام خوبیوں کے ساتھ ایک عیب بہت بڑا ہے کہ یہ سب خوبیاں اس کے سامنے دب جاتی ہیں۔

بادشاہ نے پوچھا کہ وہ عیب کیا ہے۔؟

آدمی نے جواب دیا کہ گھوڑے کو عقل بالکل نہیں ہے۔ یہ سراسر احمق اور بے وقوف ہوتا ہے۔ دوست اور دشمن کی پہچان نہیں رکھتا اگر یہ دشمن کی ران کے نیچے بھی آجائے تو اسی کا تابع ہوجاتا ہے جس کے یہاں پیدا ہوتا ہے اور تمام عمر پرورش پاتا ہے، لڑائی میں اسی کے اشارے پر چلتا اور دوڑتا ہے لیکن یہ سب کچھ فراموش کرکے اسی کا ہوجاتا ہے جو اس پر سوار ہوجائے۔ اور لگام اسکے ہاتھ میں آجائے۔ یہ خصلت اسی میں تلوار کی سی ہے۔ تلوار دوست اور دشمن میں امتیاز نہیں کرتی جس طرح تلوار اپنے مخالفین کو کاٹتی ہے اسی طرح اپنے بنانے والے کو بھی کاٹ دیتی ہے۔

اسی وقت ایک خرگوش نے کھڑے ہوکر کہا کہ یہی خصلت انسانوں میں بھی ہے۔ انسان اپنے ماں باپ، اپنے بھائی بہن کو اپنے احباب واقارب کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور کیا کیا مکروفریب وقوع میں لاتے ہیں۔ یہ انسان اسی کے خلاف ہوجاتے ہیں جس نے انہیں پال پوس کے بڑا کیا ہو۔ کتنے ہی انسان شادی کے بعد اپنی جورو کے غلام ہوجاتے ہیں اور اس ماں کو فراموش کردیتے ہیں جس نے ہزار طرح کی تکلیف اٹھا کر انہیں پالا تھا۔ یہ انسان جس ماں کا دودھ پیتے ہیں اسی کا خون بھی پی لیتے ہیں جس باپ کے نطفے سے یہ پیدا ہوتے ہیں ایک دن اسی کو آنکھیں دکھاتے ہیں۔ اسی طرح یہ جس جانور کا دودھ پیتے ہیں اسی کو ایک دن ذبح کردیتے ہیں اس کی کھال اور اس کی ہڈیاں فروخت کردیتے ہیں اور اس کا گوشت مزے لے کر کھاتے ہیں۔ انتہائی بے مروتی کی بات یہ ہے کہ جو فائدے جانوروں سے اٹھاتے ہیں انہیں یکسر بھلادیتے ہیں۔

جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ ہوا تو گدھے نے اس سے کہا کہ بس اتنی مذمت نہیں کرنی چاہئے کوئی اس دنیا میں ایسا ہے جو عیب دار نہ ہو۔ آدمی ہو یا جانور ہر ایک میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے۔ بے عیب تو صرف خدا کی ذات ہے۔ جن انسانوں میں بے شمار خصوصیات ہوتی ہیں ان ہی میں بعض عیوب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر شیطان کو بھی شرم آجاتی ہے اسی طرح کسی جانور میں خواہ کتنی بھی خصوصیات کیوں نہ ہوں اس میں بھی کوئی نہ کوئی برائی ضرور موجود ہوگی۔ اللہ نے چاند اور سورج کو کیا نور بخشا کہ ساری دنیا ان کے انوار سے منور ہوتی ہے لیکن اللہ نے چاند کو داغدار بنایا اور سورج کو غم گہن سے محفوظ نہ رکھا۔ اور اس میں اس قدر گرمی اور تپش رکھی جو خود اس کے لئے بھی باعث ضرر ہے اور اسی طرح اللہ نے ہر مخلوق کو خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان خوبیوں اور خامیوں سے سرفراز رکھا۔ کسی بھی شئے کو مجموعہ کمالات نہیں بنایا بلکہ اس میں کچھ نہ کچھ خامیاں ضرور پیدا کردیں۔

جب گدھا چپ ہوگیا تو بیل نے کہا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ایسی نعمتیں عطا کر رکھی ہوں جو دوسروں کو عطا نہیں کیں تو اس کو لازم ہے کہ وہ شکر ادا کرے اپنی زبان سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔ یعنی اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے استعمال کرے اور انہیں لوگوں سے چھپانے کا جرم نہ کرے۔ دیکھ لیجئے اللہ نے سورج کو روشنی بخشی وہ اپنی روشنی سے پوری دنیا کو فیضیاب کرتا ہے اور ایسے ہی چاند ستارے بھی ساری دنیا کو اپنے نور سے مستفیض کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے وہ کسی پر احسان نہیں رکھتے بلکہ وہ اپنا فرض سمجھ کر ساری دنیا میں اپنا نور پھیلاتے ہیں۔ انسانوں کو بھی چاہئے کہ اللہ نے انہیں کچھ نعمتیں عطا کردی ہیں تو وہ اللہ کے شکر گزار بنیں اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔

جس وقت بیل یہ سب کچھ کہہ چکا تو تمام جانور اچانک دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور کہنے لگے۔ بادشاہ سلامت! ہم پر رحم کیجئے اور ان انسانوں کی قید وبند سے ہمیں نجات دلائیں اس وقت بادشاہ کے دربار میں بہت سے مفتی اور حکیم موجود تھے اور یہ سب جنات میں سے تھے۔

بادشاہ نے ان کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔

حیوانوں اور انسانوں نے مظالم کی داستانیں بیان کی ہیں وہ تم نے سن لیں۔؟

سب نے عرض کیا کہ جی ہم نے سب سن لیا ہے اور ہم دن رات یہ دیکھتے ہیں کہ یہ انسان ہر کمزور کو دباتے ہیں اور ہر ضعیف کو تختۂ مشق بناتے ہیں۔ ان انسانوں کے مظالم سے پریشان ہوکر بہت سے جنات بھی جنگل وبیابان میں جا چھپے اور انسانوں کے ظلم وستم سے بگڑ کر آبادیوں میں آنا جانا بالکل ترک

کر چکے ہیں حضور والا! یہ شکایت عام ہے کہ انسان اپنی بداعمالیوں اور بداخلاقیوں سے خدا کی دوسری مخلوقات کو مسلسل پریشان کر رہے ہیں بعض جنات نے بیابانوں میں پناہ لے لی ہے۔ لیکن وہ وہاں بھی انسانوں کے ظلم وستم سے محفوظ نہیں ہیں اور اس پر طرہ یہ ہے کہ جب ان کی بیوی یا ان کا کوئی بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو یہ ہم پر ہی یہ الزام لگاتے ہیں اور یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ان پر آسیب چڑھ گیا ہے اور ان پر جنات کا اثر ہو گیا ہے پھر یہ عاملوں کو بلوا کر خوب جھاڑ پھونک کرواتے ہیں۔ جنات نے انہیں کبھی نہیں ستایا۔ کبھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ کسی جن نے کسی انسان کو زخمی کر دیا ہو یا کسی کے کپڑے چھین لئے ہوں یا کسی کا مال چرالیا ہو یا کسی کے گھر میں پاڑ دی ہو یا کسی کی جیب کاٹ لی ہو یا کسی کی آستین پھاڑ لی ہو یا کسی کی دکان کا قفل توڑا ہو۔ البتہ یہ انسان الٹا جنات کو ستاتے ہیں اور انہیں خون کے آنسو رلاتے ہیں۔ ہم انسانوں سے محفوظ رہنے کے لئے کنوؤں میں اپنے مکانات بناتے ہیں یہ انسان کنوئیں تک نہیں چھوڑتے اور کنوؤں کو پاٹ کر اس پر بھی اپنی جائیداد تعمیر کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے عاملوں کو بلا کر ہم سے اپنے مکانات خالی کرانا چاہتے ہیں اور مکانوں کی بندشیں کرواتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے کنوؤں کو نہیں چھوڑا، قبرستانوں کو نہیں چھوڑا، درختوں کو نہیں چھوڑا، ویرانوں کو نہیں چھوڑا۔ آخر ہم کہاں جائیں، کہاں اپنے گھر بنائیں، ہم جہاں بھی اپنے مکان بناتے ہیں یہ انہیں مسمار کر کے وہاں اپنے مکان تعمیر کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے عاملوں سے ہمیں اجاڑنے کی کوشش کرتے ہیں، چوری، ڈکیتی، لوٹ مار دوسروں کی جائیدادوں پر قبضے یہ سب انسانوں کی خصلتیں ہیں۔ یہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے مکانات قبضا لیتے ہیں پھر مقدمہ بازیاں کرتے ہیں اللہ کا فضل ہے کہ ہم جنات اس طرح کی نازیبا حرکتوں سے محفوظ ہیں۔ ان کے اندر ایک خرابی یہ بھی ہے کہ عملیات کے ذریعہ ہم جنات کو تابع کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر تابع کر کے ہم سے غلط کام کرواتے ہیں کسی کا قتل کراتے ہیں کسی کی الماری میں سے دولت نکلواتے ہیں کسی کو دوسرے انداز سے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ہمیں مجبوراً ان کی ہاں میں ہاں ملانی پڑتی ہے۔ یہ انسان نہ صرف یہ کہ جانوروں کو اپنا غلام بناتے ہیں بلکہ جنات کو بھی اپنا غلام بنانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

جن جب خاموش ہو گیا تو منادی ہوئی اب شام ہو گئی ہے اب محفل برخواست ہوتی ہے اب تم رخصت ہو جاؤ۔ کل صبح کو پھر حاضر دربار ہونا، تاکہ آگے کی کارروائی کی جاسکے۔ یہ منادی سن کر سب لوگ رخصت ہو گئے۔

(باقی آئندہ)

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جمارکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو بآسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/25 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فوراً رابطہ قائم کریں

ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلّہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

شہید کربلا کا دفاع

اور عاشقان یزید کی خانہ تلاشی

اہل بیت رسول اللہ ﷺ
کی شان میں
گستاخیوں کا مدلل جواب

مولانا منظور نعمانی کے صاحبزادے

عتیق الرحمن سنبھلی کی

واقعہ کربلا کے پس منظر کا رد

از قلم

مولانا حسن احمد صدیقی (فاضل دارالعلوم دیوبند)

یہ کتاب علماء دیوبند کی خاموشی کا کفارہ ہے۔

اگر آپ کو فی الحقیقت خاندانِ رسول ﷺ سے محبت وعقیدت ہے
تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ قیمت مجلد ــــــ سو روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند، یوپی 247554

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اس پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے ئیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (م)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، بد اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۸ء

اچھے برے کام منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمر و شمس	تسدیس	۵۷-۱۷
۳/اپریل	قمر و زحل	مقابلہ	۴۶-۶
۴/اپریل	قمر و مشتری	تسدیس	۵۷-۱۳
۵/اپریل	قمر و عطارد	قران	۲۴-۹
۶/اپریل	قمر و مشتری	تربیع	۵۰-۱۵
۷/اپریل	قمر و زحل	تثلیث	۲۶-۱۰
۸/اپریل	قمر و مشتری	تثلیث	۱۷-۱۶
۹/اپریل	قمر و زہرہ	تسدیس	۶-۱۳
۱۰/اپریل	شمس و مشتری	تربیع	۴۰-۱۹
۱۰/اپریل	عطارد و مریخ	تربیع	۴۲-۲۲
۱۱/اپریل	قمر و زہرہ	تربیع	۲۱-۱۹
۱۲/اپریل	قمر و مشتری	مقابلہ	۳۵-۲۰
۱۳/اپریل	عطارد و مشتری	تربیع	۱۸-۲۳
۱۴/اپریل	قمر و زہرہ	تثلیث	۶-۵
۱۵/اپریل	قمر و عطارد	تثلیث	۴۳-۷
۱۶/اپریل	شمس و عطارد	قران	۵۴-۱۲
۱۷/اپریل	قمر و مشتری	تثلیث	۲۹-۱۱
۱۸/اپریل	عطارد و زحل	تثلیث	۴۰-۲۳
۱۹/اپریل	قمر و مریخ	تربیع	۴۲-۱۷
۲۰/اپریل	قمر و شمس	مقابلہ	۵۵-۱۵
۲۱/اپریل	شمس و زحل	تثلیث	۳۴-۱۸
۲۲/اپریل	قمر و مشتری	تسدیس	۱۷-۱۰
۲۳/اپریل	زہرہ و مریخ	تربیع	۳۷-۲۳
۲۴/اپریل	زہرہ و مشتری	تربیع	۵-۷
۲۴/اپریل	مریخ و مشتری	مقابلہ	۵۲-۱۸
۲۵/اپریل	قمر و زحل	تثلیث	۴۵-۱۸
۲۶/اپریل	قمر و شمس	تثلیث	۲۷-۳
۲۷/اپریل	قمر و مریخ	مقابلہ	۵-۱۴
۲۸/اپریل	عطارد و مشتری	تثلیث	۱۱-۱۹
۳۰/اپریل	عطارد و مریخ	تسدیس	۵-۳

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمر و شمس	تسدیس	۳۶-۷
۲ مئی	زہرہ و زحل	تثلیث	۵-۳
۴ مئی	عطارد و زحل	تربیع	۲۱-۱
۵ مئی	قمر و شمس	قران	۴۸-۱۷
۶ مئی	قمر و مریخ	تسدیس	۵۱-۱۳
۷ مئی	قمر و عطارد	قران	۱-۳
۸ مئی	قمر و زحل	تسدیس	۱۸-۱۹
۹ مئی	قمر و زہرہ	تسدیس	۵۵-۹
۱۰ مئی	قمر و مشتری	مقابلہ	۳۶-۵
۱۱ مئی	قمر و عطارد	تسدیس	۳۶-۱۶
۱۲ مئی	شمس و مشتری	تثلیث	۵۸-۲۲
۱۳ مئی	قمر و زحل	قران	۳۵-۳
۱۴ مئی	قمر و عطارد	تربیع	۵۰-۴
۱۴ مئی	قمر و مشتری	تثلیث	۲۶-۱۸
۱۵ مئی	قمر و مریخ	تسدیس	۶-۱۵
۱۶ مئی	قمر و عطارد	تثلیث	۴۲-۱۹
۱۷ مئی	قمر و زحل	تسدیس	۱۳۰۰
۱۸ مئی	قمر و مریخ	تربیع	۱۸-۵
۱۹ مئی	قمر و مشتری	تسدیس	۵-۱۷
۲۰ مئی	قمر و شمس	مقابلہ	۴۱-۷
۲۲ مئی	شمس و زحل	تثلیث	۵۵-۲۳
۲۴ مئی	قمر و مشتری	قران	۳۲-۱۷
۲۵ مئی	قمر و شمس	تثلیث	۳۴-۱۸
۲۶ مئی	زہرہ و زحل	تربیع	۴۰-۲۲
۲۷ مئی	قمر و زحل	مقابلہ	۱۴-۲۳
۲۸ مئی	قمر و شمس	تربیع	۲۵-۸
۲۹ مئی	قمر و مشتری	تسدیس	۵۱-۱۰
۳۰ مئی	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۲-۱۴
۳۰ مئی	قمر و مریخ	تثلیث	۵۹-۲۰
۳۱ مئی	قمر و مشتری	تربیع	۳-۱۴

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	قمر و زحل	تثلیث	۴۲-۷
۲ جون	قمر و مشتری	تثلیث	۱۱-۱۴
۳ جون	قمر و زحل	تربیع	۳۱-۷
۴ جون	قمر و عطارد	قران	۳۵-۴
۵ جون	قمر و زحل	تسدیس	۵۵-۶
۶ جون	زہرہ و مریخ	تسدیس	۴۵-۱۳
۷ جون	شمس و عطارد	قران	۵۶-۲۰
۸ جون	عطارد و مریخ	تسدیس	۵۸-۲۳
۹ جون	شمس و زہرہ	قران	۳۹-۹
۱۰ جون	قمر و مشتری	تثلیث	۵۴-۲۱
۱۲ جون	قمر و عطارد	تثلیث	ذ۷-۱۹
۱۳ جون	قمر و زہرہ	تثلیث	۷-۱۴
۱۴ جون	قمر و زحل	تسدیس	۴۴-۸
۱۵ جون	قمر و مریخ	تربیع	۴۳-۱۹
۱۶ جون	قمر و زحل	تربیع	۳۶-۲۱
۱۷ جون	قمر و عطارد	مقابلہ	۲۳-۱۷
۱۸ جون	قمر و شمس	مقابلہ	۰۰-۲۳
۱۹ جون	قمر و زحل	تثلیث	۲۷-۱۰
۲۰ جون	قمر و مشتری	قران	۵۲-۱۸
۲۱ جون	زہرہ و زحل	تسدیس	۴۴-۱۴
۲۲ جون	قمر و عطارد	تثلیث	۱-۱۷
۲۳ جون	قمر و مریخ	مقابلہ	۴۵-۱۵
۲۴ جون	قمر و شمس	تثلیث	۲۱-۶
۲۵ جون	شمس و زحل	تسدیس	۳۰-۱۰
۲۶ جون	قمر و شمس	تربیع	۳۹-۱۷
۲۷ جون	قمر و عطارد	تسدیس	۸-۱۱
۲۸ جون	قمر و زحل	تثلیث	۳۲-۱۹
۲۹ جون	قمر و مشتری	تثلیث	۱۷-۱۹
۳۰ جون	قمر و مریخ	تربیع	۱۱-۱۲
۳۰ جون	قمر و زحل	تربیع	۴۳-۲۰

فہرست نظرات

عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۷؍اپریل	قمروزحل	۲۶_۱۰
۸؍اپریل	قمرومشتری	۱۷_۱۶
۱۴؍اپریل	قمروزہرہ	۶_۵
۱۵؍اپریل	قمروعطارد	۴۳_۷
۱۷؍اپریل	قمرومشتری	۲۹_۱۱
۱۸؍اپریل	عطاردوزحل	۴۰_۲۳
۲۵؍اپریل	قمروزحل	۴۵_۱۸
۲۶؍اپریل	قمروشمس	۲۷_۳
۲۸؍اپریل	عطاردومشتری	۱۱_۱۹
۲؍مئی	زہرہ وزحل	۵_۳
۱۲؍مئی	شمس ومشتری	۵۸_۲۲
۱۶؍مئی	قمروعطارد	۴۲_۱۹
۲۲؍مئی	قمرومشتری	۵۵_۲۳
۲۵؍مئی	قمروشمس	۳۴_۱۸
۳۰؍مئی	قمرومریخ	۵۹_۲۰
یکم؍جون	قمروزحل	۴۲_۷
۲؍جون	قمرومشتری	۱۱_۱۴
۱۰؍جون	قمرومشتری	۵۴_۲۱
۱۲؍جون	قمروزہرہ	۷_۱۴
۱۹؍جون	قمروزحل	۲۷_۱۰
۲۴؍جون	قمروشمس	۳۱_۶
۲۸؍جون	قمروزحل	۳۲_۱۹
۲۹؍جون	قمرومشتری	۱۷_۱۹

تسدیس

یکم؍اپریل	قمروشمس	۵۷_۱۷
۴؍اپریل	قمرومشتری	۵۷_۱۳
۱۹؍اپریل	قمروزہرہ	۶_۱۳

۲۲؍اپریل	قمرومشتری	۱۷_۱۰
۳۰؍اپریل	عطاردومریخ	۵_۳
یکم؍مئی	قمروشمس	۳۶_۷
۶؍مئی	قمرومریخ	۵۱_۱۳
۹؍مئی	قمروزہرہ	۵۵_۹
۱۱؍مئی	قمروعطارد	۳۶_۱۶
۱۵؍مئی	قمرومریخ	۶_۱۵
۱۷؍مئی	قمروزحل	۱۳_۰۰
۱۹؍مئی	قمرومشتری	۵_۱۷
۲۹؍مئی	قمرومشتری	۵۱_۱۰
۳۰؍مئی	قمروزہرہ	۴۲_۱۲
۵؍جون	قمروزحل	۴۵_۱۳
۸؍جون	عطاردومریخ	۵۸_۲۳
۱۴؍جون	قمروزحل	۴۴_۸
۲۱؍جون	زہرہ وزحل	۴۴_۱۴
۲۵؍جون	شمس وزحل	۳۰_۱۰

تربیع

۱۰؍اپریل	شمس ومشتری	۴۰_۱۹
۱۰؍اپریل	عطاردومریخ	۴۲_۲۳
۱۱؍اپریل	قمروزہرہ	۲۱_۱۹
۱۳؍اپریل	عطاردومشتری	۱۸_۲۳
۱۹؍اپریل	قمرومریخ	۴۲_۱۷
۲۳؍اپریل	زہرہ ومریخ	۲۷_۲۳
۲۴؍اپریل	زہرہ ومشتری	۵_۷
۴؍مئی	عطاردوزحل	۲۱_۱
۱۴؍مئی	قمروعطارد	۵۰_۴
۱۸؍مئی	قمرومریخ	۱۸_۵
۲۶؍مئی	زہرہ وزحل	۴۰_۲۲
۲۸؍مئی	قمروشمس	۲۵_۸

۳۱؍مئی	قمرومشتری	۳_۱۴
۳؍جون	قمروزحل	۳۱_۷
۱۵؍جون	قمرومریخ	۴۳_۱۹
۱۶؍جون	قمروزحل	۳۶_۲۱
۲۶؍جون	قمروشمس	۳۹_۱۷
۳۰؍جون	قمرومریخ	۱۱_۱۴
۳۰؍جون	قمروزحل	۴۲_۲۰

قران

۵؍اپریل	قمروعطارد	۲۳_۹
۱۶؍اپریل	شمس وعطارد	۵۳_۱۲
۷؍مئی	قمروعطارد	۱_۳
۱۳؍مئی	قمروزحل	۳۵_۳
۲۴؍مئی	قمرومشتری	۳۲_۱۷
۴؍جون	قمروعطارد	۳۵_۴
۷؍جون	شمس وعطارد	۵۶_۲۰
۲۰؍جون	قمرومشتری	۵۲_۱۸

مقابلہ

۱۳؍اپریل	قمروزحل	۴۶_۶
۱۲؍اپریل	قمرومشتری	۳۵_۲۰
۲۰؍اپریل	قمروشمس	۵۵_۱۵
۲۴؍اپریل	مریخ ومشتری	۵۲_۱۸
۲۷؍اپریل	قمرومریخ	۵_۱۴
۱۰؍مئی	قمرومشتری	۳۶_۵
۲۰؍مئی	قمروشمس	۴۱_۷
۲۷؍مئی	قمروزحل	۱۴_۲۳
۱۷؍جون	قمروعطارد	۲۳_۱۷
۱۸؍جون	قمروشمس	۰۰_۲۳
۲۳؍جون	قمرومریخ	۴۵_۱۵

☆☆☆☆☆☆

شرف قمر

۱۷اپریل بروز جمعرات ۱۰ بج کر ۳ منٹ سے ۱۷اپریل ۱۱ بج کر ۳۹ منٹ تک۔ ۴رمئی بروز اتوار ۲۰ بج کر ۴ منٹ سے ۴رمئی رات ۲ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ یکم رجون بروز اتوار صبح ۷ بج کر ۵ منٹ سے یکم رجون ۸ بج کر ۴۰ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔

یہ اوقات مثبت کام کے لئے موثر ترین مانے جاتے ہیں۔ عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

ہبوط قمر

۲۰راپریل بروز اتوار شام ۶ بج کر ۳۰ منٹ سے ۲۰راپریل رات ۸ بج کر ۲۸ منٹ تک ۱۸ مئی رات ۱۲ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۸رمئی رات ۲ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ ۱۴رجون بروز ہفتہ صبح ۷ بج کر ۷ منٹ سے ۱۴رجون ۸ بج کر ۲۴ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔

یہ اوقات منفی کام کے لئے موثر مانے گئے ہیں۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۲۰راپریل بروز اتوار دن ۲ بج کر ۳۱ منٹ سے ۲۳راپریل بروز منگل دوپہر ۲ بج کر ۳۸ منٹ تک۔ ۱۷رمئی رات ۸ بج کر ۳۰ منٹ سے ۲۰رمئی ۸ بج کر ۵۰ منٹ تک۔ ۱۴رجون بروز ہفتہ دن ۲ بج کر ۲۴ منٹ سے ۱۶رجون بروز پیر دن ۲ بج کر ۵۱ منٹ تک۔ قمر برج عقرب میں رہے گا ان اوقات میں نفرت وعداوت کے کام کرنے چاہئیں۔

تحویل آفتاب

۱۹راپریل رات ۱۰ بج کر ۲۱ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۰رمئی رات ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱رجون رات ۵ بج کر ۲۹ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات اپنے رب کے حضور میں رکھیں۔

اوج زہرہ

۱۱رجون بروز بدھ ۶ بج کر ۳۹ منٹ سے ۱۲رجون ۲ بج کر ۱۶ منٹ کو زہرہ اوج میں ہوگا۔ شرف زہرہ کا وقت اگر چوک گیا ہو تو اوج زہرہ کے وقت سے فائدہ اٹھائیں۔

ہبوط مریخ

۴رمئی بروز اتوار ۱۰ بج کر ۴۴ منٹ سے ۴رمئی ۷ بج کر ۳۲ منٹ تک مریخ ہبوط میں رہے گا۔ جنگ وجدال کے کاموں کے لئے یہ وقت موثر ترین مانا گیا ہے۔

تربیع زہرہ ومشتری

اس نحس وقت کی ابتدا ۲۳راپریل صبح ۱۰ بج کر ۴۸ منٹ۔ مکمل نظر ۲۴راپریل صبح ۷ بج کر ۶ منٹ پر ختم۔ ۲۵راپریل رات ۳ بج کر ۲۱ منٹ۔

ناجائز محبت کے خاتمہ کے لئے اس نقش سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ نقش سورۂ مائدہ کا ہے۔ اس کو لکھ کر کسی بھی دن بوقت زوال قبرستان میں دفن کریں۔

۷۸۶

۷۰۷۱۲	۵۶۵۶۹۸	۲۱۲۱۳۶
۳۵۳۵۶۰	فلاں ابن فلاں علیٰ بغض فلاں ابن فلاں	۳۹۳۹۸۶
۴۲۴۲۷۴	۲۸۲۸۴۳۸	۱۳۱۴۲۴

تربیع عطارد ومریخ

اس نحس وقت کی شروعات ۱۰راپریل صبح ۶ بج کر ۵۴ منٹ۔ تکمیل نظر رات ۱۰ بج کر ۴۴ منٹ پر اختتام ۱۱راپریل دوپہر ۲ بج کر ۲۶ منٹ۔

نفاق پھیلانے اور فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے اس نقش سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ سورۂ فیل کا نقش ہے اور اس کا استعمال وہاں کرنا چاہئے جہاں فاسق وفاجر قسم کے لوگ متحد ہو کر اہل ایمان اور مظلوم لوگوں کو پریشان کررہے ہوں۔

۷۸۶

۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

مقابلہ مریخ ومشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۲۲راپریل دوپہر ۲ بج کر ۲۴ منٹ۔ مکمل نظر ۲۴راپریل شام ۶ بج کر ۵۴ منٹ۔ اختتام ۲۶راپریل رات ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ۔

حاسدین، بدخواہ اور دشمنوں پر عذاب مسلط کرنے کے لئے سورۂ فیل کا نقش استعمال میں لائیں۔ اس نقش کو لکھ کر کسی ویرانے میں دفن کریں۔

۷۸۶

۴۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

تربیع عطارد و مشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۱۳ر اپریل صبح ۱۱ بج کر ۱۱ منٹ۔ تکمیل نظر ۱۳ر اپریل رات گیارہ بج کر ۱۹ منٹ۔ اختتام ۱۴ر اپریل رات ۱۰ بج کر ۲ منٹ پر۔
اس وقت بھی سورۂ فیل کا مذکورہ نقش استعمال میں لائیں۔

تثلیث زہرہ و زحل

اس سعد وقت کی شروعات یکم مئی صبح ۸ بج کر ۴۳ منٹ۔ تکمیل نظر ۲ر مئی رات ۳ بج کر ۱۵ منٹ۔ اختتام ۲ر مئی ۱۱ بج کر ۱۹ منٹ۔ اس وقت ترقی، خوشحالی، کاروبار کی بلندی اور زراعت میں اضافے کے لئے سورۂ یٰسین کا مندرجہ ذیل نقش لکھ کر درخت پر لٹکائیں۔

۷۸۶

۱۸۴۵۰	۱۴۷۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰	یہاں مقصد لکھیں	۱۲۸۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

تثلیث شمس و قمر

یہ سعد وقت ۱۲ر مئی ۲۰۰۸ء کو رات ۱۰ بج کر ۵۸ منٹ پر پڑ رہی ہے۔ اس وقت افلاس کو دور کرنے اور تونگری حاصل کرنے کے لئے یہ نقش بنا کر استعمال کریں انشاءاللہ غربت وافلاس سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۹۲۱	۸۷۹۳۴	۸۷۹۳۱	۸۷۹۲۸
۸۷۹۳۲	۸۷۹۲۷	۸۷۹۲۲	۸۷۹۳۳
۸۷۹۲۶	۸۷۹۲۹	۸۷۹۳۶	۸۷۹۲۳
۸۷۹۳۵	۸۷۹۲۴	۸۷۹۲۵	۸۷۹۳۰

تثلیث قمر و مشتری

یہ سعد وقت ۲۹ر جون کو رات ۸ بج کر ۱۷ منٹ پر پڑ رہا ہے۔ برائے کامیابی رزق اور برائے ترقی دکان مندرجہ ذیل ۴ نقش لکھ کر دکان کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔ انشاءاللہ دکان خوب چلے گی۔

۷۸۶

۵۶۲	۵۵۵	۵۶۰
۵۵۷	۵۵۹	۵۶۱
۵۵۸	۵۶۳	۵۵۶

قران، شمس و عطارد

یہ سعد وقت ۷ر جون ۲۰۰۸ء کو رات ۸ بج کر ۵۶ منٹ پر پڑ رہا ہے۔ یہ وقت محبت کرنے کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت برائے محبت یہ نقش لکھ کر طالب کے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

القیت	القیت	القیت	القیت
علیک	علیک	علیک	علیک
محبّة	محبّة	محبّة	محبّة
منّی	منّی	منّی	منّی

فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

نقش لکھنے کے بعد اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں۔ انشاءاللہ اس نقش کی وجہ سے طالب و مطلوب کے درمیان حیرتناک محبت پیدا ہوگی۔ اور مطلوب طالب کے بغیر بے قرار رہے گا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

انمول باتیں

☆ اگر تم خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو پہلے خوش رکھو۔

☆ انسان کو ایک پیڑ کی مانند زندگی گزارنی چاہئے جو خود تو دھوپ کی تیزی برداشت کرتا ہے، مگر اپنے نیچے سایہ رکھتا ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

خبرنامہ

دہشت گردی کی جڑیں اسرائیل کی بربریت میں پیوست

دنیا میں امن کی بحالی کے لئے پہلے فلسطین کا مسئلہ حل کرنا ہوگا (مولانا ارشد مدنی)

دیوبند ۲۷ر فروری (ایس این بی) دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات اور حال ہی میں منعقد ہوئی دہشت گردی مخالف کل ہند کانفرنس کے کنوینر مولانا سید ارشد مدنی نے آج اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آرہے ہیں۔ انہوں نے میڈیا کے رول کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم کی بات دور تک پہنچانے میں میڈیا کا بڑا رول رہا ہے، اگر اسی طرح میڈیا مثبت رویہ اختیار کرے تو دہشت گردی کے خلاف ہماری تحریک بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس تحریک میں ہر مکتب فکر کے ذمہ داروں کو آگے آنا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ صرف کسی ایک ادارہ یا صرف مدارس کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک ملی مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملی مسائل میں ہمیں تمام اختلافات فراموش کرکے اقدامات کرنے چاہئیں۔

مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جلد ہی لکھنؤ، آندھرا پردیش، مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش وغیرہ میں اس عنوان پر کانفرنس کریں گے جس میں تمام مکتب فکر کے علماء کے ساتھ ساتھ ہندو مذہبی پیشواؤں کو بھی دعوت دیں گے۔ ہم یہ جنگ اہنسا کی قوت کے ساتھ لڑیں گے۔ مولانا سید ارشد مدنی نے آج وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہر قسم کی دہشت گردی کی مخالفت ہمارا نصب العین ہے، وہ دہشت گردی چاہے کسی تحریک کے نام پر ہو، انفرادی یا کسی سیاسی سازش کا نتیجہ ہو، انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ملک کے ساتھ ساتھ اپنے مدارس و مکاتب کی بھی حفاظت کرنی ہے، جس طرح مدارس اور دین دار طبقہ کو دہشت گردی کے الزامات میں پھنسایا جاتا ہے ہم اس کے خلاف پہلے لڑائی لڑیں گے۔

مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ اسلامی دہشت گردی پوری قوم کے لئے ایک گالی ہے، یہ ہمارے مذہب کو بدنام کرنے کی صیہونی سازش ہے، سچ تو یہ ہے کہ دہشت گردی کا مذہب سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی تمام جڑیں اسرائیل کی بربریت میں پیوست ہیں اور امریکہ اس مسئلہ کو حل نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہودی لابی امریکہ پر غالب ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں دنیا سے دہشت گردی کی جڑیں مٹانا چاہتی ہیں تو ان کو پہلے فلسطین کا مسئلہ حل کرنا ہوگا۔

مولانا سید ارشد مدنی نے آخر میں کہا کہ دیگر مسالک کے افراد دیوبند کی کانفرنس میں کسی مجبوری یا جھجک کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکے۔ ہمیں اس کا گلہ نہیں ہے ان لوگوں نے اپنے پیغامات کے ذریعہ شانہ بشانہ ہمارے ساتھ رہنے کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد لکھنؤ میں منعقد ہونے جارہی دہشت گردی مخالف کانفرنس میں وہ سب لوگ شرکت کریں گے۔

اسلامی دہشت گردی عالمی طاقتوں کا فریب

دیوبند (۲۴) فروری (عارف عثمانی) کل ہند تنظیم علمائے ہند کے صدر حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری صاحب نے آج جاری ایک بیان میں کہا کہ اسلامی دہشت گردی کا کوئی وجود دنیا میں نہیں ہے، یہ عالمی طاقتوں اور بطور خاص سپر پاور امریکہ کا فریب ہے۔ ۱۱-۹ سے پہلے کہیں ''القاعدۃ'' کا وجود نہیں تھا۔ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ''القاعدۃ'' کا فرضی ڈھانچہ کھڑا کیا گیا اور آہستہ آہستہ اس کا دائرہ مدارس اسلامیہ اور اسلام تک وسیع کردیا گیا۔ دارالعلوم دیوبند میں ہونے والی

دہشت گردی کے موضوع پر کانفرنس کے سلسلے میں مولانا نے کہا کہ دیوبند کی تاریخ رہی ہے کہ اس نے نازک اور حساس مواقع پر قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ مولانا نے کہا یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مدارس اسلامیہ پرامن، سلامتی وآشتی کے مرکز ہیں، یہ یورپ یا امریکہ کی یونیورسٹیاں نہیں ہیں جہاں آئے دن اسٹین گن اور ریوالوروں سے یونیورسٹی کے طلباء آپس میں ہی خوں ریزی برپا کرتے ہیں۔ مولانا انظر شاہ کشمیری نے کہا کہ آج دنیا میں اقتصادی ومعاشی دہشت گردی، مذہبی وتہذیبی دہشت گردی، اخلاقی، سماجی دہشت گردی کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں بھی اسے درآمد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایسا کرنے والے ملک کے بہی خواہ نہیں ہوسکتے۔ مدارس اسلامیہ اور ان سے وابستہ افراد ملک کی سب سے بڑی اقلیت اس ملک کی وفادار اور ذمہ دار شہری ہیں۔

مولانا انظر شاہ کشمیری نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ خود مدارس کی طرف سے دہشت گردی کے الزام کی تردید کرے تاکہ ملک میں یکجہتی، بھائی چارہ اور امن وامان کی فضا قائم رہے۔

دہشت گردی اور اسلام دو متضاد نظریئے ہیں (صفدر خاں)

نئی دہلی، ۲۷رفروری (صحافت بیورو) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر نیز انڈین اسلامک کلچر سینٹر کے ڈائریکٹر صفدر خاں نے اپنے اپنے ایک بیان میں ازہر ہند دارالعلوم دیوبند کی سرزمین پر مولانا مرغوب الرحمٰن ودارالعلوم انتظامیہ کی جانب سے منعقد کی گئی۔ دہشت گردی مخالف کانفرنس پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور دہشت گردی ایک دوسرے کے بالکل متضاد وبرعکس دو نظریئے ہیں انہوں نے بعض لوگوں کی جانب سے کہے جانے والے جملے "کہ اسلام دہشت گردی نہیں سکھاتا" پر سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے ساتھ دہشت گردی کو اسی ایک سطری جملے میں آخر جوڑا ہی کیوں جاتا ہے؟ انہوں نے زور دے کر کہا کہ میں بالکل سیدھی اور صاف بات کہنے کا قائل ہوں اس لئے میں مکرر یہ کہہ رہا ہوں کہ اسلام اور دہشت گردی بالکل دو متضاد چیزیں ہیں۔ ایک کے ساتھ دوسرے کو ایک لمحے کے لئے بھی جوڑ کے نہیں دیکھا جاسکتا۔ صدر خاں نے کہا کہ آج ہمارا ملک ہر طرف سے دہشت گردوں کی چپیٹ میں ہے کہیں تامل ٹائیگرس ہیں تو کہیں الفا وادکا زور اور کہیں نکسل واد کا جنم ان سب کو کسی مذہب یا فرقے سے کیوں نہیں جوڑا جاتا۔ صفدر خاں نے اپنے موقف کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہا کہ کلام الٰہی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جس طرح مسلمانوں کے حقوق سے ایک مسلم کو روشناس کرایا گیا ہے تو اسی طرح اس کو پڑوسیوں کے حقوق، مسافروں کے حقوق، دوستوں کے حقوق، اہل محلہ کے حقوق، چرند وپرند کے حقوق، حد یہ ہے کہ پیڑ پودوں کے حقوق سے بھی آگاہ کرایا گیا ہے پھر اسلام اور دہشت گردی کو ایک ساتھ جوڑ کر کیسے دیکھا جاسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا یہ تجزیہ ہے کہ جو لوگ اسلام اور مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں وہ اسلام کے لفظ سے بھی ناواقف ہیں کیونکہ اسلام کا اصل مادہ س۔ل۔م ہے۔ جس کے معنیٰ سلامتی اور امن وآشتی کے ہیں تو پھر اسلام کیسے کسی بے گناہ انسان کا خون بہانے کی اجازت دے سکتا ہے اس موقع پر انہوں نے مسلمانوں کو اپنا مفید مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے مسلم بھائیوں کو پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اختیار کر کے پوری دنیا کے لوگوں کو اسلامی حقانیت کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔

دیوبند میں دہشت گردی مخالف کانفرنس پر خوشی

نئی دہلی، ۲۷رفروری (پریس ریلیز) شمال مشرقی دہلی جعفر آباد کی سرگرم سوسائٹی شمع ایجوکیشنل اینڈ پولی ٹیکنک سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے دفتر میں قاری یوسف انصاری کی صدارت میں ایک مخصوص میٹنگ منعقد ہوئی میں سوسائٹی کے صدر حاجی شاہد چنگیزی نے دارالعلوم دیوبند میں دہشت گردی کے خلاف ہوئی کانفرنس کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ دیوبند میں پیش ہوئیں قراردادوں کو پورے ملک میں عمل میں لانا ممکن ہوگا۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر فہیم بیگ نے کہا کہ یہ بالکل سچ ہے کہ مذہب اسلام امن کا دوسرا نام ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلوص اور محبت کے پیغام سے ہی اسلام پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور دنیا میں امن قائم کرنے میں اہم کردار نبھا رہا ہے۔ سوسائٹی کے رکن ڈاکٹر ارشاد نے کہا کہ مدرسوں میں دہشت گردی کے خلاف تعلیم دی جاتی ہے نہ کہ انہیں اکسایا جاتا ہے حکومت کو چاہئے کہ مدرسوں کو دہشت گردی کی آڑ میں نشانہ بنانے والی سیاسی پارٹیوں اور غیر سرکاری تنظیموں پر بھی روک لگائی جائے۔ میٹنگ میں موجود جمیل ملک، اقبال احمد، محمد عاطف، اکرام، صادق علی، ودیگر اراکین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردی کی پرزور مذمت کی۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...
+919358002992
کتاب کیلئے رابطہ نمبر...
+919756726786
محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

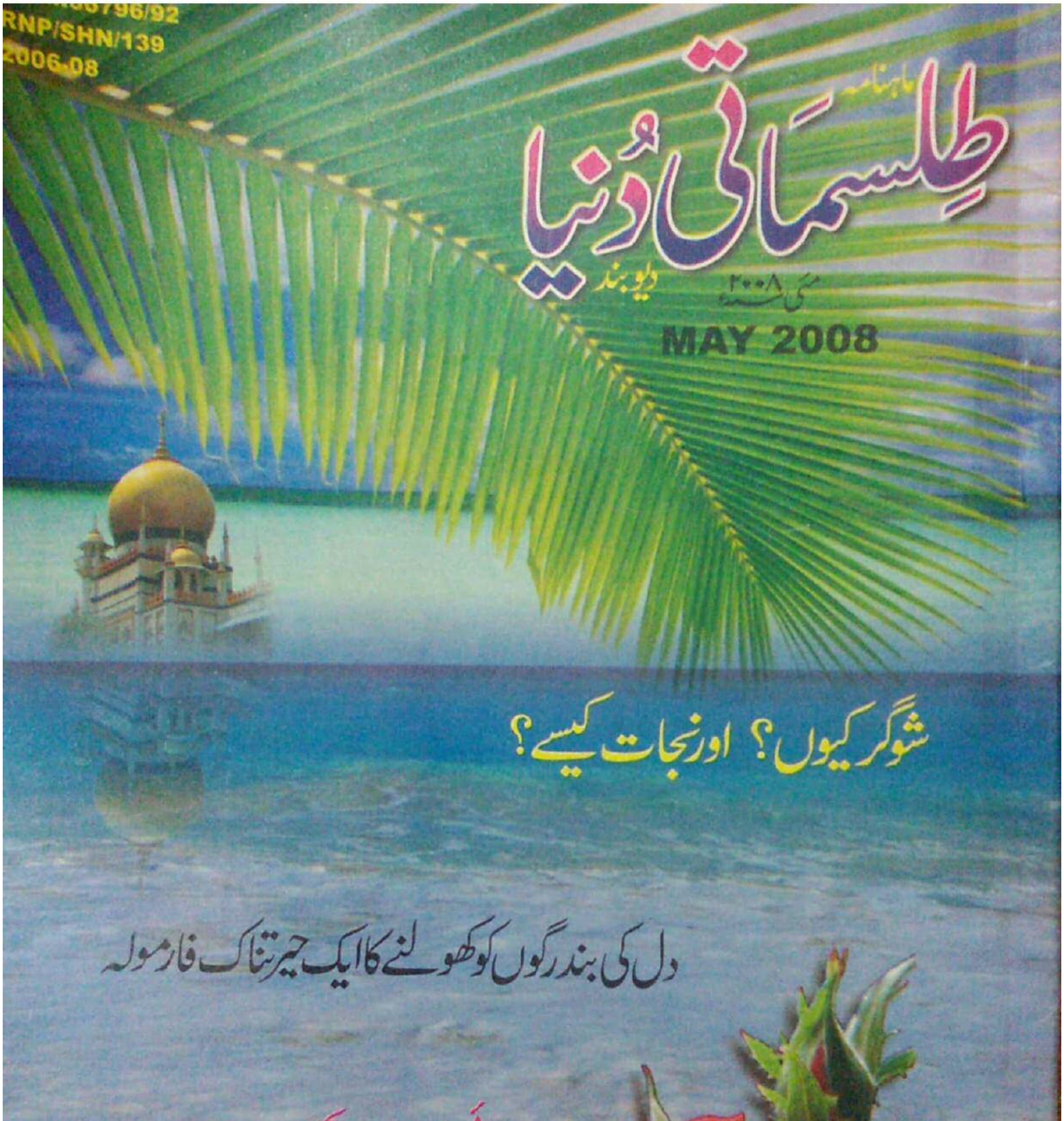
RNP/SHN/139
2006-08
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیو بند
مئی ۲۰۰۸ء
MAY 2008
شوگر کیوں؟ اور نجات کیسے؟
دل کی بند رگوں کو کھولنے کا ایک حیرتناک فارمولہ
بائی پاس سے بچیں
دانش عامری
Rs.25/=

کیا اور کہاں

اداریہ ۵
مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
علاج بالقرآن ۱۱
اسماءِ رحمۃ للعالمین ۱۲
حکیم الاسلام کا مکتوب گرامی ۱۵
روحانی ڈاک ۱۷
حروفِ صوامت ۳۳
برج سرطان ۳۵
مولود پر برجوں کے اثرات ۳۸
عددِ زندگی ۴۱
مخزن العجائب ۴۵
علم النقوش ۵۱
کرشمات جفر ۵۴
شوگر ذیابیطس ۵۵
صدقات وکواکب ۷۰
بھیانک قبرستان ۷۱
انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ ۷۳
خواب کی تعبیر بتانے کا طریقہ ۷۸
کیا تم اب بھی عقل استعمال نہیں کروگے ۷۹
اذان بت کدہ ۸۲
انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۹
قیامت نامے ۹۵
خبرنامہ ۹۸

کچھ روحانی تحریک کے بارے میں

اداریہ

بقلم خاص

۲ ماہ سے آپ طلسماتی دنیا میں روحانی تحریک کا اعلان دیکھ رہے ہیں، یہ تحریک اشاعت اسلام اور پیغام محبت کے لئے شروع کی گئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس تحریک کو فروغ حاصل ہو۔ آج کے پر آشوب حالات میں جب دنیا میں نفرتیں پھیلائی جارہی ہیں اور اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کیا جارہا ہے اس طرح کی تحریک کو مضبوط کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

دہشت گردی کے خلاف، اور مسلمانوں اور دینی مدرسوں پر دہشت گردی کے الزامات کو رفع کرنے کے لئے دار العلوم دیوبند نے جو قدم اٹھایا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ لیکن یہ فرض صرف دار العلوم دیوبند ہی کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ مسلمان اور علماء نہ دہشت گرد ہیں اور نہ دہشت گردی کو پسند کرتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارا اصل دشمن امریکہ ہے اور امریکہ دہشت گردی کی آڑ میں خود دہشت گردی پھیلا رہا ہے اور مختلف انداز سے اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کر رہا ہے اس وقت مسلک کے اختلاف سے بالاتر ہو کر ہمیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ ان دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہئے جو دنیا بھر میں ہمارے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔

ہم نے اسلام کی تبلیغ کو ایک خاص انداز سے دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایک مخصوص انداز سے اپنا اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا دفاع کرنے کے لئے ہاشمی روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اصلاح معاشرہ کے جذبے کے ساتھ ہم اس تحریک کو مضبوط کریں اور بلاتفریق و مذہب وملت اس تحریک کو آگے بڑھائیں۔ ہمیں اللہ کے سب بندوں سے محبت کرنی چاہئے اور ہمیں اس ملک میں رہنے والے ہندوؤں سے بھی محبت کرنی چاہئے اور انہیں اسلام کی گہرائیوں سے آگاہ کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے اندر سدھار پیدا کرنا چاہئے۔ ہماری خرابیاں اور برائیاں دیکھ کر نہ صرف اہل دنیا مسلمانوں سے بدظن ہوتے ہیں بلکہ وہ دین اسلام سے بھی بدگمان ہو جاتے ہیں۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہاشمی روحانی تحریک کو مضبوط کرنے میں اور اسے پھیلانے میں ہمارا ساتھ دیں۔

اس وقت ہمیں جن پیچیدہ مسائل سے گزرنا پڑ رہا ہے ان سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ ہم محبت کے پیغام کو عام کریں اور سیاست سے نہیں بلکہ محبت سے اس دنیا کو فتح کرنے کا بیڑہ اٹھائیں۔ اگر ہماری نیت درست ہوگی اور اگر ہم اپنے دین کی تبلیغ کرنے میں مخلص ہوں گے تو انشاء اللہ ایک دن ہماری تحریک ساری دنیا میں پھیلے گی اور ایک دن ساری دنیا ہمارے مذہب کو "واحد اچھا مذہب" ماننے پر مجبور ہوگی۔

مختلف پھولوں

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دنیا کی سمجھ دیدیتا ہے اور میں صرف بانٹنے والا ہوں دیتا تو صرف اللہ ہی ہے۔

● میرے خلاف جھوٹ نہ بولو، جو جھوٹ بولے گا وہ آگ میں داخل ہوگا۔

● تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

جب ایسا زمانہ آئے کہ تمہیں طالبانِ علم ملیں تو انہیں خوش آمدید کہو اور تعلیم دو۔

● جو علم کے راستے پر چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کردیتا ہے۔

● حکمت کی بات مومن کا گم شدہ مال ہے وہ جہاں کہیں اسے پاتا ہے اپنالیتا ہے۔

علم کا شوق

حضرت امام غزالیؒ ایک بستی میں پہنچے جہاں انہوں نے دو دن قیام کیا تیسرے دن صبح سویرے اپنے شاگرد سے کہا ”اپنا سامان فوراً باندھ لو۔“ شاگرد نے کہا یہاں آنے کے لئے آپ نے طویل سفر کی مشقت اٹھائی ہے اب آپ یہاں سے کیوں جانا چاہتے ہیں۔؟

امام غزالیؒ نے فرمایا ”میں اس بستی میں دو دن سے مقیم ہوں اور کوئی علم کا طالب میرے پاس نہیں آیا۔ جس بستی میں علم کا شوق نہ ہو وہاں عذاب الٰہی نازل ہوکر رہتا ہے۔ لہٰذا جلدی کرو، ہم یہاں سے نکل جائیں۔

کام کی باتیں

● یادرکھو بغیر لالچ کے پیار صرف ماں کا پیار ہے۔

● یادرکھو یہ بہت بڑی غلطی ہوتی ہے کہ کسی کو کوئی راز کی بات بتا کر یہ کہنا کہ کسی اور کو نہ بتانا۔

● یادرکھو دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی انسان کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکتیں۔

● یادرکھو وہ انسان عظیم ہے جو دل میں غم چھپائے زندگی مسکرا کر گزار دیتا ہے۔

● یادرکھو تین چیزوں کو کبھی چھوٹا نہ سمجھو، فرض، مرض، قرض۔

● یادرکھو اگر دوست کو آزمانا ضروری ہو تو مصیبت اور غصے میں آزماؤ۔

● یادرکھو لالچی لوگوں کا نظریہ ہوتا ہے نہ باپ بڑا نہ بھیا، سب سے بڑا روپیہ۔

● یادرکھو اتنے میٹھے بھی نہ بنو کہ لوگ تمہیں کھاجائیں، اتنے کڑوے بھی نہ بنو کہ لوگ تھوکنے لگیں۔

● یادرکھو اگر تندرست رہنا چاہتے ہو تو صرف جینے کے لئے کھاؤ نہ کہ کھانے کے لئے جیو۔

● قلتِ عقل کا اندازہ کثرتِ کلام سے ہوتا ہے۔

● کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کرنا نصف علم ہے۔

● جب دو آدمی کسی مسئلے پر بغیر بحث کے متفق ہوجائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ دونوں بے وقوف ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

● جو عالم غیب میں ہے سب کچھ خدا جانتا ہے۔

● موت کو بھولنے والا کبھی کامیاب زندگی نہیں گزارسکتا۔

● اپنے آپ کو غلط فہمیوں کا شکار نہ کرو، کیونکہ اس سے زندگی اجیرن

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

ہوگی۔

● امیروں کی محفل سے بچو اور اپنی مستی میں مگن رہو۔

● بندہ کو اپنے خدائے ذوالجلال سے اتنا قریب و تعلق ضرور ہونا چاہئے کہ بندہ جو بھی درخواست کرے خدا کی بارگاہ میں قبول ہوجائے ورنہ پھر درویش کہلوانے کے لائق نہیں۔

● دنیا میں ہر شے فانی ہے تو جس سے پیار کرتا ہے وہ بھی فانی ہے پس فانی سے پیار کرنا سیکھ۔

● ہمیشہ سچ کا ساتھ دو، سچ تمہارا ساتھ دے گا۔

● عدل وانصاف برقرار رکھنا مومن کی شان ہے کیونکہ خدا بھی عدل و انصاف کو روا رکھتا ہے۔

خوشبو

● خوشبو جب قرآن پاک سے نکلتی ہے تو اللہ تبارک وتعالی سے محبت اور قرب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب دھرتی سے نکلتی ہے تو وطن عظیم کی شان بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب گلاب سے نکلتی ہے تو دل کش جھونکا بن کر محبوب بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب دلوں سے نکلتی ہے تو محبت کا مدھر احساس اور جذبات کے اظہار کا حقیقی رنگ بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب دماغ سے نکلتی ہے تو لافانی تخلیق بن کر بکھر جاتی ہے۔

● خوشبو جب روح سے پھوٹتی ہے تو پاکیزگی کا ایک لطیف جھونکا بن جاتی ہے۔

بڑے لوگ بڑی باتیں

● کوئی شخص تمہاری پیٹھ پر سواری نہیں کرسکتا، جب تک کہ وہ جھکی ہوئی نہ ہو۔ (مارٹن لوتھر کنگ)

● آپ یہ انتظار نہ کریں کہ دوسرے لوگ آپ کی مدد کریں گے، آپ کو اپنی مدد آپ کرنے کا فن سیکھنا چاہئے اور خود اپنے طریقہ پر کام کرنا چاہئے۔ (ٹرسٹن جونز)

● کامیابی کے سفر میں شکست، مایوسی، محنت اور ہر قسم کے دکھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (ڈاکٹر سی وی رمنا)

● انسان کے دو بڑے دشمن ہیں، نفرت اور خوف ہیں۔ (سر ونسٹن چرچل)

● زندگی کا سامنا کرنے کا سب سے ناقص طریقہ یہ ہے کہ حقارت کے ساتھ اس کا سامنا کیا جائے۔ (تھیوڈور روز ویلٹ)

● جنگوں کی ابتدا چونکہ ذہن سے ہوتی ہے اس لئے لوگوں کے ذہن میں قیام امن کا مورچہ بنایا جائے۔ (برنارڈ شا)

● بڑا آدمی وہ ہے جو ہر آدمی کے اندر بڑائی کا احساس پیدا کرے۔ (جی کے چسٹرٹن)

● آپ ہر جگہ اپنے دوست پا سکتے ہیں مگر آپ ہر جگہ اپنے دشمن نہیں پا سکتے، دشمن آپ کو خود بنانے پڑیں گے۔ (شیکسپیئر)

● رات کے وقت دو آدمی باہر دیکھتے ہیں، ایک شخص کیچڑ کو دیکھتا ہے اور دوسرا شخص ستارہ کو۔ (فریڈرک لینگ برج)

● میں تم سے کہتا ہوں کہ تم منٹوں کی حفاظت کرو کیونکہ گھنٹے اپنے آپ حفاظت کرلیں گے۔ (لارڈ فیلڈ)

باتوں سے خوشبو آئے

● کتابوں کو زمین پر نہیں گرنے دیا کرو کیونکہ کتابیں انسان کو آسمان پر لے جاتی ہیں۔

●اس شمع کی مانند روشن رہو، جو جب جلتی ہے تو یہ نہیں دیکھتی کہ میں بڑے محل میں جل رہی ہوں یا کسی غریب خانے میں، وہ تو دونوں کو برابر اپنی روشنی سے روشن رکھتی ہے۔

●انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

رہنما باتیں

●اگر خدا پر توکل کرو گے تو تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہوگا، اپنا آپ ڈھیلا چھوڑ دو گے تو پانی خود تمہاری حفاظت کرے گا تم سطح پر تیرنے لگو گے۔

●جوگ کا پہلا قدم تب اٹھے گا جب غصے کو ختم کرے گا، غرور تکبر راکھ بنا کر حکومت داؤ پر لگا دے گا، یہ رنگ اتار پھینک، پھر جوگ کی سوچنا۔

●انسان دو پاؤں کا جانور ہے، اس کا ایک قدم تدبیر سے اٹھتا ہے اور دوسرے قدم کو اس کی قسمت اٹھاتی ہے۔

●جو آدمی خود اصلاح یافتہ نہیں وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے گا جسے خود پر اعتماد نہیں وہ دوسروں میں یقین کیسے پیدا کرسکتا ہے۔

●زندگی کا مقصد ذمہ داری ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے۔

●اپنے آپ کو شہرت، دولت اور ناموری کی حضوری میں دے کر اس کے غلام نہ بن جانا، کیونکہ کسی نہ کسی دن تم کو اپنی زندگی میں ایک ایسا آدمی ضرور ملے گا جو ان چیزوں میں سے کسی کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہوگا، اس وقت تمہیں پتہ چلے گا کہ تم کتنے غریب اور مفلس ہو، خالی اور بے کار ہو۔

●رزق حلال کمایا جائے تو کبھی کبھی تسبیح پھیرنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔

سنئے

●اگر وقت اور حالات ہمیشہ آپ کے حق میں رہیں تو آپ زندگی سے کچھ نہیں سیکھ سکتے۔

●چند کاغذ کے ٹکڑوں سے آپ سب کچھ خرید سکتے ہیں لیکن مخلص دوست اور پرسکون زندگی نہیں۔

●نظر آنے والی حقیقت ہمیشہ آدھا سچ ہوتی ہے۔

اقوال حضرت امام جعفر صادقؒ

●جو کوئی خالق تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔

●اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچو تا کہ عابد ہو اور جو کچھ قسمت میں ہو گیا اس پر راضی ہو۔

●فاجر سے محبت مت رکھ تجھ پر فسق و فجور غالب آجائے گا، مشاورت ایسے لوگوں سے کر جو اطاعت خدا خوب کرتے ہوں۔

●توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل۔

●گناہ پر اصرار انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔

●دوسروں کے مال کا لالچ نہ کرنا بھی داخل سخاوت ہے۔

●دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے، اس کی رسائی لامکاں تک ہے اور کائنات کا کوئی راز اس سے پنہاں نہیں۔

●انسان کے پاس ایک ایسی قوت بھی ہے جو مستقبل میں جھانک سکتی ہے، یہ اس وقت بیدار ہوتی ہے جب حواس خمسہ سو رہے ہوں اور دماغ مشاہدات کی مداخلت سے آزاد ہو۔

●تغیر اساس کائنات ہے۔ پانی کہیں سحاب بن رہا ہے کہیں موتی اور کہیں آنسو، نور ظلمت میں بدل رہا ہے اور ظلمت نور میں۔

●انسان اعمال میں آزاد ہے تو لیکن اس کی آزادی لامحدود نہیں اس لئے کہ اس کے اختیار میں کچھ شائبہ جبر بھی ہے۔

●جو اللہ تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

دوستی

●دوستی اختیار کرو مگر اپنی آبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

●دوست اس کو سمجھو، جو تنہائی میں تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے۔

●اچھا دوست صندل کی لکڑی کی مانند ہوتا ہے جسے جو کلہاڑی بھی کاٹتی ہے وہ اس کو خوشبودار کر دیتی ہے۔

●جو اپنے دوست کو برے کاموں سے باز نہیں کرسکتا، وہ دوستی کے قابل نہیں۔

مہکتی کلیاں

●پھولوں کی تمنا ہو تو کانٹوں کی چبھن سے مت گھبراؤ۔

●غم پر اتنے آنسو نہ بہاؤ کہ خوشی پر دو آنسو بھی نہ گر سکیں۔

●سونے کو آگ پرکھتی ہے، اور انسان کو مصائب زمانہ۔

● جو باتیں تم لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے، ان کے پیچھے بھی مت کرو۔

● آنکھیں اپنے آپ پر یقین کرتی ہیں اور کان دوسرے لوگوں پر۔

سنہری باتیں

● سچی لگن کو کانٹوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔

● وفائیں مانگنا تو سب کو آتا ہے وفائیں دینا کسی کو نہیں آتا۔

● اچھے دوست کو بار بار نہ آزماؤ کیونکہ ہوسکتا ہے وہ کبھی آزمائش میں پورا نہ اترے اور آپ کا اعتماد جاتا رہے۔

● تکبر علم کا اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔

● ہنر انسان کا سب سے بڑا دوست ہے۔

● عقل مند وہ ہے جو ہر کام میں میانہ روی اختیار کرے۔

● شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔

● ادب بہترین کمال اور صدقہ بہترین عبادت ہے۔

مہکتی کلیاں

● خواہش وہ شیرینی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر دیتی ہے۔

(اقلیدس)

● تحریک ایک خاموش زبان ہے اور قلم ہاتھ کی آواز۔ (سقراط)

● وقت اس دنیا کی روح ہے۔ (فیثا غورث)

حکیم اقلیدس

● جو عالم ہو اور اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ ایسا بیمار ہے جس کے پاس دوا تو موجود ہے مگر علاج نہیں کرتا۔

● دانا وہ ہے جو گردش ایام سے تنگ دل نہ ہو۔

● لوگوں کو تین باتوں سے رنج پہنچتا ہے۔ پیش از قسمت مانگتے ہیں، پیش از وقت چاہتے ہیں اور دوسروں کے مال کو اپنا بنانا چاہتے ہیں۔

● دو بھائیوں میں منافرت پیدا نہ کر ان میں کبھی نہ کبھی صلح ہو جائے گی مگر تجھے ہمیشہ برائی حاصل ہوگی۔

● جب تمہیں علم ہو گیا کہ تمہاری روزی دوسرے لوگوں کی روزی سے الگ ہے تو پھر یہ پریشانی اور بے صبری کیوں۔

● دنیا عالم اسباب ہے، یہاں پر ہر فعل سے پہلے سب کا ہونا قدرت کی حکمت ہے۔

● کونسی سرشت میں دانائی کی نسبت حماقت زیادہ بھری ہوئی ہے، اس کو دور کر کے اصلی انسانیت کا درجہ حاصل کر۔

● علم بہت ہیں اور عمر کم، تو وہ سیکھ جس سے سب علم آجائیں۔

● اللہ کی بہترین نعمت ایک مخلص دوست ہے۔

حیا

● حیا کی بہت سی علامات ہیں۔ منجملہ بات کرنے سے پہلے اس کا وزن کرنا ہے تاکہ ایسا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے جس پر خجالت اٹھانی پڑے۔ ایسے کام کرنے سے پرہیز کرو، جس پر عذر خواہی کی نوبت آئے ایسی حالت میں مبتلا ہونے سے بچنا جس میں شرمندگی واقع ہو اور آنکھ، زبان، کان، پیٹ اور دیگر اعضاء کی نوبت آئے ایسی حالت میں مبتلا ہونے سے بچنا جس میں شرمندگی واقع ہو اور آنکھ زبان، کان پیٹ اور دیگر اعضاء کی حفاظت کرنا تاکہ بے پروائی سے رسوائی نہ ہو۔ (حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ عنہ)

شان کریمی

منصور بن عماد کو کسی نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تم پر کیا گزری؟

انہوں نے جواب دیا۔ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے سامنے کھڑا کر کے فرمایا! اے منصور تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا ہے؟''

میں نے عرض کیا۔ ''یارب مجھے خبر نہیں۔''

پھر خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''ایک دن تو بیٹھا ہوا بہت سے آدمیوں کو وعظ اور نصیحت کر رہا تھا اور یہ باتیں سنا کر رلا رہا تھا۔ میرے ان بندوں میں سے ایک بندہ میرے خوف سے ایسا رویا جو پہلے کبھی نہ رویا تھا۔ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی وجہ سے تجھ کو اور تمام مجلس کو بخش دیا۔''

مہکتی حقیقتیں

● لوگ الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا الفاظ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اصل میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ دماغ کتنی دیر ایک جگہ ٹھہر سکتا ہے۔ (آرتو)

● لکھنا طریق علاج کی ایک صورت ہے بعض اوقات مجھے حیرت ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو لکھتے نہیں، شعر نہیں کہتے، مصوری نہیں کرتے اس پاگل پن سے جنون اور ہیبت ناک خوف سے جو انسانی صورت میں موجود ہے فرار کی راہ کس طرح نکالتے ہیں۔؟

خوش رہنا بھی ایک عادت ہے، یہ عادت ڈالئے۔ (البرٹ ہوبارٹ)

● صبر نہایت عمدہ قدروں میں سے ایک ہے، صبر ہمیں امید سے نوازتا ہے۔ (جان ڈیوی)

● نام میں کیا رکھا ہے گلاب کو کسی بھی نام سے پکاریں اس کے لطف اور رنگینی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (شیکسپیئر)

کلام دلنشیں

● مخلوق کی خوشنودی کے لئے اپنے رب کو ناراض مت کرو۔

● اپنی تعریف زیادہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔

● نفس سے بڑھ کر دنیا میں بدلگام جانور کوئی نہیں۔

● انسان کے لئے راحت اسی میں ہے کہ اپنی زبان کو روکے رکھے۔

● نیکی پر غرور کرنا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔

منتخب اشعار

کہاں کے عشق ومحبت کدھر کے ہجر وصال
ابھی تو لوگ ترستے ہیں زندگی کے لئے

●

موسم کے ساتھ جسم کے کپڑے بدل گئے
حالات وتجربات نے چہرہ بدل دیا

●

اپنا چہرہ کوئی کتنا بھی چھپائے لیکن
وقت ہر شخص کو آئینہ دکھا دیتا ہے

●

اس قوم کی تقدیر میں منزل تو ہے لیکن
افسوس کوئی قافلہ سالار نہیں ہے

●

میں اس کے پر بھی کترنے کے فن سے واقف ہوں
کہ جس پرندے کو اڑنا سکھا دیا میں نے

●

آداب کہا جائے کسے کتنے ادب سے
یہ فن مجھے برسوں کی ریاضت سے ملا ہے

●

انا کے پیڑ سے نیچے اگر اتر جاتا
وجود اس کا اندھیرے میں بھی سنور جاتا

فکر ونظر

● ظاہری حسن کو مت دیکھو بلکہ اندر کے انسان کو پرکھو۔

● کسی کو حقیر نہ جانو کیونکہ تراشنے سے قبل ہیرا بھی ایک عام سا پتھر ہوتا ہے۔

● اصلاحی تنقید کا برا مت مناؤ اور نہ ہی اس اصولی مؤقف کی حمایت کرو جو اصول صرف اور صرف تمہارا بنایا ہوا ہو۔

● خوابوں کے سمندر میں ہچکولے لینے والے دنیا کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔

● جب تمہارا ضمیر سو گیا تو پہرے دار کی صدائیں بھی اسے نہیں جگا سکتیں۔

● انسان بڑی عمر یا لمبے قد سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ اس کے اوصاف اس کو بڑا بناتے ہیں۔

● جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اسے اس کی سوچوں سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔

● سمجھوتوں کے ذریعہ شہرت ودولت حاصل کرنا کمزور لوگوں کا کام ہے۔

● اللہ سے اتنی امید رکھو کہ تمہیں اس سے زیادہ کسی اور سے امید نہ رہے۔

● مسکراہٹ ایک ایسا پردہ ہے جسکے پیچھے ہر قسم کے راز پنہاں ہیں۔

● محبت سے انسان میں درد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

قابل غور

● وفائیں بنجر زمین کی طرح اور محبتیں وحشت کی طرح ہیں۔

● زندگی کے بانجھ پن نے ہم سب کی سوچوں کو پتھر کی طرح کر دیا ہے۔

● شک ایسا کانٹا ہے جس کا زخم دل پر لگتا ہے۔

● کسی کو بھولنے کی کوشش کرنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم اپنے ہی ہاتھوں کی لکھی تحریر کاٹ رہے ہوں۔

● محبت کرنے والا پہلی جماعت کے اس بچے کی طرح ہوتا ہے جو یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ اسے استاد کے ہر سوال کا جواب آتا ہے۔

● زندگی اس وقت تک حقیقت لگتی ہے جب تک کوئی ہم سے بچھڑتا نہیں ہے۔ ● جھوٹے ساتھ سے سچی جدائی اچھی ہے۔ کم از کم یہ محبت کو زندہ تو رکھتی ہے۔ ● بیوقوفوں کی نگری میں عقل مند پرایا ہوتا ہے۔

● ● ● ● ● ●

قسط نمبر: ۱۱۱

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ تحریم

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ تحریم قرآن حکیم کی ۶۶ ویں سورۃ ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرکے پھر روزانہ سو مرتبہ اس آیت کا ورد رکھے تو وہ جہاں بھی چلا جائے گا وہاں اس کو عزت بھی ملے گی اور مقبولیت بھی۔ اس آیت کی برکت سے انشاء اللہ تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی اور ہمیشہ سرخروئی اور سربلندی سے وہ بہرہ ور رہے گا اس آیت کا نقش بھی تسخیر خلائق کے معاملے میں بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے اس نقش کو نوچندی جمعرات کو بنا کر گیارہ سو مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں پھر اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں انشاء اللہ ساری مخلوق مسخر ہوگی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ج وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ○

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ اکیاسی ہزار نو سو تیرہ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ روزہ رکھیں اور لگاتار ۹ دن میں اس تعداد کو پورا کریں۔ اس سے تین دن پہلے اس درود کی زکوٰۃ تین دن میں ادا کریں اور تین دنوں میں بحالت صوم ۴۱ ہزار کی تعداد پوری کریں پھر آیت کریمہ کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت اسی درود شریف کو اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مذکورہ آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھیں اور اول و آخر یہی درود شریف تین تین مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوگی۔

نقش اس آیت کا یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۴	۷۴۷	۷۵۰	۷۳۶
۷۴۹	۷۳۷	۷۴۳	۷۴۸
۷۳۸	۷۵۲	۷۴۵	۷۴۲
۷۴۶	۷۴۱	۷۳۹	۷۵۱

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی خَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَسِیْلَۃَ الْعَاصِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

جو شخص کسی بھی طرح کی نشہ بازی کا شکار ہو، شراب پیتا ہو، افیون کھاتا ہو یا چرس کا عادی ہو، وہ تین روزے رکھے اور روزانہ سات ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ انشاء اللہ تمام بری عادتوں سے اور تمام مکروہات سے نجات ملے گی۔ نیز نشے کی عادت بھی اللہ کے فضل و کرم سے چھوٹ جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ ج نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

● اگر کسی عورت کا شوہر ظالم ہو اور وہ عورت اس کے ظلم و ستم سے پریشان ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ اس آیت کو تین ہزار مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ دن تک دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ اس کو اپنے شوہر کے ظلم و ستم سے نجات مل جائیگی۔

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○

● جو عورت روزانہ سورۂ تحریم کی تلاوت کرے گی اس کا شوہر اس کا تابع رہے گا۔

سورۂ تحریم کا نقش ادائیگی قرض میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں بنا کر اپنے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں انشاء اللہ قرض ادا ہونے کی سبیل پیدا ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۳۰۷	۱۲۳۱۱	۱۲۳۱۴	۱۲۳۰۰
۱۲۳۱۳	۱۲۳۰۱	۱۲۳۰۶	۱۲۳۱۲
۱۲۳۰۲	۱۲۳۱۶	۱۲۳۰۹	۱۲۳۰۵
۱۲۳۱۰	۱۲۳۰۴	۱۲۳۰۳	۱۲۳۱۵

(باقی آئندہ)

✱✱✱✱✱✱✱

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَظمَت وافادیَت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۰

سیدنا شکور صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اسم گرامی سیدنا شکور بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں بہت زیادہ قدر دان اور بہت زیادہ شکر گزار۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے حد سے زیادہ شکر گزار اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کے حد سے زیادہ قدر دان تھے اس لئے آپ کو شکور بھی کہا جاتا ہے۔

یہ اسم گرامی بھی مشترک ہے یعنی یہ صفاتی نام رب العالمین کا بھی ہے اور رسول برحق کا بھی۔ اس نام کے اعداد ۵۲۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی حاصل ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد زیادہ سے زیادہ کرے۔ اس کے ورد کی کثرت سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی توفیق ہوگی اور اللہ اس کے رسول کی رضامندی بھی حاصل ہوگی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے رب کا شکر گزار بندہ بن جائے تو اس کو چاہئے ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اس اسم گرامی کا ورد کیا کرے۔

● اگر کوئی شخص کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہو تو اس کو چاہئے نماز مغرب کے بعد تین سو مرتبہ اس نام کا ورد کیا کرے۔

● اگر کوئی مستجاب الدعوات ہونے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس اسم مبارک کا ورد ۵۱ مرتبہ اور نماز جمعہ کے بعد ۱۰۰ مرتبہ کیا کرے۔

● اس اسم مبارک کا نقش فرمانبرداری، اطاعت اور شکر گزاری کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انسان کے اندر باطنی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۱	۱۳۳	۱۳۷	۱۲۳
۱۳۶	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۵
۱۲۶	۱۳۹	۱۳۲	۱۲۹
۱۳۳	۱۲۸	۱۲۷	۱۳۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۶	۱۷۱	۱۷۹
۱۷۸	۱۷۵	۱۷۳
۱۷۲	۱۸۰	۱۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۲	۱۳۰	۱۳۷
۱۳۸	۱۲۹	۱۳۵	۱۲۴
۱۳۳	۱۲۶	۱۳۶	۱۳۱
۱۲۸	۱۳۹	۱۲۵	۱۳۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۸	۱۷۶
۱۸۰	۱۷۵	۱۷۱
۱۷۴	۱۷۳	۱۷۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۴
۱۳۰	۱۳۵	۱۳۶	۱۲۵
۱۳۲	۱۲۹	۱۲۶	۱۳۹
۱۲۷	۱۳۸	۱۳۳	۱۲۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۶	۱۷۸	۱۷۲
۱۷۱	۱۷۵	۱۸۰
۱۷۹	۱۷۳	۱۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۳	۱۲۸	۱۲۷	۱۳۸
۱۲۶	۱۳۹	۱۳۲	۱۲۹
۱۳۶	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۵
۱۳۱	۱۳۴	۱۳۷	۱۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۴	۱۸۰	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۵	۱۷۱
۱۷۹	۱۷۱	۱۷۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۵۲۶ مرتبہ "سیدنا شکور صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کر دیں تو اس کی تاثیر دوگنی ہو جائے۔

سیدنا رشید صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام سیدنا رشید بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں ہدایت یافتہ، سیدھا راستہ دکھانے والا۔ آپ چونکہ ہادی برحق ہیں اس لئے آپ کو رشید کہا جاتا ہے اور آپ چونکہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ بھی ہیں اس لئے آپ کو رشید کہا جاتا ہے۔ اس نام کے اعداد ۵۱۴ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے اس کے رزق میں خیر و برکت ہو اور اس کا کاروبار خوب ترقی کرے اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد ۱۱۱ مرتبہ اس نام کا ورد رکھے۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے روزی میں فراخی پیدا ہوگی۔

● اگر کوئی ایسی مشکل پیش آجائے کہ کسی طرح اس کا حل سمجھ میں نہ آئے تو نماز مغرب کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ اس کا حل سمجھ میں آجائے گا۔

● جو شخص یہ چاہے کہ اس کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا ہو اور وہ گناہوں سے باز آکر نیکیوں کی طرف راغب ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ہر نماز کے بعد پچاس مرتبہ اس نام کا ورد کرے انشاء اللہ برے کاموں سے نفرت ہو جائے گی اور دل نیک کاموں کی طرف آہستہ آہستہ مائل ہو جائے گا۔

● اس اسم مبارک کا نقش گناہوں سے بچنے، نیکیوں کی طرف راغب ہونے، رزق کی کشادگی اور کاروبار کی وسعت کے لئے نیز اللہ اور رسول کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۶۷	۱۷۵
۱۷۴	۱۷۱	۱۶۹
۱۶۸	۱۷۶	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۲۹	۱۲۷	۱۳۴
۱۳۵	۱۲۶	۱۳۲	۱۲۱
۱۳۰	۱۲۳	۱۳۳	۱۲۸
۱۲۵	۱۳۶	۱۲۲	۱۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۸	۱۷۴	۱۷۲
۱۷۶	۱۷۱	۱۶۷
۱۷۰	۱۶۹	۱۷۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۱
۱۲۷	۱۳۲	۱۳۳	۱۲۲
۱۲۹	۱۲۶	۱۲۳	۱۳۶
۱۲۴	۱۳۵	۱۳۰	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۴	۱۶۸
۱۶۷	۱۷۱	۱۷۶
۱۷۵	۱۶۹	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، ل، ع، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۰	۱۷۶	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۱	۱۷۴
۱۷۵	۱۶۷	۱۷۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۱۴۱۵ مرتبہ "سیدنا رشید صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان پر دم کر دیں تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دوگنی ہو جائے۔ مردوں کو تعویذ دائیں بازو پر اور عورتوں کو بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔ ان تعویذوں کو پہلی بار باندھتے وقت پاک صاف اور باوضو ہونا شرط ہے اس کے بعد کوئی پرہیز نہیں۔ (باقی آئندہ)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحؒ

............کا مکتوب گرامی............

۱۷ر جولائی ۱۹۸۳ء کو جہان فانی سے رخصت ہوکر میں اس دنیا میں منتقل ہو گیا تھا جو کبھی فنا نہیں ہوگی۔ اور جہاں پہنچنے کے بعد انسان بھی بھی فنا نہیں ہوتا۔ دین اسلام نے یہی تاثر اپنے متبعین کو دیا ہے کہ مَـا عِـنْـدَكُـمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے اور جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ دنیا کے جھگڑے قضیے، تنازعے اور اختلافات سب ایک دن ختم ہوجاتے ہیں اور اگر ختم نہیں ہوتے تو پھر باہم دست وگریباں ہونے والے انسان اپنے اپنے اختلافات جہاں فانی میں چھوڑ کر عالم بقا میں منتقل ہوجاتے ہیں وہ تنہا نہیں آتے ان کا نامۂ اعمال ان کے ساتھ ہوتا ہے اور اس نامۂ اعمال کو جس میں ان کی نیکیاں اور ان کی خطائیں چھوٹی بڑی سب درج ہوتی ہیں سیل کردیا جاتا ہے اور یہ سیل اسی وقت توڑی جائے گی جب حشر برپا ہوگا اور دنیا میں پیدا ہونے والے تمام انسان داورمحشر خالق کائنات رب العالمین کے روبرو حاضر ہوں گے۔ اور اپنی زندگی بھر کے کارناموں کا حساب کتاب پیش کریں گے۔

مقدمے دنیا کی عدالتوں میں بھی چلتے ہیں جہاں وکیل ہوتا ہے اور یہ وکیل اپنے موکل کی طرف سے قانونی بحث کرتا ہے اور مختلف پینتروں سے اور مختلف دلیلوں سے جو صحیح بھی ہوتی ہیں اور من گھڑت بھی، اپنے موکل کو سزا سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ دنیا کی عدالتوں میں جو گواہ پیش کیے جاتے ہیں وہ سچے بھی ہوتے ہیں اور پیسے دے کر خریدے ہوئے بھی۔ خریدے ہوئے گواہ جھوٹی گواہی پیش کرکے اپنے ممدوح کو جو ملزم کی حیثیت سے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوتا ہے، بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور قرآن کی قسم کھانے کے بعد بھی جھوٹ بولتے ہیں اور کبھی کبھی جھوٹ بول کر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں اور جج کو چکمہ دے کر مقدمے کا رخ اپنے ممدوح کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ دنیا کی عدالت میں اگر انسان مقدمہ ہار جائے تو پھر اپیل کرنے کی گنجائش ہوتی ہے انسان مقامی عدالت میں مقدمہ ہار کر ہائی کورٹ میں اپیل کرسکتا ہے اور اگر وہاں بھی وہ مقدمہ ہار جائے تو پھر سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی گنجائش رہتی ہے لیکن میرے بھائیوں میرے دوستوں۔ آخرت کی عدالت عجیب عدالت ہوگی یہاں دنیا کی عدالتوں کو پیدا کرنے والا خود ایک منصف کی حیثیت سے بنفس نفیس موجود ہوگا اور ہر انسان کی زندگی اور اس کی بندگی کا حساب لے گا اور کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی خطا کو اور کسی بھی چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو وہ نظرانداز نہیں کرے گا۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ کا مطلب یہی ہے کہ انسان نے اس دنیا میں اگر ذرہ برابر بھی کوئی نیکی کی ہوگی تو حشر کے میدان میں وہ اس کو بھی دیکھے گا اور اگر اس نے ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ کیا ہوگا تو وہ میدان حشر میں اپنی آنکھوں سے اس کو بھی دیکھ لے گا اس کی چھوٹی بڑی تمام خطائیں ایک ایک کرکے اس کے سامنے لائی جائیں گی اور اس کا وہ نامۂ اعمال جو روز کے روز کراماً کاتبین مرتب کرتے تھے اس کے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا۔ اس نامۂ اعمال میں ایک ایک برائی اور ایک ایک نیکی نوٹ ہوگی۔ اس نامۂ اعمال کو دیکھنے کے بعد بندے کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلیں گے۔ مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا۔ یہ کیسی حیرتناک کتاب ہے کہ جس میں چھوٹی اور بڑی ساری برائیوں کا احاطہ کرلیا گیا ہے۔ کوئی ایک خطا بھی تو ایسی نہیں ہے جو اس میں درج نہ ہو۔

اس نامۂ اعمال کو دیکھنے کے بعد سب کے ہوش اڑ جائیں گے اور سب کو پسینے چھوٹ جائیں گے۔ دنیا بھر کے انسان داورمحشر کے روبرو کھڑے ہوں گے۔ جن لوگوں کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا وہ کسی قدر مطمئن ہوں گے اور جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا ان کی حالت خراب ہوگی اور ان کے بدن پر خوف کے مارے لرزہ اور کپکپی طاری ہوگی۔ عجیب نفسانفسی کا عالم ہوگا۔ زندگی بھر کے مسائل پر مقدمے چلیں گے اور ہر شخص اپنا مقدمہ خود لڑے گا اور ہر شخص اس رب العالمین کے سامنے کھڑا ہوگا جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے جو دلوں کے خیالات اور نیت سے بھی پوری طرح واقف ہوگا۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ بے شک اللہ سینے میں پنپنے والے خیالات بھی آگاہ ہوتا ہے۔

آخرت کی عدالت میں نہ کوئی وکیل ہوگا نہ جھوٹی دلیل ہوگی اور اگر مقدمہ کا فیصلہ بندے کے خلاف پڑ گیا تو کسی اپیل کی بھی گنجائش نہیں ہوگی،

عجیب عدالت ہوگی نہ وکیل، نہ دلیل، نہ اپیل۔ اگرچہ شافع محشر رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کی مرضی سے اپنی امت کی شفاعت کریں گے لیکن شفاعت بھی بالعموم ان لوگوں کی ہوگی جنہوں نے دوسروں کو نہ ستایا ہو اور جنہوں نے دوسروں کا حق نہ مارا ہو۔

آمدم برسر مقصد ۱۹۶۶ء سے لے کر ۱۹۸۲ء تک دارالعلوم دیوبند میں میرے خاندان کی خدمات کا سلسلہ برابر چلتا رہا اور مجھ ناچیز نے بھی اپنے جد امجد اور اپنے والد کی طرح دارالعلوم دیوبند کو اپنے لہو سے سینچا لیکن مجھ پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔ بھیانک قسم کے بہتان اٹھائے گئے اور مجھ پر ۲۰ ہزار روپے کے غبن کا مقدمہ بھی چلایا گیا۔ میرے بارے میں یہ کہا گیا کہ میں اپنے نااہل بیٹے کو دارالعلوم دیوبند کا مہتمم بنانا چاہتا ہوں اور دارالعلوم دیوبند ایک قومی ادارہ ہے یہ تمام مسلمانوں کی امانت ہے اس میں ورثہ جاری نہیں ہوسکتا اس لئے میرا بیٹا سالم اس مدرسے کا مہتمم نہیں بن سکتا۔ میرا اللہ گواہ ہے کہ میں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ میرا بیٹا میرے بعد از راہ وراثت دارالعلوم دیوبند کا اہتمام سنبھالے یہ خواہ مخواہ کا الزام تھا جو میرے اپنوں کی طرف سے مجھ پر لگایا گیا تھا۔ دارالعلوم دیوبند میرا اوڑھنا بچھونا تھا اور دارالعلوم دیوبند کے لئے میں نے اپنی بساط کے مطابق عمر بھر جدوجہد کی لیکن عمر کے آخر میں محض اقتدار چھیننے کے لئے جو طعنہ زنی کی گئی اور میرے خاندان کو بدنام کرنے کی ایک مہم چلائی گئی۔ میں نے حتی الامکان صبر کیا اور میں نے دارالعلوم دیوبند کی خاطر اپنی زبان کو بند کرلیا اور تمام معاملات کو اس خدا کے سپرد کردیا جو ایک دن ذرہ ذرہ کا اور پائی پائی کا حساب لے گا۔ میں تو دارالعلوم دیوبند کے مقابلے میں دوسرا دارالعلوم قائم کرنے کے بھی حق میں نہیں تھا لیکن کچھ چاہنے والوں نے خواہی نخواہی وقف دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈال دی لیکن میں اس صدمہ کو برداشت نہ کرسکا اور میں اللہ کی دعوت پر عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف منتقل ہوگیا اور اب میں اس گھڑی کا منتظر ہوں جب میرا مقدمہ بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا اور رب ذوالجلال خود مقدمہ کی سماعت کریں گے۔ میں اپنے رب کے ہر فیصلے پر راضی برضا کل بھی تھا اور آنے والے کل میں بھی رہوں گا۔ میں ڈرتا ہوں کہ جن لوگوں نے مجھ پر الزامات لگائے تھے وہ دنیا ہی میں آپسی انتشار کا شکار نہ ہوجائیں اور وہ خود ایک قومی ادارے کو اپنی جائیداد سمجھ کر اس میں وراثت نہ جاری کرنے لگیں اور مجھے اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ مادر علمی سیاسی چالبازیوں کا شکار نہ ہوجائے۔ اس دارالعلوم میں افتراق و انتشار کی ایک نئی داستان مرتب نہ ہو کیونکہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہے کہ دوسروں پر الزامات لگاتا ہے جب تک وہ خود ان الزامات کا شکار نہیں ہوجاتا اسے موت نہیں آتی۔ کچھ لوگ دارالعلوم دیوبند کے موجودہ مہتمم کے خلاف خطوط لکھ رہے ہیں میں اس روش کو پسند نہیں کرتا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے لئے عافیت اس میں ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات اس خدا کے سپرد کردیں جس کی پکڑ بہت سخت ہے اور وہ جب پکڑ کرنے پر آتا ہے تو پھر اس کی پکڑ سے بچ جانا ممکن نہیں ہے۔

میرے دوستو! دارالعلوم دیوبند نہ میری جائیداد تھا نہ موجودہ انتظامیہ کی جائیداد ہے۔ یہ ادارہ وقف الی اللہ ہے اور یہ آپ سب کی مشترکہ امانت ہے اس کی حفاظت کریں ورنہ خطرہ اس بات کا ہے کہ یہ عظیم الشان ادارہ آپس کی چپقلش کی وجہ سے اور طرح طرح کے گناہوں کی وجہ سے تباہ نہ ہوجائے۔ اپنے شیخ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے دور میں ناچیز نے ایک خواب دیکھا تھا کہ احاطہ مولسری میں علماء دیوبند ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور ہر طرف خون بہہ رہا ہے اور خوب قتل و غارت گری ہورہی ہے۔ جس وقت دارالعلوم دیوبند میں فتنہ پھیلا اور ایک فریق نے زور زبردستی سے اس پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی اور حکومت وقت سے بھی اس فریق نے امداد حاصل کرلی اس وقت اس بات کا خطرہ درپیش ہوگیا کہ یہ جھگڑا جو انتظامیہ اور دوسرے فریق کے درمیان چل رہا ہے اتنا نہ بڑھ جائے کہ نوبت ایک دوسرے کی گردنیں مارنے پر آجائے اور میرے اس خواب کی تعبیر پوری نہ ہوجائے جو میں نے برسہا برس پہلے دیکھا تھا اور جس کی تعبیر حکیم الامت نے یہ دی تھی کہ دارالعلوم دیوبند میں جب سیاست داخل ہوجائے گی اس وقت خون خرابہ ہوگا اور لوگ اقتدار کی خاطر ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بھی نہیں چوکیں گے لیکن جب ۲۳ / مارچ ۱۹۸۲ء کی شب میں دارالعلوم دیوبند پر بزور طاقت قبضہ کرلیا گیا اور کسی ایک انسان کا بھی خون نہیں بہا تو میں مطمئن ہوگیا اور میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس خواب کی تعبیر سے میں محفوظ رہا لیکن اندیشہ اس بات کا ہے کہ اس خواب کی تعبیر ایک دن ضرور پوری ہوگی۔ اللہ مادر علمی کی حفاظت فرمائے آمین۔

میں اپنے تمام چاہنے والوں سے یہی گزارش کروں گا کہ جن لوگوں نے مجھے ستایا تھا اور جن لوگوں نے میرے خاندان پر الزامات لگائے تھے وہ اللہ کی سزا سے نہیں بچ سکتے اس لئے ہمیں اپنے تمام معاملات اس اللہ پر چھوڑ دینے چاہئیں جو بہتر انتقام لینے والا ہے اور جس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ انسان چالاکی سے دنیا کے عذاب سے تو بچ سکتا ہے لیکن حساب آخرت اور عتاب الٰہی سے کسی کا بھی بچنا ممکن نہیں ہے۔ انسانوں کا بھی عجیب حال ہے یہ کانٹے بوتے ہیں اور پھول کاٹنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب ہم نفرت بوئیں گے تو ایک نفرت ہی ہم کاٹیں گے۔ کاش انسانوں نے یہ بات سمجھ لی ہوتی کہ یہ دنیا گول ہے اور جو برائی جہاں سے چلتی ہے ایک دن وہیں لوٹ کر ضرور آتی ہے۔ (خدا حافظ)

محمد طیب خادم قدیم دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اجازت عمل کا مسئلہ

سوال از: عبدالواحد وانی ——————— سوپور

جن طلسماتی دنیا کے علوم سے میں پچھلے سات سال سے مستفیض ہو رہا ہوں وہ آپ کے رسالہ کی دین ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ میری عرض ہے، میرے آخری خط کا جواب دسمبر ۲۰۰۴ء میں بغیر رہنما کے روحانی سفر کے عنوان سے آپ نے دیا تھا۔ تنگ دستی دور کرنے کے لئے کچھ وظائف دیئے تھے سال بھر تک اللہ نے یقیناً برکت نازل فرمائی مگر پھر بڑے بیٹے ارشد احدوانی بنت رفیقہ بیگم کی نادان حرکتوں سے دکان بیچنی پڑی اور نقصان بھی کافی اٹھانا پڑا۔ حیران رہتے ہیں کہ ہم ایسے شریف لڑکا ہونے کے باوجود اس کی وجہ سے اکثر ہی ایسا دیکھا ہے یا اکثر نقصان ہوتا رہا جس کا یوم پیدائش ۱۹۸۱ء، ٹائم ۱۲۰۴۰۔ اس سلسلے میں پچھلے تین سالوں سے خط لکھ رہا ہوں مگر جواب نہیں ملا۔ اب ارشد کو پٹواری کی ٹریننگ کے لئے منتخب کرایا ہوں ابھی دسمبر ۲۰۰۷ء میں ۹ ماہ کا کورس ہے، ٹریننگ کے بعد نوکری ملنا ممکن کم اور مشکل زیادہ ہے۔ اپنی دعاؤں سے نوازیں۔

اپریل ۲۰۰۷ء میں ہم اپنے نئے مکان میں منتقل ہو گئے اللہ اللہ اس کے بعد یہ نقصانات اور زبردست قسم کی پریشانیاں جھیلنی پڑی۔ مجبوری کی حالت میں آخر طالب علم ہونے کے باوجود خود جھاڑ پھونک کر کے اللہ سے مدد لے کر کسی حد تک افاقہ ہوا۔ اب حاصل گفتگو یہ بات ہے کہ میں رسالہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ آپ کا ایک طالب علم ہوں اور مکمل عامل بننے کا ابھی کوئی ارادہ نہیں، ہاں خود کو ان علوم سے آراستہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ اب ہر رسالے میں 80% جانے پہچانے معلوم ہوتے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے علوم میں اضافہ ہوتا ہے اور دیگر لوگوں کو بھی کتاب کا پتہ بتا کر ضلع بارہمولہ، ضلع کپواڑہ، ضلع سرینگر میں کوئی باضابطہ عامل ہونے کا خاص وجہ اس رسالہ اور ان علوم کی بے خبری کو ہی ذمہ دار بتاتا ہوں۔ غرض یہ کہ اپنے دیرینہ طالب علموں کے لئے چند ایسی ریاضتوں کا اجازت کے ساتھ خط کے جواب میں وضاحت کے ساتھ لکھیں جن کو ہم ادا کر کے کم سے کم ان رشتہ داروں اور احبابوں کی جھاڑ پھونک ہی کر سکے جو ہمیں دن رنگ اس رسالہ سے وابستہ دیکھ کر سوالی بنتے ہیں اور ہمارے انکار کرنے یعنی ہمیں اجازت نہیں ہے، ناراض ہو جاتے ہیں۔ ان سات سالوں سے پہلے حروف تہجی اور بسم اللہ شریف کی زکوٰۃ دینے کے باوجود میں اپنے آپ کو آپ کی اجازت اور دعا کا ہی پابند سمجھتا ہوں مہربانی کر کے جواب میں عنایت فرمادیں۔ میں عبدالاحد وانی ایک بنک میں ڈرائیور ہوں اِدھر اُدھر گھومنا ظاہر ہے جب تک نہ مجھے اپنے ۱۰۰ کلومیٹر کے ایریئے میں کوئی عامل کامل نہ ملے جو کہ میری اب تک نظر میں قطعاً کوئی بھی نہیں ہے۔ تب تک تو میں طالب علم ہی ٹھیک ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں رہبر جو ہو اس کے ساتھ واسطہ اور خدمت دونوں بہت ضروری ہیں ہاں اگر آپ کا کوئی شاگرد موجود مطلوب علاقہ میں ہو تو پتہ بتا کر مشکور فرمادیں۔

بہت نقصانات کی وجہ سے تنگ دستی کے ساتھ جنگ چل رہی ہے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کوئی دعا وظیفہ دے کر نوازیں انشاء اللہ آپ کی دعاؤں، وظیفوں کی بدولت برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ میرے پاس گنتی نہیں ہے کہ میں نے کتنے خط لکھے جواب تو ۴ سالوں سے کبھی نہیں ملا۔ حالانکہ فون پر بھی آپ کے ساتھ بات ہوئی تھی آپ سے دوران گفتگو ایک ٹی وی فنکار کا بھی ذکر ہوا تھا اب کافی عرصہ بھی ہو گیا اس لئے میں آپ سے پھر ایک بار گزارش کرتا ہوں کہ جواب ہر سوال کا دے کر مشکور فرمائیں۔

جواب

اولاد کی تربیت کرنا بہت مشکل کام ہے اور موجودہ دور میں تو یہ مشکل اور بھی سوا ہوگئی ہے کیونکہ یاردوستوں کا ماحول بالعموم خراب ہوتا ہے اور ان خراب یاردوستوں کی صحبت میں رہ کر بچوں پر جو رنگ چڑھتا ہے وہ صرف تباہی لاتا ہے۔ ایسے حالات میں ماں باپ کو بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

آپ نے اپنے صاحب زادے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ افسوسناک ہے آپ کو ان حالات سے گزرتے ہوئے جتنی بھی تکلیف پہنچی ہو کم ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی انہیں صرف ایک ہی غم ہوتا ہے کہ وہ بے اولاد ہیں اور اولاد والے ہی جانتے ہیں کہ انہیں کتنے غم ہوتے ہیں اور کتنے مسائل اولاد ان کے لئے پیدا کرتی ہے۔

خیر یہ بات یاد رکھیں کہ نوشتہ تقدیر تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے اگر تقدیر میں غم اور مسائل لکھ دیئے گئے ہوں تو کون ان سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ اب تک جو کچھ بھی ہوا اس کو آپ نوشتہ تقدیر سمجھیں اور صبر کریں البتہ آئندہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اپنے صاحب زادے کو کسی نہ کسی کام سے مصروف کردیں۔ جب وہ مصروف ہوجائے گا تو بری صحبت سے بھی نجات مل جائے گی اور اس کا دماغ بھی یکسو ہوجائے گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ اس دنیا میں زیادہ بگڑ جاتے ہیں جنہیں کوئی مشغولیت نہیں ہوتی خالی دماغ میں بھی تو شیطان آسانی سے اپنا تسلط جمالیتا ہے۔ جو لوگ خاص ہوتے ہیں فارغ البال ہوتے ہیں وہ ہی اِدھر اُدھر بھٹکتے ہیں اور ان کے یاردوست ان کے بھٹکنے کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ اپنے صاحب زادے کو مصروف کردیں اور اس کو کسی بھی وقت خالی نہ رہنے دیں۔ ایسا کرتے ہوئے آپ کسی طرح کی سختی بھی نہ کریں بلکہ آپ دور اندیشی اور حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اس کو مشغول کریں اس طرح کہ وہ سمجھ بھی نہ سکے کہ آپ کا اپنا ارادہ کیا ہے اور آپ کس منصوبہ کی وجہ سے اسے کام میں پھنسا رہے ہیں۔ جہاں تک عمل کی اجازت کا معاملہ ہے تو اس کے لئے آپ ہماری کشکول عملیات خرید لیں اور اپنے دو فوٹو پاسپورٹ سائز ہمیں بھجوادیں ہم آپ کو کشکول عملیات کی اجازت دیدیں گے۔ مطلقاً تمام عملیات کی اجازت بغیر اس لائن میں باقاعدہ کچھ نہ کچھ سیکھ کر مناسب نہیں ہے کشکول عملیات میں بھی تقریباً تمام امراض واثرات کا علاج موجود ہے اس کی اجازت سے بھی آپ بے شمار مسائل کا حل کرسکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی کریں کہ روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنے کا معمول بنائیں اور نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں طلسماتی دنیا کا مطالعہ برابر کرتے رہیں یہ آپ کو معلومات بھی فراہم کرے گا اور ذہنی آسودگی بھی۔

حسبنا اللہ کی زکوٰۃ

سوال از: صدیق ــــــــــــ بھوپال

حضرت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

التجا ہے یہ حقیر حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کی زکوٰۃ نکالنا چاہتا ہے اس کا مکمل طریقہ کیا ہے، پڑھنے کی تعداد کیا ہے، وقت کیا ہے، پرہیز کیا ہے۔ براہ کرم مفصل طریقہ عطا فرمادیں۔ اس کا جواب طلسماتی دنیا کے اندر شائع کریں تاکہ بھی قارئین اس کا فائدہ اٹھاسکیں۔

جواب

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کی زکوٰۃ کے متعدد طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ ان میں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۴۵۰ مرتبہ اس کو بعد نماز عشاء پڑھیں اور بہ نیت زکوٰۃ اس کو روزانہ پڑھتے رہیں۔ ۲۸۰ دنوں تک بلاناغہ پڑھیں انشاء اللہ اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ روزانہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں پرہیز کچھ نہیں ہے البتہ زبان سے متعلق جو گناہ ہوں جیسے گالی، بکواس، جھوٹ، غیبت، تہمت لایعنی باتیں وغیرہ ان سے دور رہیں اور خالی اوقات میں لاتعداد مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھتے رہیں۔ یہ عمل ایک بہت بڑی دولت ہے اگر بذریعہ زکوٰۃ کسی کے قبضے میں آجائے تو اس کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ۔ اس عمل کا آخری چلہ جب کریں تو بہتر ہے پرہیز جمالی کی پابندی کریں یعنی ساتویں چلے میں جو اس عمل کا آخری چلہ ہوگا اور اس چلے میں اس بات کا امکان ہوگا کہ اس عمل کا مؤکل عامل کے روبرو آجائے اور اطاعت کرنے کا وعدہ بھی کرے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو اس عمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق دے اور آپ کو مکمل کامیابی سے سرفراز کرے۔ (آمین)

شوگر کے لئے نقش

سوال از: منصور علی ــــــــــــ نظام آباد

عرض یہ ہے کہ ذیابیطس (شوگر) کا پرانا مریض ہوں آپ نے ہمارے طلسماتی دنیا دسمبر ۲۰۰۶ء کے شمارے صفحہ نمبر: ۶۷ میں روحانی فارمولہ شائع کرکے مجھ جیسے ہزاروں شوگر کے مریضوں پر احسان عظیم کیا۔ انشاء اللہ اس کا اجر عظیم آپ کو دو جہاں سے ملے گا۔

مثالی نقش کے مطابق اپنے نام مع والدہ سے بنایا اعداد اس طرح ہیں۔

نام منور علی بن غوثیہ بیگم۔ ۴۰۶+۱۵۹۳=۱۹۹۹۔ اعداد خاص ۵۲۵۷۔

(کسر ۲ ہے) ۱۸۰۶=۴÷۷۲۲۶=۳۰-۷۲۵۶۔ لیکن خانہ (۳) میں

ایک کا اضافہ کرنے پر جملہ میزان ہر طرف سے ایک جیسا نہیں آیا۔ جب کہ خانہ (۵) میں ایک کا اضافہ کرنے پر جملہ میزان ہر طرف سے برابر برابر ہے۔ لیکن آپ کے نوٹ کے مطابق کسر (۲) ہو تو خانہ (۳) میں اور کسر (۳) ہو تو خانہ (۵) میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

برائے کرم میرے نام مع والدہ کے مطابق نقش شائع کر کے شوگر کے مرض سے جلد چھٹکارا پانے میں مدد کیجئے دعا گو رہوں گا انشاء اللہ۔

جواب

اس وقت دسمبر ۲۰۰۷ء کا شمارہ ہمارے پاس نہیں ہے اور اس شمارے میں جو تفصیل دی گئی ہوگی وہ ذہن میں محفوظ نہیں ہے لیکن آپ نے جو تفصیل پیش کی ہے اس کے پیش نظر نقش اس طرح بنے گا اور خانہ نمبر ۹ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش دیکھئے۔

۷۸۶

۷۲۵۶	۱۸۱۳	۱۸۱۷	۱۸۲۰	۱۸۰۶
۷۲۵۶	۱۸۱۹	۱۸۰۷	۱۸۱۲	۱۸۱۸
۷۲۵۶	۱۸۰۸	۱۸۲۲	۱۸۱۵	۱۸۱۱
۷۲۵۶	۱۸۱۶	۱۸۱۰	۱۸۰۹	۱۸۲۱
	۷۲۵۶	۷۲۵۶	۷۲۵۶	۷۲۵۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۷۲۵۶ آ رہی ہے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۳ میں، اگر ۲ باقی رہے تو خانہ ۹ میں، اور اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۵ میں ایک عدد کا اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی اپنی سوچ

سوال از: محمد ظفر ــــــــــــ حیدر آباد

پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو اپنے علم الغیب سے اتنا کچھ عطا کیا ہے۔ تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں جس نے آپ کو تعریف کے اس قابل بنایا کہ آپ کی تعریف کرتے اور دعائیں دیتے لوگوں کی زبانیں نہیں تھکتی۔ قبلہ صاحب میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں میں خود بھی ایک ناواقف، حقیر اور گنہگار انسان ہوں ہاں اس اعتراف سے گریز کر کے جھوٹ کا مرتکب نہیں بنوں گا کہ میں نے یہ خط "تھوڑا" طویل لکھ کر آپ کو زحمت دی ہے۔ اس تکلیف کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اور ساتھ میں، میں ایک درخواست بھی کرتا ہوں کہ آپ اس خط میں جتنا مناسب سمجھیں اپنے قیمتی رسالے میں شائع کریں اور باقی آپ کو بلاشبہ اس بات کا حق ہے کہ جتنا چاہے حذف کرلیں میرے لئے سب سے ضروری آپ کا جواب ہے۔

میں طلسماتی دنیا کا پچھلے تین سالوں سے مطالعہ کر رہا ہوں اور پچھلے ایک سال سے اس کی تبلیغ کر رہا ہوں اور الحمدللہ اس کا نتیجہ کافی اچھا رہا ہے۔ میں نے پہلے اپنے رشتے داروں اور دوستوں میں اس کی تبلیغ شروع کی اور اللہ کے کرم سے سب ہی طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اب میں ان سب سے ہٹ کر دوسرے لوگوں میں اس کی تبلیغ کر رہا ہوں لیکن یہاں پر تھوڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ کچھ لوگ مجھے اس کام سے روک رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دیوبند کی کتابیں مت پڑھو یہ وہابیوں کی ہیں وغیرہ۔ مجھ سے جہاں تک ہوتا ہے میں انہیں سمجھاتا ہوں کہ یہ رسالہ دین حق کے بارے میں بتاتا ہے اور یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا اور نہ ہی یہ وہابیوں کا ہے مگر نتیجہ صفر۔ مجبوراً انہیں چھوڑ کر میں دوسری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور دوسرے صاحب عقل لوگ اسے تسلیم کر کے اس کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ اللہ اس رسالے کو نظر بد اور دیگر فسادات سے اپنی پناہ میں رکھے۔ دعا کریں کہ میری کوشش کامیاب ہو (آمین)

میرا سب سے بڑا مسئلہ میری نوکری ہے بات دراصل یہ ہے کہ میں جہاں نوکری جاتا ہوں وہاں اللہ کے کرم سے نوکری مل تو جاتی ہے مگر قائم نہیں رہتی۔ کبھی حاکموں کی طرف سے اور زیادہ تر میری سستی اور کاہلی کی وجہ سے یا پھر اللہ کے شکر۔ سے تنخواہ کم ملتی ہے۔ کئی کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ اگر میرا نام اور پیدائش کے اعداد میں ٹکراؤ ہے تو حل نکال کر جواب دیں بڑی مہربانی ہوگی۔

میرا نام محمد ظفر ہے۔ والدہ کا نام رابعہ بیگم ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۷ء-۱۰-۲۷ ہے۔ دن منگل اور وقت ظہر سے عصر کے درمیان۔ مجھے میری ذاتی معلومات حاصل کرنی ہے، میرا مفرد عدد اور مرکب عدد کونسا ہے، میرا لکی عدد، نقصان دہ عدد، مبارک تاریخیں، غیر مبارک تاریخیں، اہم دن، رنگ اور راس آنے والے پتھر کونسے ہیں، مصائب و آلام سے نجات دلانے والے صدقات، میرا اسم اعظم اور موزوں تسبیحات کونسے ہیں۔

آپ کا بہت بڑا مشکور و ممنون رہوں گا اگر کوئی جائز "دست غیب" اور "حصول دولت" کا وظیفہ عنایت کریں، دوسری معلومات آپ سے فون پر لے سکتا ہوں۔ میں ایک گنہگار بندہ ہوں، میرے خیالات پراگندہ ہیں دل و دماغ میں بے انتہا شیطانی اور نفسانی وساوس بھرے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے کراماً کاتبین میں سے گناہوں کے فرشتے کی کتاب روزانہ بھری جاتی ہے نماز تو پڑھتا ہوں لیکن گناہ بھی ہوتے ہیں، بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

اسی طرح میرا بھی حال رہا تو مجھے خوف ہے کہ میری ان بار بار کی

غلطیوں سے میرے دل پر مہر نہ لگ جائے اور کہیں دنیا کی ہر چیز سے قیمتی میرا ایمان نہ چلا جائے اس کے لئے کچھ وظائف دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ جس طرح حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں اور جس طرح سے آپ لوگوں کی خدمت کررہے ہیں اس کے بدلے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے والدین کو جنت کے تمام درجوں میں افضل ترین درجہ عطا کرے۔ (آمین)

دل کی گہرائیوں سے آپ سے التجا کرتا ہوں کہ خط میں کوئی غلطی آئے تو معافی اور نہ آئے تو جلد جواب کا طالب رہوں گا۔ قریبی شمارے میں جواب شائع کریں۔ اور نام اگر مخفی رکھیں تو آپ کا احسان مند رہوں گا۔

کیا کہہ رہی ہیں سوچئے ذرا دل کی دھڑکنیں
میرا نہیں تو دل کا کہا مان جائیے

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا اور ہماری روحانی تحریک کے لئے جس حسن ظن کا اظہار کیا ہے اور اپنے قلم سے ہمارے لئے اور ہمارے رسالے کے لئے جو تعریفی کلمات کاغذ پر بکھیرے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور ساتھ ساتھ اس رب کے بھی شکر گزار ہیں جس نے ایک اہم خدمت کرنے کی توفیق بخشی اور اپنے بندوں کے دلوں میں ہماری اور ہماری تحریروں کی قدر پیدا کی، حق تو یہ ہے کہ اگر اللہ ہی مہربان ہو تو ساری دنیا مہربانی کا معاملہ کرتی ہے اور اگر وہ ہی مہربان نہ ہو تو انسان جدھر جاتا ہے اُدھر اس کو ٹھیکروں اور ٹھوکروں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اس لحاظ سے سب سے زیادہ شکر کا حق دار وہی رب دو جہاں ہے جو اچھے کام کی توفیق بھی بخشتا ہے اچھے کام پر استقامت بھی عطا کرتا ہے اور اچھے کاموں کی قدر دانی بھی اس کی ایک عطا ہے۔

ہم جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ طلسماتی دنیا بے عیب رسالہ نہیں ہے۔ اس میں بہت سی غلطیاں بھی ہوجاتی ہیں اور ہمارے مضامین میں ایسی خطائیں بھی ہم سرزد ہوجاتی ہیں کہ پورے رسالے کے مزے کو کرکرا کردیتی ہیں۔ پڑھنے والوں کو کوفت ہوتی ہے اور کبھی کبھی انجانے میں ان غلطیوں سے عوام کا نقصان بھی ہوجاتا ہے لیکن ہمیں جب بھی یہ اطلاع ملتی ہے کہ فلاں مضمون میں ہم سے فلاں کوتاہی سرزد ہوگئی ہے تو ہم نے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں کبھی تأمل نہیں کیا ہے لیکن ہم پر کسی کا یہ الزام کہ یہ رسالہ کسی خاص مسلک کی مخالفت کررہا ہے اور یہ رسالہ محض دیوبندیت کا ترجمان ہے محض ایک الزام ہے اور اس پر صبر کے سوا کچھ نہیں کیا جاسکتا۔

بے شک اور لاریب ہمارا تعلق دیوبند سے اور مسلک دیوبند سے وابستہ ہے اور ہم مسلک دیوبند کو ایک برحق مسلک سمجھتے ہیں لیکن ہم نے طلسماتی دنیا میں ہمیشہ ایسے مضامین چھاپنے سے احتراز کیا ہے جن سے کسی خاص مسلک کی ہجو ہوتی ہو اور جن سے کسی شخصیت کی توہین عمل میں آتی ہو۔ ہماری سوچ وفکر یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ اور اس کی جزا یا سزا اسی کو ملے گی نہ کہ دوسروں کو۔ قرآن حکیم میں ایسے مواقعات کے لئے جب دو مختلف سوچ رکھنے والے ایک دوسرے سے الجھیں اور بحث ومباحثہ کریں، صاف صاف یہ فرمایا ہے کہ **لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔** ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ اگر غلطی پر ہم ہوں گے اس کی سزا ہم ہی بھگتیں گے اور غلطی پر سامنے والا ہوگا تو اس کی سزا وہ بھگتے گا۔ جب ہمیں اپنے کیے کی سزا یا جزا مالک دوجہاں کے دربار سے ملنی والی ہے تو پھر ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنا اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے مناظروں اور مباحثوں کی مجلس منعقد کرنا چہ معنیٰ دارد؟

اور اسی کے ساتھ ساتھ ہماری سوچ وفکر یہ بھی ہے کہ موجودہ پرآشوب دور میں ہم مسلمانوں کو مسلک کے اختلافات سے بالاتر ہوکر ان دشمنوں سے مقابلہ کرنا چاہئے جو ہماری بنیادوں کے دشمن ہیں اور جو دین اسلام کو پوری دنیا میں شکست دینے کی سازشیں کررہے ہیں۔ آج کے دور میں یہود ونصاریٰ ملحدین اور مشرکین سے مقابلہ آرائی کے بجائے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی کرنا جہالت بھی ہے اور بے وقوفی بھی۔

ہماری مشکل تو یہ ہے کہ بعض دیوبندی حضرات کو ہم سے یہ شکایت ہے کہ ہم بریلوی حضرات کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور اکثر بریلوی حضرات کی سوچ یہ ہے کہ ہم ان کی بنیادوں کو کھوکھلا کررہے ہیں، گویا کہ

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر بنادیا
اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلماں ہوں میں

لیکن ان تمام الزامات سے بالاتر ہوکر اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں اور ہم طلسماتی دنیا کے ذریعہ گمراہی اور ضلالت کے اندھیروں سے برابر مقابلہ کررہے ہیں اور جب تک زندہ رہیں گے انشاء اللہ مقابلہ کرتے رہیں گے ہمارا کام اندھیروں میں چراغ جلانا ہے اور ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں گے، کوئی ہماری تعریف کرے یا برائی ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے پرواہ ہے تو صرف اس بات کی کہ ہمارا رب ہم سے ناراض نہ ہو۔ اگر وہ ناراض ہے تو ساری دنیا کی تعریفیں بھی بے سود ہیں اور اگر وہ راضی ہے تو تمام مخالفتیں بھی ہمارے نزدیک ہیچ ہیں خواہ وہ بریلویوں کی طرف سے ہورہی ہوں یا دیوبندیوں کی طرف سے۔

آپ سے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ بھی لوگوں سے نہ بحثیں نہ الجھیں کیونکہ جس انسان نے مخالفت کے لئے اپنی کمر کس لی ہے اس کو مطمئن کرنا کسی

کے بس کا کام نہیں ہے ایسے لوگوں سے بحث کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنے قیمتی وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے کسی اور کی منڈیر پر چراغ جلائیں اور کسی اور کو تاریکی سے بچانے کی جدوجہد کریں۔ان لوگوں سے الجھنا جن کی تقدیر میں روشنی سے فائدہ حاصل کرنا نہیں لکھا ہے۔وقت کو ضائع کرنا ہے اور اس حق کی توہین ہے جو ان کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ حق کبھی نہیں ہارتا، ہارتا وہ ہے جو حق کو ٹھکرادیتا ہے اس لئے آپ کی کوشش اس حالت میں بھی کامیاب ہیں جب کوئی آپ کی بات کو ٹھکرادے۔ایسی صورت میں میں آپ زیادہ ثواب کے حق دار بن جاتے ہیں ایک ثواب تو آپ کو اس لئے ملتا ہے کہ آپ نے حق کسی کے سامنے پیش کردیا اور دوہرا ثواب آپ کو اس لئے ملتا ہے کہ آپ کی بات ٹھکرادینے کے نتیجے میں آپ کا جو دل ٹوٹتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ قابل توجہ ہے اور ایسے شکستہ دلوں کو اجر اور زیادہ ملتا ہے۔ان پر رحمت خداوندی اور زیادہ برستی ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۳ ہوتا ہے وہ فطرتاً آزادی پسند ہوتے ہیں، بے جا پابندیاں انہیں اچھی نہیں لگتیں اور خواہ مخواہ کی رکاوٹوں کو وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے وہ اپنی زندگی اپنی مکمل آزادی کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں اور کسی بھی شخص کی آنا کانی کو وہ برداشت نہیں کرتے۔ایسے لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، سنجیدگی اور متانت سے انہیں لگاؤ ہوتا ہے۔چھچھورپن اور بھونڈے مذاق کو یہ پسند نہیں کرتے اگرچہ یہ خود ظریف الطبع ہوتے ہیں، ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں لیکن تمسخر اور بھونڈے مذاق سے مجتنب رہتے ہیں۔یہ لوگ امید پرست ہوتے ہیں بار بار ان کی امیدوں پر پانی پھرتا ہے لیکن انہیں پھر کوئی نہ کوئی امید رہتی ہے اور امیدوں کے سہارے یہ اپنا سفر آسانی سے تہہ کرلیتے ہیں۔یہ لوگ کاروبار میں ہوشیار ہوتے ہیں اگر ان کے پاس رقم کا انتظام نہیں ہوتا تو یہ دوسروں کے سرمائے سے بھی اپنا کاروبار چلا لیتے ہیں اور کامیابی کے ساتھ اپنا بزنس آگے بڑھاتے ہیں اور ٹھوس بنیادوں پر اچھے اقدامات کرتے ہیں۔یہ لوگ عموماً لوگوں میں مقبول ہوتے ہیں اور اہل دنیا عام طور پر ان کی طرف مائل رہتے ہیں اور انہیں سلامی دیتے ہیں۔ان لوگوں میں ضابطوں کی پابندی کا احساس ہوتا ہے اور یہ لوگ اصولوں کے ساتھ ناانصافی کرنے کے قائل نہیں ہوتے۔

آپ کا مفرد عدد ۳ ہے اس لئے عمومی طور پر یہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بھی ہوں گی اور آپ بھی اپنا ایک خاص مزاج رکھتے ہوں گے لیکن آپ میں کسی نہ کسی درجہ میں آرام پرستی بھی ہے اور آپ انتقام لینے کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔حالات اگر آپ کا ساتھ نہ دیں تو آپ کو بے راہ روی سے روکنا بہت مشکل ہے کیونکہ آپ کا مزاج سیمابی ہے۔اور آپ کوئی بھی غلط فیصلہ ایک دم کرسکتے ہیں اور کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔

آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں اور آپ کے لئے ۴ اور ۸ غیر مبارک اعداد ہیں۔ان اعداد کے لوگوں سے اور اشیاء سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

آپ کا برج دلو ہے۔جسے ہندی میں کنبھ کہتے ہیں۔آپ کا ستارہ زحل ہے۔یہ آپ کے برج سے گہرا تعلق رکھتا ہے، آپ کی پیدائش کا ستارہ جو آپ کی قسمت کا ستارہ ہے، شمس ہے اور شمس وزحل میں گہرا اختلاف ہے۔اس لئے آپ کی زندگی میں بار بار مشکلات اور رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہوں گی۔اور آپ کو بار بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔

آپ کے نام کے مفرد عدد اور آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں بھی زبردست ٹکراؤ ہے، آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے اور ۳ اور ۸ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اپنے اسم اعظم "یَالَطِیْفُ" کا ورد ۱۲۹ بار کیا کریں ورنہ آپ کو اعداد کے ٹکراؤ سے نجات نہیں ملے گی۔۲، ۱۷، ۲۳ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ہیں۔آپ اپنے اہم کام مبارک تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں اور غیر مبارک تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں۔آپ کا مبارک رنگ نیلا اور سفید ہیں۔یاقوت پتھر آپ کو اللہ کے حکم سے راس آسکتا ہے۔۴ رتی کا پتھر لے کر اس کو ۷ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اتوار کے دن پہلی ساعت میں پہن لیں۔

جمعرات، جمعہ، ہفتہ آپ کے لئے اہم دن ہیں، سال میں ایک سوا کلو کی جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں اور رجب کا چاند دیکھ کر کچھ نہ کچھ خیرات کرنے کا معمول بنالیں۔تاکہ نحوستوں اور آفتوں سے آپ کو نجات مل جائے۔

ہم دست غیب کا مشورہ نہیں دیں گے البتہ حصول دولت کیلئے روزانہ تین سو مرتبہ "یَا مُغْنِیُ" پڑھا کریں۔

آپ نے شیطان کے سجدہ نہ کرنے کی بات بھی تحریر کی ہے۔بے شک وہ ایک سجدہ نہ کر کے راندۂ درگاہ ہوگیا تھا اور بے شمار مسلمان روزانہ نماز کو ترک کر کے نہ جانے کتنے سجدے گنوار ہے ہیں لیکن مسلمانوں کی اس حرکت اور شیطان والی حرکت میں بہت فرق ہے۔جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے بیشک وہ سجدوں سے محروم ہیں لیکن کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو سجدے کا زبان سے انکار کرتا ہو۔شیطان نے زبان سے انکار کیا تھا اسلئے اس کا گناہ ناقابل معافی ہے جب کہ بے نمازیوں کا گناہ جو محض عمل سے تعلق رکھتا ہے وہ قابل معافی ہے۔البتہ جو مسلمان نماز کو بے فائدہ سمجھتے ہوں یا نمازیوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ شیطان کے برابر کی سزا کے مستحق ہوجاتے ہیں اللہ ہم سب کی حفاظت کرے اور آپ کا یہ سمجھنا کہ شیطان ایک سجدے کا انکار کر کے ذلیل ہوگیا تھا اور ہم اگر

لاکھوں سجدے بھی کرلیں تو کیا ہے۔ محترم! اللہ کے یہاں سجدے نہیں گنے جاتے ، خلوص کو تولا جاتا ہے، نیت کو پرکھا جاتا ہے۔ بے شک کبھی کبھی ہزار سجدے بھی اللہ کی رضامندی حاصل نہیں کرپاتے اور کبھی کبھی ایک سجدہ بھی نیا کو پار لگادیتا ہے اور اللہ کی رضا محض ایک سجدے سے بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ بندے کو اپنے اخلاص کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ کمیت سے زیادہ کیفیت ہی وزن دار ہوتی ہے۔ اس لئے صوفیاء کرام عبادت کی زیادتی پر دھیان دینے کے بجائے عبادت کو پرخلوص کرنے پر محنت کرتے تھے اور ان کی ایک رکعت ہم جیسے مسلمانوں کی ایک ہزار رکعات سے زیادہ افضل تھی۔

آپ نے اپنا نام مخفی رکھنے کی بھی فرمائش کی ہے لیکن ہم نام چھپانے کو ضروری نہیں سمجھتے۔ ذاتی معلومات حاصل کرنے والوں کو اس طرح کی فرمائش نہیں کرنی چاہئے۔

خط کے آخر میں آپ نے جو دعائیں ہمیں اور ہمارے والدین کو دی ہیں ان کے لئے ہم آپ کے ممنون و مشکور ہیں اور ہم بھی ہر وقت یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ماں باپ کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی دعاؤں کے طفیل آج ہم سرخرو ہیں اور ان ہی کی دعاؤں کے صدقہ میں ہم اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

غلط پیروں کا چکر

سوال از: منظور احمد شیخ ۔۔۔۔۔۔۔ اسلام آباد

پانچ سال پہلے میں مکان کی چھت پر لباس بدل رہا تھا، لباس بدلتے دل میں خیال آیا کہ میں بے لباس ہوں یہ گناہ ہے۔ خیر میں نے لباس پہن لیا۔ دو تین ماہ کے اندر میرے جائے ستر میں کمزوری، ڈھیلا پن پیدا ہوگیا، دوائی بہت کھائی، پیروں سے علاج کروایا مگر کوئی فرق نہیں حضرت توجہ دیں۔

حضرت بچپن میں خواب میں کسی نے بتایا فلاں مولوی صاحب کے پاس جا۔ مولوی صاحب ہمارے گاؤں سے تین میل دور رہتا ہے، جان پہچان والا آدمی ہے، فاضل دیوبند بھی ہے، مولوی صاحب سے ملاقات کے بعد میں نے اپنا خواب سنایا تو مولوی صاحب نے وظیفہ دیا۔ مولوی صاحب کا نام محمد شفیع وظیفہ یہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَم ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ عشاء کے بعد ۱۱ بار درود اول و آخر۔ میں نے وظیفہ شروع کیا دو مہینے کے بعد اچھے اچھے خواب دیکھے، ایک دن ایک بارعب بزرگ کی زیارت کی مگر میں بزرگ کے سامنے زبان نہ کھول سکا۔ بچہ ہونے کی وجہ سے یا مولوی صاحب کی توجہ نہ تھی۔ خیر مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی واقعہ سنایا وہ بھی حیران ہوا پھر پتہ نہیں کیا ہوا خواب دیکھنے بند ہوگئے مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے ان دنوں میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ خیر دس سال مولوی صاحب کے ساتھ رہا۔ لیکن بچہ کا بچہ ہی رہا۔ اس وظیفے کے بعد مولوی صاحب نے کچھ نہیں بتایا۔

ایک دن میرے دوست کے گھر میں پیر صاحب آگئے، پیر صاحب گانا باجا ساتھ رکھتا تھا پتہ نہیں پیر صاحب نے کیا کیا مجھے خواب دکھنے بند ہوگئے۔ پندرہ سال ہوئے آج تک میں کوئی خواب نہ دیکھا۔ پھر میں نے پیر کی تلاش میں ہر جگہ کی خاک چھانی مگر مجھے وہ نظر نہ آیا جس کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے پھر پیر نے دھوکہ دیا، دینے کے بجائے مجھ ہی سے چھین کے لے گئے پیروں کے بھیس میں میرا واسطہ لٹیروں سے پڑا۔ حضرت بہت بار میں بہت رویا میرا رونا سننے والا بند کرے میں خدا کے سوا کوئی نہ تھا۔

ایک پیر صاحب سے میں نے کہا کہ میں عاشق رسولؐ بننا چاہتا ہوں پھر کیا ہوا چند مہینوں کے اندر میرے دل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہی سہی محبت بھی جاتی رہی۔ پہلے میں نماز، قرآن کی تلاوت کرتا تھا، دل پر اثر ہوتا تھا مگر آج پڑھنے کے باوجود میرا دل خالی ہے، سر میں بوجھ و تکلیف کی سی کیفیت رہتی ہے۔ حضرت بچپن میں ایک ہزار درود شریف پانچ سو بار قل ہو اللہ ایک سو بار سورۂ فلق و ناس صبح کا معمول ہوتا تھا مگر آج صبح سے شام تک پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہیں رہا کچھ پڑھتا ہوں تو تکلیف ہوتی ہے چھوڑتا ہوں تو ٹھیک حضرت میرا خیال تھا کہ آپ کو صرف اپنی بیماری بتادوں مگر میں لکھتا چلا گیا، حضرت یہ قلم کی سیاہی نہیں ہے یہ میرے دل کے دریچوں کی آواز ہے شاید اس صدا کا سننے والا ابھی پیدا نہیں ہوا۔ حضرت بچپن سے ہی طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں بہت بار آپ کو خط لکھا لیکن جب خدا ہی روٹھ جائے تو پھر دنیا کا ہر شخص نفرت ہی کرتا ہے۔

خیر حضرت آپ وہ واحد شخص ہیں جو اپنا علم نیک و بد میں بانٹتے ہیں۔ حضرت میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے التماس کرتا ہوں کہ میری طرف بھی اپنی توجہ فرمائیں جتنا روپیہ پیسہ مانگیں گے دوں گا۔ مگر مجھ پر یہ بندشیں کھول دیں۔ ظالم پیروں، لٹیروں نے مجھے جن ہتھکڑیوں میں جکڑ رکھا ہے ان کو توڑ دیں تاکہ میں بھی آزادانہ پرواز کرسکوں۔ بس اب واحد سہارا آپ کا ہی ہے آپ مجھے اس دنیا میں ظلم وجبر جو مجھ پر ہوا ہے آزاد کرے اللہ آپ کو میدان حشر میں آزاد فرمائیں گے۔

حضرت میں اس آیت کریمہ کا دوبارہ ورد کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت بس آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے میری عمر ۳۰ سال ہے۔ ۲۰ سال بے بسی، بیماری دکھ درد میں کٹی جب سے ہوش سنبھالا تختی ہی تختی نظر آئی خیر یہ اللہ کی مرضی۔ حضرت میری مثال اس پرندے کی سی ہے جس کے پر کاٹ کر پنجرے میں بند

کر دیا گیا ہو، حضرت میں آپ کو آپ کے استادوں، ماں کا واسطہ دیتا ہوں میری مدد فرمائیں۔ لکھنا اور چاہتا تھا مگر آپ شاید ہی پسند فرمائیں جواب کا منتظر۔

جواب

آج کل رہبروں کے روپ میں رہزن لوگ ہوتے ہیں جو کبھی کبھی انسان کا سارا اثاثہ ہی لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے آج کل رہزنوں سے زیادہ رہبروں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو پہلے جو صاحب ملے تھے جن کا نام آپ نے شفیع بتایا ہے اور جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل بھی ہیں انہوں نے آپ کی رہنمائی صحیح کی اور جو ورد آپ کو بتایا تھا وہ بھی درست تھا چنانچہ اس ورد سے آپ کو فائدہ بھی ہوا اور آپ کو بشارتیں بھی ہوئیں اس کے بعد شفیع صاحب نے آپ کو کچھ نہیں بتایا۔ غالباً وہ ابھی آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتے تھے یا پھر غالباً وہ اس سے زیادہ رہنمائی کرنے کے خود قابل نہیں تھے۔ انسان اگر قابل نہ ہوں تو یہ جرم نہیں ہے جرم یہ ہے کہ انسان کچھ ہنر نہ جانتا ہو اور پھر بھی لوگوں کی الٹی سیدھی رہنمائی کرتا پھرے اس طرح کی غلط رہنمائی سے راہبر بھٹک جاتا ہے اور اپنی منزل سے دور ہو جاتا ہے۔ شفیع قاسمی صاحب نے آپ کو مزید کچھ نہ بتا کر آپ پر احسان کیا تھا اور خود اپنے ساتھ بھی انصاف کیا تھا لیکن بعد میں آپ کی ملاقات جس پیر سے ہوئی وہ کچھ نہ کچھ بساط تو رکھتا تھا لیکن وہ صحیح انسان نہیں تھا۔ ایسے لوگ شیطانی اثرات کا سہارا لے کر لوگوں کے ایمان عقیدے اور عمل کے اثاثے کو لوٹ کر لے جاتے ہیں اور اچھے خاصے انسان کو قلاش کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ کا آپ پر کرم تھا کہ آپ کا ایمان اور عقیدہ محفوظ رہا اگر اس ڈھونگی سے آپ کی دوسری ملاقات ہو جاتی تو شاید ایمان اور عقیدہ بھی خطرہ میں پڑ جاتا۔ اور آپ ہم سے رجوع ہونے کے قابل بھی نہ رہتے۔ اب آپ یہ کریں کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کریں اور نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کی کھوئی ہوئی دولت واپس کرے اور آپ کو بشارتوں سے نوازے۔ آپ کے حسن عمل میں اضافہ کرے اور آپ کو زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سرفراز کرے۔ (آمین)

ذاتی معلومات

سوال از: محمد ایوب ———— ممبئی

امید کرتا ہوں کہ آپ خوش اور صحیح سلامت ہوں گے اللہ آپ کو خوش ہی رکھے اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے (آمین)

میرا نام محمد ایوب محمد یوسف ہے والدہ کا نام صفیہ بی ہے۔ میری پیدائش تاریخ ۱۹۶۳-۷-۷ بروز جمعہ ہے۔ مولانا صاحب میں آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کا ہر ماہ مطالعہ کرتا ہوں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے نام کے حساب سے میرا اسم اعظم کیا ہے۔ مفرد عدد، میرا برج وراشی کونسی ہے۔ میرے نام کے حساب سے میں پریشان ہوں، میں کپڑے کی تجارت کرتا ہوں مگر کوئی کامیابی نہیں مل رہی ہے، نماز بھی پابندی سے پڑھتا ہوں، میری تمنا ہے کہ روزی میں اور جو میرا کچا مکان ہے پکا ہو جائے اور ایسا عمل بتائیں جس سے روزی میں برکت ہو اور میری تمنا ہے کہ حج نصیب ہو۔

مولانا میری گردن میں بھی بہت درد ہوتا ہے جس سے میں بہت پریشان ہوں لہٰذا آپ سے میری پرخلوص گزارش ہے کہ آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جس سے میری روزی میں خوب برکت ہو اور یہ بھی بتائیں کہ کونسا دن لکی ہے، کونسا عدد، کون کونسی تاریخ، کونسا رنگ آئندہ رسالے میں ضرور تحریر فرمائیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

غالباً آپ کا نام محمد ایوب ہوگا اور محمد یوسف آپ کے والد کا نام ہوگا۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ آپ کا برج سرطان ہے اور آپ کا ستارہ قمر ہے۔ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔

یہ بات قابل وضاحت ہے آپ کے نام کے عدد کی وجہ سے ۱۲ تاریخ آپ کے لئے مبارک ہے اور آپ کے برج کی وجہ سے ۱۲ تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے۔ اس لئے ۱۲ تاریخ میں اپنا کوئی اہم کام انجام دینے کی کوشش نہ کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

تجارت کسی بھی طرح کی ہو آپ کو انشاء اللہ راس آئے گی اور بطور خاص گھریلو ضروریات کی تجارت اور پرانی چیزوں کی خرید و فروخت آپ کو زیادہ فائدہ پہنچائے گی۔ آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے روزانہ عشاء کے بعد ۱۲۹ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

روزی میں خیر و برکت کے لئے اور زندگی کے تمام مسائل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ آپ کے لئے اتوار پیر منگل خصوصیت رکھتے ہیں۔ سفید، سبز اور نیلا رنگ آپ کو انشاء اللہ راس آئے گا اور پتھروں میں عقیق، موتی اور سنگ ستارہ آپ کو بفضل رب العالمین فائدہ پہنچائیں گے۔

گردن کے درد کے لئے کسی اچھے حکیم کو دکھائیں اور زیتون کا تیل رات کو سوتے وقت لگایا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ روزانہ نہار منہ ایک گلاس

پانی پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے پیا کریں۔ انشاء اللہ تمام امراض سے نجات ملے گی۔ اور گردن کی تکلیف میں بھی افاقہ ہوگا۔

علم نجوم پر دلائل کی طلب

سوال از: کے عبدالباری ———— وانمباڑی

عزت مآب ، عالی جاہ، بحر عملیاتی فنون حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔ مدیر طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مزاج اقدس۔ طویل عرصہ سے روحانی ڈاک میں غیر حاضری کے بعد آج پھر آپ سے استفادہ حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں امید کہ مجھ ناچیز کے لئے میرے عملیاتی سوالات کا جواب دے کر میری حوصلہ افزائی کے ساتھ قارئین طلسماتی دنیا کو بھی فیضیابی کا موقعہ عنایت کریں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک آپ کا صدا بہار عملیاتی خزانے سے بھرپور طلسماتی دنیا قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

عملیاتی فنون کے مدرسہ سے بے دخل حضرات اور اس فن کو بہ آسانی فیضیاب ہونے والوں کی سرپرستی سے بھی محروم اشخاص، ستاروں کی گردش، ستاروں کے اثرات کے منکر ہیں۔ ازراہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں قوانین نجوم کی وضاحت عنایت کریں۔

جواب

ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جس نے قرآن حکیم کو غور سے نہ پڑھا ہو۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ستاروں کا اور ان کے اثرات کا ذکر واضح انداز میں ہے اور ستاروں کی رجعت اور استقامات کا تذکرہ بھی قرآن حکیم میں موجود ہے اس کے باوجود کسی کا ستارہ گردش اور اثرات کا انکار کرنا ناعلمی اور کم سمجھی کی بات ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں محدود رکھنے والے علماء کو اشکال ہوتا ہے اور وہ اپنی عافیت ان چیزوں کا انکار کردینے ہی میں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف حقائق سے راہ فرار ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز کا خالق رب العالمین ہے۔ اس نے اس دنیا میں جہاں اچھی چیزیں پیدا کی ہیں وہیں اس نے بری چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ تریاق کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زہر کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے لیکن تریاق ہو یا زہر کوئی بھی چیز اللہ کی مرضی اور اذن کے بغیر اپنا اثر نہیں دکھاتی۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ دوائیں انسانوں کو بیماروں سے نجات دلانے کے لئے کھلائی جاتی ہیں لیکن دوائیں کھا کر بعض مریض مر بھی جاتے ہیں وہاں ڈاکٹر لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ دواؤں نے ریکشن کردیا تھا۔ حالانکہ قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ دوا مریض کے حلق میں اترتے ہی اپنے رب سے یہ پوچھتی ہے کہ میں اس مریض کو فائدہ پہنچاؤں یا نقصان۔؟ اور جو فیصلہ اللہ کا ہوتا ہے دوا اسی فیصلے کی پابند ہوتی ہو کر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اسی طرح ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا معاملہ ہے ستارے جو چال بھی چلتے ہیں وہ اللہ کی مرضی سے چلتے ہیں اور ستاروں کی رفتار چاند اور ستاروں کی رفتار کی طرح طے شدہ ہے۔ جس طرح چاند اور ستارے نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے طلوع اور غروب ہوتے ہیں اسی طرح دیگر سیاروں کا حال بھی یہی ہے کہ وہ نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے کبھی سیدھی چال سے چلتے ہیں اور کبھی الٹی چال سے۔ ان کی رفتار کا کوئی حصہ اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتا۔ ستارے اس دنیا کے نظام پر اور انسانوں کی تقدیر پر اگر اثر انداز ہوتے ہیں تو محض اللہ کی رضا کی خاطر۔ ان کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی چال متعین کرسکیں اور اللہ کی مرضی کے بغیر کبھی جنبش بھی کرسکیں۔

علم نجوم میں ستاروں کی رجعت واستقامت کا جو ذکر ہے وہ قرآن حکیم سے ماخوذ ہے قرآن حکیم بھی ستاروں کی چالوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ۔ یعنی میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والوں اور سیدھے چلنے والوں کی۔ مراد یہاں وہ ستارے میں جو کبھی سیدھا چلتا ہے اور کبھی الٹا۔ جب وہ سیدھا چلتے ہیں تو اسی چال کو استقامت کہا جاتا ہے اور جب وہ الٹا چلتے ہیں تو اس چال کو حالت رجعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر بیان کرنے کے لئے علامہ شبیر عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں یوں فرماتے ہیں۔

"کئی سیاروں مثلاً زحل مشتری، مریخ اور عطارد کی چال اس ڈھب سے ہے کہ کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئے اور کبھی ٹھٹک کر الٹے پھریں۔"

اس آیت سے تو ستاروں کی رجعت واستقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے لیکن جہاں تک ستاروں کی گردش کا تعلق ہے تو چاند اور سورج مسلسل روزانہ گردش میں نظر آتے ہیں۔ اگر ان کی ہر وقت کی الٹ پھیر دیکھ کر بھی کوئی ستاروں کی گردش اور حرکت کو نہیں مانتا تو اس کو سمجھانا بے سود ہے کیونکہ جو کھلی دلیل کو جھٹلا سکتا ہے وہ کس دلیل سے مطمئن ہوگا۔

بے شک علم نجوم کے تمام اجزاء کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اور ایک علم نجوم ہی کیا اس دنیا میں بے شمار علوم ایسے ہیں جن کی ایک حد مقرر ہے اور جب وہ ان حدود سے گزر جاتے ہیں تو شریعت ان کی تائید نہیں کرتی۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس کا سہارا لے کر نجومی حضرات غیب کی باتوں کا اندازہ کرتے ہیں اور راز فطرت

تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ناجائز ہے اور اس سے احتراز ضروری ہے لیکن ستاروں کی گردش کو نہ ماننا اور ان کی چلت پھرت اور ان رجعت واستقامت کا انکار کرنا حقائق سے روگردانی کرنے کے مترادف ہے۔

مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کشف الاسرار کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ اس سے مراد خمسہ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں۔ اس آیت سے ستاروں کا راجع ہونا مستقیم ہونا اور خراب ہونا مراد ہے۔ اس آیت کے علاوہ اور بھی دیگر قرآنی آیات سے ستاروں کی گردش کا اشارہ ملتا ہے اور یہی گردش باذن اللہ انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ چاند جب پوری تاریخوں کا ہوتا ہے تو سمندر میں طوفان اٹھتے ہیں اور چاند کی تکمیل سمندر پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کے مزاج میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا انکار ممکن نہیں ہے لیکن اس دنیا میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو کنوئیں کا مینڈک بنا ہوا ہے وہ کسی بات کی گہرائی میں جانے کا نہ اہل ہے نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہے اور ایسے لوگوں سے سر مارنا اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا شاید فعل عبث ہے۔

غلطی کتابت کی

سوال از: (ایضاً)

طلسماتی دنیا مارچ ۲۰۰۸ء کے صفحہ نمبر ۵۲ میں ''سر بلندی اور سرخروئی کے نقش میں خانہ نمبر ۱۱ اور ۱۵ میں اعداد کی غلطی ہے درست کریں اور اسی صفحہ میں اس نقش کے نیچے والے نقش کے خانہ نمبر ۱۴ میں بھی ۱۲۵۱۰۰ غلطی سے شائع ہوا ہے۔ اسی ماہ کے صفحہ نمبر ۶۰ میں حب کے لئے آیت کریمہ کا نقش بھی شاید غلط ہے یا اسی طرح کا نقش درست ہے۔

جواب

اس نقش میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے تین خانوں میں اعداد غلط چھپ گئے ہیں۔ ہم آپ سے اور تمام قارئین سے معافی چاہتے ہیں۔ جو قارئین سوجھ بوجھ رکھتے ہیں وہ تو ان غلطیوں کی خود ہی اصلاح کر لیتے ہیں لیکن جو نقش نویسی کے فن سے واقف نہیں ہیں انہیں اس طرح کے نقوش سے نقصان ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تو اس کو جوں کے توں نقل کریں گے اور اس نقش کو غلطیوں سمیت اپنائیں گے جو غلط ہوگا لیکن الحمد للہ قارئین طلسماتی دنیا کی اکثریت اس طرح کی غلطیوں کا اسی طرح اندازہ کر لیتی ہے، جس طرح آپ نے کرلیا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷۷۶	۱۵۷۸۹	۱۵۷۸۶	۱۵۷۸۳
۱۵۷۸۷	۱۵۷۸۲	۱۵۷۷۷	۱۵۷۸۸
۱۵۷۸۱	۱۵۷۸۴	۱۵۷۹۱	۱۵۷۷۸
۱۵۷۹۰	۱۵۷۷۹	۱۵۷۸۰	۱۵۷۸۵

دوسرے نقش کے ۱۴ ویں خانہ میں بھی کتابت کی غلطی سے ۱۲۶۰۰۰ کے بجائے ۱۲۵۱۰۰ شائع ہوگیا ہے جس کی وجہ سے نقش غلط ہوگیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس کی بھی تصحیح کرلیں اور نقش کے ۱۴ ویں خانہ میں ۱۲۵۱۰۰ کاٹ کر ۱۲۶۰۰۰ لکھ دیں تا کہ نقش صحیح ہو جائے۔

حب کے لئے جو نقش مارچ کے شمارے میں صفحہ نمبر ۶۰ پر دیا گیا ہے اس میں بھی غلطی موجود ہے لیکن یہ غلطی بھی فنی نہیں ہے بلکہ کتابت کی ہے۔ اور تصحیح میں یہ غلطیاں چوک گئی ہیں اس لئے نقش غلط چھپ گئے ہیں۔ یہ نقش اس طرح درست ہوگا۔

۷۸۶

لاالہ الا انت	سبحنک	انیؐ کنت	من الظّٰلمین
۵۳۲	۱۱۵۱	۵۵۱	۱۳۰
۱۱۵۰	۵۲۹	۱۳۳	۵۵۲
۱۳۲	۵۵۳	۱۱۴۹	۵۳۰

اس طرح کی غلطیوں پر ہم شرمندہ ہیں اور قارئین سے اور آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کو اس طرح کی غلطیوں سے پاک صاف کردے تا کہ قارئین زحمت سے بچ جائیں۔

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ

سوال از: (ایضاً)

ویسے تو آپ شادی کے لئے ہزاروں عمل اپنے فنون کے تجربے سے شائع کر چکے ہیں پھر بھی دور حاضر میں لڑکی والے وہیز جوڑے کی رقم کا بوجھ نہ اٹھانے والوں کے لئے ایک ایسا عمل عنایت کریں کہ بارگاہ خداوندی ان مجبور اور مستحق لڑکیوں کے لئے صالح جوڑے عطا کرے اور یہ لوگ جو کسی عامل کی رہبری سے بھی حاضر ہوں ان کے لئے کارآمد آپ کا نقش عمل سونے پہ سہاگہ ثابت ہو جائے۔

جواب

جو لڑکیاں روزانہ گیارہ سو مرتبہ ''یَامُغْنِیُ'' پڑھنے کا معمول رکھتی ہیں ان

کے لئے ایسے رشتے فراہم ہوجاتے ہیں جو ہر اعتبار سے موزوں ہوتے ہیں۔ ان رشتوں میں کسی طرح کا لالچ اور طلب نہیں ہوتی۔ ہمارے مسلم سماج میں جہیز وغیرہ کی لعنت دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور بعض علاقوں میں گھوڑے جوڑے جیسی لعنتوں نے مسلمانوں کی حیثیت عرفی کو خاک میں ملادیا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس طرح کی رسومات کے بارے میں علماء اور صلحاء بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی مصداق بن کر رہ گئے ہیں۔ اگر تمام علماء نے متحد اور متفق ہوکر اس طرح کی رسومات کے خلاف جہاد کیا ہوتا ہے تو یہ رسمیں مسلم معاشرے سے ختم ہوجاتیں۔ نماز کی اہمیت پر علماء نے تقریریں کی تو آج مسجدیں نمازیوں سے بھری نظر آتی ہیں اگر جاہلانہ رسومات کے خلاف کوئی بیڑہ اٹھایا ہوتا تو اس کا فائدہ بھی سامنے آتا۔ گھوڑے جوڑے کی لعنت نے یا بے حساب جہیز وغیرہ کی رسومات نے نہ صرف مسلمانوں کو بدنام کردیا ہے بلکہ اسلام کو بھی بے دست وپا بنادیا ہے۔ روحانی اعمال کے ساتھ ساتھ ان رسومات کے خلاف آواز اٹھنی چاہئے اور یہ کام ان علماء کو کرنا چاہئے جو جمعہ وغیرہ کے خطبے میں مسلمانوں کی رہبری کرنے کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حسن ظن پیدا کریں

سوال از: سید صبور الغنی ——— آمبور

شہر مدراس کا دورہ اللہ کے فضل وکرم سے عافیت سے گزرا ہوگا۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی عمر درازی کرے، صحت وعافیت بخشے، آمین۔ اور آپ ہمیشہ رہتی زندگی تک خلوص دل سے ہر اللہ کے بندے کی خدمت کرتے رہیں۔ ویسے مجھے عالموں اماموں سے طبیعت اکتا گئی ہے۔ کیونکہ میری نظر سے آج تک کسی میں خدمت کرنے کا جذبہ اور خلوص دل نہیں پایا۔ ہر ایک علم رکھنے والا شخص اپنے آپ کو تمام سے افضل سمجھ رہا ہے۔ اگر اپنی گردن کو جھکاتا ہے اور اپنے علم کو خرچ کرتا ہے تو وہ صرف دولت والوں کی نگری میں۔ خدا ایسے عالموں اور عاملوں کو نیک ہدایت دے، آمین۔

ہمارے شہر میں کئی عامل ہیں مگر صرف ان کا مقصد لوگوں سے پیسہ لینا اور انہیں بے وقوف بنانا انہیں پریشان کرنا، اور اپنی طاقت کو، علم کو ظاہر کرنا، پھر نمازی نظر آتے ہیں، مجھے تو غصہ آتا ہے ایسے عاملوں پر کہ انہیں خدا کے قہر کا بھی ڈر نہیں۔ عالم جو لوگوں کو نصیحت والی باتیں خطبوں میں دیتے ہیں وہی لوگ آرام وآسائش امیروں سے رغبت، غریب لاچار انسانوں سے کافی اپنے آپ کو دور رکھنا چاہتے ہیں۔ علم سے ایک اللہ کے مجبور بندے کی خدمت کرنا، اس کی دعا لینا، اس کی تکلیف کو دور کرنا عیب سمجھتے ہیں۔ پیسوں والوں کی کھنک سے آؤ بھگت میں کوئی کمی نہیں، کاروں میں گھومنا، سلام کا جواب نہ دینا۔ یہ سب ایک دینی عالموں میں پائی جارہی ہے۔ کوئی اس دنیا میں خلوص والا بندہ نظر نہیں آیا، نہ کہ ولی۔ آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ غریبوں سے خوب ملیں اور ان کی جو بھی تکلیف ہے دور کریں کیونکہ آپ کو اللہ نے علم سے نوازا ہے، بہت گھٹن محسوس ہوتی ہے ان عالموں اور عاملوں کے چال چلن کو دیکھ کر۔ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم دی تھی انسانوں کو۔ خیر میرا خط طویل ہوجائے گا۔ آپ اس خط کو ردی کی ٹوکری میں ڈال نہ دیں۔ اب آپ سے میرے دل کے حالات سنارہا ہوں امید کہ آپ میری خلوص دل سے ایک بندے کی خدمت سمجھ کر میری مدد کریں گے۔

میں طلسماتی دنیا کا ایک سال سے خریدار ہوں، آپ سے زائچہ اپنے لئے بنوایا تھا اور اس کو جتن سے رکھا ہوں۔

میرا نام سید صبور الغنی ہے۔ میری عمر ۴۰ سال ہے، مجھے دو اولاد ہیں اللہ کے فضل وکرم سے ایک بیٹا، جس کی عمر ۴ سال ہے اور ایک بچی جس کی عمر ڈیڑھ سال ہے۔ میں ایک سرکاری اسکول میں اردو استاد ہوں اللہ کا فضل واحسان ہے، اچھی تنخواہ پا رہا ہوں، گھر میں ایک بہن ہے، جن کی شادی ہونا باقی ہے، اچھے رشتے آتے ہیں مگر کوئی رشتہ جڑ نہیں سکا، کچھ نہ کچھ مشکلیں ہوتی ہیں اور میرے بیٹے کی صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے بہت ڈرتا ہے، جس کا نام جابر حسین ہے، اکثر بچوں کو صحت برابر نہیں رہتی ہے جس سے میں پریشان ہوجاتا ہوں، گھر میں اثرات ہیں یا نہیں مجھے معلوم نہیں۔ روزانہ ہر نماز کے بعد یعنی عشاء میں قرآن شریف پڑھ کر سوتا ہوں اور بچے پر بھی پھونک مارتا ہوں، دل میں وسوسے ستاتے ہیں، پیسوں میں برکت نہیں رہتی ہے۔ سوچتا ہوں ہوں کیوں اللہ نے جنات کو بنایا ہوگا، ان سے اکثر پریشان رہتا ہے انسان۔ اگر علاج کرنا چاہیں تو یہ عاملوں کا حال۔ میں نماز پڑھتا ہوں پابندی سے اس کی بارگاہ ایزدی میں مانگتا ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ گھر کی خیر وبرکت کے لئے بہن کا رشتہ جوڑنے کے لئے اور بچے کی صحت کے لئے اس کی عمر درازی کے لئے دعا کریں اور مجھے کوئی عمل بتائیں تاکہ آپ کے قرآنی علم سے میں سرفراز ہوسکوں سوچا کہ مدراس آؤں مگر معاشی حالات ساتھ نہیں تھے۔ میرے شہر سے مدراس ۷۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ میں محلہ کی جس مسجد میں نماز کو جاتا ہوں اس مسجد میں آپ کے مدراس آنے کی خوشخبری اشتہار کے ذریعہ دیا گیا تھا پھر سوچا کہ آپ کو اپنے گھر بلاؤں تاکہ آپ سے فیض یاب ہوسکوں۔ مگر اس غریب انسان کے گھر کو آپ آئیں گے کیا؟ یہ سوچ کر خاموش رہ گیا۔ اب تو عامل حضرات، عالم حضرات کاروں میں سفر کرنا، جہاں ٹھہرتے ہوں وہاں لوازمات رہن سہن کا آرام ہونا ضروری ہوگیا ہے۔ ان کے وقار میں کمی کو سب سے بڑی ذلت سمجھتے ہیں ایسے میں ہم اس مہمان نوازی کے لائق نہیں۔

خیر آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے اس خط سے آپ کے دل کو ٹھیس پہنچی ہو تو دل کی گہرائیوں سے اور اللہ کے واسطہ دے کر کہتا ہوں

معاف کردیں۔ دل کی باتیں آپ سے کہہ دیا ہوں۔ یہ مجھے خود پتہ نہیں۔ ایک چاندی کی انگوٹھی پانچ گرام میں نیلم پتھر جڑوا کر پہنا ہوں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے بازو والی انگلی میں۔ کیا یہ صحیح طریقہ ہے بتائیں عین نوازش

میرے ان حالات کو آپ مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ان پریشانیوں سے دور ہونے کیلئے عمل لکھیں۔ آپ کا یہ احسان ہمیشہ میرے سر رہے گا۔ میرے بیٹے کی صحت کے لئے اور اس کے دل کا ڈر دور ہونے کے لئے بھی آپ وظیفہ دیں مجھے امید ہے کہ آپ میری ضرور درخواست کو قبول کرتے ہوئے جوابی لفافہ سے سرفراز فرمائیں گے اور طلسماتی دنیا میں خط شائع کریں گے۔

جواب

آپ نے اس خط میں عالموں اور عاملوں کے رویہ کی شکایت کی ہے کہ وہ صرف مال داروں کو فوقیت دیتے ہیں، کاروں میں گھومتے پھرتے ہیں، دعوتیں اڑاتے ہیں اور غریبوں کے سلام کا جواب تک نہیں دیتے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں جب کسی کے پاس اچانک دولت آجاتی ہے وہ عامل ہو یا عالم وہ جاہل ہو یا گریجویٹ۔ اگر وہ صاحب اتقا نہیں ہے تو اس کو کچھ نہ کچھ گھمنڈ تو ہو ہی جاتا ہے اور ہمارے اپنے تجربہ میں یہ بات ہے کہ دنیادار قسم کے لوگ زیادہ تکبر اور تعلّی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ رہے اس طرح کے عاملین جو صرف نام کے عاملین ہیں اور جو ہرا پیلا لباس پہن کر دنیا کو محض اپنے حلیے سے دھوکہ دے رہے ہیں جنہیں روحانیت کی ہوا تک نہیں لگی لیکن جو کچھ چمتکار دکھا کر اللہ کے بندوں کا بے وقوف بنا رہے ہیں ان کے اندر تو اور بھی بہت سی خرابیاں ہیں آپ کن کن خرابیوں کا ذکر کریں گے اور کن کن غلطیوں کا شمار کریں گے۔ لیکن عالی جناب ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس دنیا میں اچھے برے سب طرح کے لوگ موجود ہیں اگر اس دنیا میں برے عاملین کی بہتات ہے تو اس دنیا میں اچھے عاملوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ بس ذرا محنت کرنے کی اور دل کی لگن کے ساتھ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو اپنے علاقہ میں بھی اور اپنے اردگرد بھی اچھے عامل مل جاتے اگر آپ دل کی تڑپ کے ساتھ کچھ جستجو بھی کرتے۔ آپ نے چند فریبی اور مکار قسم کے عاملوں کو دیکھ کر ایک بدگمانی اپنے دل میں جمالی اور اس کا نقصان فوراً آپ کو ہی ہوا۔ ایک نقصان تو یہ ہوا کہ آپ جب بدظن ہوگئے تو آپ کی دوڑ دھوپ متاثر ہوگئی اور صحیح عاملوں کی آپ کھوج نہ کرسکے۔ دوسرا نقصان آپ کا یہ ہوا کہ جب آپ صحیح طرح کے عامل سے نہیں مل سکے تو آپ کی پریشانیاں اور آپ کے مسائل ختم نہ ہوسکے۔ ہم مدراس رہے آس پاس کے علاقوں کے لوگ اپنے مسائل کے لئے پہنچتے رہے اور اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے فیضیاب ہوتے رہے لیکن آپ مدراس بھی نہ آسکے۔ اگر کوئی مجبوری تھی تو آپ کسی بھی طرح قرض لے کر آجاتے وہ قرض تو ہم اپنے کسی بھی معتقد سے ادا کرادیتے یا ہم اپنے ادارے کی طرف سے آپ کی مدد کردیتے لیکن آپ اپنے قدم تو اٹھاتے۔ خیر جو اللہ کو منظور تھا وہ ہوگیا اب آپ اس طرح کریں جس طرح ہم آپ کو مشورہ دیں تاکہ آپ کو آسمانی اور ارضی آفتوں سے نجات مل جائے۔

آپ نماز کے تو پابند ہوں گے ہی اس لئے آپ کو نماز کی تاکید کرنے کے بجائے ہر نماز کے بعد کا وظیفہ بتا رہے ہیں تاکہ ان کی پابندی کرکے آپ دین و دنیا کی راحتیں اپنے دامن میں سمیٹ سکیں۔

نماز فجر کے بعد آپ "یَاسَلاَمُ یَاحَفِیظُ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں، نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں، عصر کی نماز کے بعد "یَادَافِعُ یَامَانِعُ" سو مرتبہ پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِیْ بِحَلاَلِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ نصر اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰهِ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جمعہ کے دن ۴۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ان وظائف کی پابندی سے آپ کے سبھی مسائل آہستہ آہستہ حل ہوجائیں گے ان وظائف کو ایمان ویقین کے ساتھ پڑھیں اور ہر حالت میں اور ہر صورت میں اپنے رب پر بھروسہ رکھیں جو یقیناً سب سے بڑا اور جس کے دست قدرت میں اس کائنات کا نظام ہے۔ اگر وہ مہربان ہوجائے تو تقدیر مہربان ہوجاتی ہے اور ساری دنیا مہربانی کا معاملہ کرنے لگتی ہے اس لئے اس کو راضی رکھنا ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔

دوسرا مشورہ ہمارا یہ ہے کہ اپنی سوچ کو منفی نہ بنائیں، اس کو مثبت رکھیں اور سبھی سے حسن ظن رکھیں خواہ مخواہ کی بدظنی اور بدگمانی سے اپنی حفاظت کریں کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ منفی سوچ سے حسد اور بغض جنم لیتے ہیں اور ایک مسلمان کے لئے ان بیماریوں کا لاحق ہوجانا بہت بڑے خطرے کی بات ہے۔ اس دنیا میں نہ غربت بری ہے نہ مال داری دونوں ہی چیزیں اللہ کی عطا ہیں۔ برا وہ انسان ہے جس میں برائی آجائے، بہت سے مال دار بھی بہت اچھے ہوتے ہیں اور بہت سے غریب لوگ بھی بہت برے ہوتے ہیں۔ اچھا وہ ہے جس میں خوبیاں ہوں وہ مالدار ہو یا غریب اور برا وہ ہے جس میں برائیاں ہوں وہ مالدار ہو یا غریب۔ ایسی سوچ بنالیں جب کوئی اپنا دردہمیں اپنا سمجھ کر سناتا ہے تو اچھا لگتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنے کو دل چاہتا ہے کہ اس نے ہزار خرابیوں کے باوجود اپنے بندوں کے دل میں ہماری قدر پیدا کی۔ آپ جب بھی چاہیں اپنی تکالیف بیان کرسکتے ہیں ہماری تحریک کا مقصد دوسروں کی خدمت کرنا ہے اگر ہم لوگوں کے کرب اور درد سے اکتانے لگیں گے تو پھر ہماری تحریک کا تو

مقصد ہی فوت ہوجائے گا۔

آپ نے نیلم کی انگوٹھی اگر شہادت کی انگلی میں پہنی ہوتی اچھا تھا۔اپنے صاحب زادے کو تاکید کردیں کہ وہ صبح شام "یَا سَلَامُ" پڑھا کریں انشاءاللہ اس کو جسمانی اور روحانی صحت عطا ہوگی۔

حروف اور ستاروں سے متعلق

سوال از: محمد شارق انصاری ——— کانپور

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ہم کو آپ کے علاج سے بہت فائدہ ہوا اور ہم نے آپ کی روحانی قوتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کیا ایسے پیچیدہ حالات ہماری زندگی میں کبھی نہیں آئے تھے۔جن حالات سے ہم گزر رہے تھے وہ دل کو دہلا دینے والے تھے۔آپ کی دعاؤں سے رفتہ رفتہ سب ٹھیک ہوتا جارہا ہے،شکر ہے اس مالک دوجہاں کا جس نے آپ کا وسیلہ پیدا فرمایا کسی بھی وسیلہ کے بغیر انسان اپنے مقاصد میں کامیابی اور کامرانی حاصل نہیں کرسکتا۔

چند ضروری سوالات پیش خدمت ہیں امید ہے کہ آپ حضور والا غور فرما کر جواب سے مستفیض فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

نمبر ایک: تحفۃ العاملین میں جو اسم الٰہی حرف اول سے لکھے گئے ہیں ان کا برج، ستارہ، منزل، دموکل وغیرہ کا استخراج کیا گیا ہے یہ بات ہماری بہت کوشش کے باوجود بھی سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ یہ کس قواعد سے استخراج کئے گئے ہیں۔مثلاً تحفۃ العاملین کے صفحہ نمبر ۵۹ پر حرف اول سے الف کا برج حمل ستارہ زحل اور منزل شرطین اور حرف الف کو جلالی بتایا گیا ہے،ایک بات تو یہ ہے۔دوسری بات حرف دال کا برج ثور ستارہ شمس منزل: بران اور حرف دال کو جلالی بتایا گیا ہے لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے کہ جب حرف الف کا برج حمل اور ستارہ زحل ہے،اور منزل شرطین ہے جو حرف الف سے متعلق ہے اور حرف الف ستارہ زحل سے بھی متعلق ہے۔پھر حرف دال جو خاکی ہے جو ستارہ زحل سے منسوب ہے یہ برج ثور، سنبلہ، جدی سے متعلق ہیں لیکن ستارہ شمس دیا ہوا جو آتشی ہے۔

نمبر دو: مثلاً حرف ع جو خاکی ہے ستارہ شمس سے متعلق ہے اس کے تین برج ثور، سنبلہ، جدی جو خاکی بروج ہیں۔حروف سے متعلق اگر بروج معلوم کریں تو حرف ع سے متعلق برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔اگر حروف سے متعلق برج لیا جائے اور برج سے متعلق ستارہ۔مثلاً حرف الف برج حمل ستارہ مریخ، حرف برج ستارہ یہ سب آتشی ہیں۔

نمبر تین: حرف ک سے ستارہ شمس اور برج عقرب دیا ہوا ہے۔برائے مہربانی اس کی تشریح فرما کر استخراج کے قواعد بتادیں کرم نوازش ہوگی۔

نمبر چار: ہر ستارہ اپنی منزل میں قیام کرتا ہے اسی لئے وہ اس منزل سے متعلق کیا گیا ہے جو بھی قواعد حروف سے متعلق ہوں جس سے برج ستارہ دموکل اور منزل کا استخراج کیا جاتا ہے۔برائے مہربانی ان سب کی تشریح فرمادیں عین نوازش ہوگی،شکریہ۔جواب کا منتظر ہوں کسی بھی نزدیکی رسالے میں جواب شائع فرمادیں تاکہ قارئین بھی استفادہ کرلیں عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کے اشکالات بجا نہیں ہیں کیونکہ آپ نے تحفۃ العاملین میں جو تفصیل دیکھی ہے اور جس کو آپ نے اپنے اس خط میں نقل کیا ہے وہ علم الحروف سے تعلق رکھتی ہیں۔علم الحروف، علم النجوم اور علم الاعداد تینوں الگ الگ علوم ہیں اور ان کے ماہرین نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔مثلاً علم الاعداد میں ایک عدد کا تعلق ستارہ شمس سے ہے اور ستارہ شمس اسد برج سے تعلق رکھتا ہے اور جن حضرات کا برج اسد ہو علم النجوم کے اعتبار سے ان کا مبارک حرف م ہوتا ہے اور علم الحروف کے ماہرین نے لکھا ہے کہ حرف م کا برج تو اسد ہی ہے البتہ ستارہ عطارد ہے۔گویا کہ علم الحروف میں ایک عدد کے بارے میں تفصیل ان تفصیلات سے جداگانہ ہے جو ماہرین علم نجوم اور ماہرین علم الاعداد نے پیش کی ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہ تمام تفاصیل جو تحفۃ العاملین میں پیش کی گئی ہیں یہ زیادہ سماعی ہیں، قیاسی یا فنی نہیں ہیں اس لئے ان کے استخراج کا کوئی طریقہ نہیں ہے بلکہ جیسا بڑوں سے سنا ہے ایسا ہی نقل کردیا گیا ہے۔آپ کسی بھی موضوع پر غور وفکر کرتے ہوئے یا کسی بھی موضوع سے استفادہ کرتے وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ کس علم سے متعلق تحقیق کررہے ہیں یا کس علم سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں اگر آپ کے پیش نظر علم الحروف ہے تو پھر تمام معاملات میں وہ بات ستارے کی ہو،اعداد کی ہو یا برج کی ہو۔آپ کو علم الحروف کے ماہرین کی بات ماننی چاہئے اور جب آپ علم نجوم پر ریسرچ کررہے ہوں یا علم نجوم سے مستفیض ہونا چاہتے ہوں تو پھر علم نجوم کے ماہرین نے جن خیالات اور جن رجحانات کا اظہار کیا ہے ان کی بات کو تسلیم کرنا چاہئے۔جب آپ ان تینوں علوم کو گڈمڈ کریں گے تو پھر ذہن میں اشکالات جنم لیں گے کیونکہ ان علوم کے ماہرین کی سوچ وفکر میں تضاد ہے اور وہ تضاد پر اس طالب علم کو الجھاتا ہے جس کا مطالعہ بہت زیادہ گہرا نہ ہو۔سرسری مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس طرح کے تضاد بدگمانی اور اضطراب کا باعث بن جاتے ہیں لیکن جب کوئی طالب علم بہت گہرائی کے ساتھ کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے قلب وذہن پر یہ بات منکشف ہوجاتی ہے کہ ہر لائن والوں کی سوچ وفکر ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ہر لائن کے ماہرین نے اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر اپنی اپنی تفصیل پیش کی

ہے۔اس طرح کے اختلافات ہر جگہ ہوتے ہیں۔مثلاً ڈاکٹر کسی بھی مرض میں کوئی پرہیز نہیں بتاتے اور حکیم حضرات دوا کے ساتھ ساتھ پرہیز کو ضروری قرار دیتے ہیں۔اگر ہم ڈاکٹر سے علاج کرا رہے ہوں تو ہمیں ڈاکٹر کی ماننی چاہئے اور اگر ہم کسی حکیم کے زیر علاج ہوں تو ہمیں حکیم کی بات کو تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ہم ڈاکٹر کا علاج کرتے وقت حکیم کی باتوں پر دھیان دیں گے تو ذہن میں خلجان پیدا ہوگا اور کسی بھی بارے میں خلجان بدگمانی اور وساوس کو پیدا کرتا ہے۔

علم الحروف سے متعلق جو تفصیل ہم نے تحفۃ العالمین میں پیش کی ہیں وہ ہمارے ذہن کی اختراع نہیں ہے بلکہ وہ تفصیل وہی ہے جو برسہا برس سے علم الحروف کے ماہرین نقل کررہے ہیں۔پوری احتیاط کے ساتھ اسی تفصیل کو ہم نے نقل کیا ہے۔کچھ باتوں میں ہمیں بھی اشکال تھا لیکن ہم نے کسی بھی لائن کی تفصیل کو نقل کرتے وقت اپنی سوچ وفکر کو اہمیت نہیں دی ہے بلکہ جیسا ہم نے پڑھا اور سنا اسی کو جوں کے توں نقل کردیا ہے لیکن یہ بات الحمدللہ ہم پر دوران مطالعہ منکشف ہوگئی تھی کہ ہر ہر علم کی الگ الگ سوچ وفکر ہے اور یہ سوچ وفکر اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر ہے۔ہمیں ہر علم کے ماہرین کی سوچ وفکر کا احترام کرنا چاہئے اور کوئی بھی کام کرتے وقت یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ ہم علم الاعداد کے ذریعہ کام کررہے ہیں یا علم الحروف کے ذریعہ اور جس وقت ہم علم الحروف کو کسی مسئلے کی بنیاد بنا رہے ہوں تو اس وقت ہمیں صرف علم الحروف کے ماہرین کی بات بغیر چون وچرا کے ماننی چاہئے اسی میں عافیت ہے اور اسی میں اپنے بڑوں کی پیروی ہے۔

آسیبی اثرات سے پریشانی

سوال از: شاذیہ فرحین ———— نظام آباد

بعد سلام کے عرض تحریر یہ ہے کہ میں نے اپنی بیماری کے علاج کے لئے آپ کو خط لکھا تھا۔میرا خط ماہنامہ طلسماتی دنیا کے اگست ۲۰۰۴ء کے شمارے میں شائع ہوا میں آپ کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کرکے بیماری کو دفع کرنے میں کامیاب ہوئی اور میرا مرض پورا ختم ہوگیا اور میری شادی بھی ہوگئی اور ایک بیٹا بھی ہے پر میرے جسم پر وہ دھبے پھر سے آرہے ہیں جو اودے کالے رنگ کے ہوتے ہیں جو خود بخود آتے اور کچھ دن کے بعد جاتے ہیں۔دھبے کے حصے پر درد بھی رہتا ہے یہ دھبے میری بہنوں اور والدہ کو بھی آتے ہیں اس علاج کے لئے کچھ عمل بتائیں،میری شادی کے وقت میں نے وہ گلے کا تعویذ نکالا تھا کیونکہ سسرال والے اعتراض کریں گے یہ سوچ کر۔پر اب وہ تعویذ کھو گیا ہے آپ میرے علاج کیلئے کوئی تعویذ دیں اور میری اور میرے لڑکے کی حفاظت کیلئے (آسیبی،شیطانی اثرات) کوئی تعویذ دیں جس کو میں ہر حالت میں یعنی حالت جماع،حالت حیض میں استعمال کرسکوں میری والدہ کے لئے بھی کوئی علاج بتائیں وہ کمزور ہوگئی ہے بات بات پر غصہ،چڑچڑاپن آتا ہے،طبیعت میں سستی رہتی ہے اور میرے سسرال والوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے بھی کوئی عمل بتائیں۔دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کی بےلوث خدمات کو بے حد قبول کریں۔ان خدمات کا نعم البدل عطا کریں۔اللہ آپ کی عمر اقبال میں برکت عطا کریں۔تاحیات صحت عطا کرے آپ کا سایہ ہم پر قائم رہے۔کسی قریبی شمارے میں شائع کریں میں جواب کے انتظار میں ہوں۔

والدہ کا چہرہ ہمیشہ بیمار سا لگتا ہے،کھنچا کھنچا سا رہتا ہے اس کے لئے بھی کچھ بتائیں۔

جواب

اگر آپ اس تعویذ کی حفاظت کرتیں جو ہم نے آپ کو بھجوایا تھا تو آپ کی مذکورہ بیماری لوٹ کر نہ آتی لیکن آپ نے سسرال والوں کے ڈر سے اس تعویذ کو نکال دیا اور پھر وہ تعویذ کھو گیا اس لئے آپ کو پھر جسمانی بیماری کا دکھ اٹھانا پڑا اور یہ بیماری جس کا آپ نے ذکر کیا ہے اور جو آپ کے لئے الجھن اور پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے یہ آسیبی اثرات کی وجہ سے ہے اس لئے اس کا علاج ڈاکٹروں اور حکیموں کی دواؤں سے نہیں ہوپائے گا اس کو روحانی علاج کا سہارا لے کر ہی دفع کیا جاسکتا ہے۔اگرچہ اس دنیا میں تمام بیماریاں اسی وقت رفع ہوتی ہیں جب اللہ چاہے اللہ کی مرضی کے بغیر کسی بھی بیماری سے نجات ممکن نہیں ہے۔لیکن بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے جو اسباب اختیار کئے جاتے ہیں وہ مختلف ہوتے ہیں بعض بیماریاں صرف ڈاکٹروں کے علاج سے ہی رفع ہوتی ہیں،بعض بیماریاں اس وقت ختم ہوتی ہیں جب حکیموں کا علاج کیا جائے اور یونانی دواؤں کا استعمال کیا جائے اور بعض بیماریاں اللہ کے حکم سے اسی وقت رفع ہوتی ہیں جب روحانی علاج کو فوقیت دی جائے۔ہمارے خیال سے آپ کا مرض بھی اسی وقت ختم ہوسکتا ہے جب آپ روحانی علاج پر دھیان دیں۔

ہم نے آپ کیلئے اور آپ کے بیٹے کے لئے تعویذ بھجوائے ہیں لیکن روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یاسلام" پڑھ کر آپ صبح نہار منہ بھی پئیں اور رات کو سوتے وقت بھی۔اسی کے ساتھ ساتھ معوذتین یعنی قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر فرض نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں۔انشاء اللہ اس آسان سے عمل کی برکت سے آپ کو بیماری سے نجات ملے گی اور آپ بہت جلد صحت مند ہوجائیں گی اور وہ کالے دھبے بھی ختم ہوجائیں گے جن کو دیکھ کر آپ اپنی طبیعت میں اضطراب محسوس کررہی ہیں۔

ایک تعویذ ہم نے آپ کی والدہ کے لئے بھی بھجوایا ہے اور سب تعویذ کالے رنگ کپڑے میں پیک ہو کر گلے میں ڈالے جائیں گے اور ان تعویذوں

کا کوئی پرہیز نہیں ہے ان کو ہر حالت میں پہنا جا سکتا ہے البتہ جس وقت ان کو گلے میں ڈالنے کی شروعات کریں اس وقت پوری طرح پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ غسل کے وقت تعویذ کو اتار لینا چاہئے تا کہ بار بار پانی میں بھیگنے کی وجہ سے تعویذ خراب نہ ہو جائے۔

سسرال والوں کی شرارت سے محفوظ رہنے کے لئے بعد نماز مغرب "یا دافع یا مانع" پڑھا کریں اور عصر کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیف" پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ان دونوں وظیفوں کی برکت سے آپ سسرال والوں کی شرارتوں سے محفوظ رہیں گی اور ان کے دلوں میں آپ کے لئے محبت اور نرم گوشے پیدا ہو جائیں گے۔

اپنے خط میں آپ نے ہماری روحانی تحریک اور طلسماتی دنیا کا اعتراف کرتے ہوئے جن تعریفی کلمات اور دعاؤں سے نوازا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے بندوں کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہم خدمت کرتے کرتے مر جائیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ یعنی جو خدمت کرتا ہے ایک دن وہ اس قابل بن جاتا ہے کہ لوگ اس کی خدمت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کی آرزو نہیں ہے کہ اگر آج ہم خدمت کر رہے ہیں تو آنے والے کل میں اللہ کے بندے ہماری خدمت کریں۔ ہماری آرزو تو یہ ہے کہ ہم اللہ کے بندوں کی خدمت جو ٹوٹی پھوٹی برائے نام ہی کر رہے ہیں اس کو اللہ قبول کرے اور اس کے بدلے میں وہ ہمیں اپنی رضا سے سرفراز کرے۔ وہ راضی ہو جائے وہ ہمارے کھوٹے عمل کو قبول کرے اس سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کیا ہے۔ دعا کریں کہ بارگاہ خداوندی میں ہماری خدمات شرف قبولیت حاصل کریں اور ہمیں اللہ کی رضا کا سارٹیفکٹ مل جائے۔ اس سے زیادہ نہ ہماری کوئی چاہت ہے نہ آرزو۔

جسمانی مرض سے مایوسی

سوال از: اسرار اعظم ــــــــــــ ممبئی

میں ایک ایسے مرض میں مبتلا ہوں جس کا بیان کرنا بھی کچھ اچھا نہیں لگتا لیکن انسان کی مجبوری کیا نہ کروا دے۔ میں دھات کے مرض میں مبتلا ہوں یہ بیماری ہمارے پاس ۱۹۹۶ء سے ہے۔ تقریباً بارہ سال ہو گئے اب تو مجھ پر کئی سالوں سے نامردی کا اثر آ گیا میں پاک صاف بھی نہیں رہ پاتا ہوں نہانے کے ایک گھنٹہ بعد ناپاک ہو جاتا ہوں اس لئے میں نماز بھی نہیں پڑھ پاتا ہوں ورنہ نماز پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگتا کہ میں نے کونسا ایسا گناہ کر دیا جو آپ نے ہمیں لاعلاج بیماری سے نوازا۔ لاعلاج اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ ہم نے اس کا علاج بہت کروایا مگر افسوس کامیابی نہیں ملی اور مرض بڑھتا ہی گیا ہم نے کیا کیا نہیں کیا۔ کہاں کہاں سر ٹیکا لیکن ہر جگہ سے ناامیدی۔ اب میں بالکل تھک چکا ہوں۔ ٹوٹ سا گیا ہوں۔ میری عمر بھی اب کافی زیادہ ہو چکی ہے لگ بھگ ۳۵ سال۔ میرے گھر والے مجھ سے شادی کے لئے کہتے ہیں تو میں ان لوگوں کی باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہوں دنیا مجھ پر ہنستی ہے لیکن میں خاموش رہتا ہوں مجھے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ آپ کی کتاب طلسماتی دنیا ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں مجھے اس کتاب کے ذریعہ ایک امید کی کرن نظر آ رہی ہے اب آپ کی بارگاہ میں اس خط کے ذریعہ دستک دے رہا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے لئے بھی آپ کوئی نہ کوئی راستہ بتائیں گے مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ کو یہ بیماری قبض سے لگی ہے اس بیماری سے نجات پانے کے لئے آپ قبض کا علاج کریں اور پابندی سے منقیٰ کے دو دانے دودھ میں پکا کر سوتے وقت لیا کریں اور دن میں دو بار سونف کھائیں کم سے کم دس گرام سونف روزانہ کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو قبض سے نجات ملے گی۔ قبض سے نجات مل جائے گی تو مذکورہ بیماری بھی آپ کی آدھی سے زیادہ ٹھیک ہو جائے گی اس کے بعد اس کا علاج کسی حکیم کی دوا کے ذریعہ کریں گے تو انشاء اللہ تیزی کے ساتھ آپ تندرست ہو جائیں گے اور آپ کی مردانہ قوت بحال ہو جائے گی۔

مردانہ کمزوری دور کرنے کے لئے روزانہ "یا قوی" ۱۱۶ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ کسی بھی مرض کے بارے میں ہم اللہ کو الزام نہیں دے سکتے اور نہ ہی یہ سوچنا چاہئے کہ یہ مرض کسی گناہ کی سزا ہے ہاں یہ بات طے ہے کہ بیماری کوئی بھی ہو وہ اکثر و بیشتر انسان کی اپنی غلطی یا کوتاہی سے انسان کو لاحق ہوتی ہے اور بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ مرض کی ابتدا میں انسان مرض کو دفع کرنے کی فکر نہیں کرتا اور شکوہ پال لیتا ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے جب مرض انسان کے جسم میں اپنا گھر بنا لیتا ہے تب اس کو دفع کرنے کی فکر شروع ہوتی ہے۔ اگر شروع میں علاج اور پرہیز کی طرف دھیان دے لیا جائے تو آسانی سے مرض سے نجات مل جاتی ہے لیکن جب مرض کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں تو پھر اس سے نجات حاصل کرنے کی میں دیر لگتی ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہے اور پوری ذمہ داری سے اگر آپ اپنا علاج کرائیں گے تو انشاء اللہ آپ روبہ صحت ہوں گے۔

جنت کی قیمت سے مراد

سوال از: محمد مرتضیٰ ــــــــــــ لکھنؤ

میں طلسماتی دنیا کا ماہ اپریل ۲۰۰۷ء سے ابھی تک مطالعہ کر رہا ہوں، بہت اچھی معلومات فراہم کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت کا اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ دیگر احوال یہ ہے کہ بعنوان مخزن العجائب صفحہ نمبر ۴۵

شمارہ جون ۲۰۰۷ء میں کثرت ثواب کے پانچ عمل کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ اس شمارے میں سلسلہ نمبر۳ میں جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو اس کے بارے میں تحریر نہیں فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہے اور اس کے عوض کیا پڑھنا چاہئے؟ برائے مہربانی اس کی بابت تحریر فرمائیں اس کو کسی طلسماتی دنیا کے شمارے میں شائع کردیں تاکہ مجھ جیسے اور لوگوں کو بھی اس کا فائدہ مل سکے۔

میں جناب عالی سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ میری لڑکی جس کا نام عائشہ طلعت ہے اور جو کہ ۹؍جولائی ۱۹۸۰ء کو بوقت ساڑھے دس بجے شب پیدا ہوئی ہے۔ اس کے رشتہ میں رکاوٹیں آرہی ہیں۔ لوگ دیکھ کر جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے ہیں لہٰذا آپ برائے مہربانی اس کے متعلق تحریر فرمائیں کہ کیا وجہ ہے اور اس کا عقد کب تک ہو سکے گا۔ اور وہ کیا پڑھیں اور اس کا عدد کیا ہے اور کونسا پتھر پہنے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ رجال الغیب کے کیا معنیٰ ہیں یہ کیا ہوتا ہے۔؟ امید کرتا ہوں کہ جناب عالی میرے سوالات کے جوابات دیں۔ میں اپنے خط میں لفافہ روانہ کر رہا ہوں اس میں دے کر مجھے مشکور ہونے کا موقع عطا فرمائیں گے۔

جواب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف ہمارے بڑوں نے کئی اقوال اس بارے میں نقل کئے ہیں۔ ایک قول ان میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مُفْلِحُوْن تک، آیت الکرسی هُوَ الْعَظِيْم تک سورۂ بقرہ کا آخری رکوع اور چاروں قل پڑھ کر سوئے گا وہ جنت کی قیمت ادا کر کے سوئے گا۔ اس موقعہ پر ایک ضروری بات گوش گزار کردینا ضروری ہے وہ یہ کہ اس طرح کے اقوال جو ہمارے بزرگوں سے، صحابہؓ سے یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ محض ترغیب دینے کے لئے ہیں تاکہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مسلمان اس طرح کے اعمال کا حریص ہوجائے اور اپنے دامن میں جنت کی نعمتیں سمیٹنے کے لئے ان کو انجام دینے پر دل کی خوشی کے ساتھ مجبور سا ہوجائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی مسلمان ایک وقت کی نماز نہ پڑھتا ہو، رمضان کے روزوں کی اسے توفیق نہ ہوتی ہو اور وہ اس طرح کے اعمال انجام دے کر جنت کی خریداری کی تمنا کرنے لگے اور اس طرح کے اعمال انجام دے کر اس خوش فہمی کا شکار ہوجائے کہ بس اب میں نے جنت کا پے منٹ کردیا ہے۔ اس لئے جنت میری جیب میں آگئی۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ فرائض کی ادائیگی اور حقوق العباد کا اہتمام کرنے کے بعد اپنے بزرگوں کی تلقین و تعلیم کی وجہ سے اس طرح کے اعمال بھی انجام دیں گے وہ بے شک جنت کے حق دار ہوں گے۔ قیمت کی ادائیگی کا لفظ اس لئے بھی استعمال کیا گیا ہے کہ ہر ہر انسان ذہنی طور پر "تاجر" ہوتا ہے وہ کسی بھی بارے میں خرید و فروخت کی زبان کو آسانی سے سمجھ لیتا ہے اس لئے یہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جنت کی قیمت ادا کرنے کی بات کی کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھی اراضی یا کسی بھی جائیداد کا پے منٹ کردینے کے بعد وہ اراضی اور وہ جائیداد اپنی ملک ہوجاتی ہے اور پھر اس کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ انسان کی اسی ذہنیت کو سامنے رکھتے ہوئے حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے خرید لیا ہے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے اموال کو اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ گویا کہ مسلمان اپنے اعمال کو قیمت مان کر جنت کو خریدتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جنت کو قیمت مان کر مسلمانوں کے جان و مال کا سودا کرتا ہے۔ دراصل اس طرح کا انداز انسانوں کی ذہنیت سامنے رکھ کر محض ترغیب و ترہیب کے لئے ہوتا ہے۔ ورنہ وہ جنت جو سیکڑوں میل میں کو پھیلی ہوئی ہے اس کی قیمت کون چکا سکتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ مانگنے والے کا دامن چھوٹا ہو سکتا ہے لیکن دینے والے کا ظرف اس کا مزاج اور اس کی عادت، بہت وسیع ہے۔ وہ ان لوگوں کو بھی عطا کرتا ہے جو کسی بھی عطا کے قابل نہیں ہوتے اس لئے کیا بعید ہے کہ وہ کسی چھوٹے سے عمل کی بنا پر اپنے کسی بندے کو نواز دے اور بہت معمولی داموں میں جنت عطا کردے۔

اپنی بیٹی کی شادی کیلئے آپ روزانہ تین تسبیح "یَامُعْطِیُ" کی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ رکاوٹیں ختم ہوں گی اور تین ماہ کے اندر رشتہ طے ہوجائے گا۔ یہ عمل لڑکی خود بھی کرسکتی ہے۔ رجال الغیب سے مراد وہ فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کے بندوں کی مدد کرتے ہیں یہ مدد وہ خود بھی کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی بندہ اپنے کسی عمل کی وجہ سے ان سے کسی مدد کا مطالبہ کرتا ہے تو بھی وہ مدد کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں۔ بعض بزرگوں کو رجال الغیب کا دیدار بھی ہوجاتا ہے لیکن عام طور پر اس زمانہ میں ان کی مدد غائبانہ ہوتی ہے یعنی وہ مدد تو کرتے ہیں لیکن دکھائی نہیں دیتے اور اصل چیز مدد ہے۔ دیکھنا فرشتوں کا اصل چیز نہیں ہے وہ تو محض دل کو خوش کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے اور بندے کے کسی عمل کی برکت کی وجہ سے مدد کرتے ہیں اور نیا پار لگاتے ہیں۔ ہم اپنے اللہ کو نہیں دیکھ سکتے لیکن ہمیں یقین ہے کہ اللہ ہے اور وہ اللہ ہماری سنتا ہے ہم اسے نہیں دیکھ پاتے لیکن وہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہماری مدد کرتا ہے ہمیں نوازتا ہے اور ہمارا بیڑہ پار کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے فرستادہ فرشتے ہمیں نظر نہیں آتے لیکن وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور اللہ کی مرضی سے ہماری دستگیری کرتے ہیں اور ہمیں آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم پر ہوتا ہے۔

●●●●●●●●●●●●

انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

ایک غیر سیاسی تنظیم

مقاصد

* خدمتِ خلق * تبلیغ دین * پیامِ محبت * پیغام انسانیت * اصلاحی پروگرام

* اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اس تحریک کے ممبر بن سکتے ہیں۔

* ممبری فیس صرف دس روپے اور ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائز، دس روپے کی مالیت کا ممبری کارڈ آپ کو روانہ کیا جائے گا۔ دس روپے اور فوٹو رجسٹری ڈاک سے روانہ کریں یا ہمارے نمائندے کو دیں۔

* اگر آپ خدمتِ خلق، تبلیغ دین، محبت و انسانیت اور اصلاح و تطہیر میں دلچسپی رکھتے ہوں تو ''روحانی تحریک'' کے ممبر بنیں اور نفرت، وحشت سے بھری اس دنیا کو ہمارے ساتھ مل کر محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیں۔ آیئے اُن لوگوں کی راہوں میں پھول بچھا کر ان کے دل جیتیں جو مسلسل ہم پر پتھر اچھال رہے ہیں۔

* ہر ممبر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ روزانہ کسی ایک انسان کی کچھ نہ کچھ مدد کرے یا کسی نہ کسی شخص کو کوئی نہ کوئی نصیحت کرے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل کیپٹل انگلش میں اور اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔

اعلان عام

مرکزی دفتر انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور یو پی

حروف صوامت

حق تعالیٰ کی عطا کردہ ایک دولت بیکراں

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۸

حروف صوامت کا چوتھا کلمہ عصر ہے۔ یہ کلمہ تین حروف پر مشتمل ہے۔ ع، ص، ر۔

اس کلمہ کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے		۳۶۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد شمسی کے حساب سے		۱۵۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد ملفوظی کے حساب سے		۵۲۶ ہیں
اس کلمہ کے اعداد عربی		۱۲۸۳ ہیں
اس کلمہ سے متعلق منازل قمری کے اعداد		۲۴۲۳ ہیں
آیت کریمہ کے اعداد		۸۶۴ ہیں
اب سب کا مجموعہ		۵۶۵۶

اس کلمہ کا تعلق چاند کی منازل زبانا، قلب اور نعائم سے ہے۔ اگر اس کلمہ کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو اس کلمہ کو ۵۴۳ مرتبہ چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں۔ اور جب کسی کے لئے نقش بنانا ہو تو طالب و مطلوب کے نام کے اعداد مع والدہ مذکورہ تعداد میں شامل کر کے نقش تیار کریں۔ محبت کے نقوش منسوبی چال سے لکھیں اور نفرت وعداوت کے نقوش مقلوبی چال سے لکھیں۔

اس کلمہ کی عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَالُوْمَائِيْلُ يَامَائِيْلُ يَا اهْجَمَائِيل يَاصَائِيْلُ يَااَمْوَاكِيْلُ يَارَائِيْلُ وَاَجِبْ فشيوش عيوش فلايوش ميوش فيوش ريوش بحق يَاعَلِيْمُ يَاصَبُوْرُ يَارَبُّ۔

اس عزیمت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس عزیمت کو ۲۴۲۳ مرتبہ چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

منازل قمر، زبانا، قلب اور نعائم بالترتیب چاند کی پندرہویں، سترہویں اور انیسویں منزلیں ہیں۔

مثال۔ برائے محبت۔

(طالب) شمیم احمد ابن زرینہ	۷۱۵
(مطلوب) آصفہ بنت صالحہ	۳۱۰
برائے محبت	۴۶۴
سابقہ ٹوٹل	۵۶۵۶
	۷۱۴۵
حسب قاعدہ وضع کئے	۱۲

۳)۷۱۳۳(۲۳۷۷
۶
۱۱
۹
۲۳
۲۱
۲۳
۲۱
۲

حاصل تقسیم ۲۳۷۷ آیا، ۲ باقی رہے۔ نقش میں کسر ہے اور چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۸۵	۲۳۷۷	۲۳۸۳
۲۳۷۹	۲۳۸۲	۲۳۸۴
۲۳۸۱	۲۳۸۶	۲۳۷۸

دیکھئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۷۱۴۵ آئے گا۔ اس نقش کو طالب شمیم احمد ہرے کپڑے میں آصفہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور چاند کی مذکورہ منازل میں ۷۱۴۵ مرتبہ کلمہ عصر کا ورد کرے۔ انشاء اللہ آصفہ کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔

اگر کسی عورت و مرد میں ناجائز تعلقات ہوں اور ان کو ختم کرنا مقصود ہو تو اس کی مثال یہ ہے۔

مثال برائے عداوت

اسرار ابن جنت	۹۱۵
نجمہ بنت سلمہ	۲۲۳
برائے عداوت	۷۹۵
سابقہ ٹوٹل	۵۶۵۶
قانون	۷۴۸۹

حسب وضع کئے

۱۲
۳)۷۴۷۷(۲۳۹۲
۶
۱۴
۱۲
۲۷
۲۷
×۷
۶
۱

حاصل تقسیم ۲۳۹۲ آیا اور ایک باقی رہا، نقش میں کسر ہے۔ ساتویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش مقلوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵۰۰	۲۳۹۲	۲۳۹۷
۲۳۹۴	۲۳۹۶	۲۳۹۹
۲۳۹۵	۲۵۰۱	۲۳۹۳

دیکھئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۷۴۸۹ آئے گا۔ اس نقش کو لکھ کر کسی قبرستان میں دفن کرے اور چاند کی مذکورہ منازل میں کلمہ عصر ۷۴۸۹ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسرار اور نجمہ کا ناجائز تعلق ختم ہوجائے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ محبت کے عمل کرتے وقت سبز لباس پہنیں اور پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر خوشبو لیتے ہوئے نقش لکھیں اور درود شریف پڑھ کر باوضو قبلہ رو بیٹھیں۔ چڑھتے چاند اور چڑھتے سورج میں عمل کریں۔ اور عداوت کے لئے سیاہ لباس ناپاک اور میلا کچیلا پہنیں دھنئے کی دھونی لیں بغیر وضو کے قبلہ کی طرف پشت کرکے بیٹھیں اور درود شریف نہ پڑھیں۔ گرتے چاند اور گرتے سورج میں کریں اور نقش لکھتے وقت موڈ خراب رکھیں۔ انشاء اللہ مقصد میں جلد کامیابی ملے گی۔

(باقی آئندہ)

کشکول عملیات

روحانی عملیات پر مشتمل ایک معتبر اور لاجواب کتاب

جو عاملین اور عوام دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کتاب میں سینکڑوں امراض واثرات کا روحانی علاج نقل کیا گیا ہے اور ہر فارمولہ تجربات کے بعد پیش کیا گیا ہے تاکہ استفادہ کرنے والوں کو مایوسی نہ ہو۔

مرتب

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

قیمت ۸۰ روپے علاوہ محصول ڈاک	صفحات ۲۰۸

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا

محلہ ابوالمعالی دیوبند، یوپی

ایک ضروری اعلان

تمام تاجران کتب اور عوام سے یہ التماس ہے کہ وہ

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی

مطبوعات دھلی میں

رضوان بکڈپو

دکان نمبر: ۴۲۱۰ اردو بازار نزد جامع مسجد سے خریدیں

اعلان کنندہ:

مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند، یوپی

فون نمبر: ۲۲۳۴۵۵_۰۱۳۳۶

برج سرطان

آپ کے سالانہ حالات علم نجوم کی روشنی میں

برج سرطان کا عرصہ حکومت ۲۱ رجون تا ۲۲ رجولائی
برج سرطان کا منسوبی کوکب قمر
برج سرطان کے منسوبی حروف ح، ہ
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت اعداد، ۲، ۶، ۸
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت پتھر۔ موتی، ہیرا، مرجان
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت دن پیر، منگل، جمعہ
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت رنگ۔ سفید، بسنتی، پیلا

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

سال ۲۰۰۸ء آپ کے لئے ایک اچھی بات یہ لا رہا ہے کہ آپ ساڑھ ستی سے آزاد ہو جائیں گے۔ آپ جن مالی مشکلات کا شکار ہو رہے تھے اس سے اب آپ کو چھٹکارا مل جائے گا، آپ کے اپنے گرد و نواح کے لوگوں سے تعلقات میں مسائل پیدا ہوں گے، چھوٹے بہن بھائی اور رشتہ دار بھی آپ کے لئے کچھ خاص اچھے نہ ثابت ہوں گے، اگر آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو اس میں آپ کو مشکلات پیش آئیں گی، آپ کے خلاف سازش کرنے والے لوگ بھی اس عرصہ میں باز نہ آئیں گے، آپ کو اپنی ایسی خواہشات پوری کرنے کا موقع ملے گا جو آپ عرصہ دراز سے پورا نہ کر پا رہے تھے، لوگوں سے تعلقات میں آسانی بھی رہے گی، اور ان سے تعلقات میں مضبوطی بھی پیدا ہوگی مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ضرورت سے زائد توقعات وابستہ کرنے کی صورت میں مسائل پیش آئیں گے، بچوں سے متعلقہ معاملات میں آپ کو آسانی رہے گی، اولاد کے حوالے سے جن مسائل کا شکار تھے ان سے بھی آپ کو چھٹکارا مل جائے گا۔ اگر یہ بات کہی جائے کہ ایک دفعہ آپ کو پھر سے نئی زندگی مل جائیگی۔ آپ اپنے تمام رُکے ہوئے کام اس عرصہ میں کر پائیں گے، اپنے سے رتبہ میں بڑے لوگوں کے ساتھ ضرورت سے زائد توقعات وابستہ کرنے کی صورت میں آپ اپنے آپ کو مسائل میں گھرا پائیں گے، کاروباری معاملات کو سوچ سمجھ کر طے کریں، بلا سوچے سمجھے کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنا مناسب فعل نہ رہے گا، جن لوگوں کی شادی ابھی تک نہ ہوئی تھی ان کو اس سال میں شادی کرنے کا موقع مل جائے گا، ساتھی اچھا ملے گا، لیکن یہاں پھر وہی بات کہ زائد الضرورت توقعات نقصان پہنچائیں گی۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی و رحانی راہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی آمدنی میں بہتری کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوائیں۔ اپریل میں ہونے والا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی خانگی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنی کاروباری زندگی اور بچوں کے معاملات میں بہتری کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست کا شرف عطارد اور نومبر کا اوج عطارد آپ کو یہ مواقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنے تعلیمی مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔ آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ طلسماتی دنیا سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات بڑھتے رہیں گے، آپ کے خلاف سازش کرنے والے لوگ بھی اس عرصہ میں پورا زور لگائیں گے، کام کے حوالے سے آپ کو آسانیاں ملیں گی، ساتھ کام کرنے والے لوگ آپ سے اچھے انداز میں پیش آئیں گے اور آپ کی بات کو سنیں گے، آپ کے تعلقات ایسے لوگوں سے قائم ہوں گے جو کہ معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھتے ہوں گے، آپ کو ان کے ساتھ تعلقات میں "انا" سے بچنا پڑے گا، شادی شدہ لوگوں کی ازدواجی زندگی کچھ زیادہ مثالی نہ ہوگی، کیونکہ شریک حیات اپنے آپ کو کچھ نہ کچھ سمجھے گا اور چاہے گا کہ آپ اس کو پوری اہمیت دیں، آپ کا دماغ زیادہ تر ایسی اسکیمیں سوچے گا کہ آپ کس طرح دوسروں سے اپنے لئے مالی مدد یا مال حاصل کر سکیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی کارکردگی کیسی رہتی ہے۔

سعد تاریخیں	۲-۱۱-۲۴-۲۹	نحس تاریخیں	۷-۱۳-۲۶

ماہ فروری

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات بڑھتے رہیں گے، زیادہ تر اخراجات ایسی جگہوں پر ہوں گے جہاں اگر خرچہ نہ کیا جائے تو ناک کٹتی ہے، آپ کسی ویران جگہ پر اکیلے نہ جائیں آپ کو نقصان پہنچ سکتا ہے، کام کے معاملے میں جو

آسانیاں آپ کو مل رہی تھیں، وہ اب ختم ہوجائیں گی، لوگوں سے تعلقات اچھے رہیں گے، آپ ان تعلقات کو خوشگوار تو کہہ سکتے ہیں مگران سے زائد الضرورت توقعات وابستہ کرنا ٹھیک نہ رہے گا، آپ کا دماغ ایسی ترکیبیں سوچنے لگا ہوگا کہ آپ کس طرح دوسروں سے مال اینٹھیں، آپ دوسروں سے ایسی اسکیموں پر تبادلہ خیال کریں گے کہ جس میں آپ دوسروں کو ان کا فائدہ بتائیں گے مگر حقیقت میں فائدہ آپ کا ہی ہوگا، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ نے دوسرے کو اس کا حق نہ دیا تو پھر آپ کیلئے بھی مسائل کھڑے ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۷-۱۲-۲۰-۲۵	نحس تاریخیں	۳-۱۰-۲۳

ماہ مارچ

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات جو کہ بہت زیادہ تیز رفتاری سے ہورہے تھے اس میں کافی کمی آجائے گی، اس عرصہ میں آپ کافی سے زیادہ جوش میں رہیں گے اور اپنے ذمہ لگے کاموں کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے، زیادہ جلدی کی وجہ سے آپ دوسروں سے الجھیں گے بھی، اس وجہ سے دوسروں سے لڑائی بھی رہے گی، آپ اپنی اعلیٰ تعلیم، مذہبی اور قانونی معاملات کو بھی توجہ دیں گے کیونکہ وہ آپ کے لئے اہم ہوں گے، لوگوں سے روپیہ حاصل کرنا آپ کے لئے کچھ مشکل نہ ہوگا، آسان روپیہ کمانے کے لالچ میں جلد بازی بہت نقصان پہنچائے گی، آپ کے لئے یہ بات مناسب رہے گی کہ آپ جاری کاموں کو ہی پورا کریں کیونکہ آنے والا وقت آپ کے کئے کاموں کے حوالے سے اچھی یا بری خبر لے کر آئے گا۔

سعد تاریخیں	۶-۱۱-۱۹-۲۴	نحس تاریخیں	۱-۸-۲۲-۳۰

ماہ اپریل

اس عرصہ میں بھی آپ کی طبیعت کی جلد بازی کم نہ ہوگی، کھیل کود میں دھیان سے کام لیں کیونکہ دوران کھیل آپ کو چوٹ لگ سکتی ہے، آپ کو اپنے دنیاوی معاملات دھیان سے طے کرنا پڑیں گے کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ کو اپنے کئے ہوئے کاموں کا اچھا پھل مل جائے، کوا کبی پوزیشن بھی اچھے پھل کی طرف اشارہ کررہی ہے لیکن اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اس کے لئے آپ کو اپنے سے رتبہ میں بڑے لوگوں کو تحائف بھی دینے ہوں گے اور اپنے آپ کو عقل مند بھی ثابت کرنا پڑے گا، تب جا کر گاڑی پوری طرح سے پٹری پر آجائے گی، آپ دوسروں کو اپنی کامیابی سے آگاہ کریں گے اور ان سے اس بارے میں تبادلہ خیال کریں گے، آپ کے دوست احباب آپ کی دنیاوی ترقی میں آپ کے لئے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

سعد تاریخیں	۳-۸-۱۷-۲۲	نحس تاریخیں	۶-۱۹-۲۷

ماہ مئی

اس ماہ میں آپ مال و دولت کے حصول میں پڑے رہیں گے، اس کے لئے آپ کو محنت کرنا پڑی تو آپ اس سے بھی نہ چوکیں گے لین دین کے معاملات میں آپ کے دوسروں کے ساتھ تنازعات پیدا ہوں گے، آسان ذرائع سے روپیہ کمانے کا موقعہ ملے گا، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کو فیصلہ جلد لینا پڑے گا، دیر سے فیصلہ لینے کی صورت میں آپ کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے، آپ کے لئے زیادہ اہم آپ کی خواہشات اور آپ کے قریبی دوست ہوں گے، ان کا پیار اور ان کی توجہ آپ کو ملے گی، اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ ان سے متعلقہ معاملات میں ان سے آگاہی حاصل کریں اس سے ہی آپ کے کام بنیں گے، آپ زیادہ تر اپنے اخراجات اور ایسے مسائل جو عام طور پر سامنے نہ ہوتے ہیں کے بارے میں سوچتے رہیں گے، اخراجات کم کرنے کی اسکیمیں تو بنائیں گے مگر وہ آنے والے وقت میں فیل ہوجائیں گی۔

سعد تاریخیں	۲-۶-۱۵-۲۰-۳۰	نحس تاریخیں	۴-۱۸-۲۱

ماہ جون

اس عرصہ میں آپ جس رفتار سے روپیہ کمارہے ہوں گے اسی رفتار سے آپ اڑا بھی رہے ہوں گے، اخراجات ضروریات کے علاوہ عزت بچانے یا بڑھانے کے لئے کئے جائیں گے، آپ اگر کاروباری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو اپنے کاروبار سے خوب آمدنی ہوگی، ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنا فائدہ مند ہوگا کہ جو آپ کے برابر کے ہوں، مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ روپیہ فضول خرچ نہ ہو، ورنہ بعد میں آپ کو پریشانی ہوگی، اس ماہ کے آخری عشرے میں آپ اپنی ذات پر توجہ دینا شروع کریں گے، ظاہری خوبصورتی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے نئے زمانے کے فیشن کے مطابق کپڑے وغیرہ سلوائیں گے کچھ آرام پسندی بھی طبیعت میں آجائے گی، اپنے خفیہ دشمنوں سے خبردار رہیں وہ اس وقت طاقت میں ہیں لہٰذا کسی سے بھی بلاضرورت جھگڑا مول نہ لیں۔

سعد تاریخیں	۴-۱۳-۱۸-۲۸	نحس تاریخیں	۱-۱۵-۲۳-۳۰

ماہ جولائی

اس عرصہ میں آپ کی لکھنے پڑھنے کی رفتار بہتر ہوجائے گی، بہت سے ایسے معاملات جو عرصہ سے حل طلب تھے اب آپ کو ان کے حل مل جائیں گے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ پر وہ لوگ حملہ کرسکتے ہیں جو آپ کے خفیہ دشمن ہیں، لہٰذا ایسی صورتحال میں آپ کے لئے یہ مناسب رہے گا کہ آپ عقل و ہوش کے دامن کو تھام کر آگے بڑھتے رہیں، روپیہ کمانے میں جن مشکلات کا

آپ سامنا کررہے تھے وہ بھی ختم ہوجائیں گی اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو آسانی سے روپیہ مل جائے گا تو یہ بات کچھ غلط نہ ہوگی، یہ بونس کمیٹی اور لاٹری کسی صورت میں بھی ہوسکتی ہے، آپ اپنے روزمرہ کے نظریات کے حوالے سے کافی سخت مزاجی کا مظاہرہ کریں گے، یوں جو لوگ آپ کے قریب ہوں گے ان سے بھی آپ جھگڑا مول لیں گے۔

سعد تاریخیں	۲۔۱۱۔۱۷۔۲	نحس تاریخیں	۱۴۔۲۲۔۲۹

ماہ اگست

اس عرصہ میں آپ کو مختلف ذرائع سے آمدنی ہوگی، آپ زیادہ تر روپیہ اپنی وجہ سے کمائیں گے، آس پاس کے لوگوں کے ساتھ اختلافات تو آپ کے رہیں گے مگر ان کی شدت میں کمی آجائے گی، آپ کبھی دوسروں کی بات سن لیں گے، آپ کی سوچ تفصیلی انداز تو لئے ہوتی ہے اب اس میں شدت پسندی بھی آجائے گی، تو اس کو کریلا اور دوسرا نیم چڑھا کی مثال سے تشبیہ دی جاسکتی ہے، آپ کو اپنے گردونواح کے علاقوں میں بہت سفر کرنا پڑے گا، لیکن اس سفر سے آپ کو فائدہ ہی ہوگا نقصان نہ ہوگا، اس ماہ میں آپ کا ٹیلی فون کا بل زیادہ آئیگا اگر آپ مشترکہ خاندانی نظام کے تحت چل رہے ہیں تو آپ کے اخراجات اس ماہ میں کافی سے زیادہ بڑھ جائیں گے۔

سعد تاریخیں	۹۔۱۴۔۲۴۔۲۸	نحس تاریخیں	۱۲۔۱۹۔۲۶

ماہ ستمبر

اس ماہ میں آپ کی زیادہ تر توجہ اپنے گھریلو امور کی طرف رہے گی، آپ کے گھر کا ماحول ایک کھچڑی جیسا ہوگا، کچھ لوگ نرم مزاجی سے پیش آرہے ہونگے کچھ لوگ محبت سے اور کچھ لوگ چال بازیاں کرتے ہوئے نظر آئیں گے آپ کے لئے یہ بات زیادہ مناسب رہے گی کہ آپ تیل دیکھیں اور تیل کی دھار دیکھیں، گھر میں کام کرتے ہوئے احتیاط برتیں کیونکہ چوٹ وغیرہ لگ سکتی ہے، آبائی جائیداد کے مسائل بھی کھڑے ہوں گے اور آپ کو ان سے نبردآزما ہونا پڑے گا، اس عرصہ میں اگر گھر یا ذاتی سواری کے خرید وفروخت کے حوالے سے فیصلہ کرنا ہوگا تو خوب سمجھ کر کیجئے گا، کیونکہ بعد میں آپ کو ہی مسئلہ پڑتا ہے، غیر شادی شدہ لوگوں کی اس عرصہ میں شادی ہونے کے امکانات ہیں۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۲۔۲۱۔۲۶	نحس تاریخیں	۱۰۔۱۷۔۲۴

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں بھی آپ گھریلو امور میں اپنا سر کھپائیں گے، آپ لاکھ بچنا چاہیں مگر یہ معاملات آپ کو چین سے نہ بیٹھنے دیں گے، گھر میں حاکمیت کی دوڑ شروع ہوجائے گی، آپ کے لئے یہ زیادہ مناسب رہے گا کہ آپ اپنی جگہ کو پہچانیں ورنہ دوسری صورت میں معاملات خراب بھی ہوسکتے ہیں، کھیل کود اور تفریح کی طرف بھی آپ دھیان کریں گے، زیادہ تر ایسے کھیل آپ کو پسند آئینگے کہ جن میں دماغ سے زیادہ جسم کو استعمال کرنا پڑے، بچوں کے حوالے سے مسائل آپ کو تنگ کریں گے، آپ ان پر سختی ضرور کریں مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ عقل اور ہوش کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں ورنہ آپ کے لئے مشکل پیدا ہوجائے گی۔

سعد تاریخیں	۶۔۱۱۔۲۰۔۲۵	نحس تاریخیں	۹۔۱۶۔۲۲

ماہ نومبر

اس ماہ آپ کا دماغ تفریح کی طرف لگا رہے گا، اگر آپ کی اولاد ہے تو آپ کو اس کی طرف سے پریشانی ہوگی، آپ ان کے بارے میں سوچتے رہیں گے اور کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ نکالیں گے، اس ماہ آپ کی ذمہ داریاں بڑھ جائیں گی، لوگوں سے آپکے تعلقات بہتر رہیں گے اور آپ تعلقات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

سعد تاریخیں	۴۔۹۔۱۸۔۲۲	نحس تاریخیں	۷۔۱۳۔۲۰

ماہ دسمبر

اس ماہ میں بھی آپ اپنے کام کو زیادتی سے نہ بچائیں مگر اس میں اچھی بات یہ ہے کہ آپ تو سکون اور آرام کے ساتھ کام کریں۔ اس ماہ آپ کے کام اہم ہوں گے، آپ کے مالی حالات بھی بہتر رہیں گے آپ سے اچھے لوگوں کی ملاقات ہوگی۔

سعد تاریخیں	۳۔۸۔۱۷۔۲۱	نحس تاریخیں	۶۔۱۲۔۱۹

ناکامی، کامیابی کا زینہ

مغربی مفکر ڈاکٹر نپولین ہل نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے۔

''لوگ ناکامی سے خوف کھاتے ہیں، نفرت کرتے ہیں، ناکامی سے بچنے کے لئے ہزار جتن کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہرناکامی اپنے دامن میں کامیابی کے پھول لے کر آتی ہے، اس لئے انسان کو کامیابی یا ناکامی کی فکر کئے بغیر آگے بڑھتے چلے جانا چاہئے، ہرناکامی کامیابی کا زینہ بنتی ہے۔

آپ اس سلسلے میں ایک بڑی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ کو وقتی شکست اور ناکامی کے فرق کو سمجھنا چاہئے۔

مولود پر بارہ برجوں کے اثرات

از قلم مولانا محمد اوّل شاہ

قسط نمبر: ۱

افلاک میں لاتعداد اجرام فلکی متحرک ہیں ان کا شمار صحرائے اعظم کے ریگ زاروں اور انسان کے سر کے بالوں سے بہت زیادہ ہے۔ افلاک کی حدود آج تک کوئی مقرر نہیں کر سکا۔ اس کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ارض وسماء کو ہے۔ وسعت افلاک میں کچھ اجرام فلکی آلات رصدیہ کی مدد کے بغیر نظر آجاتے ہیں اور اکثر ایسے ہیں جن کو آلات رصدیہ کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ان کے سوا کثیر اجرام فلکیہ ایسے ہیں جن کے متعلق صرف قیاس آرائی ہوسکتی ہے۔ یہ اجرام آلات رصدیہ کی مدد کے بغیر اور آلات رصدیہ کی مدد سے نظر آنے والے اجرام کی شمار سے بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔

انسانی دل ودماغ پر چمکتے ستاروں کی روشنی ہمہ وقت اثر انداز ہوتی رہتی ہے مدرسہ الٰہیات کے بانی سامی النسل کے فرزند جلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سورج چاند ستاروں کی روشنی اور ان کے فیض کی تابانی سے حجت قائم کی اور خدا کی وحدانیت پر دلیل قائم کر کے مقام علت پر فائز ہوئے آپ کی قوم بنو آسود ہی علم نجوم کے بانی تھے کیونکہ ارض نینوا کے اطراف میں ہی عرفات وہ مقام ہے جہاں حضرت آدم اور حوا علیہ السلام کی دنیا پر اترنے کے بعد ملاقات ہوئی۔ نینوا میں آتش نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گلزار ہوئی اور اسی سرزمین میں توحید کے علم بردار انبیاء علیہ السلام کی کثرت سے آمد ہوئی اور اسی سرزمین پر اسلام کے علمبردار ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام ومرسلین کی کشتی شہید اعظم سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست سے کنارے لگی۔ اسلام کو سربلندی حاصل ہوگئی۔ اسی جگہ ابلیس کے چیلوں نے جیسے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ روشن کی تھی ویسے ہی اس کے چیلوں یزید ابن زیاد، شمر، عمرو بن سعد ملعونین کے کفر والحاد کی آتش اسلام سوز کو روشن کیا اور امام حسینؓ نے اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے میدان کربلا میں اسلام کا گلزار اپنے احباب واہل بیت کے خون سے سینچا اور سنت ابراہیمی کو زندہ کردیا۔ یہ گلشن ابد تک یونہی لہلہاتا رہے گا۔

اسی ارض نینوا یا کاندیہ کے مفکرین نے علم نجوم کے اصول سے پہلے وضع کیے افلاک کی وسعتوں میں چمکنے والے اجرام کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا اور ان کے درمیانی قرب وبعد سے آسمان پر پیدا ہونے والی اشکال کو مختلف ناموں سے موسوم کیا مگر یہ نام دور دراز کے ممالک میں پہنچ کر اپنی لفظی حیثیت قائم نہ رکھ سکے مگر ان کی معنوی حیثیت آج بھی ہر زبان وملک میں ایک جیسی موجود ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے۔ عربی حمل، ثور، جوزا، سرطان اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

سنسکرت، میکھ، برکھ، کرک، سنگھ، کنیا، تلا، برچھک، دھن، مکر، کنبھ، مین۔

معانی

مینڈھا، بیل، جڑواں، کیکڑا، شیر، کنواری، ترازو، بچھو، کمان، سمندری بکری، جھجر، مچھلیاں۔

نظام شمسی ان تمام اشکال کو محیط ہے جن کو عربی میں بروج سنسکرت میں راشین لاطینی میں سائنز کہتے ہیں۔ ان سب کے معانی ایک ہی ہیں۔ یہ اشکال اجرام فلکیہ کے جھرمٹ میں بطور نشانات ہیں جن کو برائے تفہیم حسابات علم نجوم افلاک میں قائم کیا گیا ہے۔ تو ان حاوی ومحیط بروج کے اثرات نظام شمسی کے تمام موجودات پر ہمہ گیر ہوتے ہیں لہٰذا نسل آدم نظام شمسی کے ایک جزو ضعیف کرہ ارض پر آباد ہے۔ اس پر بھی ان بروج کے اثرات اور طلسمی کیفیات ان ساکنان ارض پر بھی طاری ہوتے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) برج حمل

سورج برج حمل میں سنہ عیسوی کے مطابق ۲۱؍ مارچ سے ۲۰؍ اپریل تک گردش کرتا ہے تو اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے افراد با کمال اداکار، بہترین قسم کے موقع کار، معمار، ماہرین علوم فنون لطیفہ، کامیاب سنیاسی، فنی مہارت سے فطری اصولوں کے مطابق امراض جسمانی کا علاج کرتے ہیں۔ خود سیاح اور سیاحوں کے گارڈین کے فرائض بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہیں۔

یہ بہترین بیمہ ایجنٹ بن جاتے ہیں اور آزاد جرنلزم میں بھی کامیاب رہتے ہیں۔ ناول نویس بھی ہوسکتے ہیں اس برج میں پیدا ہونے والے قوت ارادی کے حامل ہوتے ہیں۔

(۲) برج ثور

شمس برج ثور میں ۲۱ر اپریل سے ۲۳ر مئی تک گردش کرتا ہے اور قمر، عطارد، مریخ، زہرہ کے متعلق اس برج کے ذیل ذکر ہو چکا ہے۔ باقی مشتری، زحل یورے نس، نیپ چون کی گزشتہ پینتیس سالہ تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۴ر جون ۱۹۲۸ء تا ۱۱ر جون ۱۹۲۹ء، ۱۸ر مئی ۱۹۴۰ء تا ۲۷ر مئی ۱۹۴۱ء۔

زحل: ایک مئی ۱۹۵۲ء تا ۱۰ر مئی ۱۹۵۳ء۔

یوا ے نس: ۲۰ر مارچ ۱۹۳۵ء تا ۱۵ر مئی ۱۹۴۳ء۔

نیپ چون: اس ۳۵ سالہ دور میں برج میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: مائل بہ فرازی درمیانہ قد، جسم بھاری بھر کم مقوی الاعضاء پیشانی کشادہ، فراخ ذہن، باریک ہونٹ، پرگوشت رخسار، جبڑا مضبوط، آنکھ بڑی پرکشش بال سیاہ گھنے، ناک لمبی چونچ دار، بال اگر سیاہی کے ساتھ گھنگھریالے ہیں تو ناک اونچی اور بڑی ہوگی۔

مزاج: برج ثور میں پیدا ہونے والا مستقل مزاج باعمل ہوگا، ہر کام خود اعتمادی سے کرے گا کام کو مکمل کر کے چھوڑ دے گا، ان کی قوت ارادی قوی ہوتی ہے، یہ ہوشیاری کے ساتھ انتہائی محتاط بھی ہوتے ہیں، زندگی کے اہم معاملات میں وقت کثیر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے میں گزارتے ہیں، اور اپنے مخالفین کو دبا کر رکھتے ہیں، ان میں ایک کمزوری ہے یہ ان لوگوں سے لڑ جاتے ہیں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں، یہ اپنے دشمن کے متعلق غلط اندازے لگاتے ہیں، اس کو حقیر سمجھتے ہیں۔ برج ثور والے کو شکست دینے کے لئے پہلے دوست بن کر ان کی تعمیر میں ان کی قوت مدافعت کو ختم کرتے رہو تا کہ وہ تم پر جھپٹ نہ سکے اور اس کی سادگی سے بھی محتاط رہو ورنہ دھوکا کھا جاؤ گے۔

صحت: اس برج کے دوران پیدا ہونے والوں کا جسم قوی مضبوط ہوگا مگر گردن حلقوم نازک ہوں گے، انہی امراض میں گرفتار ہوں گے اکثر گلے کی خرابی کا شکار ہوں گے، خناق، کنپیڑا، خنازیر جیسے امراض برج ثور سے منسوب ہیں۔ ان کو اختلاج قلب، ذیابیطس، درد گردہ بھی ہو سکتے ہیں۔ سستی اور گندگی ان کو موت کے مرادف ہے، کام کاج کرتے رہنے میں ان کی صحت کا راز ہے ان کو کام کاج دوا کی مثل ہے۔

کاروبار: اس برج والے مستقل مزاج ہوتے ہیں، یہ خزانچی، مالی گماشتوں، محاسبوں، محصول اکٹھا کرنے کا کام خوش اسلوبی سے کرتے ہیں۔

اپنی مستقل مزاجی، صحت جسمانی کی وجہ سے کارخانوں میں مشین مینی، فورمینی، کاغذ سازی، کھانڈ سازی، یا سفید رنگ کے کیمیاوی مفردات کے تیار کرنے والی صنعتوں میں یہ بڑے کامیاب رہتے ہیں۔

(۳) برج جوزا

سورج ہر سال اس برج میں ۲۲ر مئی سے ۲۲ر جون تک گردش کرتا ہے، قمر، عطارد، زہرہ، مریخ کے متعلق برج حمل میں تفصیل سے بیان کیا ہوا ہے۔

پچھلے پینتیس سال کی تقویم میں مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون درج ذیل ہیں۔

مشتری: ۱۲ر جون ۱۹۲۹ء تا ۲۶ر جون ۱۹۳۰ء، ۲۸ر مئی ۱۹۴۱ء تا ۱۱ر جون ۱۹۴۲ء، ۱۱ر مئی ۱۹۵۳ء تا ۲۲ر مئی ۱۹۵۴ء۔

زحل: ۱۰ر مئی ۱۹۴۲ء تا ۲۱ر جون ۱۹۴۴ء۔

یوا ے نس: ۱۶ر مئی ۱۹۴۲ء تا ۱۱ر مئی ۱۹۴۹ء۔

نیپ چون: ۳۵ سالہ دور میں برج جوزا میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: قد لمبا، جسم دبلا، پتلا، چہرہ لمبا، عموماً رنگ گندمی، اگر رنگ زیادہ سیاہی مائل ہوگا تو آنکھیں انتہائی خوبصورت ہوں گی، اگر پیدائش برج جوزا کے اول عشرہ میں ہوگی تو بال بھورے ہوں گے ورنہ سیاہ ہوں گے، ہاتھ بازو لمبے ہوں گے، یہ گفتار اور حرکات وسکنات میں انتہائی پھرتیلا ہوگا۔

مزاج: اس برج کے دوران پیدا ہونے والے دورُخی پالیسی رکھتے ہیں، انتہائی ذہین چست وچالاک نکتہ داں، عقل رسا اور گرم جوش ہوں گے، خوش مزاج دل پسند عادات کے حامل ہوتے ہیں، فطرت متضاد ہوتی ہے، کبھی ان کو سرد مہر یا سادہ لوح سمجھنے پر لوگ مجبور ہونے لگتے ہیں۔

اس برج میں پیدا ہونے والے انتہائی چال باز ہوتے ہیں کہ ان کے اقدامات کو سمجھنا مشکل ترین ہوتا ہے ان کے مدمقابل ظاہری حرکات سے دھوکہ کھا جاتے ہیں مگر ہوشیار کے سامنے ان کی چالیں بے کار ہو جاتی ہیں تو ان کو اپنے ہوشیار مدمقابل کے سامنے انتہائی سادگی سے بڑھ کر سادہ ہونا پڑتا ہے ان کی شکست اکثر جنگ وجدل میں اپنے غلط اندازِ فکر کی وجہ سے ہوتی ہے اپنے دشمن کی طاقت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس برج میں پیدا ہونے والے کو اگر شکست دینی ہے تو اس کو نفسیاتی طور پر شکست دو اور اس کی خفیہ حرکات پر نظر رکھو اس کا اعتماد کسی وقت بھی نہ کرو، اس کے خلاف بسرعت انتہائی شدید کارروائی کرو، ان کی چالوں کا اگر آپ نے صحیح سدباب کر دیا تو وہ ہمیشہ کے لئے نیست ونابود ہو جائیں گے۔

صحت: اس برج میں پیدا ہونے والوں کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں، صحت بہت اچھی نہیں ہوتی، یہ لوگ ذہنی کوفت، کام کی کثرت یا صدمہ سے فوراً متاثر ہو جاتے ہیں، یک لخت صحت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، جسم انسانی کے تمام اعصابی امراض کا تعلق اس برج سے منسوب ہے۔

کاروبار: دلالی، نیلامی، رپورٹر، جرنلسٹ بیرسٹر، کتب فروش، کلرک، کاتب، ان کے سواتحریر وتقریر کے فن میں بہترین کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

(۴) برج سرطان

سورج برج سرطان میں ۲۳؍جون سے ۲۲؍جولائی تک گردش کرتا ہے سیارگان صغیر چاند، عطارد، زہرہ، مریخ کو چھوڑ کر مشتری، زحل یورے نس، نیپ چون کی ۳۵ سالہ تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۲۷؍جون ۱۹۳۰ء تا ۱۶؍جولائی ۱۹۳۱ء، ۱۲؍جون ۱۹۴۲ء تا ۳۰؍جون ۱۹۴۳ء، ۲۲؍مئی ۱۹۵۴ء تا ۱۲؍جون ۱۹۵۹ء۔

زحل: ۲۲؍جون ۱۹۴۴ء تا ۱۳؍اگست ۱۹۴۶ء۔

یورے نس: ۱۲؍مئی ۱۹۴۹ء تا ۸؍جون ۱۹۵۶ء۔

نیپ چون: یہ ۳۵ سالہ دور میں برج سرطان میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: قد درمیانہ مائل بہ پستی، جسم پر گوشت اور گداز، جسم کے اوپر کا حصہ زیریں حصہ سے بڑا، چہرہ گول، پیشانی کشادہ، رنگ زیتونی، آنکھیں شربتی، بال بھورے، ناک اکثر چھوٹی ہوگی۔

مزاج: جذباتی، تخیل کی دنیا میں رہنے والے، انتہائی حساس، فطرتاً رومان پسند عاشق مزاج، متلون مزاج، تخیل بوقلمونی مضطرب، یہ انتہائی خطرناک دشمن ثابت ہوتے ہیں، عجیب وغریب دماغ کے مالک ہوتے ہیں، مطالعہ ان کا تمام مسائل کے اصول فروغ کو حاوی ہوتا ہے، یہ لوگ کام آہستہ کرتے ہیں، مگر مداومت سے کرتے ہیں، یہ بظاہر مطمئن ہوں گے مگر جنگ میں مقابلہ کرتے وقت ہر پہلو پر مکمل نظر رکھتے ہیں، دشمن کی کمزوری کو نظرانداز نہیں کرتے، ان کا طریقہ جنگ بااصول باترتیب میکانکی ہوتا ہے، شطرنج کے ماہر ہوتے ہیں، ان کی شکست کی وجہ خراب موڈ یا شرمیلا پن ہوتا ہے، ایسی کیفیت اس وقت ہوتی ہے کہ کھیل کے درمیان کسی غیر متوقع چال کا سامنا ہوجائے، سرطان کے دور میں پیدا ہونے والوں کو شکست دینے کا طریقہ یہ ہے کہ غیر روایتی سلوک کروان میں خوداعتمادی اور فرضی حفاظت کا احساس پیدا کرو، ان کو اپنی قابلیت پر قصیدہ خوانی کی ترغیب دو پھر ان پر اس انداز سے حملہ کرو جس کی انہیں امید نہ ہو تو یہ فوراً چت ہوجائیں گے۔

صحت: برج سرطان والوں کو سینہ، پھیپھڑوں، نمونیہ، تپ دق، ضیق النفس، جیسے امراض لاحق ہوتے ہیں، نفخ امراض معدہ قبض وغیرہ بھی ہوسکتے ہیں۔

کاروبار: ان کیلئے سب سے بہترین کام بحری ملازمت ہے۔ عورتوں کے لئے ہوٹل، ریسٹورنٹ کا کام انتہائی بہتر ہے۔ ان کو سیال چیزوں کا کام انتہائی منافع بخش رہتا ہے، کپڑے کی دھلائی: لانڈری کا بزنس بھی مفید ہے سیکنڈ ہینڈ چیزوں کی خرید وفروخت بھی فائدہ مند ہے۔

طلسماتی موم بتی

ھاشمی روحانی مرکز کی
عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جمارکھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو بآسانی دفع کرنے کے لئے

ھاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/25 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فوراً رابطہ قائم کریں
ایجنسی کی شرائط خط لکھ کر فوراً طلب کریں

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر: ۴

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عددزندگی (۴)

خوبیاں: زندگی کو ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنا، خود کی نظمی کو تعمیری طریقے سے استوار کرنا۔

کلیدی خصوصیات: عملی طور پر حقیقت پسند، صحیح العقیدہ، محنت کرنے کے عادی، دیانت دار،

خامیاں: تنگ نظر، خودرائے، انانیت، بحث ومباحثہ کا مرض۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ محنتی ہوتے ہیں اور وہ دوڑ دھوپ سے بالکل نہیں گھبراتے، یہ لوگ پابندیوں کو بھی برداشت کر لیتے ہیں محض اس لئے تا کہ زندگی میں یہ کچھ سیکھ سکیں اور دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں، یہ لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، بالغ نظر ہوتے ہیں یہ ہر کام کو منظم طریقے سے اور منصوبہ بندی کے ساتھ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، یہ لوگ گھنٹوں سر جھکائے کام میں مصروف رہتے ہیں اور یہ لوگ کام کرتے رہنے میں کوئی تھکن محسوس نہیں کرتے، ان لوگوں کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ اکثر اپنے کام کو اپنے ہاتھوں سے انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں، یہ دوسروں سے مدد لینے کو پسند نہیں کرتے۔

جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ مخلص، اور ایماندار ہوتے ہیں لیکن ان لوگوں میں ایک طرح کی انانیت ہوتی ہے اور یہ لوگ اکثر وبیشتر انتہا پسند بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ کاہلی سے دور ہوتے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا ان کو ہرگز ہرگز پسند نہیں ہوتا، انہیں کام کرنے کا جنون ہوتا ہے انہیں آرام سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، ان کی ابتدائی زندگی مشکلات میں گزرتی ہے لیکن پھر رفتہ رفتہ ان کی زندگی سکون وراحت سے بہرہ ور ہو جاتی ہے ان میں اچھی گفتگو کی صلاحیت ہوتی ہے لیکن اچھی گفتگو کے ساتھ ساتھ ان میں بحث کرنے کا مرض بھی ہوتا ہے یہ لوگ کسی بھی موضوع پر جم کر بحث کر سکتے ہیں۔ ۴ کا مفرد مرکب عدد ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ سے بنتا ہے۔ ان تینوں صورتوں میں ان کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی تاریخ پیدائش میں ۴ کا مفرد عدد تین طریقوں سے برآمد ہو رہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۹؍مارچ ۲۰۰۷ء۔

۱۹
۳
۲۰۰۷ء　　۱۳=۴
۲۰۲۹

(۲) تاریخ پیدائش ۱۱؍فروری ۱۹۹۸ء۔

۱۱
۲
۱۹۹۸　　۲۲=۴
۲۰۱۱

(۳) تاریخ پیدائش یکم؍فروری ۱۹۹۹ء=۱+۲+۱+۹+۹+۹=۳۱=۴

اگر ۴ کا عدد ۱۳ سے بنا ہے تو اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ نمبر اپنے اثرات کے اعتبار سے اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی اس کا انحصار اس پر ہے کہ یہ عدد کس شخصیت کا عدد ہے۔ یہ نمبر تبدیلی کا بھی عدد ہے یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو کر اپنے اندر بدلاؤ لاتا ہے۔ اس عدد سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ زندگی دوسروں کی خدمت کے لئے گزاری جائے۔ یہ نمبر متبرک بھی سمجھا جاتا ہے اور یہ نمبر تباہی اور آفت کا بھی نمبر ہے۔ یہ عدد فوٹو گرافی، موسیقی اور تفریحات پر بھی حکمرانی کرتا ہے۔ اگر یہ عدد کسی کی تاریخ پیدائش کا عدد ہو تو اس شخص کو خاص طور سے ۶ اور ۸ عدد والے عدد سے دور رہنا چاہئے۔

اگر ۴ کا عدد ۲۲ سے بنا ہو تو خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ ایک غیر موافق عدد ہے جو نا قابل اعتبار دوستوں، دوسروں سے دھوکہ پانے اور غلط فیصلوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جن کی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۲۲ ہوتا ہے وہ بہت جلد ٹینشن اور ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بہت جلد افسردہ ہو جاتے ہیں چنانچہ ۲۲ عدد رکھنے والے حضرات کو ہر طرح کے برے ماحول سے بچنا چاہئے۔ اور ان تمام لوگوں سے بچنا چاہئے جن کا مفرد عدد ۶ اور ۸ ہو۔

اگر ۴ کا عدد ۳۱ سے بنا ہے تو یہ بھی ایک غیر موافق عدد ہے، یہ قانون سے انحراف ہونے کی علامت ہے اور یہ تباہی اور ہلاکت کی طرف بھی اشارہ

کرتا ہے۔ ۳۱ عدد کے لوگ بنیادی طور پر اچھی خصوصیات کے حامل ہو سکتے ہیں لیکن یہ تنہائی پسند ہوتے ہیں اور اپنے منفرد مزاج کی وجہ سے اپنے بہت سے دشمن پیدا کر لیتے ہیں۔ جو ان کی مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۳۱ ہے تو جب بھی آپ کسی معاہدے پر دستخط کریں ایسی تاریخ کا انتخاب کریں جس کا مفرد عدد ۶ اور ۸ نہ ہو۔ ورنہ معاہدہ آپ کے خلاف پڑ سکتا ہے۔

آیئے اب ان تینوں تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ یہ تاریخیں کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

پہلی تاریخ پیدائش ۱۹ر مارچ ۲۰۰۷ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنے گی۔

۳		۹
۲		
۱		۷

اس چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص اپنے خیالات کا کسی محفل میں بیٹھ کر اچھے طریقے سے اظہار کر سکتا ہے البتہ یہ شخص اپنے گھر میں رہ کر اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے جس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص فہم وادراک کی دولت سے بہرہ ور ہے لیکن یہ شخص اپنی سوچ وفکر کے تحت ہی کام کرتا ہے۔ دوسروں کے اکسانے یا ترغیب دلانے سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے پرجوش بھی ہے۔ اور لوگوں پر اپنے حسن گفتگو کی بنا پر اثر انداز بھی رہتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ لوگوں میں مقبول بھی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ اس شخص میں صبر وضبط کی کمی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی بے وفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ہرجائی پن موجود ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کوئی بھی راستہ بدل سکتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو معاملات میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی غیر موجودگی کی علامت یہ ہے کہ یہ شخص پسند نہیں کرتا کہ اس کو کچھ پڑھایا جائے یا سکھایا جائے یہ جو کچھ کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ یہ شخص اپنی من مانیوں کی وجہ سے تلخ تجربات سے گزرے گا اور ہمیشہ جسمانی مشقت کا شکار رہے گا البتہ اس کی روحانیت کچھ سوار ہے گی۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو تنظیم کی ضرورت ہے۔ اس شخص میں سب کے ساتھ کام نہ کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے، کاہل واقع ہوا ہے اور پیسے اور حساب وکتاب کے معاملے میں لاپرواہی برتتا ہے۔ مادی کاموں سے گریز کرتا ہے اس لئے اکثر جمع شدہ سرمایہ بھی برباد کر دیتا ہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت پرست انسان ہے اور یہ شخص محنت، محبت اور خلوص پر ایمان رکھتا ہے یہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنے دل میں ایک سچی خوشی محسوس کرتا ہے اور ہر ایک کے لئے ایثار کرنا اس کے لئے آسان ہوتا ہے۔ اس تاریخ پیدائش میں ۱،۲،۳ پہلی لائن کی مکمل لکھ دیں جو اچھی سوچ وفکر اور مکمل منصوبہ بندی کی طرف اشارہ کرتی ہیں یہ شخص صاف ستھرے ذہن کا مالک ہے اور سب کے ساتھ گھل مل کر کام کرتا ہے۔

اس تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

		۹۹
۲		۸
۱۱۱		

اس تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد تین بار آیا ہے۔ ۸ ایک بار موجود ہے اور ۹ کی تکرار ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کاہلی میں مبتلا ہے۔ اور ذمہ داریوں سے گریز کرتا ہے۔

ایک کا تین بار آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد زبردست محنت اور مشقت کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ اس کو اپنے آرام کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اگر یہ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے آرام کا خیال نہیں کریں گے تو صحت یکسانیت کا شکار ہو سکتی ہے اور ان کی تندرستی متاثر ہو سکتی ہے۔ کام کی لگن ایک اچھی چیز ہے لیکن انسان کو اپنی صحت اور تندرستی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ تاکہ زیادہ دنوں تک اس کے اعضاء کام کرنے کے لائق رہ سکیں۔

۹ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں کام کرنے کا جوش ہے اس میں صلاحیت اور استعداد بھی ہے۔ یہ شخص دکھی انسانوں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے لیکن اس شخص کو یہ تحقیق ضرور کر لینی چاہئے کہ جس کی مدد کی

جارہی ہے وہ مدد کا مستحق ہے بھی یا نہیں۔

تیسری تاریخ پیدائش یکم رفروری ۱۹۹۹ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کو اگر ہم بنیادی چارٹ میں رکھیں گے تو صورت یہ بنے گی۔

۹۹۹		
		۲
		۱

اس تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ہے۔ اور ۹ کا عدد تین بار آیا ہے۔

اس چارٹ میں ایک کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ہر موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار اچھے طریقے سے کرسکتا ہے یہ ہر قسم کے حالات کو متوازن طریقے سے کنٹرول کرسکتا ہے۔ بزنس کو تکمیل تک اور پبلک کو تفریح پہنچانے میں یہ شخص اہم رول ادا کرسکتا ہے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے میں ہچکچاتا ہے اور حساب وکتاب کے معاملات میں بھی کمزور واقع ہوا ہے۔

۹ عدد کا تین مرتبہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد ذہنی صلاحیتوں اور تخلیقی قوتوں سے مالا مال ہے۔ صاحب عدد ہر طرح کی بے انصافی کا مخالف ہے اور عدل وانصاف کے لئے کوئی بھی اقدام کرسکتا ہے لیکن یہ لوگوں کو پہچاننے میں ہمیشہ غلطی کرتا ہے اور لوگ اس کا استحصال کرتے ہیں۔ صاحب عدد کو چوکنا رہنا چاہئے اور ہر کس وناکس پر آنکھیں بند کرکے بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

اس تاریخ پیدائش میں درمیان کے تینوں خانے خالی ہیں جو صاحب عدد کی شخصیت میں جھول اور کمزوری کو ثابت کرتے ہیں، صاحب عدد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اپنے جھول کا خود اندازہ کرکے اس سے نجات حاصل کرے۔ (باقی آئندہ)

خوش خبری

الحمدللہ مولانا حسن الہاشمی سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا سلسلہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ سبھی حضرات واقف ہیں کہ شاگرد بننے کے لئے چند باتوں کی پابندی ضروری ہے۔

(۱) پانچ سو روپے کا منی آرڈر۔

(۲) اپنے تین عدد پاسپورٹ سائز کے فوٹو۔

(۳) اپنے والدین کا نام۔

(۴) اپنی تاریخ پیدائش۔

(۵) اپنا پتہ اور اپنا فون نمبر۔

جو لوگ ۳۰ راپریل تک شاگرد بننا چاہیں ان کے لئے ایک خصوصی رعایت یہ رہے گی کہ انہیں ایک سال تک ماہنامہ طلسماتی دنیا مفت بھیجا جائے گا۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔ دینی مدارس کے طلباء کے لئے ایک خصوصی رعایت یہ ہے کہ انہیں صرف سو (۱۰۰) روپے روانہ کرنے ہوں گے اور اپنے مدرسے کا مکمل نام وپتہ روانہ کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ دینی مدرسہ کے طلباء سو (۱۰۰) فیس ادا کرکے شاگرد تو بن جائیں گے لیکن ایک سال تک طلسماتی دنیا والی اسکیم سے بہرہ ور نہیں ہوں گے۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) پن نمبر: ۲۴۷۵۵۴

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۴۷۴۳

GRAPHTECH

اٹھارہویں قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

خواب میں جواب پانے کے لئے

دورکعت نفل بہ نیتِ استخارہ بعد نمازِ عشاء سونے سے پہلے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور درود شریف ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ پھر بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مندرجہ ذیل نقش لکھے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گال کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر سوجائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ اس عمل کو اگر پہلی دوسری رات میں جواب نہ ملے تو تیسری رات میں بھی کرے انشاء اللہ تیسری رات میں جواب ضرور ملے گا۔

یاجبرائیل ۷۸۶ یامیکائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یااسرافیل یاعزرائیل

محبت کی تسبیح

آیت کریمہ لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ایک کاغذ پر لکھیں اور اس آیت سے پہلے یہ لکھیں۔ الحب فلاں ابن فلاں علٰی حب فلاں ابن فلاں بحق آیت کریمہ۔

پھر اتنا موم لیں کہ اس کے سودانے بن سکیں اس موم میں ذرا سی شکل یا بورا ملالیں اس کے بعد اس کاغذ کو جس پر آیت لکھی تھی اور موم اور شکر کو خوب کسی برتن میں کوٹ لیں تاکہ سب چیزیں ایک ہوجائیں پھر اس کے سودانے بنالیں پھر اس تسبیح پر روزانہ سو بار مذکورہ آیت شریفہ پڑھیں اور نیت طالب مطلوب کی محبت کی رکھیں۔ انشاء اللہ مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی اور طالب سے محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل کو جائز مقصد میں کریں اور عمل میں کامیابی کے بعد اس تسبیح کو طالب کے گھر میں دبادیں۔

اسم یابدوح کے ذریعہ تسخیر و دولت

جمعرات کو بعد نماز فجر مندرجہ ذیل ۱۱ نقوش پر نظر ڈالیں اس کے بعد جس نقش پر خصوصی نظر پڑ جائے اس کو اسی وقت لکھنا شروع کرے اور کل ۲۰ عدد لکھے۔ اسی شام عصر کے بعد اس نقش کو ۱۹ عدد آٹے میں گولی بنا کر تالاب یا نہر میں ڈال دے اور ایک نقش جو سب سے آخیر میں لکھا جائے الگ اٹھا کر رکھ دے۔ اگر اس نقش کو اگلے دن تک وقتاً فوقتاً دیکھتا رہے تو بہتر ہے۔

اگلے دن اس سے اگلی ترتیب والا نقش بھی بیس کی تعداد میں لکھے ۱۹ آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اور آخری نقش کو اگلے دن تک دیکھتا رہے تو بہتر ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ آج جس نقش کو بیس کی تعداد میں لکھنا ہے آج ہی شام کو عصر کے بعد اس کی ۱۹ گولیاں بنا کر پانی میں ڈالنی ہیں اس کے بعد اس نقش کو اگلی صبح تک بار بار دیکھنا ہے اور اگلی صبح کے بعد اسی کو اٹھا کر کسی محفوظ جگہ رکھ دینا ہے اس طرح روزانہ نقش جمع ہوتے رہیں گے۔

آخری دن کا آخری نقش سب سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ اس نقش کو جس کو بھی برائے دولت اور برائے تسخیر عامل دے گا فوراً اثر ہوگا اور اسی نقش کو عامل اپنے بازو پر باندھ لے۔ جب تک نقش بندھا رہے گا تسخیر دولت زبردست طریقہ سے عطا ہوگی۔

یہ عمل ۴۴ دن کا ہے، روزانہ نقش لکھنے کے بعد ڈھائی ہزار مرتبہ "یاجبرائیل بحق یابدوح" پڑھتا رہے اول وآخیر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف۔

یہ بات واضح رہے کہ نظر انتخاب جس نقش پر پڑے گی پہلے دن اسی نقش کو لکھنا ہے۔ اس کے بعد بالترتیب نقوش لکھنے ہیں۔ مثلاً پہلے دن ۸ نمبر نقش کو لکھا تو اگلے دن ۹ پھر ۱۰ پھر ۱۱، اس کے بعد نقش نمبر ۱ لکھا جائے گا۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ ۴۴ دنوں میں ہر نقش ۴ مرتبہ عمل میں آئے گا اور ہر نقش کی مجموعی تعداد ۸۰ ہوجائے گی۔ روزانہ جو نقوش الگ رکھے جائیں بعد میں عامل ان کو اپنے گھر میں دبادے اور آخری نقش کو اپنے بازو پر باندھ لے یا گلے میں ڈال لے اور یہی نقش ضرورت مندوں کو لکھ کر دیتا رہے۔

وہ گیارہ نقش یہ ہیں۔

نقش نمبر(۱)

۷۸۶

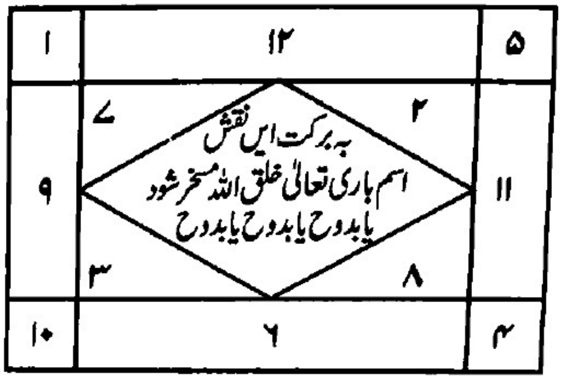

نقش نمبر(۲)

۷۸۶

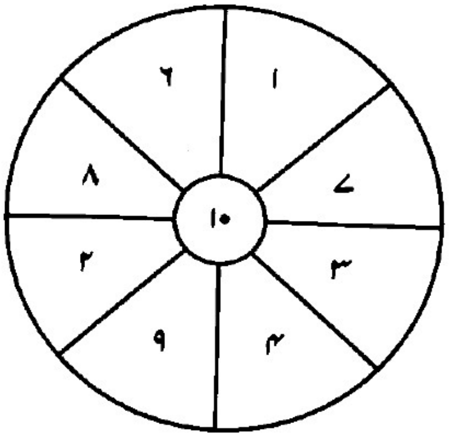

نقش نمبر(۳)

۷۸۶

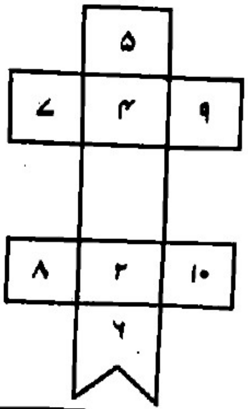

نقش نمبر(۴)

۷۸۶

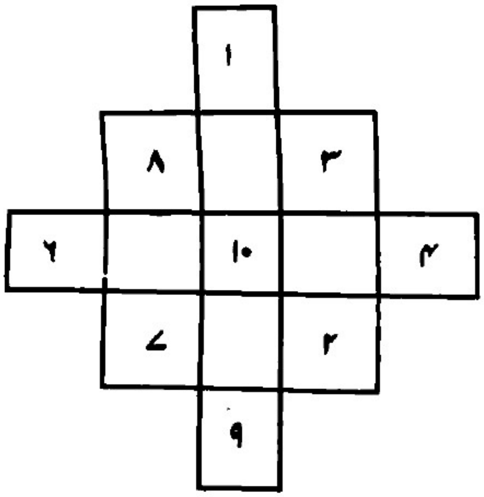

نقش نمبر(۵)

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

اجب یا جبرائیل بحق یا بدوح

نقش نمبر(۶)

۷۸۶

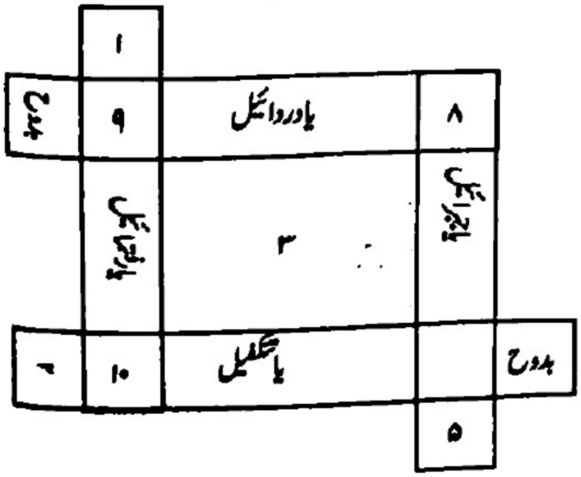

نقش نمبر(۷)

۷۸۶

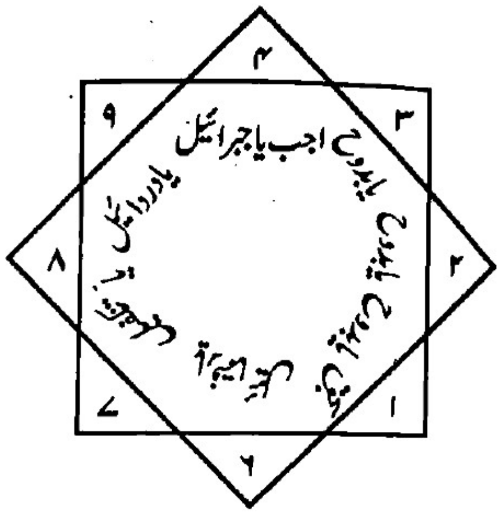

نقش نمبر(۸)

۷۸۶

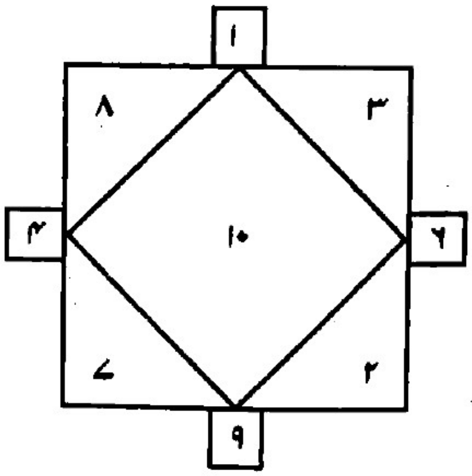

نقش نمبر(۹)

۷۸۶

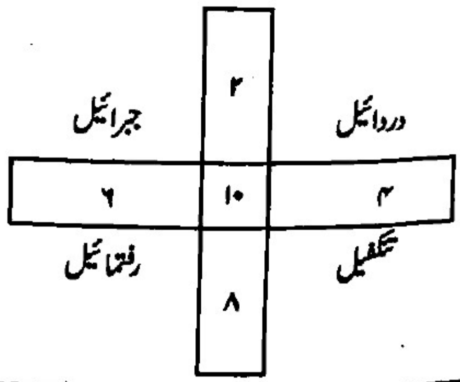

نقش نمبر(۱۰)

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

بحق یابدوح

نقش نمبر(۱۱)

۷۸۶

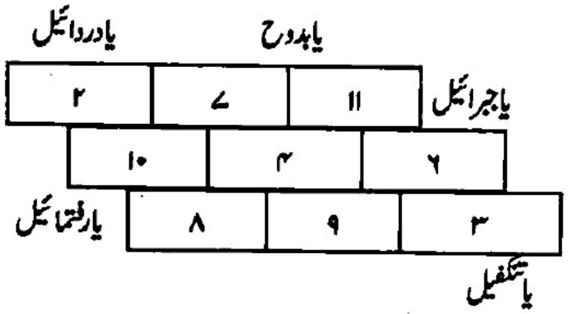

برائے حمل

اگر میاں بیوی اولاد کی دولت سے محروم ہوں تو مندرجہ ذیل نقش عددی بھی لکھیں اور عربی بھی۔ عددی نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ ایام سے فراغت کے بعد اور عربی نقش ۷ عدد لکھ کر ۷ دن تک روزانہ ایک نقش عورت دودھ میں گھول کر پئے۔

اور اس کا شوہر چھوارے پر "یامصور" ۳۳۶ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھالے۔ شوہر بھی اسی طرح ۷ دن تک کھائے، انشاءاللہ حمل قرار پائے گا اور صالح اولاد عطا ہوگی۔

نقش عربی یہ ہے۔

۷۸۶

مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور

اس نقش میں م، و، ص کے منہ کھلے رہیں گے۔

نقش عددی یہ ہے۔

٧٨٦

٧٦	٩٠	٨٧	٨٣
٨٨	٨٥	٧٧	٨٩
٨١	٨٥	٩٢	٧٨
٩١	٧٩	٨٠	٨٦

خواب میں ڈرنا

جو لوگ سوتے ہوئے خواب میں ڈرتے ہوں وہ یہ کلمات لکھ کر گلے میں ڈالیں یا اپنے تکیہ میں سی لیں۔ انشاء اللہ ڈر سے نجات ملے گی۔

٧٨٦۔ ططططططالہی الہی الہی الہی تقصیر تقصیر قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس

مفرور کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہوا اور تلاش بسیار کے بعد یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے اور اس کو واپس بلانا ضروری ہو تو ایک دائرہ زمین یا ریت پر یا کاغذ پر اس طرح بنائے جیسے ذیل میں بنا ہوا ہے۔ پھر ایک گوبر کا کیڑا پکڑ کر لائے۔ اگر مرد کے لئے عمل کرے تو گوبر کا کیڑا نر ہو، اگر عورت کے لئے عمل کرے تو کیڑا مادہ ہو، اگر کیڑے میں نر اور مادہ کی تحقیق کرنا ممکن نہ ہو تو کیسے بھی کیڑے کو پکڑ کر دھاگے سے باندھیں اور درمیان دائرہ ایک سوئی گاڑ دیں اور دھاگہ کو اس سوئی میں باندھ دیں، جیسے ہی کیڑا دائرہ کے اطراف میں چلے گا مفقود بے قرار ہوگا اور اللہ تعالیٰ واپسی کا کوئی سبب پیدا کردیں گے۔ دائرہ اس طرح بنے گا۔

٧٨٦

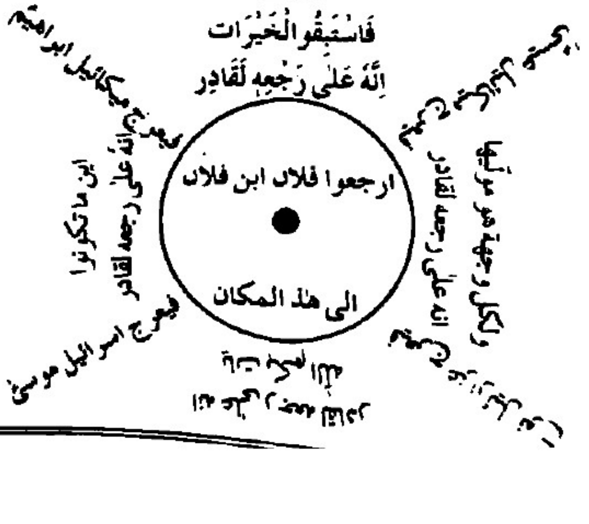

بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے

اگر کوئی گھر سے فرار ہو گیا تو اس کو واپس بلانے کے لئے ایک تالہ لیں پھر سورۂ یٰسین پڑھیں اور جب مبین تک پہنچے تو بھاگے ہوئے کا نام مع والدہ لیں اور تالہ پر دم کر کے تالہ لگادیں پھر سورۂ یٰسین پوری کر کے اس کو پانی میں پھینک دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بھاگا ہوا واپس آجائے گا۔

شوہر کی زبان درازی کے لئے

اگر کسی عورت کا شوہر زبان دراز ہو اور عورت اس کی زبان درازی اور بدکلامی سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر کسی کچی جگہ میں دبائے اور روزانہ اس پر ۱۳ مرتبہ جوتے مارے۔ انشاء اللہ اس کو کرنے سے شوہر کی بدکلامی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

اجھوزط

١	٣٤٩	٣٣٦	٨
٣٤٧	٧	٢	٣٤٨
٦	٣٤٤	٣٥١	٣
٣٥٠	٤	٥	٣٤٥

دردِ پیٹ

اگر کسی کے پیٹ میں درد ہو تو سات مرتبہ یہ آیت لکھ کر نمک پر دم کر کے چٹائے وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اور اگر گیارہ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں تو بھی درد پیٹ سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ.

بھوک کی کمی

اگر کسی کو بھوک کم لگتی ہو تو ۴۱ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر کسی بھی طرح کی کھانے کی چیز پر دم کر کے مریض کو کھلائے۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی اور بھوک لگنے لگے گی۔ آیت یہ ہے۔ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ.

پیشاب کی زیادتی

اگر کسی کو پیشاب زیادہ آتا ہو تو اس کو چاہئے سات مرتبہ یہ آیت کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پئے۔ آیت یہ ہے

يٰأَرْضُ ابْلَعِيْ مَالَكِ وَ يٰسَمَاءُ أَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَاءُ وَ قُضِيَ الْأَمْرُ.

خارش

سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے صبح شام پلائے۔
انشاءاللہ خارش سے نجات مل جائے گی۔

جزام

سو مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر مریض پر سات یوم تک دم کریں۔
آیت یہ ہے۔ وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ۔

برص

برص کے مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایام بیض کے روزے رکھے اور افطار کے وقت ۱۰۰ مرتبہ "یا مجید" پڑھ کر دعا کرے۔

برے خواب

اگر کسی کو برے خواب آتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ برے خوابوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۴	۲۵۷	۲۶۰	۲۴۶
۲۵۹	۲۴۷	۲۵۳	۲۵۸
۲۴۸	۲۶۲	۲۵۵	۲۵۲
۲۵۶	۲۵۱	۲۴۹	۲۶۱

پنجاہِ قاف کا نقش

پنجاہ قاف کا نقش دشمنوں پر ہیبت اور رعب قائم کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو منگل کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔
انشاءاللہ دشمنوں پر رعب قائم ہوگا اور بدخواہوں پر ہیبت طاری ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۱۳	۱۵۳۱۶	۱۵۳۷۹	۱۵۳۰۵
۱۵۳۱۸	۱۵۳۰۶	۱۵۳۱۲	۱۵۳۱۷
۱۵۳۰۷	۱۵۳۲۱	۱۵۳۱۴	۱۵۳۱۱
۱۵۳۱۵	۱۵۳۱۰	۱۵۳۰۸	۱۵۳۲۰

عشق کو رفع کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی کے ناجائز عشق میں مبتلا ہو اور اس عشق کو ختم کرانا مقصود ہو تو اعداد رنج مرنج میں محبوب کا نام اس میں جمع کر دیں اور آبی چال سے ایک نقش بنا کر کسی نہر یا تالاب کے کنارے دبا دیں اور اعداد رنج مرنج میں محبوب کے اعداد جمع کر کے جو تعداد آئے اس کے مطابق روزانہ اسماءِ گنج پڑھیں۔ سات دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ سات دن میں عشق رفع ہوگا۔

اعداد رنج مرنج ۵۴۶ ہیں اور اسماء گنج یہ ہیں۔ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم۔

حیرتناک عمل

جو شخص حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۹۹ روز تک روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھے تو تمام اشیا مسخر ہو جائیں گی اور ہر شخص عزت و تکریم کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل کا عامل اگر کسی کی طرف قہر سے دیکھے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا اور کسی پر محبت کی نظر ڈالے گا تو اس کو ترقی نصیب ہوگی۔

زبان بند کرنے کا طلسم

بہ نیت زبان بندی اس نقش کو لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھیں اور تصور کریں ان لوگوں کا جن کی زبان بندی کرنے کی نیت ہو۔ انشاءاللہ سب کی زبان بند ہو جائے گی، کوئی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالے گا۔
نقش یہ ہے

۱۱ ۸ ۱۱۱ ۹۸ ۱۱۱ ۱۰ طاط ۲ ۱۱ ۸ ح

ح ااس ص ط ع ک م

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہر بیدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

علم النقوش

ساتویں قسط

حسن الہاشمی

نقش مسبع (۷×۷) یہ نقش سیارہ مریخ سے منسوب ہے اس کے کل خانہ ۴۹ ہوتے ہیں اور ہر طرف سات خانہ ہوتے ہیں اس کے اعداد طبعی ۱۷۵ ہوتے ہیں۔ نقش مسبع بنانے کے لئے اعداد طبعی میں سے ۱۶۸ وضع کر کے باقی کو ۷ سے تقسیم کرتے ہیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۴۳ میں، اگر ۲ باقی رہیں تو خانہ ۳۶ میں، اگر ۳ باقی رہیں تو خانہ ۲۹ میں، اگر ۴ باقی رہیں تو خانہ ۲۲ میں، اگر ۵ باقی رہیں تو خانہ ۱۵ میں، اور اگر ۶ باقی رہیں تو خانہ ۸ میں ایک کا اضافہ کرنا چاہئے۔

نقش مسبع کی ۱۴ چالیں اس فن کے ماہرین سے منقول ہیں۔ ان چالوں کو ذہن نشین کر لیں تاکہ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے۔

وہ ۱۴ چالیں یہ ہیں۔

چال نمبر ایک

۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۱	۴۹	۱
۲۶	۳۴	۴۲	۴۳	۲	۱۰	۱۸
۳۶	۴۴	۳	۱۱	۱۹	۲۷	۳۵
۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۹	۳۷	۴۵
۲۱	۲۲	۳۰	۳۸	۴۶	۵	۱۳
۳۱	۳۹	۴۷	۶	۱۴	۱۵	۲۳
۴۸	۷	۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰

چال نمبر:۲

۳۲	۳۸	۴۴	۱	۱۴	۲۰	۲۶
۴۰	۴۶	۳	۹	۱۵	۲۸	۳۴
۴۸	۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۴۲
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۳
۸	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۲
۱۶	۲۲	۳۵	۴۱	۴۷	۴	۱۰
۲۴	۳۰	۳۶	۴۹	۶	۱۲	۱۸

چال نمبر:۳

۲۲	۴۷	۱۶	۴۱	۱۰	۳۵	۴
۵	۲۳	۴۸	۱۷	۴۲	۱۱	۲۹
۳۰	۶	۲۴	۴۹	۱۸	۲۶	۱۲
۱۳	۳۱	۷	۲۵	۴۳	۱۹	۲۷
۳۸	۱۴	۳۲	۱	۲۶	۴۴	۲۰
۲۱	۳۹	۸	۳۳	۲	۲۷	۴۵
۳۶	۱۵	۴۰	۹	۳۴	۳	۲۸

چال نمبر:۴

۴۸	۱۱	۴۳	۳۳	۱۶	۶	۳۸
۲۹	۱۹	۲	۴۱	۲۴	۱۴	۴۶
۳۷	۲۷	۱۰	۴۹	۳۲	۱۵	۵
۴۵	۳۵	۱۸	۱	۴۰	۲۳	۱۳
۴	۳۶	۲۶	۹	۴۸	۳۱	۲۱
۱۲	۴۴	۳۴	۱۷	۷	۳۹	۲۲
۲۰	۳	۴۲	۲۵	۸	۴۷	۳۰

چال نمبر:۵

۳	۲۸	۴	۴۲	۴۳	۴۴	۱
۹	۱۵	۳۰	۳۳	۳۴	۱۳	۴۱
۴۸	۱۸	۲۶	۲۱	۲۸	۳۲	۲
۱۰	۳۶	۲۷	۲۵	۲۳	۱۴	۴۰
۴۵	۱۹	۲۲	۲۹	۲۴	۳۱	۵
۱۱	۳۷	۲۰	۱۷	۱۶	۳۵	۳۹
۴۹	۱۲	۴۶	۸	۷	۶	۴۷

چال نمبر:۶

۲۷	۴۰	۴	۱۷	۳۰	۴۳	۱۴
۱۱	۲۴	۳۷	۱	۲۱	۳۴	۴۷
۴۴	۸	۲۸	۴۱	۵	۱۸	۳۱
۳۵	۴۸	۱۲	۲۵	۳۸	۲	۱۵
۱۹	۳۲	۴۵	۹	۲۲	۴۲	۶
۳	۱۶	۲۹	۴۹	۱۳	۲۶	۳۹
۳۶	۷	۲۰	۳۳	۴۶	۱۰	۲۳

چال نمبر:۷

۳۸	۴	۳۹	۵	۴۱	۸	۴۰
۱۲	۴۶	۱۱	۴۵	۹	۱۰	۴۲
۳۰	۳۴	۳۳	۱۵	۱۳	۷	۴۳
۲۰	۱۶	۱۷	۳۷	۳۵	۴۸	۲
۲۴	۲۳	۲۸	۳۶	۱۴	۴۷	۳
۲۹	۲۵	۲۱	۱۹	۳۱	۶	۴۴
۲۲	۲۷	۲۶	۱۸	۳۲	۴۹	۱

چال نمبر:۸

۲۸	۱۹	۱۰	۱	۴۸	۳۹	۳۰
۲۹	۲۷	۱۸	۹	۷	۴۷	۳۸
۳۷	۳۵	۲۶	۱۷	۸	۶	۴۶
۴۵	۳۶	۳۴	۲۵	۱۶	۱۴	۵
۴	۴۴	۴۲	۳۳	۲۴	۱۵	۱۳
۱۲	۳	۴۳	۴۱	۳۲	۲۳	۲۱
۲۰	۱۱	۲	۴۹	۴۰	۳۱	۲۲

چال نمبر:۹

۲۸	۴۳	۸	۴۱	۱۰	۳۹	۶
۱	۲۷	۳۴	۱۷	۳۲	۱۵	۴۹
۴۸	۱۲	۲۶	۲۹	۲۰	۳۸	۲
۳	۳۷	۱۹	۲۵	۳۱	۱۳	۴۷
۴۶	۱۴	۳۰	۲۱	۲۴	۳۶	۴
۵	۳۵	۱۶	۳۳	۱۸	۲۳	۴۵
۴۴	۷	۴۲	۹	۴۰	۱۱	۲۲

چال نمبر:۱۰

۴۵	۳۷	۲۹	۲۸	۲۰	۱۲	۴
۳۵	۲۷	۱۹	۱۱	۳	۴۴	۳۶
۱۸	۱۰	۲	۴۳	۴۲	۳۴	۲۶
۱	۴۹	۴۱	۳۳	۲۵	۱۷	۹
۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸	۷	۴۸
۲۳	۱۵	۱۴	۶	۴۷	۳۹	۳۱
۱۳	۵	۴۶	۳۸	۳۰	۲۲	۲۱

چال نمبر:۱۱

۲۱	۳۱	۴۸	۹	۲۶	۳۶	۴
۲۲	۳۹	۷	۱۷	۳۴	۴۴	۱۲
۳۰	۴۷	۸	۲۵	۴۲	۳	۲۰
۳۸	۶	۱۶	۳۳	۴۳	۱۱	۲۸
۴۶	۱۴	۲۴	۴۱	۲	۱۹	۲۹
۵	۱۵	۳۲	۴۹	۱۰	۲۷	۳۷
۱۳	۲۳	۴۰	۱	۱۸	۳۵	۴۵

چال نمبر:۱۲

۴۰	۲۳	۱۳	۴۵	۳۵	۱۸	۱
۳۲	۱۵	۵	۳۷	۲۷	۱۰	۴۹
۲۴	۱۴	۴۷	۲۹	۱۹	۲	۴۱
۱۶	۶	۳۸	۲۸	۱۱	۴۳	۳۳
۸	۴۷	۳۰	۲۰	۳	۴۲	۲۵
۷	۳۹	۲۲	۱۲	۴۴	۳۴	۱۷
۴۸	۳۱	۲۱	۴	۳۶	۲۶	۹

چال نمبر:۱۳

۶	۴۱	۳۹	۴۳	۳	۱	۴۲
۴۸	۱۶	۳۱	۳۳	۱۳	۳۲	۲
۴۶	۲۶	۲۴	۲۳	۲۸	۱۴	۴
۴۵	۳۵	۲۹	۲۵	۲۱	۱۵	۵
۱۲	۳۰	۲۲	۲۷	۲۶	۲۰	۳۸
۱۰	۱۸	۱۹	۱۷	۳۷	۳۴	۴۰
۸	۹	۱۱	۷	۴۷	۴۹	۴۴

چال نمبر:۱۴

۴۷	۳۸	۴۰	۴۳	۴	۲	۱
۱۱	۳۵	۳۰	۳۳	۱۴	۱۳	۳۹
۹	۱۹	۲۸	۲۱	۲۶	۳۱	۴۱
۸	۱۸	۲۳	۲۵	۲۷	۳۲	۴۲
۶	۱۶	۲۴	۲۹	۲۲	۳۴	۴۴
۴۵	۳۷	۲۰	۱۶	۳۶	۱۵	۵
۴۹	۱۲	۱۰	۷	۴۷	۴۸	۳

نقش مسبع کی دو مثالیں

اسم الٰہی یاغنی کے اعداد ۱۰۶۰ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا نقش مسبع اس طرح بنے گا۔ حسب قانون ۱۰۶۰ میں سے ۱۶۸ گھٹا کرے سے تقسیم کریں۔

۱۰۶۰
۱۶۸
۷)۸۹۲(۱۲۷
۷
۱۹
۱۴
۵۲
۴۹
۳

۷ سے تقسیم کرنے کے بعد حاصل تقسیم ۱۲۷ آیا۔ اور ۳ باقی رہے۔ نقش ۱۲۷ سے شروع ہوگا۔ اور چونکہ نقش میں کسر آرہی ہے اس لئے ۲۹ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۶۰	۱۳۵	۱۴۳	۱۵۱	۱۶۰	۱۶۸	۱۷۶	۱۲۷
۱۰۶۰	۱۵۲	۱۶۱	۱۶۹	۱۷۰	۱۲۸	۱۳۶	۱۴۴
۱۰۶۰	۱۶۳	۱۷۱	۱۲۹	۱۳۷	۱۴۵	۱۵۳	۱۶۲
۱۰۶۰	۱۳۰	۱۳۸	۱۴۶	۱۵۴	۱۵۶	۱۶۴	۱۷۲
۱۰۶۰	۱۴۷	۱۴۸	۱۵۷	۱۶۵	۱۷۳	۱۳۱	۱۳۹
۱۰۶۰	۱۵۸	۱۶۶	۱۷۴	۱۳۲	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۹
۱۰۶۰	۱۷۵	۱۳۳	۱۳۴	۱۴۲	۱۵۰	۱۵۹	۱۶۷
	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۰۶۰ آرہی ہے جو نقش صحیح ہونیکی علامت ہے۔

دوسری مثال۔ اسم الٰہی "یا مقدم" کے اعداد ۱۸۴ ہیں۔ حسب قاعدہ ۱۸۴ میں سے ۱۶۸ گھٹا کرے سے تقسیم کیا۔

۱۸۴
۱۶۸
۷)۱۶(۲
۱۴
۲

حاصل تقسیم ۲ آیا اور ۲ باقی رہے۔ نقش میں کسر واقع ہوگئی اس لئے ۲ سے نقش شروع ہوگا اور خانہ نمبر ۲۲ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۸۴	۱۰	۱۸	۲۶	۳۴	۴۳	۵۱	۲
۱۸۴	۲۷	۳۵	۴۴	۴۵	۳	۱۱	۱۹
۱۸۴	۳۸	۴۶	۴	۱۲	۲۰	۲۸	۳۶
۱۸۴	۵	۱۳	۲۱	۲۹	۳۰	۳۹	۴۷
۱۸۴	۲۲	۲۳	۳۱	۴۰	۴۸	۶	۱۴
۱۸۴	۳۲	۴۱	۴۹	۷	۱۵	۱۶	۲۴
۱۸۴	۵۰	۸	۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۲
	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴

اعداد کا جادو

سائنس کی دنیا پر ایک انوکھی کتاب

اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں سوالوں کے جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔ علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں، کرشمۂ اعداد کی مقبولیت کے بعد ادارہ کی فخریہ پیش کش۔

اعداد کا جادُو

صفحات ۱۱۲ | قیمت ۴۵ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مرتب

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند

قسط نمبر: ۳۳

کرشماتِ جَفرُ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

برائے حصول علم

اگر کوئی طالب علم حصول علم میں کامیابی یا ترقی چاہتا ہو تو اس کو علم جفر کا یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

سب سے پہلے اپنے نام کے اعداد نکالے اور اس میں اپنے نام کے حرف اول کے اعداد مزید اس میں جمع کرلے اس کے بعد اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں جمع کرلے پھر آیت کریمہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے اعداد اس میں جمع کرلے اس آیت کے اعداد ۴۱۴ ہیں۔ ان کل اعداد کو دس گنا کر کے حسب قاعدہ نقش تیار کرے اور اپنے عنصر کے اعتبار سے اس کی رفتار رکھے۔ نقش کے چاروں طرف مذکورہ آیت کے حروف کو الگ الگ رکھ کر ان کو ترفع کریں پھر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ اس کے بعد اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے یا اپنے گلے میں ڈال لے اور مذکورہ آیت کا ورد روزانہ ۴۱۴ مرتبہ کرتا رہے۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ علم میں اضافہ ہوگا۔ امتحان میں کامیابی ملے گی اور ذہن کشادہ ہو جائے گا۔

مثال اس تفصیل کی یہ ہے۔

نام طالب	اعداد
اعجاز احمد	۱۳۵
والدہ، انیسہ بیگم	۱۹۸
ٹوٹل	۳۳۳
دس گنا	۳۳۳۰
قانون کے وضع کئے	۳۰

۸۲۵(۳۳۰۰(۴
۳۲
۱۰
۸
۲۰
۲۰
×

عنصر اعجاز احمد کا آبی ہے۔ اس لئے نقش آبی چال سے تیار ہوگا۔

اس طرح۔

۷۸۶

۸۳۸	۸۲۵	۸۳۲	۸۳۵
۸۳۱	۸۳۶	۸۳۷	۸۲۶
۸۳۳	۸۳۰	۸۲۷	۸۴۰
۸۲۸	۸۳۹	۸۳۴	۸۲۹

آیت کریمہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کو الگ الگ حروف میں لکھیں۔

ر ب ز د ن ی ع ل م ا

ان کو ترفع کیا۔ مندرجہ ذیل طریقے سے

اصل حالت: ر ب ز د ن ی ع ل م ا

حالت رفعت: غ غ ک ع ث ق ذ ش ت ی

ترفع کے بعد ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھا جائے گا۔ آبی حروف کا رنگ نیلا ہوتا ہے اس لئے اس نقش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے طالب کے بازو پر باندھیں گے یا گلے میں ڈالیں گے۔

نقش گلے میں ڈالنے کے لئے بعد طالب روزانہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۴۱۴ مرتبہ روزانہ پڑھے گا۔ انشاء اللہ علم حاصل کرنے میں کامیابی ملے گی۔ ذہن کھل جائے گا۔ امتحان میں کامیابی اور ترقی ہوگی۔ اس نقش کو عروج ماہ میں تیار کرنا چاہئے۔

مزید تفصیل کیلئے راقم الحروف کی تصنیف تحفۃ العالمین پیش نظر رکھیں۔

شوگر (ذیابیطس) کا علاج

شوگر کیا ہے؟

اگر لوگوں سے پوچھا جائے کہ ذیابیطس کیا ہے تو کہیں گے شوگر کا بڑھنا یا جواب ملے گا کہ یہ زیادہ میٹھا کھانے سے ہوتا ہے۔ یعنی اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ اس بیماری میں شوگر کا عمل دخل ہے لیکن یہ علم نہیں ہے کہ شوگر کا کردار کیا ہے۔

ذیابیطس وہ بیماری ہے جو ہارمون انسولین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہارمون خون میں موجود شکر کو توانائی میں تبدیل کر کے جسمانی خلیات کو فراہم کرتا ہے۔ انسولین قدرتی طور پر لبلبے کے اندر موجود Langerhana کے گروپ میں شامل Beta خلیات تیار کرتے ہیں۔ انسولین خون میں گلوکوز کی سطح کو کم کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی خرابی کی بنا پر اس کی پیداوار میں کمی ہو جائے یا اس کے عمل میں رکاوٹ پڑ جائے تو خون میں گلوکوز کی مقدار غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے جسے Hyperglyeaemia کہتے ہیں اور ایسی صورت میں شکر پیشاب کے راستے خارج ہونے لگتی ہے۔ ذیابیطس کی تین خاص علامتیں یہ ہیں بہت زیادہ پیشاب آنا، بہت زیادہ پیاس لگنا اور وزن میں کمی، جس کی بظاہر کوئی وجہ محسوس نہ ہوتی ہو۔

سادہ سی بات یہ ہے کہ ذیابیطس وہ عارضہ ہے جس کے نتیجے میں جسم خون کے گلوکوز یا شوگر کی سطح کو کنٹرول اور ریگولیٹ کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے نتیجہ یہ کہ مریض کے خون میں شوگر کی سطح بہت بڑھ جاتی ہے یعنی گلوکوز کی سطح جب ایسا ہوتا ہے تو خرابی صحت کی متعدد علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

صحت مند افراد میں شوگر یا گلوکوز کی سطح کو لبلبے سے پیدا ہونے والا ہارمون انسولین کنٹرول کرتا ہے۔ لبلبہ جسم کے وسط میں پایا جاتا ہے اور انسولین زندگی کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہمارے خلیات تک گلوکوز کی فراہمی کو ریگولیٹ کرتا ہے۔ گلوکوز خلیات اور جسم کے لئے ایندھن کا کام کرتا ہے لیکن ذیابیطس کے مریضوں میں مندرجہ ذیل تین میں سے کوئی ایک خرابی ہو سکتی ہے۔

(۱) جسم میں پیدا ہونے والی انسولین پوری طرح اپنا کام نہ کر سکے۔

(۲) انسولین کی مقدار ناکافی ہو اور وہ بلڈ شوگر سے پوری نہ نمٹ سکے۔

(۳) انسولین بننا ہی بند ہو جائے۔

ذیابیطس کی دو اقسام ہوتی ہیں، ٹائپ ون میں جسم انسولین بنانا بند کر دیتا ہے۔ یہ نوجوانوں کو عموماً لاحق ہوتی ہے، ٹائپ ٹو میں انسولین پیدا تو ہوتی ہے لیکن مقدار اور معیار بہت کم اور خراب ہوتا ہے اس سے ادھیڑ عمر، معمر اور فربہ افراد متاثر ہوتے ہیں۔

خون میں جب گلوکوز کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے تو جسم کا فطری ردعمل یہ ہوتا ہے کہ اسے پیشاب کے راستے خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ذیابیطس کی اہم علامات میں سے ایک یہ ہے کہ عام حالات کے مقابلہ میں پیشاب کی حاجت بہت بڑھ جاتی ہے۔

دونوں اقسام کی ذیابیطس صحت کے لئے سنگین خطرہ ہیں کیونکہ اگر انہیں ٹریٹمنٹ نہ ملے تو نابینا پن، امراض قلب، گردوں کا ناکارہ پن، فالج، اعصاب کی ٹوٹ پھوٹ اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ جلد اور بروقت تشخیص کے بعد ٹریٹمنٹ کے بعد ٹریٹمنٹ یعنی بلڈ شوگر کنٹرول کرنے سے پیچیدگیوں کے خطرات ٹالے جا سکتے ہیں۔

اگرچہ ذیابیطس کے درست اسباب کا علم نہیں، لیکن بہت سے دیگر عوارض کی طرح اس کا تعلق بعض ماحولیاتی و جینیاتی مسائل کے اختلاط سے ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد تو بڑھتی جا رہی ہے لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس کے بیشتر مریضوں کو بھی علم نہیں کہ وہ اس میں مبتلا ہیں چنانچہ مریضوں کی یہ بڑی تعداد سب سے زیادہ خطرات کا سامنا کرتی ہے۔

ذیابیطس کے عارضے کا پسندیدہ شکار مرد ہوتے ہیں ان میں عورتوں سے ڈیڑھ گنا زیادہ رجحان ہوتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ٹائپ ٹو میں مبتلا ۸۰ فیصد افراد فربہ ہیں چنانچہ جتنا وزن بڑھے گا اتنی ہی جسمانی نقل و حرکت کم ہوتی جائے گی اور ذیابیطس کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ جن افراد کے پیٹ اور کمر کے گرد زیادہ چربی ہوگی ان کے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔

اگر کسی شخص کے رشتے داروں میں ذیابیطس کا کوئی مریض ہے تو جتنا زیادہ قریبی رشتہ دار ہوگا اتنے ہی زیادہ بیماری کے پھیلنے کے امکانات بھی بڑھ

جائیں گے۔ ٹائپ ون کے صرف دس فیصد مریضوں میں اس عارضے کی فیملی ہسٹری پائی جاتی ہے۔ لیکن ٹائپ ٹو کے ایک تہائی مریضوں کے قریبی رشتے داروں میں سے کوئی اس میں مبتلا ہوتا ہے۔

عمر کے ساتھ ذیابیطس کے خطرات بڑھتے جاتے ہیں، ٹائپ ٹو کے لئے ۵۰ سے ۷۵ برس کی عمر سب سے زیادہ نازک ہوتی ہے کیونکہ اس عرصے میں یہ لاحق ہو سکتی ہے اگرچہ اس ذیابیطس کا حملہ ۴۰ برس کی عمر کے بعد ہوتا ہے لیکن ایشیائی وافریقی کیریبین باشندے کم عمری میں اس سے متاثر ہو سکتے ہیں۔

ٹائپ ٹو شوگر

اسے ٹریٹمنٹ دینے کے کئی طریقے ہیں، انحصار اس بات پر ہے کہ تشخیص سے قبل اس نے کتنی شدت اختیار کر لی تھی اور جسمانی نظام میں کیا خرابیاں پیدا کر دی تھیں۔

صحت بخش خوراک، جس میں شکر کم تازہ پھل اور سبزیاں زیادہ ہوں، باقاعدگی کے ساتھ ورزش اور وزن میں کمی یکجا ہو جائیں تو خون میں گلوکوز کی سطح قابل قبول حد تک آجاتی ہے تاہم اکثر مریضوں کو ان سب کے ساتھ ٹیبلیٹ یا انسولین کے انجکشن یا پھر دونوں لینا ہوتے ہیں۔

ٹیبلیٹس کو Oral Hypoglecemic Agent یا او ایچ اے کہا جاتا ہے اور یہ جسم میں یا تو زیادہ انسولین پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں، جسم جو انسولین پیدا کرتا ہے اس کے استعمال کو بہتر بناتی ہیں یا پھر اس رفتار کو سست کر دیتی ہیں جس سے جسم خوراک سے شکر جذب کرتا ہے۔

ذیابیطس کسی بھی ٹائپ کی ہو مریضوں میں بلڈ پریشر اور کولسٹرول بڑھے ہونے کا خطرہ بھی ہوتا ہے چنانچہ ان مسائل پر توجہ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ یعنی ذیابیطس لاحق ہو تو محض اس کا علاج نہیں ہوتا بلکہ "پورے" مریض کا علاج ہوتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو باقاعدگی سے چیک اپ معمول بنا لینا چاہئے تاکہ یہ دیکھا جاتا رہے کہ ٹریٹمنٹ اطمینان بخش ہے اور پیچیدگیاں پیدا نہیں ہو رہی ہیں۔

ذیابیطس کے ٹریٹمنٹ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض روزمرہ زندگی نارمل انداز سے گزارتا ہے، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ٹریٹمنٹ کے ذریعہ مکمل نارمل زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ سر اسٹیو رڈ گریو کی مثال ہمارے سامنے ہے جنہیں ٹائپ ون شوگر لاحق تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے پانچ اولمپک گولڈ میڈل حاصل کئے۔ ایسی ہی اور درجنوں مثالیں موجود ہیں لیکن اس مقصد کے لئے مریض میں مضبوط قوت ارادی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مریض چاہے تو تشخیص ہو یا پرانا، سب کی صحت بحال رکھنے میں درج ذیل پانچ عادات مددگار ہیں۔

(۱) صحت بخش خوراک اپنائی جائے، اس ضمن میں خیال رکھنا چاہئے کہ ذیابیطس کا ہر مریض دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، لہٰذا کوئی ایک مخصوص ڈائٹ سب کے لئے موزوں نہیں ہو سکتی، البتہ اچھی خوراک کے بنیادی اصولوں کا اطلاق سب پر ہوتا ہے۔ سب سے پہلے تو خوراک سے شکر کو نکال باہر کیجئے (مٹھاس کو نہیں) پراسیس شکر اور نمک سے بھرپور خوراک کی جگہ پھلوں کی مٹھاس (جو آپ کے لئے موزوں ہوں) اور تازہ سبزیوں پر گزارہ کیجئے۔

یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا میٹا بولزم (خوراک ہضم کرنے اور جزو بدن بنانے کا نظام) ہر دس برس بعد تین فیصد سست ہو جاتا ہے، چنانچہ جسم جو کیلوریز حاصل کرتا ہے اس پر کنٹرول کرنا ضروری ہو جاتا ہے، اکثر مردوں کو علم ہوتا ہے کہ ۵۰ سے ۶۵ برس کی عمر کے دوران ان کی حس ذائقہ میں تبدیلی ہوتی ہے، چنانچہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ذائقے کے لئے زیادہ نمک اور میٹھا ضروری ہو چکا ہے لیکن اس کا صحت مند طریقہ یہ ہے کہ قدرتی مصالحے وغیرہ کی مقدار بڑھا دی جائے، گویا جتنی فطری خوراک ہوگی اتنا ہی بہتر ہوگا۔

سادہ سے اقدامات بڑے انقلابی نتائج دیتے ہیں، فطری خوراک لیں، چھوٹی چھوٹی مقدار میں کھائیں تاکہ خون میں شکر کی سطح مستحکم رہے۔ کیفین سے گریز کریں کیونکہ یہ ریفائن شکر اور الکحل کی طرح جسم کو اہم غذائی اجزاء مثلاً وٹامن بی سے محروم کرتی ہے۔

(۱) پراسیس خوراک کم سے کم استعمال کریں۔

(۲) غیر منظم ڈائٹنگ سے لازماً گریز کریں، کیونکہ اس کے نتیجے میں آئندہ برسوں کے دوران وزن بڑھے گا۔

(۳) ہر روز پانی کے کم از کم ۸ گلاس ضرور پئیں۔

(۴) ہر روز خوراک کا بڑا حصہ تازہ پھلوں اور سبزیوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔

(۵) روٹی، چاول، بھوسی والا دلیہ ضرور کھائیں۔

(۶) چکنائی، تیل اور مٹھاس کا استعمال کم سے کم کریں۔

(۷) کیلشیم سپلیمنٹس اور ملٹی وٹامن ضرور لیں تاکہ خوراک میں کسی جزو کی کمی کا مسئلہ نہ پیدا ہو۔

بعض مریض وزن میں کمی کو ایک بہت بڑی جنگ کے طور پر دیکھتے ہیں، کیونکہ صحت کے دیگر مسائل انہیں ورزش سے روک دیتے ہیں، اکثر مریض ایسے دیکھے گئے ہیں جن کا وزن کم ہونے کے بجائے بڑھ جاتا ہے دراصل ہم میں سے اکثر افراد یہ حساب نہیں رکھتے کہ ہم نے کتنا کھا لیا ہے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک فوڈ ڈائری بنائی جائے، ایک یا دو ہفتوں تک تمام کھایا پیا اس میں ایمانداری سے درج کیا جائے۔ یہاں "Key Word" ایمانداری ہے، اگر

آپ بددیانتی کا مظاہرہ کریں گے تو اس کا شکار ہونے والے پہلے فرد آپ خود ہوں گے، ہر اس چیز کا ریکارڈ رکھئے جو آپ کھاتے اور پیتے ہیں۔

جب آپ اس ڈائری کو چیک کریں گے تو حیرت ہوگی کہ آپ کتنا زیادہ یا کتنا غلط کھا رہے ہیں۔

اکثر مریض ڈاکٹر سے کہتے ہیں کہ سگریٹ نوشی ان کی آخری لذت ہے لہٰذا وہ اسے نہیں چھوڑ سکتے، بدقسمتی سے ذیابیطس کا سگریٹ سے وہی تعلق ہے جو ماچس کا پیٹرول سے ہے، کیونکہ ذیابیطس کے مریضوں میں اس عادت کے نتیجے میں دل کی بیماری ڈرامائی تیزی سے پروان چڑھتی ہے۔

ذیابیطس کے مریض خود کو جس قدر فٹ رکھیں گے اتنا ہی زیادہ بیماری کو آسانی کے ساتھ کنٹرول کرسکیں گے، یہ کام سہولت سے ممکن ہے، ہر روز ۳۰ منٹ پیدل چلیں، ایک تازہ ترین امریکی تحقیق سے علم ہوا ہے کہ جو لوگ روزہ ۳۰ منٹ تیز قدمی کرتے ہیں چاہے وہ کسی بھی عمر کے ہوں اور کتنا ہی وزن ہو ان میں ذیابیطس کا خطرہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ اس تحقیق کے پیش نظر امریکی سرجن جنرل نے سفارش کی ہے کہ کسی بھی صنف سے تعلق رکھنے والے بالغ افراد کو روزانہ ۳۰ منٹ تک جسمانی مشقت کرنا چاہئے۔

ذیابیطس کا ٹریٹمنٹ باقاعدگی اور تسلسل سے جاری رکھنا ناگزیر ہوتا ہے اگر آپ کی ذیابیطس صرف خوراک سے کنٹرول کی جارہی ہو یا ٹیبلیٹس، ورزش اور انسولین سے اور آپ کتنا ہی بہتر اور صحت مند محسوس کررہے ہوں کبھی خود کو دھوکہ نہ دیں اور ٹریٹمنٹ بند نہ کریں۔ ذیابیطس پر آپ کا کنٹرول جتنا سخت ہوگا اتنے ہی زیادہ دوررس فوائد حاصل ہوں گے۔ مثلاً آپ بڑھاپے کیلئے بینک میں جو رقم جمع کراتے ہیں اس کا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب آپ اسے بڑھاپے تک جمع رہنے دیں گے اگر درمیان میں نکالتے رہیں گے تو بڑھاپے تک کچھ نہیں بچے گا، ذیابیطس پر اچھے کنٹرول کا فائدہ بھی آپ کو عمر بڑھنے کے ساتھ حاصل ہوتا رہے گا۔

جس شخص کو ذیابیطس لاحق ہو اسے سال میں کم از کم ایک مرتبہ مکمل اور بھرپور چیک اپ ضرور کرانا چاہئے تاکہ کسی خرابی یا پیچیدگی کو بروقت پکڑا جاسکے مثلاً آنکھوں یا پیروں میں ہونے والی کوئی بیماری بروقت پکڑ لی جائے تو بینائی کیا زندگی بھی بچائی جاسکتی ہے۔ علامات ظاہر ہونے پر بیماری پکڑی جاتی ہے تو کافی تاخیر ہوچکی ہوتی ہے اس چیک اپ میں بلڈ شوگر کی سطح، کولسٹرول، گردوں اور جگر کے افعال کا ٹیسٹ خون کا عمومی ٹیسٹ (بلڈ کاؤنٹ) اور یہ جانچنے کا ٹیسٹ کہ ذیابیطس کتنے مؤثر طریقے سے کنٹرول ہورہی ہے (اسے Hbalc کہتے ہیں) بلڈ پریشر کا معائنہ، پیشاب میں پروٹین کا اخراج جانچنے کا ٹیسٹ (اس صورتحال کو البیومینوریا کہتے ہیں) پیروں، پنجوں وغیرہ کا معائنہ (تاکہ یہ دیکھا جائے کہ اعصاب میں ٹوٹ پھوٹ تو نہیں ہوئی اور دوران خون اطمینان بخش ہے) یہ تمام ٹیسٹ سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضروری ہیں۔

توجہ طلب نکات

ذیابیطس کا مرض دنیا بھر میں بڑھتا جارہا ہے۔ یہ بذات خود ایک تکلیف دہ مرض ہونے کے علاوہ دیگر عوارض مثلاً امراض قلب، نامردی، گردوں کا ناکارہ پن، بینائی سے محرومی اور فالج کا سبب بھی بنتا ہے، وزن میں بہت اضافہ ذیابیطس کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔ ٹائپ ٹو ذیابیطس کا خطرہ عمر کے ساتھ بڑھتا ہے، ذیابیطس کی تشخیص جس قدر جلد ہو اس پر کنٹرول جتنا اچھا ہو پیچیدگیوں اور سنگین عوارض کے خطرات اسی قدر کم ہوجاتے ہیں۔

شوگر سے بچنے کے آسان طریقے

ذیابیطس کی سب سے عام قسم "ٹائپ ٹو" بڑی تیزی سے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے اور جن کو اپنی صحت عزیز ہے وہ اس افتاد سے راستے تلاش کررہے ہیں۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ ٹائپ ٹو ذیابیطس سے بچنے میں پرہیز اور احتیاط کا کلیدی کردار ہے۔ امریکن ذیابیٹیز ایسوسی ایشن کے مطابق اس وقت امریکہ میں دو کروڑ ۱۰ لاکھ افراد ذیابیطس میں مبتلا ہیں جب کہ پوری دنیا میں شوگر کے مریضوں کی تعداد ۲۳ کروڑ سے اوپر ہے اور اس میں ہر گزرنے والے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یقیناً آپ اس صورتحال سے خائف ہوں گے لیکن اس کی ضرورت نہیں اس لئے کہ آپ اپنے طرز زندگی میں چند اہم تبدیلیاں لاکر ذیابیطس کے خوف سے بڑی حد تک نجات پاسکتے ہیں۔ یہ بھی نہ سوچیں کہ بہت دیر ہوچکی ہے۔ منزل کی طرف بڑھنے کے لئے پہلا قدم اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ ماہرین نے ذیابیطس سے بچاؤ کے جو آسان راستے بتائے ہیں ان پر چلنے کی تیاریاں شروع کیجئے۔

(۱) موٹاپے سے بچیں

اگر آپ کا وزن ضرورت سے زیادہ ہے تو ذیابیطس سے بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ اسے کنٹرول کریں۔ یقین جانئے کہ آپ کے جسم کے وزن میں کم ہونے والا ہر پونڈ آپ کی صحت کو بہتر بنائے گا۔ اس سلسلے میں کئے گئے ایک جائزے میں ثابت ہوچکا ہے کہ بالغ وزنی افراد جنہوں نے اپنے کل جسمانی وزن کا ۵ سے ۱۰ فیصد کم کرلیا تھا اور وہ باقاعدگی سے ورزش کرنے لگے تھے، تین سال کے عرصے میں ان میں ذیابیطس کا امکان ۵۸ فیصد تک کم ہوچکا تھا۔ اپنے وزن کو صحت مند حدود میں رکھنے کے لئے آپ اپنے کھانے پینے اور ورزش کے معمولات میں مستقل بنیادوں پر تبدیلیاں لائیں اور اس عمل میں

گھر کے دیگر افراد کو بھی شریک کریں۔ اگر ان تبدیلیوں سے روگردانی کا کوئی خیال دل میں جاگزیں ہو تو خود کو سمجھائیں کہ وزن کم کرنے کے فائدے کتنے ہیں۔ مثلاً اس سے دل صحت مند ہوجاتا ہے جسم کو زیادہ توانائی مل رہی ہے اور چستی اور مستعدی میں اضافہ ہورہا ہے۔

(۲) مصنوعی خوبصورتی والی غذاؤں سے بچیں

ہم میں سے بہت سے افراد دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسی غذائیں استعمال کرنے لگتے ہیں جن سے صرف وقتی فائدہ ہوتا ہے مثلاً کم کاربوہائیڈ یا زیادہ پروٹین والی غذاؤں سے ابتدا میں تو آپ کو اپنا وزن گھٹتا محسوس ہوگا لیکن طویل عرصے تک استعمال کی صورت میں آپ کے وزن کو قابو میں رکھنا ان کے بس میں نہیں ہوگا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ کسی مخصوص غذائی گروپ کے استعمال کو بند یا بہت محدود کرنے سے ہوسکتا ہے آپ کا جسم غذائیت سے بھرپور ان اجزاء سے محروم ہو رہا ہو جن کی اسے ضرورت ہے اور اس کے اثرات بعد میں امراض کی صورت میں سامنے آئیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کچھ مخصوص غذائیں استعمال کریں اور کچھ ترک کردیں، آپ کو مختلف النوع غذاؤں پر توجہ دینی چاہئے اور ان کو مناسب مقدار میں استعمال کرنا چاہئے۔ ایسی صحت بخش غذائیں استعمال کریں جن میں چکنائی اور حرارے کم ہوں۔ ان میں پھلوں اور سبزیوں کا معتد بہ حصہ ہونا چاہئے۔

(۳) ریشہ دار غذاؤں کو اہمیت دیں

غذا کا کھردرا ثقیل حصہ یعنی اس کا چھلکا بھوسی یا ریشہ صحت کو بہتر رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ آپ کے خون میں شکر کی سطح کو کنٹرول میں رکھ کر آپ کو ذیابیطس سے بھی بچاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امراض قلب سے بچاؤ میں بھی مدد دیتا ہے۔ ریشہ دار غذاؤں کے استعمال سے آپ کو وزن کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ کیونکہ ان کے کھانے سے پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ روزانہ ایسی غذا کھائیں جس میں ۲۵ سے ۵۰ گرام ریشے موجود ہوں۔ جن غذاؤں میں ریشے زیادہ ہوتے ہیں ان میں پھل، سبزیاں، پھلیاں سالم اناج، گری دار میوے اور بیج شامل ہیں۔

(۴) چھلکا اور بھوسی سمیت اناج استعمال کریں

ذیابیطس سے بچاؤ میں بھوسی سمیت اناج کا استعمال بہت کام آتا ہے۔ آپ جو بھی اناج استعمال کریں اس کی آدھی مقدار ایسی ہونی چاہئے جس سے چھلکا یا ریشہ الگ کیا گیا ہو۔ اگر آپ برسوں سے سفید آٹا یا میدہ استعمال کررہے ہوں تو لال آٹا یا بھوسی ملے آٹے کی طرف تبدیلی سے آپ کو زیادہ پریشانی لاحق نہیں ہوگی بلکہ یہ آسان محسوس ہوگا۔ سالم اناج سے بنی بہت سی غذائی اشیاء استعمال کے لئے فوری تیار حالت میں بھی مل جاتی ہیں۔ مثلاً براؤن بریڈ یا پاستا اور دلیہ وغیرہ۔ ان چیزوں کو خریدنے سے پہلے پیکٹ یا ڈبے پر اجزائے ترکیبی میں Whole کا لفظ ضرور تلاش کریں۔ ایسے آئٹمز منتخب کریں جن میں فی سرونگ کم از کم تین گرام فائبر (ریشے) موجود ہوں۔

(۵) جسمانی ایکٹی وٹیز (سرگرمیوں) میں حصہ لیں۔

جسمانی سرگرمیاں مثلاً بھاگ روڈ، جاگنگ، تیراکی دیر تک اور دور تک پیدل چلنا۔ یہ سب ایسی ورزشیں ہیں جن سے آپ کو اپنا وزن کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر وزن کم نہ بھی ہو تو بھی یہی بہت ہے کہ آپ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے متحرک رہ کر خود کو بہت سے عوارض سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ان جسمانی سرگرمیوں سے آپ کا بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے اور انسولین سے آپ کی حساسیت کو بڑھاوا ملتا ہے جس سے خون میں شکر کی سطح معمول کی حد میں رہتی ہے اگر آپ کا ڈاکٹر اجازت دے تو روزانہ کم از کم ۳۰ منٹ کی جسمانی سرگرمی کو اپنا معمول بنالیں۔ روز دور تک پیدل جائیں، بائیسکل چلائیں، تیراکی کریں، اگر آپ بہت دیر تک مسلسل ان سرگرمیوں میں حصہ نہ لے سکیں تو دن میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے دوران انہیں انجام دیں۔ بجائے لفٹ استعمال کرنے کے سیڑھیاں طے کرنا اور جس عمارت میں آپ کو جانا ہے وہاں سے کچھ فاصلے پر گاڑی پارک کرنا بھی اس مقصد کے حصول میں مددگار ہوسکتا ہے۔

طبی ماہرین یہ سفارش کرتے ہیں کہ جو لوگ ۴۵ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں انہیں بلڈ گلوکوز کو ٹیسٹ ضرور کرانا چاہئے لیکن اگر آپ کا وزن زیادہ ہے یا ٹائپ ٹو ذیابیطس میں مبتلا ہونے کی علامتیں آپ میں زیادہ پائی جاتی ہیں مثلاً آپ کے طرز زندگی میں زیادہ بھاگ دوڑ شامل نہیں ہے یا آپ کے خاندان میں پہلے سے کوئی ذیابیطس میں مبتلا ہے تو آپ کو ۴۵ سال سے پہلے ہی یہ ٹیسٹ کروالینا چاہئے۔

شوگر کے مستقل علاج کی دریافت

امریکہ اور جاپان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ایک نئے جینیاتی طریقہ علاج سے ذیابیطس کے علاج میں قدرتی طریقے سے شوگر کی مقدار میں توازن برقرار رکھا جاسکے گا۔ یہ نیا جینیاتی طریقہ ذیابیطس کے بڑھتے ہوئے مسئلے پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔

انسولین وہ ہارمون ہے۔ جو جسم میں شوگر کو کنٹرول کرتا ہے اس کے بغیر نظام دوران خون میں شوگر کی مقدار متوازن نہیں رہ پاتی، اور دل، گردے، ٹانگوں اور آنکھوں کے امراض لاحق ہونے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے اگر ذیابیطس کا بروقت علاج نہ کرایا جائے تو دل کا دورہ اور نسیان جیسی بیماریاں لاحق ہوجاتی

ہیں۔ جو بہت خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔ ذیابیطس کے متاثرین انسولین کے ٹیکوں یا خوراک پر کنٹرول کے ذریعہ مرض پر قابو پا سکتے ہیں تاہم یہ طریقہ علاج دوررس نتائج برآمد کرنے سے قاصر ہے۔ جینیاتی طریقہ علاج اس مرض پر قابو پانے کے لئے امید کی ایک کرن ثابت ہوسکتا ہے۔

شوگر ہونے کی علامات

علاج نہ ہونے کی صورت میں خوش قسمتی سے کچھ ایسی مشترکہ علامات ظاہر ہوتی ہیں جنہیں ذہن نشین کرلیا جائے تو بیماری کا سراغ مل سکتا ہے۔

(۱) تھکن، سستی، کمزوری، اضمحلال۔

(۲) پیاس کا بڑھنا بعض اوقات پیاس کی شدت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ چاہے جتنا بھی مشروب پیا جائے پیاس نہیں جاتی۔

(۳) پیشاب کی بار بار حاجت اور رات کو اس مقصد کے لئے سوتے سے کئی مرتبہ بیدار ہونا۔

(۴) جلد پر بار بار انفیکشن ہونا، دانے اور نشانات ابھرنا۔

(۵) بصارت کا دھندلا پن یا فوکس کرنے میں مشکل۔

(۶) کھجلی اور خارش خصوصاً تولیدی اعضاء کے آس پاس زیادہ۔

(۷) وزن کم ہونا (خصوصاً ٹائپ ون میں یہ عام ہے) بھوک بڑھنے کے باوجود وزن کم ہوسکتا ہے۔

شوگر کا علاج

عصر حاضر میں شوگر کے علاج کے سلسلے میں عالمی پیمانے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور مختلف النوع میڈیکل ریسرچ کے ذریعہ طریقہ علاج میں نت نئی ڈیولپمنٹس ہورہی ہیں تاہم جیسا کہ پچھلے صفحات پر بیان کیا گیا ہے کہ احتیاط پرہیز اور جسمانی ورزش کے ذریعہ مرض کو کنٹرول میں رکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اسی تناظر میں، میں بھی اپنے مریضوں کو دو طرح سے ٹریٹمنٹ دیتا ہوں۔ (۱) سوچ سمجھ کر خوراک کا تعین اور ورزش (۲) دوائیں یعنی ٹیبلیٹس اور انسولین وغیرہ کا مناسب مقدار میں استعمال، لیکن ٹریٹمنٹ کوئی بھی ہو، یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہر مریض کا انفرادی جائزہ لیا جائے اور یہ کہ ٹریٹمنٹ زندگی بھر جاری رکھا جائے۔

زندگی بھر ٹریٹمنٹ جاری رکھنا لازمی ہے کیونکہ اکثر مریض سمجھتے ہیں کہ ایک مرتبہ شوگر کی سطح کم ہوگئی تو سب کچھ ٹھیک ہوگیا، اب ٹریٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ بدقسمتی سے ایسا ہوتا نہیں ہے۔ ذیابیطس سے نجات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یعنی اس کا علاج کوئی نہیں، صرف مستقل ٹریٹمنٹ ہی شوگر کو کنٹرول کرتا ہے۔

ذیابیطس وقت کے ساتھ بڑھنے والا عارضہ ہے یعنی صورتحال رفتہ رفتہ خراب ہوتی ہے چنانچہ ٹریٹمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ صورتحال کو خراب ہونے سے روکا جائے۔ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جس قدر جلد ٹریٹمنٹ شروع ہوگا پیچیدگیوں کا خطرہ اتنا ہی کم ہوگا۔

ٹائپ ون کے مریضوں کو ہرروز انسولین لینا ہوتی ہے اور اس پر مفاہمت نہیں ہوسکتی۔ معدے میں موجود تیزابی مادے اسے ضائع کردیتے ہیں لہٰذا فی الوقت یہ صرف انجکشن ہی سے لی جاسکتی ہے، گولی کے ذریعہ نہیں۔

یہ بات ثابت ہے کہ بلڈ شوگر کے ساتھ بلڈ پریشر کنٹرول بھی ضروری ہے، چنانچہ ذیابیطس کے مریضوں کو ان دونوں کو کنٹرول کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ذایابیٹیز، میلیٹس، ذیابیطس شکری، مدھومیہ۔

پیشاب میں شکر آنا

تعریف مرض: اس مرض میں شکر آمیز پیشاب بکثرت آتا ہے اور جسم لاغر وکمزور ہوجاتا ہے۔

وجوہات: جرمنی کے مشہور ڈاکٹر کوہم نے اپنے وسیع تجربات سے ثابت کردیا ہے کہ لبلبے کی اندرونی رطوبت (ہارمون) ناقص پیدا ہونے سے یا کسی اہم عضلات تک نہ پہنچنے سے عضلات میں شکر کا تغذیہ نہیں ہوتا بلکہ گردوں کی راہ سے پیشاب خارج ہوجاتا ہے نیز کسی حیوان کے جسم سے لبلبے کو نکال دیا جائے تو اس کو فوراً شکر آنے لگتی ہے، اس مرض کے اسباب میں یہ خاص دلیل ہے علاوہ ازیں زیادہ شراب پینے، نشاستہ دار چیزوں کے زیادہ استعمال کرنے، ملاپ کی زیادتی، زیادہ دماغی محنت، حرام مغز کے امراض، لبلبے کا چھوٹا ہوجانا، نمونیہ، میعادی بخار، موسی بخار (ملیریا) بواسیر، انتڑیوں کے امراض، گردہ کے عوارضات بعض میڈیکل لکھاریوں نے ان ہی اسباب کے پیش نظر اس مرض کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) ذیابیطس معدی۔ یہ مرض زیادہ شکر خوری اور آنتوں کے نقائص سے پیدا ہوتا ہے۔

(۲) ذیابیطس کبدی۔ یہ مرض جگر کی خرابی، زیادہ خوراک وزیادہ شراب پینے سے پیدا ہوجاتا ہے۔

(۳) ذیابیطس عصبی۔ یہ مرض زیادہ دماغی محنت، زیادہ جنسی ملاپ کرنے سے وریڑھ پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔

(۴) ذیابیطس عصبی وکبدی۔ یہ عارضہ جگر واعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

(۵) ذیابیطس نقراسی۔ یہ مرض لبلبے کے نقص یعنی چھوٹا ہوجانے سے

پیدا ہوتا ہے اس میں مریض بالکل کمزور ہوجاتا ہے بعض دفعہ عورتوں میں بچہ دانی کے امراض اور ہسٹریا بھی اس کا خاص سبب ہوتے ہیں۔

علامات

پیشاب شکر والا آتا ہے، زیادہ پیاس لگتی ہے، منہ خشک اور جسم بالکل کمزور ہوجاتا ہے، مردوں میں مردی قوت ختم ہوجاتی ہے اور عورتوں میں ایام کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ جسم پر پھوڑے نکلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ مریض جہاں پیشاب کرتا ہے، وہاں فوراً ہی کیڑے مکوڑے جمع ہوجاتے ہیں، پیشاب میں گھاس کی بو آتی ہے، شکر کی مقدار دو ڈھائی فیصدی سے لے کر دس اور بارہ فیصدی تک ہوتی ہے اور پیشاب کا وزن ۲۵۔ا سے ۰۷۰ا تک ہوجاتا ہے، جلد کھردری رہتی ہے، پھوڑے وکاربنکل Carbuncle نکلتے ہیں مریض زیادہ خوراک کھاتا ہے، مریض کے منہ سے بھی شکر کی بو آتی ہے۔ اس مرض کی تشخیص کے لئے تین خاص علامات یہ ہیں۔

(۱) پیشاب میں شکر آنا (۲) پیاس وبھوک زیادہ لگنا (۳) جسم کا لاغر و کمزور ہوتے جانا۔

اس مرض میں اگر توجہ سے علاج کیا جائے تو جلد آرام آجاتا ہے ورنہ آنکھوں میں موتیابند ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ نظر ختم ہوجاتی ہے۔ بعض دفعہ دست، شدید کمزوری یا قومائے ذیابیطس سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اس سلسلے میں اگر گردوں میں ورم ہوجائے، پیشاب میں البیومن آنے لگے یا مریض کو تپ دق یا نمونیہ ہوجائے تو شدید نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

قومائے شکر

ذیابیطس کے نوجوان مریضوں اور قبض میں مبتلا اشخاص کو قومائے ذیابیطس کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے پیشاب کم آتا ہے اور شکر کم خارج ہوتی ہے، نبض سریع اور کمزور ہوتی ہے، بدن میں سر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے، قومائے ذیابیطس کے علاج میں یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مریض کے منہ سے شکر کی بو آرہی ہے اور خون میں شکر کی زیادتی ہے تو اس کو خون سے اعضاء کی طرف جذب اور تبدیل کرنے کیلئے انسولین کا استعمال نہایت مفید ہے، اگر خون میں شکر کم ہے تو منہ کے راستے شکر یا ورید پچکاری کے ذریعہ انگوری شکر (گلوکو) کا استعمال کیا جائے۔ شدید قومائے ذیابیطسی Diabetice Coma میں مریض کی زندگی اور موت سے جنگ ہوتی ہے جس میں خون کی شکر پر انسولین کی مناسب مقدار سے قابو پالینا نہایت ضروری ہے لیکن خون میں شکر کی مقدار کا اندازہ بار بار کئے بغیر انسولین کی زیادہ مقدار جاری رکھنے سے نامعلوم طور پر قومائے ذیابیطسی تبدیل ہوکر ہائپوگلائی سیمیا Hypoglecemic ہوجانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے مریض کا با احتیاط علاج ضروری ہے۔

یونانی علاج

مرض کے اصل اسباب معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں، گڑمار بوٹی طب یونانی میں ذیابیطس شکری کی خاص دوا ہے، اس سلسلے میں گڑمار بوٹی چار تولہ، مغز جامن چار تولہ سفوف بنا کر رکھیں اور تین ماشہ کی مقدار میں صبح وشام ہمراہ پانی لیں یا مغز بنولہ ایک تولہ آدھ سیر پانی میں بھگوئیں صبح جوش دیں، آدھا پاؤ رہنے پر چھان کر ٹھنڈا کرکے پلائیں یا گڑمار بوٹی کا سفوف ایک تولہ کھلا کر چھاچھ دس تولہ اوپر سے پلائیں یا جامن کے پتوں کا جوشاندہ صبح دوپہر اور شام نمک ملا کر پلائیں۔ مندرجہ ذیل تجربات ذیابیطس شکری کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

نسخہ نمبر ۱: گڑمار بوٹی دو تولہ، سونٹھ ایک تولہ، مغز جامن ایک تولہ باریک پیس کر سفوف بنائیں، خوراک تین ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۲: افیون ایک تولہ، کشتہ فولاد جامن والا دو تولہ، کشتہ بیضہ مرغ دو تولہ، خستہ جامن دس تولہ تمام ادویات کا سفوف بنائیں، خوارک آدھا ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں، ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۳: گٹھلی جامن ایک تولہ، افیون دو رتی خوب ملالیں۔ خوراک ڈیڑھ ماشہ صبح وشام ہمراہ پانی دیں۔

نسخہ نمبر ۴: کشتۂ بیضہ مرغ، کشتۂ فولاد جامن والا، کشتۂ مرجان جواہر والا آدھی آدھی رتی دن میں دو بار ہمراہ بالائی دیں، مجرب ہے۔

نسخہ نمبر ۵: بیضۂ مرغ دس عدد، لیموں کا رس آدھ سیر، برانڈی ایک پاؤ، تینوں اجزاء کو ایک شیشے کے برتن میں ڈال دیں موسم گرما میں سات دن کے اندر اور موسم سرما میں پندرہ دن کے اندر انڈے حل ہوجائیں گے۔ بس تیار ہے خوراک ایک چمچہ صبح اور ایک چمچہ شام بعد از غذا دیں، ایک ماہ کے استعمال سے آرام آجاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۶: گلوئے خشک ایک ماشہ کی مقدار میں صبح وشام ہمراہ پانی دیں۔

نسخہ نمبر ۷: افیون ایک حصہ، کشتۂ فولاد دو حصہ، خستہ جامن ۴ حصہ سفوف بنائیں، خوراک آدھے سے ایک ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔

نسخہ نمبر ۸: آم کی گٹھلی کا مغز اور گٹھلی جامن مساوی سفوف بنائیں، خوراک ۴ ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں، ذیابیطس، جریان، بواسیر خونی اور خونی دستوں کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۹: گڑمار بوٹی تین ماشہ، گلو دو ماشہ، سونٹھ چار رتی، ست سلاجیت دو رتی، کشتہ فولاد ایک رتی، مغز خستہ جامن دو ماشہ، سب کو ملا کر سفوف بنائیں، دو خوراکیں بنائیں اور ایک خوراک دودھ کے ہمراہ بغیر میٹھا ملائے استعمال کریں، ذیابیطس کے لئے خاص چیز ہے۔

نسخہ نمبر ۱۰: جامن کی گٹھلی بارہ تولہ، اکیس مرتبہ شیرہ گڑمار بوٹی میں تر و خشک کریں اور سفوف بنالیں، کشتہ فولاد ڈیڑھ ماشہ (جو کیکر کی پھلیوں میں بنایا گیا ہو) شامل کرکے تیس خوراک بنالیں، صبح وشام ہمراہ پانی ایک خوراک دیں ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۱۱: آبنوس ۳ گرام، کشتہ ابرک نصف گرام، حرمل ۵ گرام، اسقنین ۴ گرام، اقاقیا ایک گرام نمک باجرہ ایک گرام، شیر برگد حسب ضرورت۔ سوائے کشتہ وشیر برگد کے تمام دوائیں خوب سفوف کرلیں پھر کشتہ ملالیں اور حسب ضرورت شیر برگد ملالیں تاکہ گولی بندھنے کے لائق ہوجائے تو چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی تازہ پانی سے لیں۔

نسخہ نمبر ۱۲: برگ قعب ۲ گرام، بیج بند ۵ گرام، ببل گری ایک گرام، نمک جڑ پیپل نصف گرام، آب جامن ۲۰۰ گرام، سمندر سوکھ ۵ گرام، حرمل ۵ گرام، کشتہ فولاد، قسم اعلیٰ نصف گرام۔ سوائے آب جامن اور کشتہ فولاد کے تمام دوائیں خوب سفوف کریں پھر کشتہ ملا کر آب جامن ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب پانی ختم ہوجائے اور دوا گولی بندھنے کی پوزیشن میں ہو تو حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی سرکہ جامن ملے پانی سے یا سادہ پانی سے استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱۳: آب لوکاٹ ۱۲۵۰ ایل ایم، سلاجیت آفتابی ۳ گرام، کشتہ فولاد جامن والا ایک گرام، تج ۵ گرام، حرمل ۵ گرام، گڑمار بوٹی ۶ گرام، جدوار نصف گرام، دار ہلد ایک گرام۔ سوائے آب لوکاٹ، کشتہ کے تمام دوائیں خوب پیس لیں پھر کشتہ ملا کر چیچ پانی میں ملاتے جائیں اور دوا کھرل کرتے جائیں جب پانی ختم ہو اور دوا گولی بندھنے کے قابل رہے تو حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام تازہ پانی سے ایک ایک گولی لیں۔

نسخہ نمبر ۱۴: دم الاخوین ۴ گرام، کشتہ فولاد جامن والا ایک گرام، حرمل ۴ گرام، نمک دب ایک گرام، آب دھماسہ ۲۰۰ گرام، گوند پلاس ۲ گرام، کشتہ سنگ نصف گرام کرنجوا ۲ گرام، گڑمار بوٹی ۳ گرام، زیرہ گلاب ۲ گرام، نمک مٹی ۲ گرام، موچرس ۵ گرام کشتہ الماس ۴۔ اگرام۔

آب دھماسہ اور کشتہ جات کے علاوہ تمام دوائیں خوب پیس لیں۔ بعد ازاں کشتہ جات ملا کر آب دھماسہ سے تھوڑا تھوڑا پانی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں، پانی ختم ہونے پر جب دوائیں قدرے گولی بندھنے کے لائق ہوں تو حب مثل فلفل سیاہ بنالیں۔

صبح، شام ایک ایک گولی لیموں ملے پانی یا آب تازہ سے استعمال کریں۔

جب مندرجہ بالا نسخہ جات ۱۱ تا ۱۴ سے شوگر کنٹرول ہوجائے تو درج ذیل نسخہ جات میں ۲، ۳ منتخب کرکے استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱۵: چرایتہ ۵ گرام، مغز چلغوزہ ایک گرام، چوب چینی ۲ گرام، چھوارہ ۲ عدد، خوب کلاں ۲ گرام، دارچینی ایک گرام، روغن بلسان ایک گرام، آب کریلا ۲۰۰ گرام۔ تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر آب کریلا کی مدد سے کھرل کرتے جائیں، معمولی گوند کیکر ڈالیں اور حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد ایک گولی دودھ پتی یا قہوہ کے ساتھ۔

نسخہ نمبر ۱۶: نمک بدھارا ۳ گرام، نمک برہم ڈنڈی ۲ گرام، برہمی بوٹی ۵ گرام، پنیر مایہ بکرا ایک گرام، تج ۵ گرام، تخم حیات ایک گرام، جاوتری ۲ گرام، حرمل ۵ گرام، جند بیدستر ایک گرام، زعفران نصف گرام، گوند کیکر ایک گرام۔ تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر ۲ پہر کھرل کریں پھر پانی کی مدد سے حب نخودی بنالیں صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی کریم نکلے دودھ کے ساتھ یا تازہ پانی سے لیں۔

نسخہ نمبر ۱۷: کشتۂ شاخ مرجان ۲ گرام، ناریل دریائی ایک گرام، نمک ہڑ جوڑ ۲ گرام، کمیلہ نصف گرام، کلونجی ۳ گرام، مغز بنولہ ۲ گرام، عناب ۵ عدد، عشبہ ۲ گرام، بدار یک کند ایک گرام، سال پرنی نصف گرام، ست سلاجیت ایک گرام، ریگ ماہی نصف گرام، آب نیم ۳۰۰ گرام۔ سوائے کشتہ اور آب نیم کے تمام دوائیں خوب کوٹ پیس لیں بعد ازاں کشتہ ملا کر آب نیم کی مدد سے کھرل کرتے رہیں اور حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ لیں، کریم نکلا دودھ استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱۸: کشتہ شنگرف برنگ سفید ایک گرام، عنبر ایک گرام، غاریقون ۲ گرام، عود صلیب، ۲ گرام، کچلہ مدبر ۲ گرام، نمک کریر ایک گرام، حرمل ۴ گرام، سفوف کریلا ۵ گرام، کشمش ۱۰ گرام۔ سوائے کشتہ کے تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر ایک پہر کھرل کریں، پھر کشتہ ملا کر نصف پہر کھرل کریں اور حب نخودی (چنے کے برابر گولیاں) بنالیں۔ صبح شام کھانے کے بعد ایک ایک گولی آب لوکاٹ سے دیں۔

نسخہ نمبر ۱۹: کندر ۵ گرام، یخنی کبوتر جنگلی ۳۰۰ گرام، لعاب گھیکوار ۲ گرام، لونگ ۲ گرام، آب سیب میں ہفت مرتبہ تر و خشک کردہ، مال کنگنی نصف گرام، منقی ۱۰ گرام۔ تمام دوائیں سوائے لعاب گھیکوار کے کوٹ پیس کر ۲ پہر کھرل کریں، پھر لعاب گھیکوار کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح، شام ایک ایک گولی سبز قہوہ سے۔

مرض شوگر رفع ہوجانے کے بعد جسم میں طاقت بھی پیدا ہوجائے تو ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی ۲،۳ نسخہ جات منتخب کرلیں۔

نسخہ نمبر ۲۰: آب بکائن ۱۰۰ گرام، گل بھنگرہ سیاہ نصف گرام، موچرس ۵۰ گرام، برگ جنگلی پودینہ ایک گرام، نمک تیز پات نصف گرام، خولنجان ۳ گرام، درمنہ ترکی ۲ گرام، تخم میتھی ۵ گرام۔ سوائے آب بکائن کے بقیہ ادویہ خوب پیس لیں اور تھوڑا تھوڑا آب بکائن ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں اور جب پانی ختم ہوجائے تو قوام گولی بندھنے کے لائق ہوتو حب نخودی بنالیں۔

صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ۔

نسخہ نمبر ۲۱: تخم میتھی ۴ گرام، دارچینی ۲ گرام، مرزنجوش ۳ گرام، بالچھڑ ۳ گرام، درمنہ ترکی ۵ گرام، قسط شیریں ۳ گرام، چرائتہ ۴ گرام، ناگرموتھا ۲ گرام، فلفل سیاہ ۳ گرام، فلفل دراز ۲ گرام، تگر ایک گرام، عود بلسان ۲ گرام، الائچی کلاں ۳ گرام، مصطگی رومی ۵ گرام، چینی ۴۵ گرام، شہد خالص ۲۵۰ گرام، عرق گلاب ۶ گرام۔ عرق گلاب اور زعفران کے علاوہ سبھی دوائیں باریک کرلیں اور ازاں شہد اور چینی کے قوام میں خوب ملادیں بعد میں زعفران کو عرق گلاب میں کھرل کرکے شامل کریں جوارش کشمیر (اکسیری) تیار ہے۔ صبح شام ایک ایک چائے کا چمچہ کھانے کے بعد لیں۔

نسخہ نمبر ۲۲: یہ نسخہ خصوصاً شوگر اور شوگر کی وجہ سے مردانہ قوت میں کمی، گردوں کی کمزوری، معدہ کی کمزوری کے لئے معمول مطلب ہے۔ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

رائی ۲ گرام، زعفران نصف گرام، تخم سرسوں ایک گرام، کشتہ طلا ۴-۱ گرام، عقرقرحا ۵ گرام، کباب چینی ۳ گرام، یخنی چڑا خانگی ۲۰۰ گرام، مصطگی ۲ گرام، موچرس ۴ گرام۔ کشتہ کے علاوہ سب دوائیں خوب کوٹ پیس کر ایک پہر کھرل کریں پھر کشتہ ملاکر نصف پہر کھرل کریں بعد میں تھوڑی تھوڑی یخنی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب یخنی ختم ہوجائے اور قوام گولی بندھنے کی پوزیشن میں آجائے تو کالی مرچ کے جتنی گولیاں بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ لیں۔

نسخہ نمبر ۲۳: یخنی بٹیرہ ۲۵۰ گرام، اجوائن دیسی ۳ گرام، تخم بکائن ۲ عدد، موچرس ۴ گرام، ست پودینہ ۱/۴ گرام، نمک تیز پات ایک گرام، حب البلم ۲ گرام، خولنجان ۳ گرام، آب کریلا میں سات مرتبہ تر و خشک کردہ۔

خولنجان پہلے تیار کرلیں اور پھر سوائے یخنی کے تمام دوائیں سفوف کرنے کے بعد ۳ پہر کھرل کریں بعد ازاں تھوڑی تھوڑی یخنی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب قوام یخنی ختم ہوجائے تو حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی پانی یا دودھ کے ساتھ لیں۔

نسخہ نمبر ۲۴: برگ سداب ۴ گرام، عقرقرحا ۲ گرام، عود بلسان ایک گرام، تخم میتھی ۲ گرام، مرزنجوش ۵ گرام، کباب چینی ۲ گرام، نرکچور ۲ گرام، کندر نصف گرام، مصطگی ایک گرام، کرفس پہاڑی ۲ گرام، نمک کگرونده ایک گرام، سنڈھ ایک گرام۔ تمام دوائیں خوب پیس کر بعد ازاں تین پہر کھرل کریں اور شہد خالص کی مدد سے حب نخودی تیار کرلیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی کریم نکلے دودھ کے ساتھ دیں۔

نسخہ نمبر ۲۵: میتھی ۵ گرام، درمنہ ترکی ۵ گرام، مرزنجوش ۵ گرام، زعفران نصف گرام، جرجیر ایک گرام، گل بھنگرہ سیاہ ایک گرام۔ تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر ۲ پہر کھرل کریں اور پھر شہد خالص کی مدد سے حب نخودی بنالیں۔ ۲،۲ گولیاں صبح، دوپہر، شام دودھ کے ساتھ یا مناسب بدرقہ سے استعمال کریں۔

رُب جامن

جامن پکے ہوئے سیاہ رنگ کے لے کر کسی مٹی کے برتن میں صاف ہاتھوں سے مَل کر موٹے کپڑے سے چھان لیں، اگر ایک سیر رس ہوتو جوش دیں اور چوتھائی رہنے پر ایک پاؤ چینی شامل کریں اور گاڑھا قوام بنالیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ ہمراہ عرق سونف دیں، ذیابیطس شکری اور دستوں کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

قرص کافور

ذیابیطس و گردہ مثانہ کے امراض میں بہت مفید ہے۔ بیج کاہو پانچ تولہ بیج خرفہ پونے چار تولہ، طباشیر، ست ملیٹھی ہر ایک اڑھائی تولہ، پھول گلاب، دھنیا خشک ہر ایک سوا تولہ، اقاقیہ، صندل سفید، گل ارمنی، پھول انار ہر ایک چھ ماشہ، کافور سات رتی، عرق گلاب کے ساتھ قرص (گولیاں) بنائیں، خوراک تین ماشہ ہمراہ پانی کھلائیں۔

شوگر کا ہومیوپیتھک علاج

یورینیم نائٹریکم (یورینیم نائٹریٹ) اس مرض کی اعلیٰ دوا ہے۔ مشہور ڈاکٹر ہوگس اور ڈاکٹر ہل اس دوائی کے بے حد مداح ہیں۔ اس کے استعمال سے پیشاب کم ہوکر شکر بھی گھٹ جاتی ہے علاوہ ازیں فاسفورس ایسڈ (عصبی ذیابیطس) کیلئے اور برائی ونیا (ذیابیطس کہدی کے لئے) بہترین ہومیوپیتھک ادویات ہیں۔

شوگر کا ہندوستانی علاج (آیورویدک)

بسنت کسماکر رس ایک رتی ہمراہ بالائی دیں یا موصلی پاک ایک سے دوتولہ ہمراہ دودھ دیں یا کشتہ فولاد ایک رتی ہمراہ بالائی یا کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی ہمراہ مکھن دیں۔

ذیابیطس شکری کا جڑی بوٹیوں سے علاج

(۱) چھ ماشہ برگد (بوہڑ) کے چھلکے دس تولہ پانی میں جوش دے کر پلائیں ذیابیطس شکری کے لئے مفید ہے۔

(۲) برہمی بوٹی کو دودھ میں بھگودیں اور نچوڑ کر خشک کر کے گھی میں بھون لیں۔ برہمی بریاں تین تولہ، مغز بادام چھ تولہ، مغز چار دوتولہ، دھنیا چھ ماشہ الائچی خورد چھ ماشہ، طباشیر چھ ماشہ، موصلی سفید چھ ماشہ، مصری پانچ تولہ سب کو کوٹ پیس کر رکھیں۔ ہمراہ دودھ تازہ تین ماشہ سفوف کھلائیں، یہ ذیابیطس ودماغی کمزوری کے لئے مفید ہے۔

(۳) سنکھا ہولی بوٹی کی جڑ چھ ماشہ، جڑ سنبھالو ڈیڑھ ماشہ جوش دے کر صبح وشام پلائیں۔

(۴) لعاب گھیکوار بوٹی چھ ماشہ، ست گلو ایک ماشہ ملا کر صبح وشام کھلائیں ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

(۵) جامن کے خشک بیجوں کا سفوف ۵ سے ۱۵ گرین تک روزانہ تین بار کھلانا یا چھ بار پانچ پانچ گرین کی مقدار میں استعمال کرنا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس سے آٹھ سے دس پونڈ پیشاب کم ہوجاتا ہے اور ۴۲ء۱۰ کے تناسب سے شکر میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

(۷) ایک پاؤ پانی میں ایک تولہ پھول جامن پیس کر نمک ملا کر پلانا ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

(۸) گڑمار بوٹی کے پانچ اجزاء یا صرف پتے سفوف تین ماشہ، سفوف سونٹھ ڈیڑھ ماشہ، سفوف خستہ جامن ڈیڑھ ماشہ، دوخوراک بنالیں، ایک پڑیا صبح وشام پانی یا دودھ (بغیر میٹھا ملائے) کے ساتھ دیں۔ ذیابیطس کیلئے مفید ہے۔

(۹) جامن کی گٹھلی ۳۰ گرام، سفوف بنا کر تین تین ماشہ پانی کے ساتھ دن میں دوبار دیں۔ (۱۰) بنولے کی گری دو ماشہ، پانی ۲۵ گرام میں جوش دے کر چھان کر دن میں دوبار دیں۔

قدرتی علاج

کریلا بہترین علاج ہے۔ اس سلسلے میں پختہ کریلے کا چھلکا اتار کر سائے میں سکھا کر سفوف بنالیں اور چار ماشہ کی مقدار میں ہمراہ پانی دیں یا چھ ماشہ کریلا سبز کا رس یا کچا کریلا کھانا مفید ہے۔ آگ پر پکا کر کھانے سے اس کا اثر ضائع ہوجاتا ہے۔ ''کریلے'' ذیابیطس کیلئے نہایت کامیاب قدرتی علاج ہے۔ قارئین کو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے، انار کا استعمال بھی بعض اوقات حیرت انگیز فائدہ پہنچاتا ہے۔ سردیوں میں میتھی کا استعمال بھی مفید ہے۔

غذا وپرهیز: انڈے کا استعمال مفید ہے اگر انڈے نہ کھائیں تو اس کی جگہ بادام استعمال کریں۔ شکر کا استعمال بالکل بند کردیں۔ دودھ، مکھن اور دیگر مقوی غذائیں دیں، پنیر، بالائی، دہی، مکھن، گھی، مچھلی کا تیل، سیب، ناشپاتی، آڑو، جامن، فالسہ، لسوڑہ، ہر قسم کے ساگ، کریلا، آلو مع چھلکا، دودھ دے سکتے ہیں، زیادہ کمزوری ہو تو بکرے کے ھیجئے، گردے اور لیلیجے گھی میں بھون کر کھلانا مفید ہے۔ دہی کا پانی یا ناریل کا پانی بھی مفید ہے۔ شکر قند، گنا، کھجور، انگور، مٹھائیاں وغیرہ بالکل نہ دیں۔

(نوٹ) ذیابیطس شکری کے مریض کو ہوائی سفر یا پہاڑی سفر سے پرہیز ضروری ہے علاوہ ازیں کسی قسم کا آپریشن کرانا بھی مضر ہے۔

پالی یوریا، شوگر سادہ، بہو، انسپیڈس موتر، ڈایابٹیز

تعریف مرض: اس مرض میں ہلکے رنگ کا پیشاب زیادہ آتا ہے لیکن اس میں شکر یا البیومن نہیں ہوتی۔

وجوهات: ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق پیچوٹری گلینڈ کے نقص سے یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔ دلی صدمہ، فکر، خراب غذا، زہریلے زخم، دماغی ورم، بھوکے رہنا، زیادہ شراب نوشی وغیرہ سے بھی یہ عارضہ ہوتا ہے۔ یہ مرض بچوں اور نوجوانوں کو بکثرت ہوتا ہے۔

علامت: اس مرض میں ہلکے رنگ کا پیشاب بکثرت آتا ہے لیکن اس میں شکر یا البیومن نہیں ہوتی، گردوں میں غیر طبعی حرارت کی وجہ سے ان کی قوت جاذبہ معمولی سے زیادہ پانی کو جذب کرتی ہے اور چونکہ گردوں کی محدود وسعت اس کثرت مائیت کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اس لئے متواتر پیشاب آتا ہے۔ ذیابیطس سادہ میں پیاس کا ہونا ضروری نہیں جب کہ ذیابیطس شکری میں پیاس کا لگنا ضروری ہے۔ ذیابیطس شکری وذیابیطس سادہ کی تشخیص کیلئے پیشاب کی میڈیکل جانچ ضروری ہے۔

یونانی علاج: کشتہ فولاد آدھی رتی، کشتہ زمرد آدھی رتی، ہمراہ اپنبہ دانہ دن میں دوبار دیں یا معجون خبث الحدید دو ماشہ صبح وشام دیں۔

شوگر کا ہندوستانی علاج (آیورویدک)

سلاجیت شدھ ایک رتی سے دورتی صبح وشام ہمراہ دودھ گائے نیم گرم دیں۔

شوگر کا ہومیو پیتھک علاج

بایوڈونا (Bio Donna) نیٹرم میور، مرکیورس Mercurius زیادتی پیشاب کے لئے بہترین ادویات ہیں۔

غذا وپرہیز: زود ہضم اغذیہ دیں، پیشاب آور غذائیں بند کردیں۔ شکر میں کمی، ہائپوگلائی سیمیا رکت (خون)

تعریف مرض: انسولین کی زائد مقدار کا انجکشن کرنے سے خون میں شکر کی مقدار کافی حد تک کم ہوجاتی ہے۔

وجوہات: جب ذیابیطس کے مریض کو خون میں شکر کی مقدار بہت زیادہ لمبے عرصے تک متواتر جاری رہی ہو تو اس شکر کی زیادتی کو ایک دم کم کرنے سے شکر کی کمی کی بری علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔

علامات: غشی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا، بھوک لگنا، ٹھنڈا پسینہ آنا، بعض اوقات مریض پاگل ہوجاتا ہے۔ یعنی چیختا چلاتا اور ہنستا ہے۔

علاج: بطور حفظ ماتقدم انسولین کے انجکشن لینے والے ذیابیطس کے مریضوں کو ہائپوگلائی سیمیا کی بری علامات اچھی طرح سمجھا دینا ضروری ہیں اور ان کو ہر وقت مصری یا کھانڈ کی ڈلیاں اپنی جیب میں رکھنی ضروری ہیں، مرض کی معمولی حالت میں بری علامات محسوس ہوتے ہی مریض کھانڈ کی دو ڈلیاں یا دو چھوٹے چمچے گھول کر پئے اگر آرام نہ آئے تو گلوکوز دس گرام استعمال کیا جائے اگر فوری کھانڈ یا گلوکوز نہ مل سکے تو سنگترے کا رس، بسکٹ یا روٹی کھلائی جائے، اگر مرض شدید ہو اور مریض کچھ نہ کھا سکے تو اڈرینا گھول ایک میں ایک ہزار نصف سی سی سے ایک سی سی کا جلدی انجکشن کیا جائے یہ انجکشن خون کی شکر کو بڑھا دیتا ہے۔ جب مریض ہوش میں آجائے تو اسے شکر یا گلوکوز کا فوری استعمال کرایا جائے۔ بعض دفعہ مریض کے تندرست ہونے اور انسولین نہ لینے کی حالت میں بھی اس مرض کی خفیف علامات دیکھنے میں آئی ہیں۔ خاص طور پر خالی معدہ سخت ورزش یا مشقت کرنے یا خالی معدہ ملاپ کرنے سے بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔

غذا وپرہیز: انسولین کا استعمال جب تک خون میں شکر کم ہو بند کردیا جائے۔ شکر، گلوکوز، سنگترہ، میٹھا وغیرہ میٹھے پھلوں کا رس دیا جائے تاکہ جسم سے شکر کی کمی دور ہوجائے۔

شکر کی کمی پھلوں سے پوری کریں: جو لوگ مرض ذیابیطس میں گرفتار ہوں ان کو پھل بکثرت کھانے چاہئیں، خاص طور پر جب خون میں شکر کی کمی ہو اور مرض انتہا تک پہنچ گیا ہو تو میٹھے پھل جیسے کھجور اور انجیر کا استعمال کیا جائے۔

کمزوری گردہ میں بھی پھل اور میوہ جات بہت ہی مفید ہیں، آم کو قدرت نے گردہ کی شکل وصورت میں پیدا کیا ہے اور یہ خاص طور پر گردہ کی طاقت اور خون میں شکر کی کمی کو دور کرنے کا مجرب علاج ہے۔ اس سلسلے میں خون میں شکر کی کمی کے لئے انگور وچیکو کا استعمال بھی ازحد مفید ہے۔ چونکہ پھلوں میں نمکیات پائے جاتے ہیں اس لئے ان میں ادراری یعنی پیشاب کھول کرلانے کی خاصیت ہے جس سے گردوں کے ناقص اور ردی فضلات خارج ہوجاتے ہیں۔ اس مطلب کے لئے موسمی، نارنگی، لیموں، سنگترہ نہایت مفید ہیں۔ چنانچہ ان پھلوں کا رس گردوں سے نہ صرف فضلہ ہی خارج کرتا ہے بلکہ اس سے گردوں کا فعل بھی تیز ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں مثانے کی بڑھی ہوئی گرمی بھی زائل ہوجاتی ہے اور صحت طبعی توازن پر آجاتی ہے۔

شوگر اور امراض قلب پر دارچینی اور لونگ کے صحت بخش اثرات

ذیابیطس اور دل کی بیماریوں سے بچاؤ کی بہت سی ترکیبیں آپ کے بہت قریب باورچی خانے کے کیبنٹ میں چھپی ہیں جن سے شاید آپ اچھی طرح آگاہ نہیں۔ مغربی دنیا میں گزشتہ دنوں دارچینی اور لونگ پر جو تازہ ترین تحقیقات کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مصالحہ جات انسولین کی کارکردگی بڑھانے کے علاوہ کولسٹرول کی سطح بھی گھٹا دیتی ہیں۔ سان فرانسسکو میں ایکسپریمینٹل بایولوجی کے ایک اجلاس کو بتایا گیا کہ نئی ریسرچ میں اس سابقہ تحقیق کو مزید تقویت ملی ہے کہ ایک چوتھائی چائے کے چمچے کی مقدار دارچینی کا عرق اگر دن میں دوبار استعمال کیا جائے تو اس سے جسم میں انسولین جیسی کارکردگی بڑھ جاتی ہے جب کہ ٹرائی گلیسرائڈ، کولسٹرول اور گلوکوز کی سطح بھی ۱۰ سے ۳۰ فیصد گھٹ سکتی ہے اور ٹائپ ٹو ذیابیطس کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ نئی تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اتنی ہی مقدار میں دارچینی کے استعمال سے سوزشی کیفیات مثلاً جوڑوں کے ورم و درد میں خاصا افاقہ ہوسکتا ہے۔ دوسرے جائزے میں بتایا گیا ہے کہ روزانہ چند گرام لونگ کے استعمال سے بھی مذکورہ امراض میں شفایابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ لونگ پر کی گئی تحقیق میں ۳۶ مردوں اور عورتوں کو شامل کیا گیا تھا جن میں ذیابیطس کی دوسری قسم کی تشخیص ہوچکی تھی۔ مریضوں کے تین گروپوں میں تیس روز تک کیپسول کی صورت میں ایک گرام، دوگرام اور تین گرام لونگ استعمال کروائی گئی جب کہ چوتھے گروپ کو کوئی لونگ نہیں کھلائی گئی تحقیق کے آخر میں یہ نتیجہ سامنے آیا کہ استعمال شدہ لونگ کی مقدار تخصیص کے بغیر وہ تمام افراد جنہوں نے لونگ استعمال کی ان میں گلوکوز، ٹرائی گلیسرائڈ اور ایل ڈی ایل (خراب کولسٹرول) کی سطح کم ہوگئی تھی جب کہ خون میں اچھے

کولسٹرول ایچ ڈی ایل کی سطح پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔ اس کے برعکس جن لوگوں کو لونگ نہیں دیا گیا تھا ان کی حالت جوں کی توں تھی۔

اسی کے ساتھ ایک امریکی ماہر طب رچرڈ اینڈرسن نے کہا ہے کہ دار چینی اور لونگ کے فوائد اپنی جگہ پر لیکن جس طرح ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہوسکتی ہے اسی طرح اگر لوگ اپنے ہر کھانے میں ان مصالحہ جات کو استعمال کرنا شروع کردیں تو بجائے فائدہ کے انہیں نقصان ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر سفوف کی شکل میں اگر کوئی دار چینی استعمال کرتا ہے تو تھوک سے آلودہ ہونے کے بعد اس کی افادیت ختم ہوجاتی ہے اور چونکہ یہ پانی میں حل پذیر نہیں ہوتا اس لئے جسم میں اس مصالحے کی غیر ضروری مقدار بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ دار چینی کو کافی کے ساتھ ملا کر پینا یا گرم پانی میں دار چینی کے ڈنٹھل کو جوش دے کر اسے بطور جوشاندہ استعمال کرنا زیادہ مفید ہوگا۔ علاوہ ازیں اسٹورز میں دار چینی کے پانی میں حل پذیر محلول کیپسول کی صورت میں دستیاب ہیں جنہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

خون میں شکر کی کمی کا علاج ''جامن''

اس بیماری کے علاج کے لئے بہترین پھل صرف جامن ہے۔ اسے کچا کھائیں یا سرکہ میں ڈال کر ہر دو صورت میں یہ فائدہ دیتا ہے اس کے علاوہ یہ نسخہ استعمال کریں، جامن کی گٹھلیاں خشک کرکے پیس لیں تاکہ سفوف بن جائے پھر ایک چمچ صبح و شام پانی کے ساتھ اس سفوف کو کھالیا کریں چند روز میں پیشاب کی زیادتی ختم ہوجائے گی اور خون میں شکر بھی انشاء اللہ نارمل ہوجائیگی۔

دانتوں کی صفائی سے شوگر کا علاج

دانتوں کی صفائی نہ صرف دانتوں اور منہ کے لئے مفید ہے بلکہ یہ شوگر کے مرض سے بھی بچاتی ہے۔ ریسرچ کے مطابق مسوڑھوں کی بیماری، شوگر، موٹاپے یا ایج فیکٹر بھی اس کا بڑا سبب ہیں۔ امریکہ میں اس وقت ایک کروڑ ۶۰ لاکھ افراد شوگر کے مرض میں مبتلا ہیں جن میں سے ۹۰ فیصد کو یہ بیماری طرز زندگی کے باعث لاحق ہوئی ہے۔ بلڈ شوگر کو اینٹی بائیونک کی صرف ایک خوراک سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ تحقیق کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ شوگر کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات اور اینٹی بائیونک ماؤتھ واش کی اثر انگیزی ایک سی ہے۔

کریلے سے شوگر کا علاج

قدرت نے کریلے کے اندر کئی بیماریوں کا شافی علاج رکھا ہے۔ اس میں ایک ذیابیطس بھی ہے جو کہ آج کل ایک عام مرض کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ کریلے کا ایک اہم فائدہ لبلبے کی اصلاح کرنا ہے۔ کریلے کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ شوگر کو کم کرتا ہے اور ذیابیطس کے مرض کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

دراصل شوگر کی وجہ سے معدہ کا فعل صحیح نہیں رہتا اور انسولین بننا کم ہوجاتا ہے اور پیشاب سے شوگر کا اخراج شروع ہوجاتا ہے اور پھر دن بھر پیشاب بار بار آتا ہے۔ لہٰذا کریلا اس مرض کیلئے ایک بہترین اور مؤثر علاج ہے۔ لبلبے کی اصلاح کے لئے اس سے بہتر کوئی اور سبزی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شوگر کے مریضوں کو کریلے زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے شوگر کے مریضوں کو چاہئے کہ کریلوں کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کے علاوہ خاص طور پر دوائی کے طور پر بھی استعمال کریں اور اس کے لئے کریلوں کو سائے میں سکھا کر خشک کرلیں اور پھر ان کا سفوف بنا کر روزانہ دو گرام ہمراہ ایک گلاس دودھ کھالیں۔ اس کا ذائقہ کڑوا تو ہوگا مگر یہ شوگر میں یقینی کمی کا باعث ہوگا۔

پیدل چلنے سے شوگر پر کنٹرول

ایک اور ڈاکٹر اسپنر جو ذیابیطس کے امراض کا علاج کرتے تھے انہوں نے اپنے ایسے مریضوں کو جو شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا تھے، پیدل چلنے کی ہدایت کی۔ اس کی ایک مریض سینڈرا میریا کو زیادہ جگہ میسر نہ تھی تو ڈاکٹر نے اسے اپنے کمرے میں جو بارہ بائی چودہ کا تھا روز تیز تیز چل کر دس چکر لگانے کی ہدایت کی۔ سینڈرا نے بیان کیا کہ اس عمل کو کرنے سے نہ صرف اس کی بیماری میں افاقہ ہوا بلکہ معمولات زندگی انجام دینے میں وہ خوشی بھی محسوس کرنے لگی اس کا خیال تھا کہ زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لئے دل و دماغ کا چاق و چوبند ہونا لازمی ہے اور پیدل چلنے سے یہ سب آسان ہوجاتا ہے۔

شوگر تین دن میں کنٹرول

اگر کسی ایسی جگہ پر ذیابیطس کے مریض کی تکلیف بڑھ جائے جہاں ڈاکٹر نہ ہو تو فوراً جامن کے پتے چار عدد صبح اور چار عدد شام کو کھلائیں۔ ایسا تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ شوگر ضرور کنٹرول ہوجائے گی۔ جامن کے درخت ہمارے ملک میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور ان کے پتوں کے لئے کسی بھی شخص یا پرچون کی دکان سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں کہ بیمار کی مدد کرنا انسانی فرض ہے۔

فالسے کے درخت کے چھلکے سے علاج

جامن ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہترین ہے۔ ایک مجرب

طریقہ ہم آپ کے اور دوسرے بہت سے لوگوں کے فائدے کے لئے بیان کردیتے ہیں۔ فِنَت کے درخت کا چھلکا ۵ گرام لیں اور مصری ٣٦ گرام، چھلکے کو مٹی کے پیالے میں رات بھر بھگودیں، صبح کو مل کر چھان کر مصری ڈال کر مریض کو پلائیں۔ چار پانچ روز متواتر ایسی خوراک پلائیں۔ مرض میں آرام ہوجائے گا۔

شوگر کے مریض کے لئے مشورہ

ذیابیطس میں یورین کا رنگ سفید ہوتا ہے اور گردوں کی خرابی کی وجہ سے جسم میں سے انسولین کی زیادہ مقدار خارج ہوجاتی ہے جس سے شوگر کا مرض پیدا ہوتا ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کو چاہئے کہ وہ اپنا یورین ہر تین ماہ بعد مائیکروالبومن کا ٹیسٹ کرواتے رہیں کہ زیادہ خرابی پیدا نہ ہوسکے۔ شوگر کنٹرول میں رکھیں وزن کو زیادہ بڑھنے نہ دیں چہل قدمی کریں۔ ذیابیطس کا مرض بڑھنے سے گردوں پر زیادہ اثر پڑتا ہے اور گردے خراب ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

کڑی پتہ سے شوگر کا علاج

تین ماہ تک روزانہ صبح دس عدد تازہ کڑی پتے کھانا، مبینہ طور پر موروثی اسباب کی بنا پر لاحق ہونے والی ذیابیطس سے تحفظ دیتا ہے۔ موٹاپے کی وجہ سے ہونے والی ذیابیطس کا بھی یہ شافی علاج ہے کیونکہ کڑی پتوں میں وزن گھٹانے والے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جوں ہی وزن کم ہوتا ہے شوگر کے مریض کے پیشاب میں شوگر آنا بند ہوجاتی ہے۔

کلونجی سے شوگر کا علاج

کلونجی کو لیموں اور کریلے کے رس میں بھگو کر دھوپ میں سکھالیں اور باریک پیس لیں۔ شوگر کے مریض کو روزانہ ایک چمچ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ حیرت انگیز نتائج نکلیں گے انشاء اللہ۔

شوگر کے گردوں پر اثرات کے اسباب

گردوں پر ضرر رساں اثرات کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں ان کا پتہ چلانا ہو تو معمول کے مطابق پیشاب اور خون کے ٹیسٹوں کے ذریعہ بہ آسانی علم ہوسکتا ہے ذیابیطس مرکز میں اگر کوئی مریض یہ ٹیسٹ کروانا چاہے تو زیادہ بہتر نتائج تجزیہ سامنے آسکتا ہے۔ پیشاب میں زیادہ گلوکوز کا اخراج انفیکشن کے خطرات کو بڑھا دیتا ہے جو مثانے سے گردوں تک پھیل جاتا ہے۔ گردوں کی اس بیماری کو Phelonephritis کہتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ دائمی گردوں کے انفیکشن کا علامات کے ذریعہ دریافت کرنا مشکل ہوتا ہے اس کا روٹین ٹیسٹوں کے بعد ہی پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

جن لوگوں کا مرض ایک عرصے تک بے قابو رہا ہو ان کی خون کی نالیوں پر (جو گردوں کو خون کی سپلائی کرتی ہیں) ضرر رساں اثرات مرتب ہوتے ہیں بالکل اسی طرح آنکھوں کے ریٹینا کی جانب جانے والی چھوٹی خون کی نالیاں بھی متأثر ہوتی ہیں۔ جسم کے ان دونوں متأثرہ حصوں میں گڑبڑ کا پتہ صرف روٹین کے ٹیسٹوں کے ذریعہ چلایا جاسکتا ہے تاہم ان کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ آج کل بہت سے ذیابیطس کے مراکز میں خصوصی ٹیسٹوں کے ذریعہ مائیکروالبومن نوریا Microalbuminuria کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ اس سے مائیکرواسیوک پروٹین کی تعداد کا پیشاب میں پتہ چلایا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ عام طور پر ذیابیطس کے مراکز ہی میں کیا جاتا ہے۔ اس لئے گردوں میں نقصان کا فوری طور پر پتہ چلالیا جاتا ہے اس لئے گردوں میں نقصان زیادہ شدید ہو اور البومن یعنی خاص قسم کی پروٹین پیشاب کے ذریعہ ضائع ہوجائے تو انسانی جسم میں ایک خاص قسم کا سیال مواد جمع ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ٹخنوں کے اردگرد سوجن ہوجاتی ہے اسے انگریزی میں Ohdema کہتے ہیں جن لوگوں میں یہ مرض زیادہ عرصہ تک رہے انکے گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جسے عام طور پر Kidney failure کہتے ہیں۔ اس صورت حال کی اس وقت تشخیص ہوتی ہے جب خون کے ٹیسٹ باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں ورنہ علامات تو جسم کے اندر بہت پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔

کیا بیکار گردوں کی Dialysis اور منتقلی ضروری ہے؟

جن مریضوں کے گردے کام کرنا چھوڑ دیں کیا ان کے لئے Dialysis اور گردوں کی منتقلی ضروری ہوجاتی ہے؟

جی ہاں جن بدقسمت لوگوں کے گردے کام کرنا چھوڑ دیں ان کے لئے یہ دو علاج ضروری ہوجاتے ہیں کہ جیسا کہ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ Dialysis یعنی مستقل طور پر پیشاب کے نظام کو مخصوص تھراپی کے ذریعہ منتقل کرنا یہ سسٹم دو بنیادی قسموں کے ہوتے ہیں، ایک پرانے قسم کا Dialysis Haemo- کا سسٹم اپنایا جاتا ہے جس میں خصوصی مشین کے ذریعہ ہفتے میں دو مرتبہ خون کی صفائی کا کام کیا جاتا ہے۔ دوسرا جدید طریقہ کار ہے اس Dialysis کو Capds کہتے ہیں۔ اس طریقہ علاج کو انگریزی میں Chronic Ambulafory Peritoneal Dialysis کہتے ہیں۔ اس نظام کے ذریعہ روزانہ کی بنیاد پر سیال مواد کو صاف کیا جاتا ہے جن لوگوں کو ذیابیطس کا مرض ہوتا ہے ان کے لئے یہ طریقہ علاج زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔ یہ پرانے طریقے کے علاج سے زیادہ ارزاں اور سادہ ہے۔

جہاں تک ٹرانسپلانٹ یعنی گردوں کی منتقلی کا سوال ہے وہ مذکورہ طریقے کی آخری منزل ہے یہ علاج بھی ایک مرحلے پر ناگریز ہوجاتا ہے تاہم اس میں مسئلہ یہ درپیش ہے کہ درست گردوں کی فراہمی اکثر ممکن نہیں ہوتی۔ گردوں کے حاصل کرنے کے آج کل دو ذرائع ہیں ایک تو ان لوگوں کے گردے حاصل کئے جاتے ہیں جو زندگی میں اپنے گردوں کے عطئے کا اعلان کردیتے ہیں اور پھر کسی حادثاتی موت سے ذرا پہلے نکال لئے جاتے ہیں، دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ لوگ اپنے دو گردوں میں سے ایک گردہ عطیہ یا معقول رقم کے عوض دیدیتے ہیں۔ تیسری دنیا میں دوسرا ذریعہ اس لئے مقبول ہے کہ لوگ غربت کی وجہ سے چند ہزار روپوں کی خاطر ایک گردہ نکلوانے پر آمادہ ہوجاتے ہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی انسان دوست یا قریبی رشتے دار بھی عطیہ دیدیتا ہے۔ ایک نارمل انسان (صحت کے لحاظ سے) ایک گردے کے ساتھ اچھی زندگی گزار سکتا ہے بشرطیکہ اس کا واحد گردہ کسی نقصان سے دوچار نہ ہوجائے۔ عطیہ دینے والے کا گردہ بھی آپریشن کے ذریعہ نکالا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اسے بھی زندگی بھر گردے کی ناکامی کا خطرہ لاحق رہتا ہے کیونکہ اس کا ایک ہی گردہ ہوتا ہے۔

پیشاب کے ٹیسٹ میں "البومن" پایا جائے تو؟

کچھ دن ہوئے میرا پیشاب ٹیسٹ ہوا اس میں البومن پایا گیا ہے اب مجھے کیا کرنا ہوگا۔؟

پہلی مرتبہ پیشاب میں اگر البومن یا پروٹین ظاہر ہوئی ہو تو تشویش اور فکرمندی سے بہتر ہے کہ آپ پیشاب دوبارہ چیک کروائیں تاکہ یہ بات یقینی ہوجائے کہ آپ کے پیشاب میں البومن کی مقدار مستقل آرہی ہے یا ایک بار ظاہر ہوکر دوبارہ اس کا ظہور نہیں ہوا مزید تسلی کے لئے پیشاب کے کئی ٹیسٹ کرالینے چاہئیں اگر پیشاب میں البومن کا اخراج تواتر سے ہورہا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے گردوں میں یا بلیڈر میں انفیکشن ہوچکا ہے اور اس کے نتیجے میں کسی وقت بھی گردوں کی ناکامی کا سامنا ہوسکتا ہے یا گردے کا نقصان ابتدائی مرحلے میں ہے جسے Nephroathy کہتے ہیں۔ پیشاب میں البومن کے ظاہر ہونے کے ذیابیطس کے مرض کے علاوہ بھی کئی اسباب ہوسکتے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کو ذیابیطس کا مرض نہیں ہے انہیں بھی اپنا پیشاب کروانا چاہئے لیکن ذیابیطس کے مریضوں کے لئے تو اس کا روٹین چیک اپ اور ڈاکٹر سے مشورہ لینا بہت ضروری ہے۔

"مائیکروالبومن نوریا" کیا ہے؟

مائیکروالبومن نوریا ذیابیطس مرض کے گردوں پر وہ اثرات ہیں جو اس بیماری کے اولین دور میں ظاہر ہوتے ہیں اور یہ ظہور پیشاب میں مخصوص پروٹین کے اخراج سے دریافت ہوتا ہے اگر پیشاب میں پروٹین مسلسل ظاہر ہوتی ہے تو "مائیکروالبومن نوریا" کا مرض لاحق ہونا یقینی ہے، نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ ذیابیطس کی وجہ سے گردوں میں نقصان کا عمل شروع ہوجاتا ہے اگر ایسا ہوجائے تو پہلی احتیاط یہ کرنی چاہئے کہ مریض اپنے گلوکوز کو متوازن رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس سلسلے میں ایک حیرت انگیز تجزیہ کیا گیا ہے کہ مریض کے بلڈ پریشر کو بڑھادیا جاتا ہے اس طرح مرض کو کسی حد تک کنٹرول کرلیا جاتا ہے تاہم اس کے ردعمل میں شدید خطرہ بھی لاحق رہتا ہے بہرحال اس تھراپی کو آخری حربے کے طور پر دنیا بھر میں استعمال میں لایا جاتا ہے۔

خون اور پیشاب کے ٹیسٹ خوراک کے تناظر میں

ذیابیطس کے مریض کو جب یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کھانے پینے سے پرہیز رکھے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے یا اس کی مقدار کو بہت قلیل کردے۔ یہ مریض کو متنبہ کرنے کا طریقہ ہوتا ہے اور اس کا مقصد کھانے کو توازن میں رکھنا ہوتا ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بتایا جاچکا ہے کہ کاربوہائیڈریٹ جسمانی توانائی کے لئے ضروری ہے چنانچہ انسے ایندھن کے طور استعمال کرتے ہوئے اس کی مقدار مناسب رکھنا چاہئے مریض کاربوہائیڈریٹ توازن کی صورت میں لے رہا ہے یا نہیں اس کی پرکھ یورین ٹیسٹ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ بہت زیادہ مقدار میں اگر کاربوہائیڈریٹ لئے جائیں تو خون میں گلوکوز کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ذیابیطس کے مریض کے لئے خاص طور پر علاج کے ابتدائی دور میں روزمرہ ذیابیطس کنٹرول میں پیشاب کا ٹیسٹ زندگی کے معمول کا حصہ بن جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ ڈاکٹر کے مشورے پر خون کا ٹیسٹ بھی ضروری ہے اگر آپ کے پاس خون میں گلوکوز کے معائنے کی مشین ہو تو آپ کے مرض کو کنٹرول میں رکھنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ مرض کے ابتدائی مراحل میں دن میں چار پانچ بار پیشاب اور خون کا ٹیسٹ بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ انسانی جسم کے میٹابولزم میں مدوجزر کے بارے میں مناسب آگاہی حاصل ہوتی رہے۔ پیشاب کا ٹیسٹ سب سے پہلے رات کو سوتے وقت کیا جاتا ہے جس کے لئے مریض کو آدھا گھنٹہ پہلے پیشاب کرلینا چاہئے، صبح سویرے اور دوپہر کو تازہ پیشاب کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ صبح سوکر اٹھنے اور رات کو سونے سے پہلے ٹیسٹ کے لئے دوسری دفعہ کا پیشاب اس لئے کیا جاتا ہے کہ رات اور دن بھر میں مثانے میں جو پیشاب جمع ہوتا رہے گا اس میں خوراک لینے کی وجہ سے گلوکوز شکر کی مقدار سب سے زیادہ ہوگی کیونکہ ایسا گھنٹوں پیشاب اکٹھا ہونے کے باعث ہوتا ہے اگر آپ کسی وقت بھی اپنے یورین میں گلوکوز کی سطح معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ایک بار یورین کے اخراج کے آدھا گھنٹہ بعد کے پیشاب کا ٹیسٹ لیں ٹیسٹ بہت آسان ہے اس کے لئے زیادہ مقدار میں پیشاب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تھوڑا سا یورین لے کر اس میں

اسٹرپ ڈبولیں اور نکال لیں یا پھر پیشاب کے اخراج کے وقت اس اسٹرپ کو بھگولیں، اسٹرپ کی رنگت کی تبدیلی کا معائنہ کریں اسٹرپ رنگوں کے نتیجے میں تین قسم کا ردعمل سامنے آسکتا ہے وہ عمل درج ذیل ہے۔

(i) اسٹرپ پر رنگ میں کوئی تبدیلی نہ ہو...... نتیجہ...... شکر نہیں ہے۔

(ii) اسٹرپ کا رنگ ہلکا نیلا ہو جائے...... نتیجہ...... تھوڑی مقدار میں شکر ہے۔

(iii) اسٹرپ کا رنگ گہرا نیلا ہو جائے...... نتیجہ زیادہ مقدار میں شکر ہے۔

خون ٹیسٹ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر آپ خاص طور پر انسولین لے رہے ہوں اور آپ کے پاس خون ٹیسٹ کی مشین بھی موجود ہے تو پھر ہفتے میں (ابتدائی مراحل کے وقت) دو تین مرتبہ خصوصاً صبح تین بجے اٹھ کر خون کا ٹیسٹ لیں یہ وقت بہت اہم ہے اگر اس وقت خون میں گلوکوز کم ہے تو آپ کو ہائپو سے بچنے کے لئے رات سوتے وقت فاضل اسنیک لینا ہوگا تاکہ صبح تک آپ کے خون میں گلوکوز کی سطح نارمل رہ سکے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سونے سے پہلے انسولین کی تعداد میں کمی کردی جائے اگر صبح ۳ بجے کے ٹیسٹ میں گلوکوز کی سطح زیادہ ہے تو رات کے کھانے میں کاربوہائیڈریٹ کی کمی کردی جائے یا پھر انسولین کی تعداد کو بڑھا دیا جائے۔

پیشاب کی جانچ گولیوں سے بھی کی جاتی ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب میں پیشاب کی جانچ چھ قطرے لے کر اس میں دس قطرے پانی ملائیں اور اس میں بیئر (شراب کی مصنوعی قسم) اور انڈے کے اجزاء ڈال کر جانچ کرلیں اس کام کے لئے درج ذیل اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔

(i) ٹیسٹ ٹیوب۔

(ii) ڈراپر۔

(iii) گولیاں۔

(iv) علاوہ ازیں تھوڑی مقدار میں بیئر اور انڈے کے اجزاء (یہ چیزیں ڈاکٹر کے مشورے اور ہدایت پر لیں) اس ٹیسٹ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب میں گلوکوز کی درست مقدار کا علم ہو سکتا ہے گولیوں سے جب وہ پیشاب میں حل ہو جاتی ہیں اور پیشاب کا رنگ بدل جاتا ہے تو درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

(i) رنگ نیلا ہو جائے...... نتیجہ...... شکر یا گلوکوز کا فقدان۔

(ii) رنگ ہرا نیلا ہو جائے...... نتیجہ...... شکر کی معمولی مقدار کا پایا جانا۔

(iii) بھورا رنگ ہو جائے...... نتیجہ...... شکر کی مقدار کا زیادہ ہونا لیکن زیادہ خطرے کے نشان سے کم۔

(iv) رنگ نارنجی ہو جائے...... نتیجہ...... شکر کی مقدار کا بہت زیادہ ہو جانا۔

ذیابیطس کے مریضوں کو چاہئے کہ اپنے خون اور پیشاب کے معائنوں کے نتائج کو چارٹ کی شکل میں اس طرح ترتیب سے لکھیں۔

(i) شکر کا فقدان...... "O"

(ii) معمولی شکر...... "TR"

(iii) بھورا رنگ...... "X"

(iv) نارنگی رنگ...... "XX"

اس چارٹ کو دیکھ کر ڈاکٹر آسانی سے یہ فیصلہ کر سکتا ہے۔

(i) خوراک کی مقدار کتنی رکھی جائے۔

(ii) گولیوں کی مقدار کتنی رکھی جائے۔

(iii) یا انسولین کی مقدار کی کیا صورت ہونی چاہئے۔

(iv) اوقات طعام اور علاج کا تعین کس طرح کیا جائے۔

چارٹ کی شکل بھی ترتیب دی جائے تو آپ کی دلچسپی کا اظہار نمایاں ہو۔ مثلاً درج بالا ترتیب کے مطابق چارٹ تشکیل دینے سے ڈاکٹر کو مرض کا تجزیہ اور علاج کا تعین کرنے میں آسانی ہو سکے۔

ذیابیطس کے کنٹرول کا مقصد ہے کہ مرض کو کنٹرول میں رکھ کر مریض کو زیادہ سے زیادہ صحت مند حالت میں رکھا جائے لہٰذا اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود بھی پیشاب اور خون کا ٹیسٹ سیکھ لیں اس سے آپ اچھی طرح زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھ لیں گے۔

شوگر کی ایک نسل "ہائپو" بھی ہے

فطری تقاضہ پورا کرنا بھی جسمانی سرگرمیوں میں شامل ہوتا ہے اور اس میں بھی ایندھن خرچ ہوتا ہے اس لئے انسولین لینے والے مریض کے خون میں خصوصاً گلوکوز کی سطح کم ہو سکتی ہے اس سے ہائپو کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ انسولین کی مقدار اور روزمرہ خوراک کی ایڈجسٹمنٹ اسکے تدارک میں مددگار ہے۔ فوری طور پر فطری تقاضے کے بعد یا پھر اس سے پہلے شوگر لی جائے اور ساتھ ہی زیادہ اثر رکھنے والی کاربوہائیڈریٹ ملی خوراک اپنے معالج کے مشورے سے استعمال کریں۔

شوگر کے باعث جلدی بیماریاں

ذیابیطس کے مریض جلدی امراض کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔ جلد میں کسی قسم کا انفیکشن ہو سکتا ہے۔ اردگرد ماحول گندہ ہو تو ماحول سے متعلق انفیکشن ہو سکتا ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جن مریضوں کے خون میں گلوکوز کی شرح زیادہ ہوتی ہے انہیں میٹھا پسینہ آتا ہے اس لئے جسم کے کھلے حصے پر انفیکشن کا

زیادہ امکان رہتا ہے۔ اسی طرح پیشاب میں عام طور پر زیادہ شکری عناصر ہوتے ہیں اس لئے ان کے تولیدی حصوں کے گرد فنگس انفیکشن ہوسکتا ہے۔ اس کو مونیلیا انفیکشن کہتے ہیں۔ یہ انفیکشن ذیابیطس سے متاثرہ عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کے نازک حصوں میں خارش اور سوزش ہوجاتی ہے اور جگہ سرخ ہوجاتی ہے اسی طرح ذیابیطس کے مرد مریضوں کو بھی نازک حصوں کی جلد پر خارش اور سوزش کا عارضہ ہوجاتا ہے۔ کھلاڑیوں کے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان میں انفیکشن ہوسکتا ہے۔ انگلیوں کے نیچے یا ناخنوں میں فنگس انفیکشن ہوسکتا ہے اس کا باقاعدہ اور ضروری علاج کرانا چاہئے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو چاہئے کہ وہ اپنے جسم کو خوب اچھی طرح صاف رکھیں کیونکہ انہیں ٹیکے بھی خود لگانے پڑتے ہیں۔ جلد کو تندرست رکھنے کے لئے ایک دو بار روزانہ غسل کرنا ضروری ہے۔

خون میں شکر کی کمی خطرناک ہوسکتی ہے

تمام انسانوں کے خون میں گلوکوز قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے۔ جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو یہ بھی معدے میں ہضم ہوکر ہمارے خون میں گلوکوز کی شکل میں شامل ہوجاتا ہے، جہاں سے وہ جسم کے مختلف حصوں کو توانائی فراہم کرتا ہے۔ ذیابیطس ایک ایسا مرض ہے جس میں خون میں گلوکوز کی مقدار بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر مختلف ادویہ اور انجکشن تجویز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون میں شوگر کی کمی ہوجاتی ہے اور مریض پر غنودگی طاری ہوجاتی ہے۔ یا وہ بہت کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے، خصوصاً ایسے مریضوں میں جو انسولین کا استعمال کرتے ہیں۔

جب مریض انسولین کا استعمال کرتے ہیں تو بارہا خون میں گلوکوز کی کمی واقع ہوسکتی ہے۔ بالخصوص جب مریض انسولین لگانے کے بعد کھانا صحیح طریقے سے نہ کھائیں یا پھر مطلق کھانا نہ کھائیں۔ بعض اوقات بہت زیادہ ورزش کرنے سے بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ جو افراد ادویہ کا زیادہ استعمال کرتے ہیں ان میں بھی خون میں گلوکوز کی کمی واقع ہوسکتی ہے مگر ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی ذیابیطس کے مریضوں کو درج ذیل علامات کا سامنا ہو تو اپنے ڈاکٹر سے ضرور رجوع کریں۔

خون میں گلوکوز کی کمی کی ابتدائی علامات میں بھوک لگنا، سر کا ہلکا پن، گھبراہٹ، کمزوری، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا اور پریشانی شامل ہیں۔

اگر مریض محسوس کرے کہ خون میں گلوکوز کی کمی واقع ہوگئی ہے تو فوراً اپنا شوگر ٹیسٹ کروائے۔ اگر شوگر لیول 130mg/dl سے کم ہو تو فوری طور پر ایک جوس کا گلاس یا سوفٹ ڈرنک یا دو چائے کے چمچ چینی یا شہد یا پھر چار، چھ کینڈیز کا استعمال کرے اور اگر گھر میں سہولت موجود ہو تو دس سے پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ ٹیسٹ کرلے اور اگر پھر بھی کم رہے تو پھر سے کچھ میٹھے مشروب یا چینی کا استعمال کرے اور ساتھ میں ڈبل روٹی کے سلائس یا روٹی کا استعمال ضرور کرے۔

اگر مریض کے پاس شوگر ٹیسٹ کرنے کی سہولت موجود ہو تو وہ ان ہدایات پر عمل کرسکتا ہے۔ بصورت دیگر ڈاکٹر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ہر ذیابیطس کے مریض کو خصوصاً جو انسولین کا استعمال کرتے ہیں ہمیشہ اپنے ساتھ کوئی میٹھی چیز (ٹافی وغیرہ) رکھنی چاہئے کیونکہ کبھی بھی مریض کو اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے پھر دن بھر میں متعدد بار تھوڑی تھوڑی غذا بھی استعمال کرنی چاہئے اور سونے سے پہلے ایک بار کھانا ضرور کھالینا چاہئے۔ یہ تمام ہدایات ڈاکٹر کے مشورے کا نعم البدل نہیں ہوسکتیں لہٰذا معالج سے مشورہ ضروری ہے۔

ایک ضروری اعلان

جو حضرات مولانا حسن الہاشمی سے بحیثیت شاگرد روحانی تربیت حاصل کررہے ہیں اور سورۂ یٰسین کے چلّوں میں مصروف ہیں یا کتابچے کے سب مراحل سے گزر چکے ہیں وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ پر مندرجہ ذیل تفصیلات لکھ کر بھیج دیں۔

(۱) اپنا مکمل نام۔ (۲) ولدیت۔ (۳) ٹی نمبر۔ (۴) اپنا مکمل پتہ اور اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر۔

امید ہے کہ تمام حضرات توجہ دیں گے اور تاخیر سے کام نہیں لیں گے۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن نمبر: ۲۴۷۵۵۴۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

گھر گھر پہنچا کر روحانی تحریک کو فروغ دیں۔ اور اس خاموش دین کی تبلیغ میں مددگار بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ادارہ)

صدقات کواکب

اگر کسی شخص پر کسی کے نحس اثرات مرتب ہورہے ہوں تو دعا دفع نحوست کا کواکب کے علاوہ اپنے ستارہ کے متعلقہ دیں اور مندرجہ ذیل اشیاء کوحسب توفیق خرید کر کپڑے میں باندھ کر کسی محتاج کو دیں آبادی سے باہر رکھ آئیں۔

﴿شمس﴾

صندول رخ۔ قند سیاہ، گندم، تانبا، جانور سرخ (رنگ)، دال نخود، مسور، کپڑا طلائی رنگ۔ یہ صدقہ بروز اتوار بوقت طلوع آفتاب دینا چاہئے۔

﴿قمر﴾

نقرہ، دہی، برنج کافور، چورن سفید، روپیہ، کپڑا رنگ سفید، جانور سفید، یہ صدقہ بروز پیر بوقت شام دیں۔

﴿مریخ﴾

دال مسور، مونگ، گندم، قند، سیاہ، تانبا، پارچہ سرخ، جانور سرخ رنگ، یہ صدقہ بروز منگل بوقت دو گھڑی چڑھے ادا کریں۔

﴿عطارد﴾

برتن کانسی، روغن زرد، لونگ، ہاتھی دانت، گل کیز، جانور سفید، کپڑا سبز، یہ صدقہ برز بدھ بوقت پانچ گھڑی دن چڑھے دینا چاہئے۔

﴿مشتری شکر﴾

زرد چوب، دال نخود، کپڑا زرد چلائی، نمک، عقیق زرد، جانور زرد رنگ، یہ صدقہ بروز جمعرات بوقت شام دیں۔

﴿زھرہ﴾

مادہ جانور، نقرہ، برنج، کپڑا سفید وسرخ، روغن زرد، کافور، یہ صدقہ بروز جمعہ بوقت طلوع دن دینا چاہئے۔

﴿زحل﴾ روغن سیاہ، ماش سیاہ، لوہا، کپڑا سیاہ، جانور سیاہ، نمک سیاہ، گل کانسی، یہ صدقہ بروز ہفتہ بوقت دوپہر ادا کریں۔

﴿☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆﴾

بھیانک قبرستان

جلیس مراد اورنگ آبادی

میں تقریباً ۴ سالوں کے بعد سعودی عرب سے اپنے وطن واپس ہوا تھا اس دوران میرے کئی رشتے دار اللہ کو پیارے ہوگئے تھے۔ ان رشتے داروں میں میرے ایک سگے ماموں بھی تھے، یہ ماموں میری والدہ سے عمر میں بڑے تھے۔ ان کا نام نثار تھا، نثار ماموں کو ہم "ماموں جان" کہا کرتے تھے۔ ماموں جان کے معاشی حالات بہت زیادہ اچھے نہیں تھے، ان کی آمدنی محدود تھی اور وہ کثیر العیال ہونے کی وجہ سے اکثر پریشان رہا کرتے تھے لیکن اپنے حسن واخلاق کی وجہ سے وہ خاندان بھر میں اپنا ممتاز مقام رکھتے تھے۔ میری والدہ ان سے بہت محبت کرتی تھیں اور وہ خود بھی میری والدہ پر اپنی جان چھڑکتے تھے۔ میری غیر موجودگی میں ان کی وفات بھی ہوگئی جو میرے لئے سوہان روح بنی ہوئی تھی میں نے سعودی عرب کے دوران قیام جب ان کے گزر جانے کی خبر سنی تو نہ پوچھئے کہ میرے دل ودماغ پر کیا گزری۔ کئی دن تک تو میں نے کھانا بھی نہیں کھایا میری راتوں کی نیند اڑ گئی لیکن کسی کے گزر جانے پر کون مرتا ہے اور کون کب تک بھوکا پیاسا رہ سکتا ہے۔ آخر کو صبر آ ہی جاتا ہے۔ تین چار بار رو دھو کر مجھے بھی صبر آ گیا۔ اور شاید ان کے بچوں کو بھی۔ رہ رہ کر بار بار یہ بات ذہن میں آتی تھی کہ ماموں جان کتنے اچھے تھے، کتنے بااخلاق تھے اور سب سے کتنی محبت کرتے تھے ہماری امی پر ان کا جنازہ دیکھ کر کیا گزری ہوگی کاش آخری سفر پر روانہ ہوتے وقت میں ان کے پاس ہوتا کاش مجھے ان کے جنازے کو کاندھا دینے کی سعادت حاصل ہوتی کاش.........اس طرح کی نہ جانے کتنی باتیں مجھے پریشان کرتی تھیں اور میں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ وطن پہنچتے ہی سب سے پہلے میں ماموں جان کی قبر پر جاؤں گا اور ماموں جان کی موت کے تقریباً پندرہ مہینے کے بعد جب میں اپنے وطن واپس ہوا تو گھر پہنچتے پہنچتے مجھے رات کے ۹ بج گئے۔ میں نے آتے ہی غسل کیا اور کرتا پاجامہ پہن کر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میں نیت کے مطابق سب سے پہلے ماموں جان کی قبر پر فاتحہ پڑھوں گا اس کے بعد میں آپ سب لوگوں سے بات چیت کروں گا۔ والدہ نے بھی میرا یہ والہانہ انداز دیکھ کر کہا جاؤ پہلے تم اپنے ماموں کی قبر پر چلے جاؤ۔ جب واپس آؤ گے تو تب ہی بات چیت ہوگی۔ قبرستان جاتے وقت میرا چھوٹا بھائی میرے ساتھ گیا تاکہ ماموں جان کی قبر کی نشاندہی کر سکے۔ لیکن میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ تم قبر تک چھوڑ کر واپس آ جانا میں ایک گھنٹے تک وہاں کچھ پڑھوں گا اور تنہائی میں اپنے ماموں جان کو ایصال ثواب کروں گا، میرا بھائی راضی ہوگیا تھا اور اس نے مجھے قبر تک لے جاکر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہوگیا۔ یہ قبرستان جس میں میرے ماموں جان کی قبر تھی بالکل سنسان علاقہ میں تھا۔ اس قبرستان سے کچھ فاصلے پر تکیہ کا فقیر رہا کرتا تھا۔ قبرستان کا کوئی گیٹ وغیرہ نہیں تھا کوئی بھی شخص کسی بھی وقت آ جا سکتا تھا۔ میں نے ماموں جان کی قبر پر کھڑے ہوکر پہلے فاتحہ پڑھی اس کے بعد میں ان کی قبر کے قریب بیٹھ گیا اور میں نے سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کی۔ دوران تلاوت میں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ لیکن چند منٹ کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی شخص میرے آس پاس موجود ہے۔ مجھے کسی کے چلنے کی آواز بھی آئی۔ میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میری پشت پر کھڑا ہے۔ مجھے صاف صاف کسی کے سانس لینے کی آواز آئی۔ میں نے آہستہ سے پلٹ کر دیکھا تو میرے پاس تو کوئی نہیں تھا البتہ پیچھے دس گز کے فاصلے پر کچھ لوگ سفید لباس میں کھڑے تھے مجھے ایسا لگا کہ جیسے یہ لوگ احرام میں تھے یا پھر کفن میں ملبوس تھے۔ میں سہم کر رہ گیا اور بے اختیار کھڑا ہوگیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اسی طرح کے لوگ چاروں طرف آکر کھڑے ہوگئے تھے، یہ کون لوگ تھے میں کچھ نہیں سمجھ سکا۔ یہ جنات تھے یا پھر یہ مردے تھے جو اپنی اپنی قبر سے نکل آئے تھے خدا ہی جانے مجھے پسینے چھوٹ گئے لیکن میرے پاؤں اتنے بھاری ہوگئے کہ میں انہیں اٹھانے پر قادر نہ ہوسکا۔ اُف میرے خدا اب میں کیا کروں۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا، میرا دم گھٹنے لگا اور میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی میں نے ہمت کر کے اپنے قدم اٹھائے لیکن توبہ میں تو ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکا۔ اس وقت مجھے اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔ جتنی بھی دعائیں مجھے یاد تھیں میں نے پڑھنی شروع کردیں۔ لیکن گھبراہٹ کی وجہ سے میں دعائیں بھی صحیح طریقے سے نہ پڑھ سکا، الٹا سیدھا نہ جانے کیا کیا پڑھا اسی لمحہ مجھے ایسا لگا کہ چاروں طرف کھڑے ہوئے لوگ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہے ہیں۔ اب میں کہاں جاؤں کیا ماموں جان کی قبر کھود کر اس میں سما جاؤں یا زمین کو پھاڑ کر اسمیں گھس جاؤں آخر کیا کروں کس طرح اپنی جان بچاؤں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ مجھے اس قبرستان میں رات کو نہیں آنا چاہئے تھا۔ مجھے یاد آیا کہ اس قبرستان کے بارے میں میں نے نہ جانے کیسے کیسے واقعات سن رکھے تھے یہ بھی سنا تھا کہ یہاں کوئی کنواں ہے جس میں بھوتوں کی ایک پوری بستی آباد ہے۔ یہ بھی سنا تھا کہ یہاں کوئی درخت

ہے جس کے نیچے روزانہ رات کو بارہ بجے جنات کی میٹنگ ہوتی ہے۔ یہ بھی سن رکھا تھا کہ جو بھی کوئی رات کو اس قبرستان میں آتا ہے وہ واپس نہیں جاتا۔ حد تو یہ ہے کہ اس قبرستان میں رات کو مردے دفنانے پر پابندی تھی کیونکہ اس طرح کے بھی اکا دکا واقعات پیش آچکے تھے کہ جنازے کے ساتھ کچھ بچے بھی آئے تھے جن میں سے دو بچے غائب ہو گئے تھے پھر وہ کبھی نہیں ملے۔ ایک مرتبہ یہ بھی ہوا تھا کہ کوئی ایک شخص جو اسی قبرستان میں کسی جنازہ کے ساتھ آیا تھا وہ واپس نہیں ہو سکا اور اگلے دن وہ کسی سڑے ہوئے نالے میں بے ہوش پڑا ہوا ملا۔ ایک بار اسی قبرستان میں کوئی ۹ گز کا انسان کھڑا ہوا ملا تھا اور اس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا تھا کہ اس کو دیکھنے والے کئی لوگ بے ہوش ہو گئے تھے یہ سارے واقعات ایک ایک کر کے مجھے یاد آنے لگے اور جوں جوں ان واقعات کی فلم میرے پردۂ ذہن پر چلنے لگی میرے اوسان خطا ہونے لگے اور مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ شاید میں زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہوں یا جیسے کوئی مجھے رسی باندھ کر کنوئیں میں اتارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مشکل یہ تھی کہ میں آیت الکرسی وغیرہ بھی نہیں پڑھ پا رہا تھا۔ میری زبان بری طرح لڑکھڑا رہی تھی اور میں کوئی بھی دعا صحیح طریقے سے پڑھنے پر قادر نہیں تھا۔ کاش میں نے اپنے بھائی کو واپس نہیں کیا ہوتا کم سے کم ایک سے دو تو ہوتے۔ اب میں کیا کروں کس طرح اپنی جان بچاؤں، کس طرح اس قبرستان سے نکلوں۔ چاروں طرف کفن میں ملبوس میری طرف بڑھ رہے تھے اور وہ اب میرے بہت قریب آچکے تھے اور مجھے یقین ہو چلا تھا کہ چند منٹ کے بعد یہ لوگ مجھے مار دیں گے یا میرے دل کی حرکت خود بخود بند ہو جائے گی اور میں ماموں جان کی قبر کے قریب ہی دم توڑ دوں گا۔ ہر طرف موت کا سا سناٹا تھا لیکن ہَوا کچھ تیز چل رہی تھی اور ہَوا کی سائیں سائیں کی آواز نے اور بھی اس رات کے منظر کو خوفناک اور ڈراؤنا بنا دیا تھا۔ اسی لمحہ مجھے ایسا لگا کہ جیسے کسی نے میرے مونڈھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا ہے، میری چیخ نکل گئی اور میری چیخ سن کر کئی زہریلے قہقہے فضا میں بکھر کر رہ گئے۔

آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے مَری ہوئی آواز میں پوچھا۔

اس سوال کے جواب میں بھی صرف چند زہریلے قہقہے فضا میں بکھر گئے لیکن میری بات کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ چند منٹ کے بعد ایک خوفناک قسم کا نسان جو اگرچہ سفید کفن ہی میں ملبوس تھا لیکن اس کا رنگ بالکل سیاہ فام تھا اور اس کے دانتوں کا رنگ بالکل زرد تھا۔ وہ بالکل میرے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور مجھے گھور کر دیکھنے لگا ـــــــ اُف میرے خدا ـــــــ کیا بتاؤں اس وقت مجھ پر کیا گزری۔ میں یہ آپ بیتی بیان کرتے وقت جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔ ہوا یہ کہ میرا پیشاب نکل گیا۔ اور فرط وحشت کی وجہ سے میرا کلیجہ منھ کو آنے لگا۔ میں نے اس شخص کو جواب دینے کی کوشش کی لیکن میری زبان نہ اٹھ سکی اور الفاظ میرا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اس سیاہ فام نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ شاید وہ مجھ سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا لیکن میں اپنا ہاتھ بڑھانے کی ہمت نہ کر سکا۔ مجھے خوف تھا اس بات کا کہ کہیں یہ میرا ہاتھ نہ پکڑے۔ اس لئے میں نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا اور میں چپ چاپ سہما ہوا کھڑا رہا اور دل ہی دل میں جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھتا رہا۔ اس کے بعد میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے سامنے کی چار قبریں اچانک پھٹ گئیں اور اس میں سے دسیوں مردیں برآمد ہوئے۔ ایک ایک قبر میں سے کئی کئی مردے اٹھ کھڑے ہوئے مجھے قیامت کا دن آگیا۔ میں نے سنا تھا کہ ایک ایک قبر میں سے ستر ستر مردے اٹھیں گے تو کیا آج قیامت کا دن ہے۔ اے میرے اللہ میں کہاں پھنس گیا کیا آج میری قیامت آگئی ہے کیا میں اسی قبرستان میں اپنی جان دے دوں گا۔ کیسے کیسے الٹے سیدھے خیالات میں، میں الجھ کر رہ گیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد میرا جسم تپنے لگا۔ جیسے میں کسی آگ کی بھٹی میں گر گیا ہوں، آگ کی تپش مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ میرے جوتوں میں آگ سی بھڑک رہی تھی اور اس سے میرا دماغ اس طرح کھول رہا تھا جیسے چائے پکنے سے پہلے پانی کھولتا ہے۔ واقعتا یہ قبرستان تو بہت خطرناک قبرستان ہے اس میں تو نہ جانے کیسی کیسی مخلوقات آباد ہیں۔ اسی دوران ایک عجیب قسم کا بچہ میرے سامنے آیا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُف توبہ! اس کا ہاتھ تو آگ کا بنا ہوا تھا وہ شاید کسی جن کا بیٹا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ میں ان سب کا شکار تھا اور اپنا شکار دیکھ کر یہ سب خوش تھے اور مختلف طریقوں سے میرا مذاق بنا رہے تھے۔ میں پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ زندگی کی سب سے بڑی بھول میں نے کی ہے اور اب میں زندہ بچ کر نہیں جاؤں گا۔ میں نے ایک لمحہ کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو ایک سفید کفن پوش میرے بالکل قریب تھا اس کو دیکھ کر میرے ہوش اڑ گئے اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے مکان میں تھا در اصل جب رات ۲ بجے تک میں واپس نہیں ہوا تو میرے چھوٹے بھائی کے ساتھ میرے احباب میری تلاش میں آئے تو میں انہیں یہاں بے ہوش پڑا ہوا ملا۔ ہوش میں آنے کے بعد میں نے آپ بیتی اپنے گھر والوں کو سنائی انہوں نے بتایا کہ اس قبرستان میں جنات اور بھوتوں کی ایک دنیا آباد ہے اور اس قبرستان میں راتوں کو آنا جانا منع ہے۔ اللہ نے خیر کر دی کہ تم بچ گئے۔ آج تم صدقے کے طور پر ایک ایک کرتا اور کھانا غریبوں میں تقسیم کراؤ۔ وہ میں نے کرا دیا۔ اس واقعہ کو ایک ماہ سے زیادہ گزر گیا ہے لیکن میرے ہوش ابھی تک پوری طرح ٹھکانہ نہیں ہیں اور میں اب بھی یہ سوچتا رہتا ہوں کہ قبرستان میں وہ جنات تھے یا قبروں سے نکلے ہوئے مردے۔

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۴

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

بادشاہ کا وزیر سے مشورہ کرنا

مجلس برخواست ہونے کے بعد بادشاہ نے وزیر کو تنہائی میں بلایا اور ازراہ مشورہ یہ پوچھا کہ اب تمہاری رائے کیا ہے؟ اور فیصلہ کس کے حق میں کرنا چاہئے۔؟ وزیر بہت ہوشیار تھا اس نے کہا حضور والا، میری رائے یہ ہے کہ اس مقدمہ میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے اور تنہا اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کیا جائے کہ اس میں فتنہ وفساد کا اندیشہ ہے میرا خیال یہ ہے کہ آپ جنات میں سے قاضیوں، مفتیوں اور حکیموں کو بلا کر ان سے مشورہ طلب کریں خاص خاص لوگوں کے مشورے سے بات منقح ہوجائے گی اور یہ واضح ہوجائیگا کہ حق کس طرف ہے ویسے بھی عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس طرح کے امور میں آپ خوب مشورہ کئے بغیر کسی کے حق میں کوئی فیصلہ نہ دیں۔ مقدمہ کے فیصلہ میں دیر ہوجانا خراب بات نہیں، خراب بات یہ ہوگی کہ عجلت میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہوجائے۔ بادشاہ نے وزیر کی رائے سے اتفاق کیا اور تمام اہل فنون کو جمع کرنے کا آرڈر جاری کیا۔ چنانچہ قاضی آل برجیس، مفتی آل ناہید دانشمندانہ کوہ قاف اولاد گروہ، لقمان اولاد، گروہ ہامان، صاحبان عزیمت آل بہرام وغیرہ حسب حکم سلطان دربار سلطانی میں حاضر ہوئے۔

بادشاہ نے ان سب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ انسان وحیوان ہمارے دربار میں اپنا اپنا مقدمہ لے کر آئے ہیں، انسان کہتے ہیں کہ حیوان ان کے غلام ہیں لیکن ان کی اطاعت سے روگردانی کرتے ہیں اور حیوان کہتے ہیں کہ انسان ان پر ظلم وتعدی کرتے ہیں ایسی صورت حال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔؟ ہم چاہتے ہیں کہ کسی فریق کے ساتھ بھی ناانصافی نہ ہو۔

ایک عالم جو آل ناہید سے تعلق رکھتا تھا کھڑے ہوکر بولا۔ میرے نزدیک یہ ہونا چاہئے کہ یہ سب جانور اپنا احوال اور ظلم وستم تمام کی تفصیلات لکھ کر علماء جنات سے فتویٰ لیں اور اگر کوئی صورت ان کی آزادی کی نکلتی ہوگی تو پھر انہیں انسانوں کے چنگل سے آزادی دلا دی جائے گی ورنہ انسانوں پر اس بات کا زور ڈالا جائے گا کہ وہ ان کے ساتھ ظلم کا معاملہ نہ کریں بلکہ احسان سے کام لیں اور اگر انسانوں نے علمائے جنات کی رائے اور فتویٰ پر عمل نہ کیا اور حیوان گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کو قصوروار نہیں کہا جائے گا۔

بادشاہ نے یہ سن کر سب سے پوچھا کہ اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے۔؟

اکثر حاضرین نے جواب دیا کہ مناسب یہی ہے کہ علماء اور فقہاء سے فتویٰ لے لیا جائے اور پھر اسی پر عمل ہو، مگر صاحبان عزیمت میں سے ایک مفتی نے یہ کہا کہ اگر انسان ان کو آزاد کرنے پر راضی ہوگئے تو ان جانوروں کی قیمت کون ادا کرے گا۔؟ ایک حاضر نے کہا۔ بادشاہ سلامت ادا کریں گے۔

صاحب عزیمت بولا، بادشاہ کے اوپر یہ بوجھ خواہ مخواہ کا ہوگا اور اگر یہ رقم بیت المال سے ادا کی جائے گی تو بیت المال کے ساتھ ناانصافی ہوگی کیونکہ بیت المال کی رقم غریب جنات کے لئے جمع ہوتی ہے اور پھر بہت سے انسان کسی قیمت پر جانوروں کو فروخت نہیں کریں گے اس لئے کہ انہیں ان پر سواری کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔

بادشاہ نے کہا۔ پھر اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے۔؟ اس نے جواب دیا میری رائے یہ ہے کہ بادشاہ تمام حیوانوں کو حکم یہ دیدیں کہ وہ راتوں رات قید میں سے نکل کر اس ملک سے اور انسانوں کی دسترس سے باہر نکل جائیں جس طرح ہرن ریچھ اور بہت سے وحشی جانور بستیوں سے دور چلے گئے ہیں صبح کو جب انسان اٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ تمام جانور غائب ہوگئے ہیں تو پھر وہ کس پر اپنا سامان لادیں گے اور کس پر سوار ہوں گے اور سامان اپنے کاندھوں پر رکھ کر جانوروں کی جستجو کرنا ان کے لئے محال ہوگا، مجبوراً یہ لوگ صبر کرلیں گے اور اس طرح جانوروں کو آزادی نصیب ہوجائے گی۔ بادشاہ نے اس بات کو پسند کیا لیکن حاضرین سے اس بات کی تائید کرانے کی غرض سے پوچھا۔

کیا تم سب کو اس بات سے اتفاق ہے۔؟

ایک حکیم جو لقمان کی اولاد میں سے تھا اس نے عرض کیا کہ یہ بات اچھی نہیں ہے بلکہ یہ بات بالکل خلاف عقل ہے اور اس پر عمل کرنا محال ہے اس لئے کہ اکثر حیوانات قید میں بند ہیں اور قید خانوں کے دروازوں پر پہرہ دار

بیٹھے ہوئے ہیں پھر یہ راہ فرار کیسے اختیار کر سکتے ہیں۔؟

صاحب عزیمت نے کہا کہ بادشاہ ایک رات تمام جنات کو یہ آرڈر دیدے کہ وہ قید خانوں کے دروازوں اور حیوانات کے پاؤں میں پڑی ہوئی بیڑیاں کھول دیں اور سب چوکیداروں کو گرفتار کرلیں اور اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک تمام جانور انسانوں کی دسترس سے بہت دور نہ نکل جائیں اس میں بادشاہ کو ثواب عظیم حاصل ہوگا اور جانور بھی عمر بھر دعا دیں گے اور یہ مشورہ میں جانوروں پر ترس کھا کر دے رہا ہوں اگر بادشاہ ازراہ رحم اس کام کا ارادہ کرے گا تو اللہ کی طرف سے بھی مدد ہوگی اور یہ کام آسان ہوجائے گا اور خدا کی دی ہوئی بادشاہت کا یہی شکر ہے کہ مظلوموں کی مدد کی جائے اور قیدیوں کو قید سے نجات دلا دی جائے۔ میں نے سنا ہے بعض پیغمبروں پر نازل کی ہوئی کتابوں میں یہ بات لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بادشاہو! ہم نے روئے زمین پر اقتدار اس لئے نہیں بخشا کہ تم مال جمع کرلو اور ہر وقت اسی کی حرص و ہوس میں مبتلا رہو بلکہ تمہیں مظلوموں کی فریاد سننی چاہئے میں بھی مظلوموں کی فریاد سنتا ہوں اور فوراً ان کی مدد کرتا ہوں اگرچہ وہ کافر ہوں۔

بادشاہ نے حاضرین سے پوچھا کہ اب تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہے۔ آپ اس پر عمل کرنے کا آرڈر جاری کریں، مگر ایک کیوانی حکیم اس بات پر راضی نہ ہوا۔ بادشاہ کی تعریف اور بڑائی بیان کرنے کے بعد کہنے لگا حضور! یہ کام بہت مشکل ہے، یہ کام کسی طور پر نہیں ہوسکتا اس میں خدشے اور خطرے ایک نہیں بہت سے ہیں کہ وہ پھر کسی طرح اصلاح پذیر نہیں ہوسکتے۔

بادشاہ نے کہا تجھے اس میں کس چیز کا خوف ہے تفصیل سے بیان کر تاکہ میں بھی غور کرسکوں۔

حکیم نے عرض کیا۔ کہ حضرت جس نے یہ حیوانوں کو آزاد کرنے کی ترکیب بتائی وہ غلط بتائی۔ کیوں کہ جس وقت صبح کو اٹھ کر انسان حیوانوں کو موجود نہیں پائیں گے اور انہیں یہ اطلاع ملے گی کہ تمام جانور فرار ہوگئے ہیں تو انہیں یہ یقین ہوجائے گا کہ یہ کام کوئی انسان نہیں کرسکتا اور کسی جانور کی تدبیر سے بھی ممکن نہیں ہے بلکہ یہ مکروفریب جنات نے کیا ہے اور انسان جنات سے بدظن ہوجائیں گے اور جب انسانوں کو یہ پتہ چلے گا کہ آنجناب بھی اس سازش میں برابر کے شریک رہے ہیں تو ان کو اور بھی تکلیف پہنچے گی۔ اور وہ آپ کے بھی مخالف ہوجائیں گے حالانکہ اس وقت تک وہ آپ کو ایک انصاف پسند بادشاہ سمجھتے ہیں اور اسی لئے آپ کی عدالت میں اپنا مقدمہ لے کر آئے ہیں۔

بادشاہ نے یہ سن کر کہا۔ بلاشبہ انسانوں کو یہی گمان ہوگا کہ یہ کام ہم لوگوں نے کیا ہے۔

حکیم نے مزید عرض کیا۔ حضور والا جس وقت جانور انسانوں کی قید سے نکل جائیں گے اور انسانوں کو پہنچنے والے فائدوں میں خلل پیدا ہوگا تو انہیں نہایت تکلیف پہنچے گی تو یہ لوگ فرط غضب میں جنات کے دشمن ہوجائیں گے اور یہ لوگ جنات کے پہلے ہی سے دشمن ہیں لیکن پھر ان کی عداوت و دشمنی میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ حکیموں نے فرمایا کہ دانش مند وہ ہے جو کہ دشمنوں میں صلح کرادے اور ایسا طریقہ اختیار کرے کہ فریقین صلح کرانے والے سے راضی رہیں یہ سن کر حاضرین میں سے ایک جن نے کہا یہ بالکل سچ کہتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا جن، کھڑے ہوکر بولا۔ ہم انسانوں کی دشمنی سے کیوں ڈریں، یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں، ہم آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور اللہ نے ہمیں انسانوں کی آنکھوں سے غائب ہونے اور آسمان پر اڑنے کی صلاحیت بھی دی ہے جب کہ انسان مٹی سے بنایا گیا ہے اور اس میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے جو ہم میں ہے پھر کس چیز کا خوف ہے۔؟

کیوانی حکیم نے جواب دیا، افسوس کہ تو کچھ نہیں سمجھتا انسان اگرچہ خاکی ہے لیکن اس کی روح فلکی ہے اور نور خداوندی سے پُر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے یہ ہم پر فضیلت رکھتا ہے۔ انسانوں کی جماعت بہت سے مکروحیلے بھی جانتی ہے اور اس طرح کے عملیات سے واقف ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ بن سکتے ہیں۔ گزشتہ زمانہ میں انسانوں اور جنوں میں بہت سے معرکے ہوئے ہیں کہ ان کے سننے سے عبرت آتی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کرو کہ ان واقعات کی حقیقت کیا ہے تاکہ صورت حال سے میں بھی خبردار ہوں۔

حکیم نے کہا کہ انسانوں اور جنوں میں طبعی عداوت موجود ہے اور یہ عداوت ابتدا ہی سے چلی آرہی ہے اور اس کا بیان نہایت طویل ہے۔

بادشاہ نے کہا۔ اختصار کے ساتھ کچھ تو بیان کرو۔ تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہو اور کوئی بات اگر قابل عبرت ہو تو میں اس سے عبرت حاصل کرسکوں۔

حکیم نے بادشاہ کی فرمائش پر بیان کرنا شروع کیا۔ کہ جب تک اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا نہیں کیا تھا تمام زمین پر جنات رہا کرتے تھے۔ جنگل و آبادی اور دریا و درخت سبھی چیزیں ان کے بس میں تھیں۔ نبوت و شریعت اور دین و ہدایت جیسی گرانقدر نعمتیں بھی انہیں میسر تھیں۔ پھر رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ جنات نافرمانی کرنے لگے اور اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنے لگے اور نہایت سرکش ہوگئے۔ انتہا یہ ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر کا خون کرنے سے بھی نہ چوکے غرضیکہ روئے زمین پر ایک فساد برپا ہوگیا ان کی حرکتیں دیکھ کر

زمین کی دوسری مخلوقات بھی پریشان ہوگئی اور انہوں نے اللہ سے فریاد کی۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ نے فرشتوں کی ایک جماعت زمین پر بھیجی انہوں نے آکر جنوں کو ختم کردیا اور بہت سوں کو قید واسیر بھی کیا۔ اب روئے زمین پر آزادی کے ساتھ فرشتے رہتے تھے اور کچھ جنات تھے لیکن وہ قید میں تھے ان قیدیوں میں سے ایک عزازیل نامی جن تھا جو بعد میں ابلیس لعین کے نام سے مشہور ہوا اور لعنت اس پر اس لئے نازل ہوئی کہ اس نے آدم علیہ السلام وحوا کو فریب میں مبتلا کرکے ان سے اللہ کی نافرمانی کرائی اس وقت عزازیل کی عمر بہت کم تھی اس نے فرشتوں میں پرورش پائی اسی لئے اس نے فرشتوں کے سے طور طریقے اختیار کرلئے۔ فرشتوں کی صحبت نے اسے عابد اور عالم بنادیا جب وہ بڑا ہوا تو اپنے علم وعبادت کی وجہ سے پوری قوم کا سردار بنادیا گیا۔ سب اس کا احترام کرتے اور اس کے احکامات کی تعمیل کرتے۔ عزازیل علم وعبادت میں فائق ہونے کی وجہ سے دن بدن ترقیاں کرتا رہا اور فرشتے بھی اس کا احترام کرتے رہے۔ پھر یہ ہوا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے تمام موجود مخلوق سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ من غیر کم وارفعکم السماء۔ یعنی خلیفہ زمین کا میں اس کو کروں گا جو تم میں سے نہیں ہے اور تمہیں آسمان پر بلالوں گا۔

فرشتوں نے جو ایک مدت سے یہاں رہتے تھے یہاں کی جدائی کے سبب اللہ سے عرض کیا۔

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ۔ یعنی کیا آپ پیدا کریں گے اس زمین پر اس کو جو اس زمین پر فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا۔ اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ہر وقت آپ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں آپ کا تقدس کرتے ہیں اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی جس فائدہ کو ہم جانتے ہیں اسے تم نہیں جانتے۔

اور قسم ہے مجھے خود اپنی کہ آدم اور اس کی اولاد کی پیدائش کے بعد کسی فرشتے اور جن کو زمین پر کھلے عام رہنے کی یہ اجازت نہیں دوں گا۔ اس کے بعد جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس وقت تمام فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو، سب نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔ اپنی جہالت اور حسد کے باعث۔ اور اس نے اس وقت یہ دلیل دی۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ۔ میں بہتر ہوں آدم سے مجھے آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم کو مٹی سے۔

اس کی یہ دلیل کام نہ آسکی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعین اور راندۂ درگاہ قرار پایا۔

اس کے بعد اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو جنت میں داخل کردیں کچھ عرصہ کے بعد آدم کی دلجوئی کے لئے اللہ نے حوا کو پیدا کیا اور پھر آدم سے مخاطب ہوکر اللہ نے فرمایا۔

وَیٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ اے آدم تم اپنی بیوی سمیت اس بہشت میں رہو اور جو تمہارا دل چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس مت جانا اگر اس درخت کے قریب جاؤ گے گنہ گار ہوں گے۔

یہ جنت انتہائی خوبصورت باغ تھا جو یاقوت کے پہاڑوں پر بنایا گیا تھا وہاں کا موسم انتہائی خوشگوار تھا، باغ کے نیچے نہریں بہتی تھیں درخت ہرے بھرے تھے اور طرح طرح کے پھلوں اور پھولوں سے مالا مال تھے وہاں خوبصورت قسم کے پرندے بھی تھے جنہیں دیکھ کر جی خوش ہوتا تھا۔ آدم اور حوا خوشی خوشی وہاں رہنے لگے یہ دونوں نہروں کے کنارے کنارے سیر کرتے اقسام اقسام کے میوے کھاتے اور نہروں سے پانی پیتے بغیر محنت کے یہ سب کچھ میسر تھا، جوتنا، کھیتی کرنا، پیسنا، پکانا، کاتنا کپڑا بننا دھونا، اس طرح کی محنت سے بالکل آزاد تھے جتنے درخت اور حیوان وہاں موجود تھے سب کے نام اللہ نے آدم کو بتادیئے اور فرشتوں سے پوچھا تو چونکہ فرشتے ان کے ناموں سے واقف نہ تھے اس لئے جواب نہ دے سکے اور جس وقت آدم سے پوچھا تو انہوں نے فرافر سب کے نام بتادیئے اور ان کے فوائد اور نقصانات پر بھی کلام کیا۔ فرشتوں نے جب یہ حال دیکھا تو آدم کے تابع ہوگئے اور آدم کا احترام کرنے پر مجبور ہوگئے۔ جب عزازیل نے حضرت آدم کی عزت اور توقیر ہوتی دیکھی تو اس کے حسد میں اور بھی اضافہ ہوگیا اور پھر اسے اس بات کی فکر ہوئی کہ کسی طرح آدم کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ ایک دن ناصح بن کر آدم کے پاس پہنچا کہ اللہ نے جو بزرگی اور فضیلت تمہیں عطا کی ہے وہ کسی اور کو عطا نہیں کی اگر تم اس درخت کا پھل کھالو تو تمہارے علم وفضل میں مزید اضافہ ہو اور پھر تم ہمیشہ اس جنت میں مقیم رہو کبھی موت نہ آئے گی اور تمہارے ایام انتہائی آرام وراحت سے گزرتے رہیں گے جب آدم کو اس کی بات کا یقین نہ ہوا تو اس نے قسم کھاکر یہ کہا۔ اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ یعنی میں تو تمہیں نصیحت کررہا ہوں میرا اس میں کوئی فائدہ یا نقصان نہیں۔

آدم اس کے فریب میں آگئے اور انہوں نے اس درخت کا پھل کھالیا اسی وقت ان کے بدن پر جو بہشتی لباس تھا اتر گیا۔ درختوں کے پتوں سے انہوں نے اپنا جسم چھپالیا۔ سورج کی گرمی سے ان کا جسم کالا پڑ گیا غرضیکہ انہیں کافی

رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اس وقت فرشتوں کو یہ حکم ہوا کہ آدمؑ اور اس کی بیوی کو جنت سے نکال کر روئے زمین پر ڈال دو۔ فرشتوں نے حکم کی تعمیل کی انہیں ایسی جگہ لے جا کر چھوڑ دیا کہ جہاں نہ پھل تھے نہ پانی تھا نہ اور کوئی آسائش کا سامان تھا۔ مختصر یہ کہ ایک طویل مدت تک آدمؑ وحوا نے رنج والم کے دن گزارے اور اپنی حرکت پر بہت شرمندہ رہے اور اللہ سے توبہ بھی کرتے رہے۔ ایک دن اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی اور ان کی غلطی کو معاف کردیا اور ایک فرشتے کو ان کے پاس بھیجا اس نے انہیں زمین کھودنا، ہل جوتنا، بونا، کاٹنا، پیسنا، خمیر کرنا، روٹی پکانا، کپڑا بننا، سینا، لباس تیار کرنا وغیرہ اس قسم کے کام سکھا دیئے اور پھر یہ ہوا کہ ان دونوں کے اولادیں پیدا ہونے لگیں اور دن بدن ان کے قبیلے میں اضافہ ہوتا چلا گیا بعد میں ان لوگوں نے اپنے مکانات بھی تعمیر کر لئے ان کی اولادوں میں بھی بیاہ شادی کا سلسلہ شروع ہوگیا اور بیٹوں کے ساتھ آدمؑ وحوا کے پوتے اور نواسے بھی ہونے لگے کافی مدت تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آدمؑ نے اپنی اولاد کو جنت سے نکلنے کی ساری داستان سنا رکھی تھی۔ آدمؑ کی اولاد جنوں کی دشمن ہوگئی اور جنوں سے نفرت کرنے لگی کہ جن کے ایک فرد نے ان کے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا تھا پھر یہ ہوا کہ آدمؑ کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوئے اور قابیل نے جب ناکامی کا سامنا کیا تو اس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کردیا۔ اب پھر آدمؑ کی اولاد کو یہ بدگمانی ہوئی کہ اس میں جنوں کا ہاتھ ہے اور عزازیل ہی کی سازش سے یہ سب کچھ ہوا ہے اب ان کی عداوت اور بھی بڑھ گئی اور یہ لوگ جنات کو دفع کرنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ جادو، منتر، تعویذ گنڈے وغیرہ انہوں نے ایسے ایسے علوم اور عمل ایجاد کر لئے کہ جنوں کو تکلیف پہنچے کافی عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ جنات انسانوں کے دشمن تھے اور انسان جنات کے درپے رہتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے انسانوں اور جنوں میں صلح کرادی اور سب کو ہدایت کی راہ دکھائی چنانچہ ان کی عداوت تعلقات میں بدل گئی اور یہ ایک دوسرے کو فائدہ بھی پہنچانے لگے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک انسانوں اور جنوں میں بنی رہی اور دونوں ایک دوسرے کا لحاظ کرتے رہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود میں ڈالا گیا تو پھر آدمیوں کو یہ بدگمانی ہوگئی کہ اس میں جنوں کا ہاتھ ہے اور پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تب بھی آدمیوں کو یہ بدگمانی ہوئی کہ اس میں جنوں کی سازش ہے ان دونوں میں پھر دشمنی پیدا ہوگئی لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے آدمیوں اور جنوں میں پھر مصالحت کرادی۔ ان کا اختلاف پھر ختم ہوگیا جب سلیمان علیہ السلام اس دنیا میں آئے اور انہیں اللہ نے ہفت اقلیم کا بادشاہ بنایا اور روئے زمین کے تمام بادشاہوں پر آپ کو غلبہ عطا کیا سارے جن اور انس انکے تابع ہوئے۔ تب جنوں نے ازراہ فخر آدمیوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام کو یہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھ لگی ہے۔ اگر جنات مدد نہ کرتے تو ان کی بادشاہت بھی محدود ہوتی دوسرے بادشاہوں کی طرح جن اسی طرح آدمیوں کو وہم میں ڈالتے رہے، اپنی غیب دانی اور اپنی بڑائی بیان کرتے رہے۔ جب سلیمان علیہ السلام نے وفات پائی اور جنوں کو ان کی وفات پر حیرانی ہوئی تب آدمیوں کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ لوگ غیب داں نہیں ہیں اگر غیب داں ہوتے تو سلیمان علیہ السلام کی وفات پر حیرت کیوں کرتے۔؟ اور بلقیس کی خبر جس وقت ہدہد کی زبانی سلیمان علیہ السلام کو پہنچی اور انہوں نے تمام حاضرین سے کہا کہ کون ایسا ہے جو بلقیس کا تخت فوراً اٹھا لائے تو اس پر ایک جن نے جس کا نام اصطوس تھا کہا کہ میں حضور والا بلقیس کا تخت اٹھا لاؤں گا اور اتنی دیر میں کہ آپ اپنے مکان سے اٹھنے نہیں پائیں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس سے بھی جلدی لایا جائے تو ایک جن جس کا نام آصف برخیا تھا کھڑے ہوکر کہا حضور میں پلک جھپکتے ہی لے آؤں گا۔ چنانچہ اسی لمحہ بلقیس کا تخت حاضر کردیا۔ سلیمان علیہ السلام تخت دیکھتے ہی حیرت میں رہ گئے اور سجدہ میں گر گئے کہ اللہ نے انہیں ایسے طاقت ور لوگوں پر حکومت عطا کی۔ اس وقت جنوں کو بھی یہ اندازہ ہوگیا کہ ہماری تمام تر قوت وصلاحیت کے باوجود انسانوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ اور ہم انسانوں کے محکوم ہیں۔ فوراً انہیں احساس کمتری ہوا اور وہ گردن جھکا کر سلیمان علیہ السلام کے دربار میں سے نکلنے لگے۔ آدمیوں کی ایک جماعت تالیاں بجاتی ہوئی اور ان کی تذلیل کرتی ہوئی ان کے پیچھے دوڑی۔ چنانچہ جنات بھاگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بغاوت کا اعلان کردیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے پکڑنے کے لئے آدمیوں کا لشکر روانہ کیا اور بہت سے عمل جنوں کو گرفتار کرنے کے لئے آدمیوں کو سکھلا دیئے۔ چنانچہ آدمیوں نے عملیات کے ذریعہ بہت سے جنوں کو جلایا۔ بہت سوں کو شیشوں میں بند کرلیا اور بہت جنوں کو اپنا مطیع بنالیا، باقاعدہ سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو تابع کرنے کی ایک کتاب بھی تصنیف کی جو ان کی وفات کے بعد ظاہر ہوئی اور آدمیوں نے اس کتاب میں لکھے ہوئے عملیات کا بہت فائدہ اٹھایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے تمام جن وانس کو دین کی دعوت دی اور یہ طریقہ بھی بتایا کہ آسمان پر جا کر کس طرح فرشتوں کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے اور بعض جن حضرت عیسیٰ کے دین میں آکر بہت پرہیزگار ہوئے اور آسمان تک جانے لگے۔ ہمیشہ آسمان کی خبر سن کر کاہنوں سے بیان کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تو ان کا آسمان پر جانا موقوف ہوگیا اس وقت یہ جن کہتے اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا۔ نہیں معلوم دنیا کے رہنے والوں کے واسطے یہ برا ہوا یا خدا ان کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اور بعض جن دین

اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے۔ چنانچہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان آج تک صلح چلی آرہی ہے اتنا کہہ کر کیوانی حکیم نے کہا حضور والا اب میری ناقص رائے یہ ہے کہ انسانوں سے چھیڑ چھاڑ اور دشمنی ٹھیک نہیں یہ دشمنی پتھر کی ایک آگ ثابت ہوگی جو اگر ظاہر ہوگئی تو ایک ایک عالم کو جلا کر بھسم کر دے گی، خدا پناہ میں رکھے یہ آدمی جب بھی ہماری دشمنی پر اترے ہیں تو انہوں نے ہمیں بہت ذلیل و رسوا کیا ہے اور ہماری گردنیں مروڑی ہیں۔ سب نے یہ تفصیلات سن کر گردن جھکا دی اور متفکر ہو گئے۔

اب بادشاہ نے حکیم سے پوچھا۔ تیرے نزدیک کیا بہتر ہے اور کیا ہونا چاہئے؟ ہمارے یہاں کچھ فریادی آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے انصاف طلب کیا ہے آخر ان کے جھگڑے کو کس طرح حل کرنا چاہئے۔؟ اور کس طرح راضی کر کے انہیں اپنے ملک سے رخصت کرنا چاہئے۔

حکیم نے کہا کہ اس کے بارے میں عجلت سے کام نہ لیں بلکہ دربار عام میں بیٹھ کر فریقین کے دلائل سنیں، پھر جس کے دلائل مضبوط دیکھیں اس کے حق میں فیصلہ کر دیں۔

صاحب العزیمت نے کہا انسان نہایت فصیح و بلیغ ہیں اور حیوان بالکل ہی گونگے ہیں ان کے مقابلہ میں کیا زبان ہلا سکتے ہیں اگر یہ انسانوں کی چرب زبانی سے ہار گئے تو کیا ان بے چاروں کو انسانوں کے حوالے کر دیا جائے گا کہ یہ تمام عمر تکلیفوں میں مبتلا رہیں اور عذاب جھیلتے رہیں۔

حکیم نے کہا کہ یہ صبر سے کام لیں زمانہ ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خاص طور پر کوئی مدد کرے اور انہیں انسانوں پر غلبہ عطا کر دے جس طرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی آل داؤد کو بخت نصر کے ظلم سے خلاصی عطا کی۔ آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل سامان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل داؤد شیر کے ظلم سے نجات دی۔ زمانہ کسی پر یکساں نہیں گزرتا۔ دن بدلتے ہیں حالات بدلتے ہیں حکومتیں بدلتی ہیں اور یہی نظام قدرت ہے۔

خورجہ ضلع بلند شہر میں
رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا کی تمام کتابیں
اور خاص نمبرات
ڈاکٹر سمیع فاروقی
چھوٹا دروازہ، محلہ خویش گیان، نزد مسجد سے خریدیں
منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

مختلف پھولوں کی خوشبو
تھکے ہوئے ذہنوں کو آسودگی پہونچانے والی کتاب
مقرر اور خطیب کے لئے ایک عظیم تحفہ
مقررین کے علاوہ جو لوگ مجلس میں نمایاں ہونے اور بے مثال بات چیت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ لوگ اس کتاب کا مطالعہ کریں، یہ کتاب سفر اور تنہائی کے لئے ایک مثالی ساتھی کی حیثیت رکھتی ہے۔
مرتبہ
نازیہ مریم ہاشمی
قیمت-/100 سو روپئے (مع خرچ)
ناشر
مکتبہ روحانی دنیا
محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

خواب کی تعبیر معلوم کرنے کا بہترین طریقہ

خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے عموماً فالنامے ہوتے ہیں لیکن یہ فالنامہ نہیں بلکہ ایک حسابی قاعدہ ہے جسے بارہا آزمایا گیا ہے اور ہمیشہ درست پایا ہے۔

خواب دیکھنے والے کے نام کے اعداد مندرجہ ذیل اسے نکال کر اس میں دن کے عدد بھی جوڑ لیں۔ جب خواب دیکھا ہو ان سب کو جمع کر کے استطاق کرو اور اس کی تفصیل ذیل سے معلوم کرو۔

1۔ خواب مبارک ہے اس کی تعبیر بہت جلد کسی نفع کی صورت میں ظاہر ہوگی۔

2۔ سائل کو کاروبار میں عنقریب معقول فائدہ ہوگا۔

3۔ جاہ مرتب میں ترقی ہوگی۔ کوئی دلی مقصد ہاتھ آئے گا۔

4۔ عزت و مرتبہ بڑھے۔ دو شخص سے احتیاط کی ضرورت ہے۔

5۔ سفر کرنا پڑے۔

6۔ خواب اچھا نہیں، کچھ خیرات کرنے کی ضرورت ہے۔

7۔ کسی سے جھگڑے ہو۔

8۔ تعبیر مبارک ہے کوئی خوشی کا کام دیکھے۔

9۔ توقعات میں ناکامی ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ عزیزوں سے لڑائی جھگڑا ہو جائے، مگر انجام تمہاری فتح ہے۔

مثال:۔

احمد نے بدھ کے دن خواب دیکھا۔ 10 بجے۔ اس نے تعبیر دیکھی۔ اس سے بحث نہیں کہ ایس خواب یاد رہا یا نہیں۔ تعبیر ہر حالت میں درست ہوگی۔ اب احمد کے عدد لیں۔ ا، ح، م، د= ا۔ بدھ کے عدد پانچ۔ کل عدد 22 ہوئے۔ آپ ان کا استطاق کریں۔ یعنی انہیں پھر جوڑ لیں۔ 2+2=4 ہوا۔ یہی عدد جواب کے لئے مطلوب ہے۔ استطاق میں عدد 9 سے زیادہ نہیں ہوتا۔

دونوں کے اعداد:۔

اتوار کا ایک، سوموار کے ساتھ، منگل کے نو، بدھ کے پانچ، جمعرات کے تین، جمعہ کے چھ، ہفتہ کے سات اور اگر جواب بارہ (12) بجے دن کے بعد دیکھیں تو دونوں کے نمبر یہ ہیں۔

اتوار کے چار، سوموار کے تین، منگل کے پانچ، بدھ کے نو، جمعرات کے چھ، ہفتہ کا ایک۔

نام کے اعداد لینے کی ابجد:۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۸	۹	۱	۲	۳	۴	۵
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
۶	۷	۸	۹	۱	۲	۳
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱

نوٹ:۔

1۔ تعبیر خواب کے لئے ہمیشہ ایک ہی بار جواب حاصل کیا جاتا ہے۔ بار بار خواب کی تعبیر دیکھنے میں تاخیر اور خرابی کا احتمال ہے۔

2۔ تعبیر میں خاب دیکھنے والے کا نام معہ والدہ لینا چاہئے، ہم نے اختصار کے لئے مثال میں صرف نام استعمال کیا ہے۔

3۔ نام ہمیشہ وہ لو جو اب استعمال کر رہا ہے اور جو اس کا مشہور نام ہے۔ پیدائشی خواہ کوئی ہو، نام موجودہ ہو۔

کیا اب بھی تم عقل کا استعمال نہیں کرو گے؟

﴿ہم﴾ دیکھتے ہیں گذشتہ چند صدیوں سے دنیائے انسانیت سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقیوں کے ثمرات سے خوب استفادہ کر رہی ہے۔ ان ترقیوں کے درمیان دنیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ دنیا کی بعض قومیں اُبھر رہی ہیں اور بعض قوموں کی سیادت و قیادت اور عظمت و رفعت کا سورج ڈوب رہا ہے۔ زیادہ وقت نہیں گزرا جب دنیا کے اسٹیج پر کچھ تہذیبیں ابھریں اور کچھ کا زوال شروع ہوا۔ تحقیقی نظر رکھنے والے ایک انصاف پسند اور ایک آزاد انسان کے ذہن میں یہ سوالات ابھرتے رہتے ہیں کہ آخر دنیا کا خالق اور مالک کن وجوہ کی بنا پر کسی قوم کو اٹھاتا ہے اور کسی قوم کو پیوندِ خاک کر دیتا ہے۔! ظاہر ہے کہ اس کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس دست بستہ راز کی عقدہ کشائی اُس وقت ہوتی ہے، جب کوئی صاحب فکر انسان قرآن حکیم کے اس پیغام پر سنجیدگی سے غور وفکر کرنے لگتا ہے۔

"انسانو! بیشک ہم نے نازل کی ہے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب جس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے کیا اب بھی تم عقل کا استعمال نہیں کرو گے؟ (سورۃ الانبیا:10)

اس آیت کا آخری حصہ پڑھ کر ایک صاحب فکر انسان دفعتاً چونک جاتا ہے کہ عقل کے استعمال پر خالق کائنات نے کس قدر زور دیا ہے۔! دنیا کی کسی اور کتاب میں عقل کے استعمال کی ایسی کسی ترغیب کی نظیر نہیں ملتی۔ کبھی کبھی میں خود بھی سوچتا رہ جاتا ہوں کہ آخر کیا بات ہے کہ جس کتاب پر میں ایمان رکھتا ہوں، انسانی عقل کو دعوت دینے والی یہ ایسی تمام آیتوں کی تلاوت کرتا ہوں ان سے اب تک کیسے لا بلد رہا؟ کہیں ایسا تو نہیں جس طرح کا برتاؤ میں نے اس کتاب مقدس کے ساتھ اب تک روا رکھا، شاید اُسی کے یہ نتائج ہوں کہ آج تک میں نے عقل کا استعمال کیا نہ دنیا کو کچھ دینے کے قابل بنا۔

عقل کے استعمال پر غور وفکر کا سلسلہ چلا ہے تو قرآن کا یہ مضمون یاد آتا ہے جسے بطور یاد دہانی یہاں درج کرنا ناگزیر ہے۔

"نازل کی اللہ نے آسمان کی بلندیوں سے بارش، سو بہہ نکلے ندی نالے اپنی اپنی مقدار میں اور اٹھا لایا بہاؤ جھاگ یا کچرا پھولا ہوا اور معدنیات سے زیورات اور قیمتی کارآمد اشیا بنانے کے لیے جب آگ میں تپایا جائے تو اُس میں بھی اسی طرح جھاگ ابھرتا ہے۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل کو۔ تو جو جھاگ یا کچرا ہوتا ہے وہ چلا جاتا ہے سوکھ کر اور جو نفع بخش ہوتا ہے انسانوں کے لیے ٹھہراؤ دیتا ہے اسے اللہ زمین میں۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں۔

بڑی آسانی سے سمجھ میں آنے والی یہ بات ہے کہ اللہ دنیا میں ان لوگوں ہی کو دوام اور بقا عطا کرتا ہے جو انسانیت کے لیے نفع بخش ہوں۔ تھوڑی سی ذہنی مشقت کے بعد یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ دنیا کو دینے کے لیے گو کہ میرے پاس بظاہر کچھ نہیں رہ گیا ہے مگر ایک چیز بہر حال ایسی ہے جو صرف میرے ہی پاس ہے اور دنیا کی قومیں اپنی تمام ترقیوں کے باوجود اس گراں قدر نعمت سے محروم ہیں اور وہ ہے کتاب اللہ اور وحی الٰہی کی نعمت جو آیات قرآن مجید کی شکل میں آج بھی پوری حفاظت کے ساتھ زندہ و تابندہ ہماری تحویل میں ہے۔ شاید ہم صفحۂ ہستی سے اسی لیے نہیں مٹ رہے ہیں کہ اتفاقاً ایک امانت ایسی ہے جو ہمارے پاس رہ گئی ہے جسے دنیا

کے اُن انسانوں تک ہمیں پہنچاتا ہے جو اس سے محروم رہ گئے ہیں۔

"پہاڑوں نے جسے ڈھونے سے معذوری جتائی تھی ابھی تک سر پہ
اپنے بوجھ وہ ڈھویا کہاں ہوں میں"

لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ جو نعمت ہمارے پاس موجود ہے، اُس کے فہم وادارک کے لیے عقل ہی کی ضرورت تھی جسے شاید ہم نے استعمال نہیں کیا۔ یہی مجرمانہ کوتاہی تھی جو ندیا کی موجودہ بے راہ روی کی ذمہ دار بن گئی۔ اب تو کم از کم ہمیں عقل کے موجودہ تعطل کو توڑنا چاہیے تاکہ ہم اُس منطقی نتیجے پر پہنچ سکیں جہاں کتاب اللہ ہمیں پہنچانا چاہتی ہے۔ زیرنظر مضمون اسی مقصد کے تحت لکھا گیا ہے کہ ہم اللہ اپنی عقل کے استعمال کی اہمیت کو پہچانیں کہ فی الواقع ہمیں اپنی عقل کو ایسے کس کے لیے اور کیوں استعمال کرنا ہے۔ خصوصاً آیات قرآنی کے مطالعے کے دوران عقل کا استعمال ناگزیر ہے۔ مذکورہ آیتِ شریفہ میں رب تعالیٰ نے انسانوں سے فرمایا کہ ہم نے ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے۔ پھر انسانوں کو دعوت دی کہ وہ اپنی عقل اور ذہانت کا استعمال کریں۔

یہ کہنا کہ اس کتاب برحق میں تمہارا تذکرہ موجود ہے دراصل اشارہ ہے اس حقیقت کی طرف کہ جس دور میں بھی کتاب نازل کی گئی اُس کا موضوع صرف "انسان" اور "اُس کی ہدایت" رہا ہے۔ رب تعالیٰ کی مخاطبت بھی ایک انسان ہی سے رہی ہے اور اسی کے ذکر سے مالک کائنات نے اپنی اس کتاب کو معمور فرمایا۔ رب کائنات کا انسانوں سے یہ کہنا کہ میری کتاب میں تمہارا تذکرہ موجود ہے ایک ایسا بیان ہے کہ انسانوں کو چونک جانا چاہیے۔ اس لیے اپنے تذکرے کی طرف متوجہ ہونا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ فرض کیجیے کہ کوئی دوڑتے ہوئے آئے اور ہمیں یہ اطلاع دے کہ آج کے اخبار میں آپ کے بارے میں کوئی خبر شائع ہوئی ہے یا پھر خود اخبار کا مدیر یہ اطلاع دے کہ ہمارے اخبار میں آپ کا تذکرہ موجود ہے تو ہم تصور کی آنکھ سے اپنی اُس کیفیت کو دیکھ سکتے ہیں جو اس خبر کے ردعمل میں ہم پر طاری ہوسکتی ہے۔ ہم بے چین ہو اٹھیں گے کہ دیکھیں آخر ہمارے بارے میں کیا لکھا گیا ہے۔! اب یہی بات کتاب ہدایت میں ہو تو نہ جانے کیوں اسی نوعیت کی بے چینی ہم میں پیدا نہیں ہوتی کہ معلوم کریں کہ ہمارے خالق نے اپنی کتاب میں ہمارا کیا تذکرہ فرمایا ہے۔

اگر ایسی بے چینی کسی انسان میں پیدا ہوتی تو دیکھتا کہ اُس کی اپنی زندگی کی حقیقت کیا ہے کس مقصد حیات کو اُسے اپنانا ہے اور اُس کے اپنے انجام کے بارے میں کیا خبر ہے جو پیشگی طور پر اُسے دی جارہی ہے۔ پھر اس کے مابعد یہ سوال کہ جب تمہارا ذکر اس میں موجود ہے تو پھر تم عقل کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟ اگر نعمت عقل کا تم استعمال کرتے تو تم دیکھتے کہ قرآن شریف کی نورانی روشنی تمہاری شخصیت کے ایک ایک پہلو کو منور کرتی جارہی ہے۔ تم پر یہ عقدہ کھلتا کہ تم اس زمین کے مستقل باشندے نہیں ہو بلکہ تم کہیں سے آئے ہو اور ایک دن اس مقام عارضی سے جسے تم کرۂ ارض کہتے ہو چھوڑ کر نقل مکانی کرنی ہے۔ تمہارا یہ کوچ یکے بعد دیگر اور فرداً ہوگا۔ گویا تم میں سے ہر انسان اپنی پیدائش کے ساتھ اپنی واپسی کا ٹکٹ (Return Ticket) اپنے ساتھ لایا ہے جس میں اس کی واپسی کی تاریخ، روانگی کا وقت اور مقام درج ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ نہیں جانتا کہ کب، کہاں اور کس وقت وہ یہاں سے کوچ کرے گا گویا اُس کے اندراجات پر ایک پٹی چپکی ہوئی ہے جسے وقت آنے پر اسکریچ کردیا جائے گا۔ اس حقیقت کو قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ "وہی دیتا ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔"

اس آیت میں بھی انسان ہی موضوع تذکرہ ہے۔ زمین پر ہر انسان کو یہ آزادی اختیار حاصل ہے کہ اُس کا من چاہے تو وہ قدرت کے قانون کی پابندی کرے اور نہ چاہے تو من چاہی زندگی گزارے لیکن اُس پر یہ حقیقت واضح رہنی چاہیے کہ بہرحال ایک مقررہ مدت کے بعد اسے لازماً اپنے مالک کی بارگاہ میں جواب دہی کرنی ہے۔ وفاشعاری اُس سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اس آزادیٔ اختیار کا بے جا استعمال نہ ہو۔ قانون اور قاعدے کے تحت زندگی گزرنی چاہیے۔ اس لیے کہ تسلیم ورضا کا تقاضہ یہی ہے کہ جس نے زندگی دی اُسی کے قانون کی اتباع انسان کا فریضہ بن

بلۓ اوراسی کا یہ استحقاق بھی ہوکہ موت کی راہ سے وہ اپنی مخلوق کو جس لمحہ ہیں طلب کرنا چاہے، کرے۔

عقل سے جب بھی پوچھا جائے گا کہ کس کا قانون زمین پر جاری و ساری ہوتو یہی جواب ملے گا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا بس اُسی ہستی کا قانون چلنا چاہیے۔ عقل خود یہ دلیل فراہم کرے گی کہ چونکہ کائنات کی ساری قوتیں اُسی کے نظام اور اُسی کے احکام کی بجا آوری میں مصروف ہیں جو ساری کائنات کے جملہ اسباب ومتاع کا مالک ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں سارے انسانوں کی جان ہے۔ جو مالک ہے حیات کا بھی اور موت کا بھی۔ پھر یہی عقل اس ضرورت کا احساس دلائے گی کہ خالق کے قانون کو دیکھا جائے اسے پڑھا جائے اور سمجھا جائے اس پر غور و فکر کیا جائے اور اس پر عمل کی راہیں تلاش کی جائیں۔ رہی بات عملی مظاہرے کے لیے کسی نمونے کی تو آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور مثالی کردار ہمارے سامنے ہے۔ ارشاد ربانی ہے"بیشک تمہارے لیے زندگی کے ہر پہلو میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مثالی کردار اور اسوۂ حسنہ موجود ہے"نیز نبی کریمؐ کے تعلق سے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اور ارشاد فرمایا "بلاشبہ آپؐ اخلاق کے عظیم معیار پر (متمکن) ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ، اُن کا کردار و گفتار، ان کی نشست و برخاست، ان کی خاموشی و گفتگو، اُن کی ذات وصفات، اُن کی معاشی وکاروباری زندگی، اُن کی ذاتی واجتماعی زندگی، غرض کہ اُن کی شخصیت کے ہر پہلو کا معروضی مطالعہ (Objective Study) کیا جائے تو یہ معلوم کرنے میں دیر نہیں لگے گی کہ اخلاق وعمل، کردار و گفتار کے کسی بھی معیار پر آپ کی ذاتِ اقدس ایک منارۂ نور کی طرح ہے۔ ایک ایسی بلند قامت شخصیت کہ جسے چشمِ فلک نے کرۂ ارض پر کبھی نہیں دیکھا۔ بیک وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ایک بہترین مقرر، ایک عظیم فلسفی وقانون ساز، ایک بلند حوصلہ فوجی کمانڈر، ایک بہترین منتظم، ایک مشفق والد، ایک مثالی شوہر، ایک عظیم عوامی رہنما، ایک عظیم سیاسی منتظم وغیرہ کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ دل و دماغ کو فتح کرنے والی ایک ایسی شخصیت جو عقل کے دروازوں کو مسلسل وا کرتی چلی جاتی ہے۔ خیالاتِ خام اور فرسودگیوں کی قاطع بن کر اُبھرتی دکھائی دیتی ہے۔ انسانیت کو توہمات پر مبنی نظریات سے نجات دلاتی نظر آتی ہے۔ جس نے تصویروں اور بتوں کے آگے سر جھکانے کی رسم کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دیا، اُس کا لازمی تقاضہ یہی تھا کہ وہ بالآخر ایک سدا، بہار ایمان سلطنت کے بانی کی طرح دنیا کی اکثریت کے دل و دماغ پر حکومت کرے۔ انسانوں کی معلوم تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قطعی طور پر قاصر نظر آتی ہے۔

کردار کی ان ساری جہتوں میں ایک قدر مشترک یہ نظر آتی ہے کہ یہ ایک پیکرِ رحمت کا کردار ہے جس کی رحمت انسانوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اس مرحلے پر ہمیں جائزہ لے کر دیکھنا چاہیے کہ اپنے نبی کی طرح کن کی اتباع کا ہم دعویٰ کرتے نہیں تھکتے کیا ہم بھی ساری انسانیت کے لیے رحمت بنے ہوئے ہیں؟ یا دنیا ہمارے وجود کو ایک زحمت سمجھنے لگی ہے؟ قرآن میں رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ"ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

اسی طرح اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے والے رول کی پیروی اور اسوۂ حسنہ کی اتباع کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ"اور اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہمارے پاس رب العالمین کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی شکل میں منبعہائے ہدایت موجود ہیں۔ ایک طرف زندگی گزارنے کا ایک پورا پیکیج ہے تو دوسری طرف اس کا Practical Application بھی موجود ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو پر ہدایت کے اس پیکیج کو منطبق کریں گے تو بلاشبہ ہماری عقل وشعور کے لیے ہر زمانے میں فکر ونظر کے نئے نئے اسباق ملتے چلے جائیں گے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

آج صبح ہی سے میں بوریت کا شکار تھا، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں میزائل بن کر کسی زمین کی تہہ میں اتر جاؤں یا کنکوا بن کر آسمان پر اڑنے لگوں۔ کچھ بھی تو سمجھ میں نہیں آرہا تھا اور طبیعت میں ایک طرح کی جھنجھلاہٹ اس لئے تھی کہ بانو صبح ہی سے گن گنا رہی تھی۔ کافی دیر تک تو میں نے ایک معیاری شوہر کی طرح برداشت کیا لیکن جب صبر وضبط کی کمان ٹوٹ گئی تو مجھے پوچھنا پڑا بانو آخر کیا ہوا، آج تو تم نماز فجر کے بعد سے مسلسل گن گا رہی ہو، خیریت تو ہے۔؟

تو کیا اس وقت گن گنایا جاتا ہے جب خیریت نہ ہو۔؟" بانو نے بحث کرنے کے انداز میں کہا۔"

نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں تمہیں کسی سے عشق تو نہیں ہو گیا۔

میری بات سن کر اس نے ایک قہقہہ لگایا پھر بولی۔ مجھے عشق کسی سے اس عمر میں۔؟

عشق کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ میں نے منطقی انداز میں کہا۔ یہ تو ایک بیماری ہے اور بیماری میں انسان کسی بھی وقت مبتلا ہو سکتا ہے۔

لیکن میں شادہ شدہ ہوں اور سات بچوں کی اماں ہوں۔ مجھ سے کون گدھا عشق کرے گا۔

بیگم، یہ ماڈرن زمانہ ہے اس زمانہ میں شادی شدہ لوگ بھی اور کئی کئی بچوں کے ماں باپ بھی کھلم کھلا اور دن دہاڑے عشق لڑا رہے ہیں۔ وہ زمانے لد گئے جب عشق لڑانے کا حق صرف کنواروں کو ہوا کرتا تھا۔

لیکن میں بدنصیب شروع ہی سے ایک انسان کے چکر میں رہی اور وہ بھی پوری طرح میرا نہ ہو پایا۔

کیا مطلب۔؟

کیا مجھے اس بات کا مطلب بھی سمجھانا پڑے گا۔" بانو کی نگاہوں میں شوخیاں تیر رہی تھیں۔" وہ کہنے لگی، حضور! مجھے تو صرف آپ ہی سے عشق ہے۔ اور انشاء اللہ زندگی کی آخری سانس تک میں آپ ہی کو چاہتی رہوں گی لیکن آپ کا حال تو یہ ہے کہ اگر اس وقت بھی کہیں اوفر مل جائے تو آپ تو لگ جائیں گے لائن سے۔

بیگم، الزام لگا رہی ہو، تم جانتی ہو کہ کئی سال پہلے جو میں نے توبہ کی تھی وہ اپنی جگہ آج تک اٹل ہے۔ اور اب تو میں نے حج بھی کرلیا ہے۔ اب عشق وشق کے چکر میں الجھ کر میں اپنا حج خراب نہیں کر سکتا۔

شکریہ۔ اللہ آپ کی توبہ کو اسی طرح اٹل رکھے اور آپ سدا صرف میرے بن کر رہیں۔

لیکن بیگم۔ "میں بولا" آپ کیوں گن گنا رہی ہیں۔ میں نے تو اپنے بڑوں سے واللہ یہی سنا ہے کہ جب عورت کو اچانک کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو وہ گنگنانے لگتی ہے اور بیگم اگر برا نہ مانو تو آج ایک بات پوچھ ہی لوں۔

کیا بات۔؟

ڈرتا ہوں کہ کہیں تم ناراض نہ ہو جاؤ اور میرا دسترخوان نہ سکڑ جائے۔

کیا مطلب۔ بانو کی آنکھوں میں تجسس تھا۔

تم جب ناراض ہو جاتی ہو تو پھر مسور کی دال پکاتی ہو یا بیگن کا بھرتہ اور یہ سالن تو میں اگر جیل میں بھی چلا جاؤں تو برداشت نہیں کر سکتا لیکن تمہاری ناراضگی کے دوران اس طرح کے سالن میں نے بہ ہوش وحواس برداشت کئے ہیں۔

بات کیا پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ میں ناراض نہیں ہوں گی۔

بیگم آج کل تم۔ حسن الہاشمی صاحب کی بہت تعریفیں کر رہی ہو۔ مجھے شک کی بو آتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ اتنی گندی بات سوچتے ہوئے وہ ہمارے محسن ہیں ان کی وجہ سے آج ہمارا چولہا جل رہا ہے اگر وہ احسان نہ کرتے تو آپ تو آج تک سڑکوں پر منڑگشت کر رہے ہوتے۔ کتنا برا دور گزارا ہے ہم نے۔ بھول گئے ان کی نیکی ہے کہ انہوں نے آپ کو ملازمت دی اور مسلسل کچھ نہ کچھ احسانات کرتے رہتے ہیں۔

بیگم، یہ تمام باتیں درست ہیں لیکن کسی عورت کا کسی مرد کی زیادہ تعریف کرنا کھلتا ہے۔

کیوں کھلتا ہے۔ تعریف بزرگوں کی بھی ہوتی ہے اور تعریف اپنے بڑوں کی بھی۔ تعریف کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ عورت کسی سے عشق کررہی ہے۔

لیکن بیگم زیادہ تعریف سے نکاح میں خرابی پیدا ہوسکتی ہے، یہ نکاح تو ایک کچا دھاگا ہوتا ہے یہ دولفظوں سے قائم ہوجاتا ہے اور ایک لفظ سے ٹوٹ جاتا ہے اس بے چارے کی بساط ہی کیا ہے۔

آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔؟ بانو تو رونے ہی لگی۔

میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حسن الہاشمی صاحب کی زیادہ تعریف مت کیا کرو۔ جب بھی تم ان کی زیادہ تعریف کرتی ہو میرے پیروں سے زمین کھسکنے لگتی ہے اور مجھے دن میں تارے نظر آنے لگتے ہیں۔

آپ کا تو دماغ خراب ہے۔ ہر ایک کو اپنے ہی جیسا سمجھتے ہو۔

ابھی نوک جھونک برقرار تھی کہ باہر کنڈی بجی اور مجھے بادل نخواستہ باہر جانا پڑا۔ دروازے پر پہنچا تو دیکھا ایک پرانے دوست تشریف لائے تھے، صوفی تاشقند، انہیں دیکھ کر جی خوش ہوگیا انہیں بیٹھک میں بٹھا کر میں نے بانو سے کہا کہ اگر دل پر کوئی بوجھ نہ ہو تو دو پیالی چائے بنا کر بیٹھک میں بھجوا دینا عرصہ دراز کے بعد صوفی تاشقند تشریف لائے ہیں۔

چلئے میں چائے بنا کر بھجواتی ہوں۔

اور دیکھو بانو میری بات کا برا مت ماننا تم تو جانتی ہو کہ میں ایک قلندر قسم کا انسان ہوں اور مجھ جیسے انسان پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوسکتا۔ تم جیسی کیسی ہو میری زندگی ہو میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں تم روز گنگنا سکتی ہو مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم اتنی خشک ہو جتنا کہ نہیں ہونا چاہئے تھا اور تم جیسی عورتوں کی شکل دیکھ کر تو عشق بھی گھبرا جاتا ہے اور کسی اور کے گھر میں جا کر اپنا منہ چھپالیتا ہے میں ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ کہہ گیا اور یہ اس لئے ضروری تھا تا کہ بانو چائے ڈھنگ کی بنا کر بھیج دے اگر میں اس کا موڈ ٹھیک نہ کرتا تو وہ چائے کے نام قہوہ بنا کر بھیج دیتی اور اسے پی کر ہم دونوں کے چودہ طبق روشن ہوجاتے۔

میں نے بیٹھک میں جا کر صوفے پر بیٹھتے ہی کہا۔ بہت دنوں کے بعد آنا ہوا۔ کہاں غائب تھے۔؟

بس کیا بتاؤں فرضی صاحب۔ زندگی کی ذمہ داریاں، پیروں میں بیڑی کی طرح کی پڑی ہوئی ہیں۔ ہر وقت نون تیل ادرک کے چکر میں لگا رہتا ہوں۔

اب بچے کتنے ہوگئے۔؟ میں نے پوچھا۔

دو گزر گئے لیکن پھر بھی اچھے خاصے ہیں۔

پھر بھی تعداد کتنی ہے۔؟

ہوں گے کوئی ایک درجن کے قریب۔

اتنے بچے کیسے پیدا ہوگئے۔؟

فرضی صاحب میرا بچہ تو ایک خوشی بن کر گھر میں آتا ہے اس کے بعد سب بچے حادثوں کی طرح رونما ہوتے ہیں اور ہم مسلمانوں کو تو حادثات برداشت کرنے کی عادت سی پڑ گئی ہے۔

بیوی کی صحت۔؟

ارے کیا کہتے ہو مجھ سے کہیں زیادہ اچھی ہے، پتہ نہیں اسے اللہ میاں نے کس مٹی سے بنایا ہے، آج بھی اس کا حسن سلامت ہے۔ اسے دیکھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میری دوسری بیوی ہے۔

یار تم بھی تو جوان ہی لگتے ہو۔

کیوں مذاق اڑا رہے ہو، تم تو جانتے ہی ہو میری داڑھی بفضل خضاب کالی ہے ورنہ میرا تو ایک ایک بال سفید ہوچکا ہے اور اب تو آنکھوں کے اردگرد حلقے سے پڑ گئے ہیں۔ ٹانگوں میں بھی دم نہیں ہے چلتے ہوئے سانس پھولنے لگا ہے۔

ان باتوں سے کیا ہوتا ہے، انسان کا دل جوان ہو تو نہ سفید بال اس کو بوڑھا کرتے ہیں نہ آنکھوں کے حلقے، اگر اس کا دل ہی مردہ ہوگیا ہو تو وہ تو عین جوانی میں قابل رحم ہوجاتا ہے۔

اس دوران چائے آگئی، چائے پیتے ہوئے میں نے پوچھا۔ آپ کی تشریف آوری کا کیا مقصد ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔

فرضی صاحب ایک مسئلہ ہے۔ سوچتا ہوں کہ آپ ہی سے اس کا حل نکلواؤں۔

بولو بھئی بولو۔ میں تو پیدا ہی اس لئے ہوا ہوں کہ لوگوں کے مسائل حل کروں۔ ورنہ اس دنیا میں آکر میں کیا کرتا۔ عجیب سی بات ہے۔؟ سمجھ میں نہیں آتا کس طرح بیان کروں۔

ہمت کرو۔ میں تمہارا اپنا ہوں اگر مجھ سے بھی شرم کروگے تو اللہ میاں کو بھی برا لگے گا۔ میں تمہارا بچپن کا دوست ہوں کہہ دو جو کہنا ہے اور بتا دو جو بتانا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ میرا لڑکا ایک غیر مسلم لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہے اور کہتا ہے کہ اسی سے شادی کرے گا۔ ورنہ کسی مینار سے گر کے مرجائے گا۔

لڑکی کیا کہتی ہے۔؟

وہ بھی یہی کہتی ہے کہ میں عقیل سے شادی کروں گی۔

تم لڑکی سے ملے ہو۔

ہاں، کئی بار ملا ہوں اور کئی بار اس کو سمجھایا بھی ہے لیکن وہ تو عقیل کی دیوانی ہے اور کہتی ہے کہ اگر یہ شادی نہیں ہوئی تو وہ کہیں ڈوب کے مر جائے گی۔

تم نے یہ نہیں کہا کہ کسی مسلمان کی شادی ہندو لڑکی سے نہیں ہو سکتی۔

وہ تو مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے۔

اور اس کے ماں باپ۔؟

ان کو ابھی تک کچھ خبر نہیں ہے۔

تمہاری زوجہ کیا کہتی ہیں کیا وہ اس شادی کے لئے تیار ہیں۔

میری زوجہ کی بات چھوڑیے وہ تو اب اللہ کی راہ میں لگ گئی ہیں انہیں اب ان دنیاداری کی باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ وہ تو حد سے زیادہ نیک ہوگئی ہے۔ چوبیس گھنٹے بس تسبیح پڑھتی رہتی ہے۔ میرے بھی قریب نہیں آتی ہے کہتی ہے بس بہت ہو گیا اب اللہ کا حق ادا کرنے دو۔

میں کچھ سمجھا نہیں۔؟

دراصل چند سالوں سے وہ تبلیغ میں لگی ہوئی ہیں۔ روزانہ کہیں نہ کہیں اجتماع ہوتا ہے اور اس بارے میں ان کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ وہ تقریر بھی بہت اچھی کرتی ہیں۔ اس پاس کے دیہاتوں میں جاتی رہتی ہیں، سنسان جگہوں پر بھی وہ اسلام پھیلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ابھی بارہ وفات کے جلسے میں انہوں نے تقریر کر کے اپنا سکہ جما دیا۔

اوہو۔ یاد آیا۔ امر اجالا میں ایک فوٹو چھپا تھا جس میں تمام خواتین بے نقاب تھیں۔ اور تقریریں سیرت پر ہو رہی تھیں اور میں نے سنا تھا کہ اس جلسے کا لطف عورتوں سے زیادہ مردوں نے اٹھایا۔ کیونکہ مرد تو بے چارے ان عورتوں کی خاطر ہر وقت اپنا تن من دھن لٹانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ صوفی تاشقند صاحب! کیا عورتوں کا اس طرح تقریر کرنا جس میں ان کی آواز اسپیکر کا سہارا لے کر کہیں سے کہیں تک پہنچ جائے اور عورتوں کا اس طرح فوٹو اتروا کر اخباروں میں چھپوانا کیا جائز ہے۔؟

اجی، آج کل تو سب چل رہا ہے۔

میں بھی جانتا ہوں کہ سب چل رہا ہے لیکن اگر ہم سب یہ کہہ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ سب چل رہا ہے تو ایک دن تباہی مچ جائے گی۔ دیکھئے جو جلسہ صرف خواتین کا ہو اس میں مردوں کا آنا ہی غلط ہے اور خواتین کا اس طرح تقریر کرنا کہ سڑکوں پر چلنے پھرنے والے مرد بھی ان کی آوازوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں قطعاً ناجائز ہے۔ اور آپ خوش ہو رہے ہو کہ میری بیوی اللہ کی راہ میں لگ گئی ہے۔ غور کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی شیطان کی راہ میں لگ گئی ہو کیونکہ عورتوں کا اس طرح گھروں سے نکل کر پھرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ کیا آپ نے یہ حدیث نہیں سنی کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو اس کے ساتھ دو شیطان بھی گھر سے نکلتے ہیں جو اس کو بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس طرح کی حدیثیں مجھے بھی یاد تھیں۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میری بیوی کی سہیلی بھی آئی ہوئی تھی وہ بھی دعوت کے کام سے جڑ گئی ہے اور وہ بھی سنا ہے کہ بہت نیک ہو گئی ہے۔ میں نے موقعہ غنیمت جان کر دونوں سے کہا کہ دیکھو حدیث میں یہ آتا ہے کہ عورتوں کا گھر سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ ایک دم وہ چہک کر بولی۔ دیکھو ابو الخیال بھائی میرے سامنے حدیث کا رعب مت جمانا، میرا لڑکا جس سارا دن حدیث میں بڑا رہتا ہے۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔؟ میں نے استفسار کیا۔

میرا لڑکا ایک پریس میں کام کرتا ہے اس میں روزانہ ہزاروں لاکھوں حدیثیں چھپتی ہیں اس لئے حدیث کا رعاب مجھ پہ مت ڈالو۔

میں نے کہا سلمہ بہن! جس دین کی تم تبلیغ کر رہی ہو اس دین نے اپنے ماننے والوں کو کچھ تاکید کی ہے اگر ہم اس تاکید کو نظر انداز کر دیں گے تو پھر دین کی تبلیغ ہی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔

سلمہ بولی۔ دین کی تبلیغ کرنے والے اگر مخلص ہوں تو پھر بے پردگی نقصان نہیں پہنچاتی۔

صوفی تاشقند! آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔؟

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اسلام میں کچھ نہ کچھ گنجائش تو ضرور ہے ورنہ بڑے گھرانوں کی عورتیں اس طرح بے پردہ نہ نکلا کرتیں۔ اور محترم میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسلام نے اس طرح عورتوں کو تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی کہ ان کی آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پورے محلے میں گونج جائے اور سڑکوں پر مٹرگشت کرنے والے مردان کی آوازوں سے مستفیض ہوں۔

لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بڑے بڑے گھرانوں کی خواتین اس جلسے میں موجود تھیں اور سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے، اگرچہ برقعہ سب کے جسم پر تھا۔ دراصل فرضی صاحب، پردہ تو آنکھوں کا ہوتا ہے۔

تم بکواس کرتے ہو، "میں بگڑ گیا" آج سے چودہ سو برس پہلے جو خواتین برقعہ پہنتی تھیں اور اپنے چہرے کو پوری طرح بند رکھتی تھیں کیا وہ نادان تھیں۔ یہ فلسفہ کہ پردہ تو آنکھوں کا ہوتا ہے ایک شیطانی فلسفہ ہے۔ اور اگر چلو مان لو کہ پردہ آنکھوں کا ہی ہوتا ہے تو پھر آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر نکلنا چاہئے جب کہ آنکھیں تو چہرے سے بھی زیادہ آج کل چاق وچوبند رہتی ہیں۔ جو عورتیں بازاروں میں مٹرگشت کر رہی ہیں اور جن کے بارے میں یہ اندازہ کرنا مشکل

ہے کہ یہ دین دار ہیں یا دنیادار اگر وہ مردوں سے باتیں بناتی پھریں اور اپنے چہروں کو کھلا رکھیں تو اتنے افسوس کی بات نہیں جتنے افسوس کی بات یہ ہے کہ جو خواتین سیرت کے جلسے کررہی ہیں وہ نہ صرف یہ کہ اپنے چہروں کو کھلا رکھ رہی ہیں بلکہ اسی حالت میں فوٹو بھی اتروارہی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر پر تقریریں کررہی ہیں اور ان کی آواز نامحرم مردوں کے کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ خدا کے لئے تم اپنی بیوی کو سمجھاؤ کہ وہ اس طرح کی دین داری سے دور ہو جائے جس میں عورت صرف نام کی دین دار ہوتی ہے اور شیطان کے اشاروں پر ناچتی ہے۔

نہیں، فرضی صاحب نہیں۔ میں اپنی بیوی سے بدگمانی نہیں کرسکتا وہ ہر وقت تسبیح پڑھتی رہتی ہے اور وہ تو جب بھی گھر سے نکلتی ہے خوب پیک ہو کر نکلتی ہے اس نے تو اب پیروں میں موزے اور ہاتھوں میں دستانے بھی پہننے شروع کردیئے ہیں۔ وہ تو اب مجھ سے بھی ایک طرح کا پردہ سا کرنے لگی ہے۔

کیا مطلب۔؟

مطلب یہ ہے بالکل ہی وہ تو رابعہ بصری بن گئی ہے۔ اب تو اس کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ ہی نہیں ہوتی، کہتی ہے قبر کا اندھیرا اور دوزخ کی آگ میری آنکھوں میں گھوم رہی ہے میں کس طرح ہنسوں۔

اور وہ وظیفہ زوجیت۔؟

اجی توبہ، وہ اب تو اپنے جسم کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتی۔ کہتی ہے کہ اب ان باتوں کو بھول جاؤ اور مجھے آخرت کی تیاری کرنے دو۔ یقین کرو فرضی بھائی وہ بہت نیک ہوگئی ہے اس کے نزدیک میاں بیوی کی تنہائیوں کا ملاپ بھی اب مکروہ تحریمی کے برابر ہے۔ ظالم کئی کئی ہفتے مسکراتی بھی نہیں کہتی ہے کہ کیسے مسکراؤں، دائیں طرف قبر اور بائیں طرف جہنم۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے وہ اکابرین جو سچ مچ کے ولی تھے ان کو اس طرح کی نیکیوں کی خبر نہیں تھی وہ بے چارے تو ہنستے بھی تھے اور اپنے بیوی بچوں کی ذمہ داریاں بھی ادا کرتے تھے انہوں نے اپنی بیوی سے خلوت کو کبھی مکروہ تحریمی نہیں سمجھا بلکہ انہوں نے اس فعل کو سنت رسولؐ سمجھ کر ادا کیا، یہ آج کل کے نیک لوگ متقی ہیں یا ڈھونگی خدا ہی جانے۔ ان آج کل کے نیک لوگوں کا عالم تو یہ ہے کہ ایک وقت کی نماز نہیں چھوڑتے اور غیبت کرنا بھی نہیں چھوڑتے، جھوٹ بولنا بھی نہیں چھوڑتے اور اگر کسی کا مکان قبضا لیں تو وہ بھی نہیں چھوڑتے خدا ہی جانے کہ آج کل کا تقویٰ کس طرح کا ہے اور اگر آپ برا نہ مانیں تو میں بتاؤں کہ یہ تقویٰ کس طرح کا ہے۔ میں نے اپنے لب ولہجے میں قوت استدلال پیدا کرتے ہوئے کہا۔

کس قسم کا ہے۔" وہ مرے ہوئے انداز سے بولے۔"

میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھوتھو۔ جی ہاں آج کل کے تقوے کا بس یہی معیار ہے جو چیز اپنے نفس کو بھلی لگے اس کو اختیار کرلیا جو چیز اپنے نفس پر شاق گزرے اس کو چھوڑ دیا۔ آج کل کے نیک لوگ قرآن وحدیث کے پابند نہیں ہیں بلکہ اپنے نفس کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور آج کل کی یہ نیک عورتیں بس اللہ کی پناہ، ان کی نیکیاں بس تسبیح گھمانے کی حد تک ہیں۔

جی ہاں فرضی صاحب، میں اپنی بیوی کی ایک خاص بات بتاؤں کہ اگر وہ غلطی سے کسی کی غیبت کردیتی ہے تو فوراً وضو کرکے تین تسبیحیں استغفار کی پڑھتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھ لیتی ہے تب بھی غسل کرکے کچھ نہ کچھ پڑھ کر اللہ میاں کو راضی کرتی ہے۔ جب سے وہ نیک ہوئی ہے تب سے اس میں بہت ساری تبدیلیاں آگئی ہیں۔ آج کل تبلیغ کے لئے آس پاس کے دیہات کے وہ چکر لگارہی ہے اور گھر سے بہت معمولی سا میک اپ کرکے نکلتی ہے، کہتی ہے کہ کراماً کاتبین سے ڈر لگتا ہے۔

کسی بھی گاؤں میں اکیلے جاتے وقت کراماً کاتبین سے زیادہ مردوں سے ڈرنا چاہئے۔" میں نے کہا۔" اور ان مردوں کا کیا بھروسہ کہاں کس کو چھیڑ دیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ خواجہ دلدل کی بیوی کو جب وہ حج کا سفر کرکے لوٹ رہی تھیں ان کے سگے داماد کے سوتیلے ماموں کے کسی لگے سگے نے ائیرپورٹ پر ہی چھیڑ دیا تھا جب کہ وہ اس وقت پوری حجن بنی ہوئی تھیں۔

بھئی ان مردوں کا تو پہلے بھی بھروسہ نہیں تھا۔ "صوفی جی بولے۔" لیکن اب تو قرب قیامت ہے، اب تو عورتیں تک مردوں کو چھیڑ رہی ہیں۔ ابھی دو ہفتے پہلے کے اخبار میں یہ خبر چھپی تھی کہ دن دہاڑے ایک عورت نے جو سر سے پیر تک شریف لگ رہی تھی، چھیڑ دیا، وہ تو خیر ہوئی کہ اس وقت کچھ لوگ وہاں موجود تھے ورنہ اس شخص کی آبرو خطرے میں پڑ گئی تھی۔ اس کے کچھ دوستوں نے بروقت مصلحانہ کردار ادا کیا اور اسے سمجھایا کہ برا مت مانو آج کل تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے لیکن ذرا بن سنور کر گھر سے نہ نکلا کرو۔ اب نیا زمانہ ہے عورتیں بھی اپنے قلب وجگر کا پورا پورا استعمال کررہی ہیں۔ کیا معلوم کہاں چھیڑ خوانی ہو جائے اس لئے بہتر ہے کہ مردوں کو خواہ مخواہ بازاروں میں گشت نہیں کرنا چاہئے۔

ارے صوفی جی، اخبار والے تو پوری خبر نہیں چھاپتے ورنہ نہ جانے کیا سے کیا ہوا ہوگا ویسے بھی عورتوں کے معاملے میں اخبار والے ذرا نرم ہوتے ہیں اگر کسی مرد نے کسی عورت کو چھیڑ دیا ہوتا تو اخبار والے نمک مرچ لگا کر خبر چھاپتے۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو تم یہ بتاؤ کہ اپنے لڑکے کے بارے میں اب تم نے کیا سوچا ہے۔؟

ابوالخیال فرضی صاحب! میرا تو دماغ کام نہیں کررہا ہے اسلئے تمہارے پاس آیا ہوں۔

صوفی تاشقند صاحب! آج کل جو ریڈی میٹ قسم کے عشق چل رہے ہیں میں ان کا قائل ہی نہیں ہوں یہ عشق اکثر و بیشتر صبح کو شروع ہوتے ہیں اور شام کو ان کی وفات واقع ہو جاتی ہے۔ رہی خودکشی کی دھمکیاں ان کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

لیکن فرضی صاحب .... آپ کی بات کاٹ کر کہتا ہوں، میرا بیٹا عقیل یہ کہتا ہے کہ اگر ابا آپ نے کوشش نہیں کی تو اس کی شادی پھر کسی ہندو ہی سے ہوگی جب کہ وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے۔

یار تاشقند صاحب کیسی باتیں کرتے ہو، ایمانداری سے بتاؤ تمہارا بیٹا کیا پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے۔؟

نماز تو پڑھتا ہے لیکن بس گنڈے وار۔ ہاں ایک آدھ بار دعوت کے کام میں جڑا ہے اب بھی کبھی کبھی تین دن کی جماعت میں چلا جاتا ہے۔

رمضان کے روزے رکھتا ہے۔

پورے نہیں۔

قرآن پڑھتا ہے۔

صرف رمضان میں۔

رشتے داروں سے اس کے تعلقات کیسے ہیں۔؟

ٹھیک سے نہیں ہیں۔

ماں باپ کی اطاعت کرتا ہے۔

تم تو جانتے ہی ہو کہ قیامت بالکل آ گئی ہے، اب کون اپنے ماں باپ کی اطاعت کر رہا ہے۔

تو میرے بھائی جو شخص پوری طرح مسلمان نہیں ہے وہ کیا کسی کو مسلمان بنائے گا اور اسے حق کیا ہے کسی کو مسلمان کرنے کا جب وہ خود ہی اسلامی تعلیم سے نابلد ہے۔

میں کیا کروں؟'' صوفی تاشقند کے لب و لہجہ میں بہت بے بسی تھی۔''

تم سختی سے منع کرو۔ اور یقین کرو نہ چھت سے گرے گی نہ تمہارا بیٹا قطب مینار سے کودے گا۔

یار ایسا کرو تم ہی آج شام کو گھر آ جاؤ، شاید وہ تمہاری بات مان لے۔

اگر وزیر داخلہ نے اجازت دیدی تو ضرور حاضر ہوں گا۔ تم چلو میں بانو سے بات کرتا ہوں۔

صوفی تاشقند کے جانے کے بعد میں نے بانو کے پاس آ کر کہا۔

بیگم! صوفی تاشقند کے گلے میں ہڈی پھنس گئی ہے اگر تم اجازت دو تو میں شام کو ان کے گھر جا کر نکال دوں۔

جب وہ آئے تھے تو اس وقت کیوں نہیں نکالی۔

دراصل ان کے لڑکے کی موجودگی میں نکالوں گا۔

ہوا کیا۔؟

کیا ہوتا وہی ہوا جو اس موبائل کے دور میں گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ اس بے چارے کو کسی ہندو لڑکی سے عشق ہو گیا اور عشق بھی وہی جس میں انسان مرنے کی دھمکیاں دیتا ہے اور گھر والوں کو بلیک کرنے کی اسکیمیں بناتا ہے۔ اُدھر لڑکی بھی کوئی من چلی قسم کی ہے وہ بھی چھت پر سے چھلانگ لگانے کی باتیں کر رہی ہے۔

تو آپ کیا کریں گے وہاں جا کر۔؟

میں انہیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ ورنہ پھر ایسی کسی چھت کی نشاندہی کر دوں گا جہاں سے وہ دونوں ایک ساتھ کود پڑیں تا کہ دوبارہ مجلس تعزیت منعقد نہ کرنی پڑے۔

لعنت بھیجو، مرنے دو سروں کو۔

بیگم، لعنت نہیں بھیج سکتا تم جانتی ہو کہ میری پیدائش کا مقصد تو اسی طرح کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ اگر میں بھی ایسے مسئلوں پر لعنت بھیج دوں گا تو کل کو اللہ میاں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

تو پھر چلے جاؤ مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔

ویری گڈ۔ واقعی تم بہت ہی ونڈر فل قسم کی بیوی ہو۔ میں مرنے کے بعد تم ہی سے شادی کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپ جانتے ہیں کہ مجھے یہ چاپلوسی اچھی نہیں لگتی۔'' بانو نے ناگواری کا اظہار کیا۔''

میں چاپلوسی نہیں کر رہا ہوں۔ یقین کرو بیگم میں تمہاری تعریف اسی وقت کرتا ہوں جب روح کا تقاضہ ہوتا ہے اور جب کی بات پر میرے، پھیپھڑے تک پھڑک اٹھتے ہیں۔ شاید تم مجھے جھوٹا سمجھتی ہو میں تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں تم واقعی ونڈر قسم کی زوجہ ہو اور میں تمہارے بغیر نہ زندہ رہ سکتا ہوں اور نہ مر سکتا ہوں۔ کئی بار میں نے مرنے کا پروگرام بنایا لیکن جب کسی طرح مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم ابھی نہیں مرو گی تو میں نے بھی مرنے کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ اب تم میرا یقین کرو گی کہ میں سوفی صد سچ بول رہا ہوں۔

بانو حسب عادت ہونٹوں کے بجائے ناک سے مسکرائی اور بولی۔

بس باتیں ہی بنا سکتے ہو اور کچھ نہیں کر سکتے۔ چلے جانا شام کو، آپ کی تو عمر ہی ان کاموں میں کٹ رہی ہے۔

کسی بھی طرح سہی، بیوی سے اجازت مل ہی گئی اور شام کو میں صوفی

تاشقند کے گھر پہنچ گیا۔ اتفاق سے اس وقت ان کی زوجہ شگفتہ بانو بھی موجود تھیں اور ہاتھ میں اس طرح تسبیح لئے بیٹھی تھیں جیسے کسی جنازہ پہ بیٹھی ہوں۔

میں نے صوفی تاشقند سے پوچھا کہ صاحب زادے کہاں ہیں۔؟

انہوں نے کہا، اپنے کمرے میں ہے۔ جب سے اسے عشق ہوا ہے ہر وقت کمرے میں پڑا رہتا ہے۔

بلاؤ اس کو، میرا لہجہ ایسا تھا جیسے کسی تھانیدار کا ہو۔

ان کی بیگم شگفتہ جو اس وقت برقعے میں تھی عقیل کو بلا کر لائی۔

عقیل میاں کے چہرے پر پورے بارہ بج رہے تھے۔ آنکھیں خشک تھیں، ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی تھیں لگ رہا تھا کہ فی الحال سچ مچ کے عشق میں مبتلا ہیں اور روح سر سے پیر تک دردِ محبت میں دھنسی ہوئی ہے۔

کہو برخوردار! میں نے پوچھا کہ کیا سوچا ہے تم نے۔؟

عقیل نے کوئی جواب نہیں دیا، وہ کسی بیمار مرغے کی طرح گردن لٹکا کر بیٹھ گیا۔

میں شگفتہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ کیوں بھابھی جان آپ کی کیا رائے ہے۔؟

بھائی جان میں تو اب اس دنیاداری کے جھمیلوں میں الجھنا نہیں چاہتی۔ یہ باپ بیٹے دونوں مل کر جو بھی فیصلہ کریں کرلیں مجھے تو ذکر سے ہی فرصت نہیں ہے۔

شگفتہ نے مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی، شاید اس کو اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا ہوں۔ میں تو آج تک فدائے قوم مولانا جلتو جلال تو کے رعب میں نہ آسکا۔ جن کے بارے میں میری نادان قوم کا خیال یہ ہے کہ یہ پانچوں وقت کی نماز مدینہ منورہ میں جاکر براہ راست ادا کرتے ہیں اور روزانہ عصر کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان سے مصافحہ کرنے آتے ہیں۔ میں نے تو ان سے جب ملاقات کی تو وہ مجھے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے میں کسی گمراہ قوم کا گمراہ ترین فرد ہوں۔ میرے ایک دوست جو مولانا جلتو جلال تو کے اندھے معتقد تھے اور اس وقت وہ میرے ساتھ تھے کہنے لگے، کیا غلطی کر رہے ہو فرضی صاحب۔ سر کے بل چل کر حضرت کے قدموں تک پہنچو اور اپنا سر ان کے قدموں میں رکھ دو۔ اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

میں نے بڑی بے نیازی سے کہا تھا۔ ابھی چند دن پہلے اسی طرح کی ایک نیکی سے میرے سارے گناہ معاف ہوگئے ہیں، جب گناہ بچے ہی نہیں تو اب میں کیا کروں۔؟ گناہ معاف کرانے کے لئے کہاں سے لاؤں۔

غلطی کر رہے ہو، حضرت تمہیں گھور رہے ہیں اگر ان کو جلال آگیا تو تمہاری آنے والی نسلیں تک بھسم ہوجائیں گی، ان کا جلال قہر خداوندی سے کچھ کم نہیں ہے۔

اپنے دوست کے اتنے اصرار پر میں نے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے حضرت کی طرف بادل نخواستہ بڑھا دیا تھا۔ وہ یقیناً پہنچے ہوئے تھے فوراً سمجھ گئے میں بہت مکار قسم کا انسان ہوں اور ان کی رگ رگ سے واقف ہوگیا ہوں۔

انہوں نے برجستہ فرمایا، عقل تمہارے چہرے سے ٹپک رہی ہے جاؤ ہمیشہ آباد رہوگے۔

میرے دوست کہنے لگے یار کمال ہے جو ایک ہی منٹ میں رکوع اور سجدے سب کچھ کرلیتے ہیں اس طرح تو انہوں نے ان کی بھی کبھی تعریف نہیں کی ہے۔ اور تمہارے بارے میں اس قدر خوش گمانی۔

تم بچے ہو عقل کے کچے ہو، تم نہیں سمجھوگے ان نکتوں کو۔ میں سوچنے لگا کہ صوفی تاشقند کی یہ زوجہ شگفتہ خانم جس پر ابھی چند دنوں پہلے ہی نیکی کا دورہ پڑا ہے کیا سمجھے گی میری گہرائیوں کو۔ میں نے مسکا لگانے کیلئے کہا۔ بھابھی جان اگرچہ اس وقت میں آپ کا چہرہ اندر سے نہیں دیکھ رہا ہوں لیکن برقعہ کا نقاب بتا رہا ہے کہ نور آپ کے چہرے پر موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے۔ تم تو نیکی میں رابعہ بصری سے بھی کچھ آگے ہی نکل گئی ہو۔ اللہ تمہارے تقوے کو سلامت رکھے اور ہم جیسے دنیاداروں کو عبرت حاصل کرنے کی توفیق دے۔

ذرہ نوازی ہے فرضی بھائی، بندی تو اب دنیاداری سے بہت دور نکل گئی ہے اسی لئے تو میں عرض کررہی تھی کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہتی جو یہ باپ جو یہ باپ بیٹے کرنا چاہیں کرلیں۔ مجھے تو تسبیح وتہلیل سے ہی فرصت نہیں ملتی۔

بھابھی جان! آپ صوفی تاشقند کو نہیں سمجھاتیں کہ یہ بھی اس راہ میں تمہاری طرح بہت آگے نکل جائیں یہ تو ابھی اس دوڑ میں تم سے بہت پیچھے ہیں میں نے سنا ہے کہ آپ تو آج کل دیہات در دیہات کا دورہ کررہی ہیں اور اس طرح تبلیغ کرتی پھر رہی ہو کہ تمہاری بھاگ دوڑ پر تو دیگر فرشتے تک رشک کررہے ہیں۔

ہاں فرضی بھائی، گاؤں میں میرا ایک مقام بن چکا ہے۔ عورتوں سے زیادہ مرد میری نیکیوں سے مانوس ہو رہے ہیں۔

باپ رے۔ ان مردوں سے ذرا بچ کر رہنا۔

ویسے تو میں بہت بچتی ہوں لیکن بعض مردوں نے مجھ سے بیعت ہونے کی فرمائش کی تھی یہاں مجھے حیرت ہوتی تھی کہ اللہ نے اتنی جلدی مجھے اتنا بڑا مقام عطا کردیا۔ ایک مرد جو تازہ تازہ میرے معتقد ہوئے ہیں وہ تو میرا ہاتھ بھی چومنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔

میں صوفی تاشقند کو لے کر مردانے میں چلا گیا اور میں نے کہا۔

صوفی صاحب! اب بھی عقل کے ناخن لے لو۔ جب بیوی اس طرح اس تقوے کی نذر ہو جائے گی جب اپنی آنکھیں کھولو گے کیا۔ تم نے سنا نہیں مردوں نے بیعت ہونے کی فرمائشیں شروع کر دی ہیں اور ہاں یہ تمہاری بیوی گھر میں برقعہ کیوں پہن رہی تھی۔

فرضی صاحب! جب سے اس پر نیکی کا دورہ پڑا ہے تب سے یہ گھر میں ۲۴ گھنٹے برقعے ہی میں رہتی ہے یہ تو رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر سوتی ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ رات کو میں اکثر خواب دیکھتی ہوں، خدانخواستہ کوئی نامحرم خواب میں نہ آجائے اس لئے برقعہ رات کو بھی پہن لینا چاہئے۔

چلو خواب کی بات چھوڑو۔ لیکن یہ گھر میں برقعہ کس کے لئے پہنتی ہے، گھر میں تو صرف تم ہی مرد ہو ایک لے دے کے تمہارا بیٹا عقیل ہے اور کون ہے جس سے یہ پردہ کر رہی ہے۔

اس کا کہنا یہ ہے کہ جنات وغیرہ بھی گھر میں ہوتے ہیں ہم انہیں نہیں دیکھ رہے لیکن وہ تو ہمیں دیکھتے ہیں اس لئے ان سے پردہ کرنا چاہئے۔

استغفر اللہ۔ اور وہ جو سیرت کے جلسے میں عورتیں اپنے چوکٹے کھولے بیٹھی تھیں وہ کیا تھا، جنات سے تو پردہ اور انسانوں سے پردہ نہیں۔ پھر سیرت کے جلسے میں فوٹو اتروانا اور بالکل نہ شرمانا تقوے کی کونسی قسم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی بھی سنبھل جاؤ ورنہ تمہاری بیوی ہاتھ سے نکل جائے گی۔

میری بیوی کو دیکھو کسی اجتماع میں نہیں جاتی لیکن ان عورتوں سے زیادہ نیک ہے۔ اگر تمہاری بیوی نے سچ مچ کسی مرد کو بیعت کر لیا تو روتے پھرو گے۔

یار، اس کی باتیں میری سمجھ میں بھی نہیں آتیں۔ چلو میں کچھ کروں گا لیکن پہلے میرے بیٹے کا تو مسئلہ حل کرو۔ مختصر یہ کہ چند دنوں کی کوشش کے بعد بیٹے کے کچھ کچھ میری بات سمجھ میں آئی تھی کہ اچانک یہ سنا کہ وہ لڑکی جس کا نام انورادھا تھا کسی ہندو لڑکے کے ساتھ فرار ہو گئی اور بے چارے عقیل کا اسلام پھیلانے کا جذبہ ادھورا رہ گیا۔ اُدھر صوفی تاشقند نے گھر میں اچانک مارشل لاء لگا دیا اور شگفتہ کی تبلیغ پر پہرے لگا دیئے۔

ایک دن اس نے بانو سے فون پر کہا کہ میں اچھی خاصی دعوت کے کام سے جڑ گئی تھی اور گاؤں در گاؤں میرے طوفانی دورے چل رہے تھے کہ ایک دن تمہارے شوہر میرے گھر آئے اور انہوں نے اس طرح میرے شوہر کے کان بھرے کہ بس توبہ ہی بھلی۔ میرے شوہر نے کبھی مجھ پر پابندی نہیں لگائی تھی جس دن سے ابوالخیال فرضی نے ان کے کان بھرے انہوں نے مردانگی کا اظہار شروع کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ آج میں تبلیغ دین کرنے سے محروم ہوں۔

بانو ایک دن مجھ سے کہنے لگی۔ ہیں آپ بہت برے۔ آپ کو کیا لینا تھا۔

بیگم! صوفی تاشقند پچھلے جنم سے میرے یار غار ہیں، ان کی بیوی ہاتھوں سے نکلی جارہی تھی اگر میں نہ روکتا تو قیامت آجاتی۔

آخر تم مرد عورتوں کو اتنا کچا کیوں سمجھتے ہو، میں جانتی ہوں شگفتہ پڑھی لکھی عورت ہے۔ وہ خود عقل رکھتی ہے۔

بیگم، عورتوں کی عقلیں مستند نہیں ہوتیں۔ تم خود ہی بتاؤ کہ اگر کوئی مرد تم سے بیعت ہونے کی خواہش کرے تو تم کیا کرو گی۔؟

میں تو اس کی داڑھی نوچ لوں گی۔

اور اگر اس کے داڑھی بھی نہ ہو تو؟

تو میں اس کو کچا چبا لوں گی۔

یہ بھی شریعت میں جائز نہیں ہے، مرد کا گوشت تو بھون کر بھی کھانا جائز نہیں ہے۔ کچا کھانا تو بالکل ہی حرام ہے

دیکھو بیگم! شگفتہ بے شک دل کی اور نیت کی بری نہیں ہے لیکن برا ہو شیطان لعین کا یہ عورتوں کو تبلیغ اور جلسوں میں پھنسا کر ان کی ایسی کی تیسی کر رہا ہے عورتوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو اپنے شوہر کو اور اپنے بچوں کو سنبھالیں اس سے بڑی نیکی اور کیا ہے۔ دیہات در دیہات گھومنا، سیرت کے جلسوں میں اپنی آواز نامحرم مردوں کو سنوانا، فوٹو اتروا کر انہیں اخبار میں چھپوانا نیکی نہیں ہے۔ نیکی کے نام پر فریب خوردگی ہے شکر کرو کہ میں نے اپنے دوست کی بیوی کی حفاظت کر لی ورنہ وہ کہیں تبلیغ میں لمبی نکل جاتی اور صوفی تاشقند جنگل میں ڈھول پیٹتے پھرتے اور میں ان کی یہ حالت دیکھ کر نہ جانے کتنی بار خودکشی کر لیتا۔ (یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر:۸۲

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

حرم کعبہ میں بیٹھے بیٹھے اور تفکرات میں ڈوبے ہوئے یوناف نے ایک دم چونکتے ہوئے پکارا۔"ابلیکا! ابلیکا!"

جواب میں ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا۔"اے میرے حبیب کیا ہوا۔"؟

یوناف نے خوشی اور اطمینان میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔"اے میری عزیزہ! میں نے اس عزازیل کی گرفت میں آنے والی برزخ کی دونوں بدروحوں اس کے ساتھیوں عارب، بیوسا اور نبیطہ سے اس نازک صورت حال سے نمٹنے کا ایک بہترین حل سوچ لیا ہے تم تیار رہنا میں ابھی اور اسی وقت حرم کعبہ سے شوطار محل کی طرف کوچ کروں گا اور اس محل کے اندر میں اپنے ان دشمنوں سے ایسا نمٹوں گا کہ ان کی حالت عاد و ثمود جیسی درس آمیز اور عبرت خیز بنا کر رکھ دوں گا۔"

ابلیکا نے خوشی برساتی ہوئی آواز میں پوچھا۔"اے میرے حبیب! کیا تم یہ نہ بتاؤ گے کہ ان لوگوں کے خلاف تم کیا طریقہ کار اپنانے والے ہو۔؟"

یوناف نے گہری مسکراہٹ میں کہا۔"مطمئن رہو شوطار کے محل میں تم خود ہی دیکھ اور جان لوگی کہ میں ان بدکاروں کے خلاف کیسے حرکت میں آتا ہوں۔" یوناف ذرا رُکا پھر ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔'اے ابلیکا، ہمارا خدا ہمارا رب ہم پر مہربان ہے جو اس نے یوں اپنے گھر میں ان بدی کی قوتوں سے پناہ دی میں اپنے خداوند کا ممنون ہوں کہ وہ اپنے بندوں کی عاجزی اور آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی پکار کو ضرور سنتا ہے۔ خداوند کے اس گھر میں مجھے سکون کے ساتھ سوچنے کا موقع ملا تھا سو میں نے ان سے نمٹنے کا طریقہ حاصل کرلیا ہے اب تم تیار رہو کہ میں یہاں حرم کعبہ سے شوطار کے محل کی طرف کوچ کروں گا۔ ظاہر ہے کہ میرے یہاں سے نکلنے پر عزازیل بھی اپنے ان حواریوں کے ساتھ میرا تعاقب کرتے ہوئے شوطار کے محل کی طرف جائے گا اور پھر تم دیکھنا کہ میں ان سے کس ہولناک انداز میں نمٹتا ہوں۔"

ساتھ ہی یوناف حرم کعبہ سے نکل کھڑا ہوا۔ عزازیل اور اس کے حواریوں نے بھی اسے وہاں سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے جب یوناف حرم کعبہ سے دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل کی طرف روانہ ہوگیا تو عزازیل بھی اپنے حواریوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں لگ گیا تھا۔

یوناف طوفانی انداز میں شوطار محل کی طرف بڑھا۔ محل میں داخل ہوتے ہوئے وہ دریا کے کنارے سے مچھلیاں پکڑنے والے ایک نوجوان مچھیرے کو بھی کسی شاہین کی طرح اچکتا ہوا شوطار کے محل کے اندر لے گیا تھا فی الفور وہ اپنی خواب گاہ میں داخل ہوا اور شیطان اور اس کے حواریوں کو روکنے کے لئے اس نے اپنی خواب گاہ کے اندرونی حصے میں حصار کھینچ دیا تھا۔ پھر اس نے مچھیرے کو اٹھائے اٹھائے ایک درمیانی دروازہ کھولا اور خواب گاہ کے ساتھ والے کمرے کے اندر ایک اور حصار کھینچ دیا اور دونوں کمروں کے بیچ کا دروازہ کھول دیا۔ اتنی دیر میں عزازیل بھی وہاں پہنچ گیا اور اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ یوناف کی خواب گاہ کے دروازے پر آن رُکا تھا اس لئے یوناف کے حصار کے باعث وہ آگے بڑھتے بڑھتے رُک گئے تھے۔ مچھیرے نے جونہی عزازیل اور ساتھیوں کو دیکھا بے ہوش ہوکر فرش پر گر گیا۔

یوناف نے دیکھا کہ عزازیل نے اس کے حصار کو توڑنے کا عمل شروع کردیا تھا۔ یوناف آگے بڑھا ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پر اس نے پھر اپنا کوئی لاہوتی عمل کیا اور دروازے کے سامنے اس نے کئی اور حصار ڈال دیئے تاکہ عزازیل کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اندر آنے میں کچھ دیر لگے اور اسے کمرے کے اندر کام کرنے کا موقع مل جائے۔ دروازے کے سامنے سے ایک دم پیچھے ہٹ کر یوناف اس دیوار کی طرف آیا جو دروازے کی اوٹ میں تھی اور جسے عزازیل اور اس کے ساتھی دیکھ نہ سکتے تھے۔ یوناف نے لمحوں کے اندر اس دیوار کو طلسمی دیوار میں تبدیل کردیا تھا پھر اس نے ابلیکا کو مخاطب کیا۔

"اے ابلیکا ساتھ والے کمرے میں کوئلے پڑے ہیں، وہاں سے ایک کوئلہ لے کر تم اس دیوار پر اُن بدروحوں کی شکلیں بناؤ جنہیں عزازیل نے اپنی گرفت میں کیا ہے ساتھ ہی ساتھ عزازیل کی تصویر بھی ان بدروحوں کے ساتھ بنا دو پھر دیکھو میں کیسے ان سے نمٹتا ہوں!"

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں ابلیکا نے کہا۔"اے میرے حبیب! تمہاری سوچیں اور تمہارا طریقہ کار بہت عمدہ ہے کیا میں ان بدروحوں اور عزازیل

کے علاوہ اس طلسمی دیوار پر عارب، بیوسا اور عبیطہ کی تصویریں نہ بنادوں تاکہ جب تم چاہو تو ان کو بھی کرب اور اذیت میں مبتلا کرسکو۔"

یوناف نے کہا۔"ابلیکا تم ان سب کی تصویریں طلسمی دیوار پر بناؤ اتنی دیر تک میں عزازیل اور اس کے حواریوں کو دروازے سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

ابلیکا یوناف کی گردن پر لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہوگئی جب کہ یوناف دروازے پر آیا اس نے دیکھا کہ عزازیل اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتا ہوا ایک حصار کے بعد دوسرے حصار کو توڑ رہا تھا اس پر یوناف نے اس کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے طنزاً کہا۔

"اے ملعون اے میرے رب کی بارگاہ سے دھتکارے ہوئے بدی اور گناہ کے گماشتے! اس خواب گاہ میں داخل ہونا دیکھ میں کیسا کٹھن اور مشکل بناتا ہوں تھوڑی ہی دیر بعد میں تیرے ساتھ جو کھیل کھیلنے والا ہوں اسے تو زندگی بھر یاد رکھے گا۔ اے عزازیل جس طرح پانی نشیب کی طرف جاتا ہے ایسے ہی تو گناہوں اور بدی کے نشیب میں اترتا ہے لیکن دیکھ شوطار کے اس محل میں آج میں تجھے کیسی سزا اور اذیت دیتا ہوں۔"

یوناف نے اپنی تلوار کو حرکت میں لاکر دروازے کے سامنے کھینچے ہوئے حصاروں میں اور زیادہ اضافہ کرنا شروع کردیا۔ تھوڑی دیر تک یوناف دروازے کے سامنے کھڑا رہا اپنی تلوار اس نے عزازیل کی طرف تان رکھی اس دوران عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا تھا۔ یوناف کبھی کبھی طلسمی دیوار کی طرف بھی دیکھ لیتا تھا جس پر بڑی تیزی کے ساتھ ابلیکا تصویریں بناتی جارہی تھی۔ یوناف نے جب دیکھا کہ ابلیکا نے تصویریں مکمل کردی ہیں تو وہ دروازے سے ہٹ کر دیوار کے پاس آیا۔

ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا۔"اے میرے حبیب! میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تو اس بے چارے نوجوان مچھیرے کو کیوں لے آیا ہے۔ یہ تو عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی بے ہوش ہوکر گر پڑا ہے۔"

اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"اس نوجوان مچھیرے کو میں بے فائدہ ادھر لے کر نہیں آیا بلکہ میں اس سے بہت کام لوں گا تو دیکھتی رہ کہ یہ کس طرح میرا معاون اور مددگار ثابت ہوتا ہے۔"

یوناف تیزی کے ساتھ ساتھ والے کمرے کی طرف گیا اور وہاں سے وہ چار چھڑیاں اٹھا کر لے آیا پھر وہ مچھیرے کو ہوش میں لایا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور منت کرنے کے انداز میں اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے آقا! میں جانتا ہوں کہ مصر کی ملکہ نے آپ کو خونخوار ممی کا خاتمہ کرنے پہ مقرر کیا تھا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کوئی مافوق البشریت انسان ہیں لیکن میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ مجھے یہاں سے نکالئے آپ مجھے یہاں کیوں اٹھا لائے ہیں یہ جو غیرانسانی آتشی ہیولے جو آپ کے دروازے پر کھڑے ہیں یہ کون ہیں میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ مجھے ان کی خوراک نہ بنائیے۔"

یوناف نے پیار سے اس مچھیرے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اے میرے عزیز تم فکرمند نہ ہو میں تم سے نیکی کا ایک کام لوں گا دروازے پر تم یہ جو آتشی ہیولے دیکھتے ہو یہ وہی لوگ ہیں جو زوسر کے اہرام سے ممی کو حرکت میں لاتے ہیں میں انہی قوتوں کے خلاف تمہارا تعاون حاصل کرنے کے لئے تمہیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔"

اس نوجوان مچھیرے نے یوناف کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

"اے آقا میں تو ایک لاچار اور بے بس سا انسان ہوں ایسی ہولناک قوتوں کے مقابلے میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں میرا گمان ہے کہ میں ان قوتوں کے سامنے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔"

یوناف نے اس مچھیرے کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی نرمی سے کہا۔

جب تک میں تمہارے پاس اس کمرے کے اندر موجود ہوں ان قوتوں میں سے کوئی بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تم ان کے خلاف میری بہترین مدد بھی کرسکتے ہو اور وہ یوں کہ یہ دو چھڑیاں سنبھالو اور سامنے کی دیوار پر بائیں طرف جو دو تصویریں بنی ہیں ان کے پیٹ کی جگہ ان چھڑیوں کے ذریعہ خوب اذیت پہنچاؤ پھر تم دیکھنا کہ تمہارے ان تصویروں کو اذیت پہنچانے سے باہر کھڑی ان آتشی قوتوں میں سے دو پر کیسی مصیبت اور عذاب گزرتا ہے۔"

یوناف کی گفتگو سے نوجوان مچھیرے کو کچھ ڈھارس ہوئی اس نے دونوں چھڑیاں سنبھال لیں اور طلسمی دیوار پر جن دونوں تصویروں کی طرف یوناف نے اشارہ کیا تھا ان تصویروں کے پیٹ کے مقام پر اذیتیں دینی شروع کردیں یہ تصویریں ان دونوں بدروحوں کی تھیں جنہیں شیطان نے اپنی گرفت میں کرلیا تھا۔ جونہی مچھیرے نے ان تصویروں کو اذیت دینے کی ابتدا کی اسی وقت دونوں بدروحیں بری طرح چلا اٹھیں اور عزازیل کو چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔

یوناف دروازے کے قریب کھڑا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا جونہی وہ دونوں بدروحیں وہاں سے بھاگیں ان کی چیخ اور پکار سن کر عزازیل ان کی طرف لپکا اور اپنے کسی عمل کے ذریعہ ان دونوں بدروحوں کو روکنا چاہا لیکن یوناف نے دوسری دونوں چھڑیاں اٹھالیں اور طلسمی دیوار کی طرف بڑھا۔ ایک چھڑی اس نے طلسمی دیوار پر بنی ہوئی عزازیل کی تصویر کے پیٹ میں خوب زور زور سے گھمانی شروع کردی جب کہ دوسری چھڑی وہ باری باری عارب، بیوسا، اور عبیطہ کی بنی ہوئی

تصویروں پر گاڑنے لگا۔ اس عمل سے عزازیل خود بھی اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ لہٰذا وہ ان دونوں بدروحوں کو روک نہ سکا اور وہ بدروحیں جانے کن منزلوں کی طرف روپوش ہو گئیں۔

عزازیل، عارب، بیوسا اور عبیطہ بھی جان گئے تھے کہ یوناف نے انہیں طلسمی دیوار کے عمل میں مبتلا کر کے رکھ دیا ہے۔ لہٰذا وہ فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی ہیئت بدلتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔ عزازیل کے دوسرے ساتھی بھی وہاں سے چلے گئے تھے۔

ابلیکا نے فوراً یوناف کی گردن پر لمس دیا اور بولی۔ ''اے یوناف! قسم اس خداوند کی جس نے حرم کعبہ میں ہم دونوں کو پناہ دی۔ تم نے عزازیل اور اس کے حواریوں کے خلاف کیا خوب کھیل کھیلا ہے۔ سب سے اچھی بات یہ کہ جن دو بدروحوں پر عزازیل کی گرفت تھی اب وہ اس کی گرفت میں نہیں رہیں۔ میں تمہیں مبارک باد دیتی ہوں کہ عزازیل کے اس ہولناک کھیل کے مقابلے میں آخر کار کامیابی ہماری ہی ہوئی ہے۔'' ابلیکا ذرا رک کی پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے دوبارہ بولی۔ ''اے یوناف! اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ فوراً زوسر کے اہرام کا رخ کرنا چاہئے۔ یہ ممی پر قابو پانے کا بہترین موقع ہے اس لئے کہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھاگ گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس ممی کو ناکارہ بنا دینا چاہئے اگر ہم نے دیر کر دی تو مجھے خدشہ ہے کہ عزازیل اس ممی کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کر لے۔ ممی پر اس وقت بھی عزازیل کے چند کارکن ہیں جو اسے حرکت میں لاتے ہیں اس کے علاوہ اس ممی کے پیٹ میں عزازیل نے وہ طلسم بھی ڈال رکھا ہے جو زوسر بادشاہ کے مشیر اور ساحر امحوتپ نے ان اہراموں کے اندر ڈالا تھا۔ ہمیں ممی کو ناکارہ کرنے کے لئے دو چیزوں سے نمٹنا ہوگا۔ اول یہ کہ شیطانی کارکنوں کو اس ممی سے دور کرنا ہوگا اور یہ بہت آسان کام ہے جو میں چند ہی لمحوں کے اندر کر کے رکھ دوں گی اس لئے میں خود ان شیطانی گماشتوں پر حملہ آور ہوں گی اور تم دیکھنا میں کیا حشر کر کے زوسر کے اہرام سے انہیں نکالتی ہوں تمہارا یہ کام ہوگا کہ عزازیل نے اس ممی کے پیٹ میں جو امحوتپ کا سحر ڈال رکھا ہے تم اس سحر کو ضائع کر دینا اس لئے کہ اگر ہم صرف شیطانی کارکنوں کو ہی وہاں سے مار بھگائیں اور اس طلسم کو ضائع نہ کریں تو اس کی مدد سے بھی ممی انتہائی ہولناک اور مافوق البشریت کام کر کے خوف وہراس، تباہی وبربادی اور خوں ریزی کا باعث بن سکتی ہے۔''

ابلیکا کے خاموش ہونے پر یوناف نے خوش طبعی سے کہا۔ ''تم ٹھیک کہتی ہو ہمیں ابھی اور اسی وقت زوسر کے اہرام میں اس ممی سے نمٹ لینا چاہئے لیکن مجھے چند لمحوں کی مہلت چاہئے تاکہ میں اس نوجوان مچھیرے کو فارغ کر دوں اس لئے کہ یہ میرے بہت کام آیا ہے اس نے اس طلسمی دیوار پر چھڑی سے اذیتیں دے کر بدروحوں کو مار بھگایا ہے۔''

یوناف اس نوجوان مچھیرے کی طرف متوجہ ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اے میرے عزیز! میں تیرا ممنون ہوں کہ تو نے بدی کی روحوں کو مارنے میں میرا ساتھ دیا ہے دیکھ تو نے اس دیوار پر بنی ہوئی تصویروں کو چھڑیوں سے جو اذیتیں دی ہیں اس کے نتیجے میں آتشی بگولے کیسی چیخ و پکار کرتے ہوئے یہاں سے بھاگ چکے ہیں میں تجھے جس کام کے لئے لایا تھا وہ کام اب ہو چکا ہے میں تم سے معذرت خواہ ہوں کہ تمہاری مرضی کے خلاف تمہیں دریائے نیل کے کنارے سے اچک لایا۔''

یوناف نے اپنی کمر کے ساتھ لٹکتی ہوئی ایک چرمی تھیلی سے چند سکے نکالے اور اس نوجوان مچھیرے کا ہاتھ پکڑ کر اس نے وہ سکے اس کی ہتھیلی پر رکھ دیئے اور کہا۔ ''اے میرے عزیز! اب تم جاؤ اور جس طرح پہلے تم دریائے نیل کے کنارے کام کر رہے تھے پھر وہاں اپنا کام شروع کر دو۔ یہ سکے تمہاری اس زحمت کی اجرت ہیں جو تم نے یہاں میری اس خواب گاہ میں اٹھائی۔''

مچھیرے نے ممنونیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اے آقا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ سکے دیئے اب میں سمجھ گیا ہوں کہ دریائے نیل کے کنارے سے اٹھا کر آپ مجھے یہاں کیوں لائے تھے۔ قسم رع دیوتا کی اگر ایسی بدی کی قوتوں کے خلاف اس طرح کی مدد کی پھر کبھی میری ضرورت محسوس کریں تو میں ہمیشہ آپ کی خدمت کرتے ہوئے فخر محسوس کروں گا۔ اے میرے آقا! کیا میں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ممی کا خاتمہ ہو چکا ہے جو زوسر کے اہرام سے نکل کر تباہی و بربادی کا باعث بنتی ہے۔''

یوناف نے شفقت اور پیار سے مچھیرے کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''اب تم جا کر اپنے کام میں لگ جاؤ اور یہی سمجھو کہ اس ممی کا خاتمہ ہو چکا ہے اس لئے کہ اب وہ ممی کبھی لوگوں کی تباہی اور بربادی کا باعث نہ بن سکے گی۔''

مچھیرا یوناف کو جھک کر تعظیم دیتا ہوا خواب گاہ سے نکلنے ہی لگا تھا کہ یوناف نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''ذرا رکو۔''

مچھیرا یوناف کی پکار پر رک گیا۔ یوناف نے آگے بڑھ کر دروازے کے حصار کو ختم کر دیا پھر وہ مچھیرا خواب گاہ سے نکل گیا جب کہ یوناف بھی وہاں سے زوسر کے اہرام کی طرف چلا گیا تھا۔

جب وہ اہرام کے دروازے پر پہنچا تو ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیتے ہوئے کہا۔ ''تم تھوڑی دیر یہاں رکو اور پھر دیکھو میں شیطان کے ان گماشتوں کا کیا حشر کرتی ہوں جو اس ممی پر مسلط ہیں۔''

ابلیکا کے کہنے پر یوناف وہاں رک گیا جب کہ ابلیکا اس کی گردن پر لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہو گئی، چند ہی ثانیوں بعد یوناف چونک اٹھا جب اسے کمرے کے اندر سے سسکیاں اور آہوں جیسی آوازیں سنائی دیں اس نے یہ بھی

محسوس کیا کہ یہ آہوں اور سسکیوں کی آوازیں زوسر کے اہرام سے باہر نکلتی چلی گئی تھیں۔

ابلیکا نے پھر اس کی گردن پر بس دیا۔ "اے یوناف! اس وقت وہ خونخوار ممی عزازیل کی قوتوں سے پاک ہے میں بدی کے ان گماشتوں کو زوسر کے اہرام سے بھگا چکی ہوں۔ اب تم آگے بڑھو اور اس ممی پر اپنے کام کی تکمیل کرو۔"

یوناف نے سب سے پہلے دروازے کے قریب سے تھوڑی سی مٹی اپنی مٹھی میں لی اور اس خونخوار ممی کے پاس آ گیا اس نے اس مٹھی جس میں مٹی لے رکھی تھی وہی ہاتھ ممی کے منہ پر رکھا اور کسی عمل کی ابتدا کر دی تھی تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا ہاتھ وہاں سے ہٹا لیا اور ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے ابلیکا انحوتپ کا پھیلایا ہوا طلسم اب اس ممی سے نکل کر میری مٹھی میں ہے اور میں ارادہ کر چکا ہوں کہ اس سحر کو دریائے نیل میں پھینک کر ضائع کر دوں گا۔"

ابلیکا نے اپنی مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے یوناف! اس معاملے میں پوری طرح اتفاق کرتی ہوں ممی سے شیطانی قوتیں ہٹ جانے اور انحوتپ کے ڈالے ہوئے طلسم کے زائل ہو جانے کے بعد یہ ممی لوگوں کے لئے بے ضرر ہو کر رہ گئی ہے، آؤ اب یہاں سے کوچ کریں۔"

یوناف وہاں سے نکلا پہلے وہ دریائے نیل کے کنارے آیا اور وہ مٹی جس کے اندر اس نے سحر منتقل کیا تھا، دریائے نیل میں بہا دی اس کے بعد وہ مصر کی ملکہ دلوکہ کے محل کا رخ کر رہا تھا۔

****

دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل سے بھاگنے کے بعد عزازیل، عارب، بیوسا اور ہبیطہ دریائے نیل کے بائیں کنارے سے ذرا دور ہٹ کر ایک سنسان جگہ جا رکے اور دوبارہ اپنی ہیئت کو بدلتے ہوئے نمودار ہوئے۔ سب سے پہلے عارب نے انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے آقا! آخر یوناف طلسمی دیوار کا عمل ہمارے خلاف استعمال کرتے ہوئے اس کشمکش میں کامیاب ہو گیا۔ کاش ہم آج اسے دکھ اور اذیت پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے لیکن الٹا وہ ہمیں ایک عذاب میں مبتلا کرنے پر قادر ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یوناف نے ہمیں یہ زندگی کی بدترین شکست اور سزا دی ہے۔ مجھے اس کی کامیابی کا انتہائی دکھ اور صدمہ ہے۔ کاش ہم اسے اور اس کی ساتھی ابلیکا کو اپنے سامنے مجبور اور بے بس کر سکتے۔ کاش ہم ان دونوں کو ایسے عذاب اور کرب میں ڈالنے پر قادر ہو جاتے کہ انہیں احساس ہوتا کہ ہم کسی بھی صورت میں ان دونوں سے کم تر نہیں ہیں۔"

عزازیل نے عارب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "یوناف کی ہم پر فوقیت اور اس کا ہم پر قابو پا لینا کوئی دائمی کیفیت نہیں یہ ایک وقتی چڑھاؤ ہے اس کی بنا پر وہ ہم پر غالب رہا لیکن یاد رکھو اب اس پر میں اپنے ایک ساتھی کو وارد کروں گا جس کے متعلق مجھے امید ہے کہ وہ ضرور یوناف پر قابو پا لے گا بلکہ ہر جگہ ہر وقت اس پر اپنی فوقیت ظاہر کرنے پر قادر رہے گا۔"

عارب نے امید بھری نگاہوں سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "آپ کا وہ ساتھی کون ہے جو اس یوناف پر قابو پانے کی قوت اور طاقت رکھتا ہے۔؟"

عزازیل بولا۔ "میرے اس ساتھی کا نام قبقب ہے اور اس قبقب میں اوروں کی نسبت انتہائی طاقت ہے دوسرا یہ کہ اپنے اعضاء اور جسم و حلیہ اور چہرہ بدلنے میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ اپنے اس فن سے کام لینا وہ خوب جانتا ہے۔ یہ بدی پھیلانے میں بھی بڑی مہارت اور قوت رکھتا ہے وہ اس طرح کہ جس کسی کو اس نے بدی میں مبتلا کرنا ہو یا جس کسی کو اس نے اپنا شکار بنانا ہو وہ اس کے سامنے انتہائی خوب صورت عورت کی شکل میں آتا ہے اسے بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے پھر ایک دم اس کے سامنے انتہائی طاقت ور انسانی صورت میں آتا ہے اور اس پر اپنی طاقت و قوت کے بل بوتے پر غلبہ پاتا ہے۔ وہ انسانی خون پینے کا عادی بھی ہے یوں جان لو کہ اس کی خوراک ہی انسانی خون ہے جب بھی وہ کسی سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کی قوت کم ہو جاتی ہے اپنی اس قوت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اسے کم از کم چالیس دن کا وقفہ اور مہلت درکار ہوتی ہے۔ اس مہلت میں اسے بالکل فارغ رہ کر آرام کرنا چاہئے۔ اس طرح وہ دوبارہ اپنی قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی قبقب کی جنس سے اس کی ساتھی لڑکی بھی ہے اس لڑکی کا نام خوفہ ہے یہ بھی قبقب کی طرح طاقت ور اور بھرپور قوت رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے چہرے کی تبدیلی اور ناسوت کی کیفیت قبقب جیسی مہارت رکھتی ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اسی قبقب کو یوناف پر وارد کروں گا مجھے امید ہے کہ یہ قبقب نہ صرف یوناف کو مار مار کر دوہرا کر دے گا بلکہ ہماری اپنی شکست کا بدلہ لینے کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لئے یوناف کو نیکی کے فروغ کا کام کرنے سے روک کر رکھ دے گا۔"

عزازیل کے خاموش ہونے پر عارب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "کیا آپ قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ کو یہاں طلب نہ کریں تاکہ ان دونوں کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی اندازہ کر سکیں کہ واقعی قبقب اس قابل ہے کہ وہ یوناف پر قابض ہو جائے بلکہ میں تو آپ سے یہ بھی کہوں گا کہ دریائے نیل کے سامنے کے ان شرقی ویرانوں کے اندر آپ مجھے اور قبقب کو ٹکرائیں۔ ہم دونوں کا مقابلہ کرائیں اگر قبقب قوت اور طاقت میں مجھے زیر کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں آپ کو امید دلاتا ہوں کہ شاید وہ یوناف کو بھی اپنے سامنے

زیر کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔"

عزازیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔"میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں میں قبقب اور اس کی لڑکی خوفہ کو طلب کرتا ہوں۔"

عزازیل نے اپنے ساتھی واسم کی طرف دیکھا اور اسے قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ کو وہاں بلانے کا حکم دیا۔ عزازیل کے اس حکم پر واسم وہاں سے غائب ہوگیا اور تھوڑی دیر بعد واسم قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ کو لے کر واپس آگیا۔ عزازیل نے سب سے پہلے عارب، بیوسا اور نبیطہ کا ان دونوں سے تعارف کرایا۔

خوفہ شام کے نارنجی بادلوں رنگوں اور ملگجی بہاروں کے امتزاج جیسی حسین تھی اس کی رگوں میں ایک نشاط اور آنکھوں میں کشش بھری ہوئی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کا جسم راز ہائے بستہ کی چھاؤں اور روح کی خودلذتی سے بھرا ہوا ہو۔ دوسری طرف چناروں جیسا تناور درخت اور جسمانی لحاظ سے کوہ پیکر قبقب انہیں ایسا لگا جیسے وہ اپنی آنکھوں میں برق کی تاب اور جسم میں سمندر جیسی ہیجان آفرینی رکھتا ہو۔ وہ ان تینوں کو خوفناکیوں سے بھرا دل اور فاسد تمدن کے سیلاب جیسا پرقوت اور طاقت ور لگا تھا۔ دریائے نیل کے مشرقی ویرانوں کے اندر قبقب کو وہ اپنے سامنے زمین کے سفاک عناصر، کالی آندھیوں کے طوفان اور سحر زدہ شہر کی طرح محسوس کررہے تھے۔

عزازیل نے قبقب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے میرے عزیز! میں تجھے ایک انتہائی طاقت ور انسان پر وارد کرنا چاہتا ہوں اس کا نام یوناف ہے اور ممفس شہر کے شمال میں دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں رہتا ہے لیکن اس شخص پر وارد ہونے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ تمہارا مقابلہ عارب عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ بیوسا، نبیطہ اور خوفہ سے ہوتا کہ تمہاری طاقت وقوت کا ہم سب اندازہ لگا سکیں اگر تم عارب کو اپنے سامنے زیر کرنے میں کامیاب ہوگئے تب یہ امید کی جاسکتی ہے کہ تم یوناف کو اپنے سامنے زیر کرلوگے۔" عزازیل نے اپنے دیگر ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میرے ساتھیو تم ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوجاؤ تاکہ عارب اور قبقب کو ایک دوسرے کے سامنے ٹکرانے والا اپنی قوت کا اندازہ کرنے کا موقع میسر ہو۔"

عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ بیوسا اور نبیطہ بھی ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئیں جب کہ مقابلہ کرنے کیلئے قبقب اور عارب ایک دوسرے کے سامنے آئے قریب آتے ہی اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے ہوئے عارب نے قبقب کے پیٹ میں ایک زوردار ضرب لگائی عارب امید رکھتا تھا کہ اس کی اس ضرب سے قبقب پر لرزش طاری ہوجائے گی اور وہ زمین پر گر جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا اس کی ضرب نے قبقب کو اذیت میں ضرور مبتلا کیا لیکن وہ ذرا اپنے جسم کو خم کرتا ہوا ضرب کو برداشت کرگیا۔ جواب میں قبقب نے جب ایسی ہی ضرب عارب کے پیٹ پر لگائی تو عارب ہوا کے اندر اچھلتا ہوا اور بل کھاتا پشت کی جانب گر گیا۔ گرے ہوئے عارب پر قبقب نے چھلانگ لگادی اور پھر لمحوں کے اندر اس نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں کو فضا میں بلند کردیا۔ قبقب زوردار انداز میں عارب کو زمین پر پٹخ دینا چاہتا تھا کہ عزازیل نے اپنا ہاتھ کھڑا کرکے اسے روک دیا۔

"اے قبقب اسے زمین پر نہ پٹخنا تم نے صرف چند ہی ثانیوں کے اندر عارب پر اپنی طاقت وقوت ثابت کردی ہے پس تم عارب کو اپنے سامنے آرام سے ڈال دو اور سنو جس مقصد کیلئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے، مجھے امید ہے کہ تم اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوگے۔"

قبقب نے عارب کو زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔"اے آقا! اگر میں اس مقصد میں کامیاب نہ بھی ہوا تب بھی میں ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ دشمنی رکھ لوں گا اس لئے کہ وہ اپنی گزرتی ہوئی عمر کے ساتھ طاقت میں ڈھلتا جائے گا اور میں ویسے کا ویسا ہی رہوں گا۔ یوں اس کی زندگی کے کسی نہ کسی لمحے میں تو اسے زیر کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا ویسے مجھے امید ہے کہ وہ شخص اگر عارب سے بھی زیادہ طاقتور ہوا تب بھی میں اسے اپنے سامنے ان تنکوں جیسا بنا کر رکھ دوں گا جو تیز آندھیوں اور ہواؤں کے اندر بے بسی کی حالت میں اُڑتے پھرتے ہیں۔"

عزازیل نے قبقب کو مطلع کرنے کے انداز میں کہا۔"اے قبقب جیسا تعارف میں نے تم سے عارب، بیوسا اور نبیطہ کا کرایا ہے ویسا ہی تعارف یوناف کا بھی ہے۔ جس طرح ان کے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہے۔ ایسے ہی اس کے ناسوت پر بھی لاہوت کا عمل ہے تم اس گمان میں نہ رہنا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ تمہارے ساتھ کمزور ہوتا جائے گا نہیں ہرگز نہیں وہ آدم کے وقت سے ہے اور جیسا وہ اس وقت تازہ دم اور جوان تھا ایسا وہ اب بھی ہے اور اپنی موت تک ویسا ہی رہے گا کوشش کرنا کہ اسے اپنے پہلے ہی مقابلے میں زیر کرلو اور مار مار کر اس کی پسلیاں اور اعضاء توڑ کر رکھ دینا اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو تمہارا معرکہ میری خوشی اور اطمینان کا باعث ہوگا اور سنو اس مقابلے میں خوفہ کو شامل نہ کرنا میں یہ پسند کروں گا کہ تم اکیلے ہی یوناف کا مقابلہ کرو۔ جاؤ دریائے نیل کے کنارے ممفس شہر کے شمال میں شوطار محل کا رخ کرو یوناف نام کا جوان تمہیں وہاں ملے گا۔"

قبقب نے کہا۔"اے آقا! آپ بے فکر رہئے میں اکیلا ہی یوناف کو اپنے سامنے زیر کرلوں گا اب مجھے اجازت دیں کہ میں یوناف کا رخ کروں۔"

****

اخوتپ کے سحر کو دریائے نیل کے اندر زائل کرنے کے بعد یوناف نے مصر کی ملکہ دلوکہ کے محل کا رخ کیا تھا۔ محل کے اندر داخل ہونے کے بعد ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا ہوگا کہ محل کا ایک محافظ بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا۔

''مالک! آپ کو ملکہ نے طلب کیا ہے اس وقت وہ اپنے ذاتی کمرے میں آپ کی منتظر ہیں۔''

یوناف نے حیرت سے پوچھا۔''ملکہ کو کیسے خبر ہوئی کہ میں اس کے محل میں داخل ہوا ہوں۔''

محافظ نے مسکراتے ہوئے کہا۔''ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے ملکہ اپنے دارالانصاف سے فارغ ہوئی ہیں اور سارے معاملات سے نمٹنے کے بعد جس وقت وہ اپنے ذاتی کمرے کی طرف جارہی تھیں اس وقت آپ محل میں داخل ہوئے تھے۔ لہٰذا ملکہ نے آپ کو محل میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اسی بناپر انہوں نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کی رہنمائی کرتا ہوا آپ کو ان کے ذاتی کمرے میں لے چلوں۔''

یوناف مطمئن ہوگیا اور اس محافظ کے ساتھ ہولیا جس وقت ملکہ دلوکہ کے ذاتی کمرے میں داخل ہوا ملکہ نے اپنی نشست سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے پوچھا۔''تم نے زوسر کے اہرام والی ممی کا کیا کیا۔؟ یقین جانو میں کیا دن کیا رات، اسی ممی کے متعلق سوچتی رہتی ہوں مجھے ایک طرح سے یہ وہم اور گمان ہوگیا ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح ایک روز یہ ممی مجھ پر بھی حملہ آور ہو کر میرا خاتمہ کردے گی۔''

ملکہ دلوکہ خاموش ہوئی تو یوناف مسکرادیا۔''اے مصر کی عظیم ملکہ! آپ ہر قسم کے وہم وگمان اور فکر وغم سے بے نیاز ہوجائیں اس لئے کہ اس ممی پر جو شیطانی قوتیں چھائی ہوئی تھیں انہیں میں نے مار بھگایا ہے اس لئے کہ وہی شیطانی قوتیں ممی کو حرکت میں لاتی تھیں اور اس سے خون ریزی اور تباہی و بربادی کے کام کرواتی تھیں اس کے علاوہ ان شیطانی قوتوں کے سربراہ نے یعنی ابلیس نے اخوتپ کے اس طلسم کو جو اس نے زوسر کے اہرام میں ڈال رکھا تھا۔ اپنے قبضے میں کرلیا تھا اور پھر اس طلسم کو بھی اس نے ممی کے جسم میں داخل کردیا تھا اس طرح ان شیطانی قوتوں اور اخوتپ کے طلسم کے باعث وہ ممی خونخوار ہوکر رہ گئی تھی۔ آپ کے اطمینان کے لئے میں یہ کہوں گا کہ اس ممی سے شیطانی قوتوں کو مار بھگانے کے ساتھ ساتھ میں نے اس ممی سے اخوتپ کے سحر کو نکال کر دریائے نیل کے اندر ضائع کردیا ہے۔ پس اے ملکہ! اب وہ ممی دوسری ممیوں کی طرح ایک عام سی چیز ہے اور کسی کو اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اب زوسر کے اہرام میں اخوتپ کا طلسم بھی نہیں ہے جو چاہے ان اہرام کے اندر آجاسکتا ہے۔ وہاں اب کسی کے لئے کوئی خطرہ اور اندیشہ نہیں ہے۔''

○○○

﴿مجرب تعویذات﴾

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کردیتا ہے۔

خاتم مقطعات : حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر وبرکت، رزق حلال، روزگار، سحر وجادو سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچیوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے حکم خداوندی سے بہت مؤثر ہے، یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک۔

لاکٹ : حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کرسکتی ہیں۔ ہدیہ -/80 روپے

خاتم عزیزی : مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے ''عزیز'' کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے، ہدیہ مختلف سائز وڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک

مدنی تختی : بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیوبند کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/40 روپے

علاج عزیزی : ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/20 روپے

نوٹ : ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

براہ کرم لفافے پر دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۳۵ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

کاشانۂ رحمت افریقی منزل قدیم محلہ شاہ ولایت، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

KASHANA-E-RAHMAT

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

قلم فخر کرتا ہے

محترمی سلام مسنون

مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہٗ ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند۔

خدمت عالیہ میں عرض یہ ہے کہ میں فون پر گفتگو کرنے کے بعد آپ کو یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، میرے پڑوس میں ہماری بہن رہتی ہے انہیں آج سے تقریباً ایک ماہ قبل ایک لڑکی تولد ہوئی تادم تحریر وہ خود سے اپنے آپ دودھ نہیں پی رہی ہے۔ ناک سے ایک نلی لگادی گئی اسی سے دودھ پہنچایا جارہا ہے۔ سارے افراد خاندان پریشان ہیں۔ علاج کرانے پر معلوم ہوا کہ لڑکی کا دماغ کام نہیں کررہا ہے۔ لڑکی کا نام اقراء ہے۔ والد کا نام بلال احمد ہے۔ والدہ کا نام ثمینہ ہے۔

روحانی علاج کے سلسلے میں وہ میرے سے رجوع ہوئے میری نظر آپ پر ہی پڑی میں نے آپ کا پتہ دیا لیکن وہ الٹا مجھے ہی یہ کام سپرد کردیئے کہ میں ہی آپ سے ربط پیدا کروں جو بھی خرچ ہوگا وہ دیں گے علاج تو کرایا جارہا ہے۔ اب آپ سے گزارش ہے روحانی علاج فرمائیں، دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں طلسماتی دنیا کا گزشتہ تین سالوں سے خریدار ہوں آپ کی تحریروں کا بڑا مداح ہوں آپ کی تحریریں پڑھ کر محسوس ہوا کہ اب بھی ہمارے درمیان ایسے صاحب قلم لوگ ہیں جن پر خود قلم فخر کرتا ہے۔ آپ بے جھجک حق کی تبلیغ کرتے ہیں، عمدہ لکھتے ہیں، بروقت لکھتے ہیں، روحانی دنیا کی لائن سے آپ کی جو خدمات ہیں وہ لائق ستائش ہیں اور اللہ نے آپ کو عامر عثمانیؒ و ماہر القادری کے جیسا قلم عطا کیا۔ ان دونوں کے قلم میں جو بے باکی تھی وہی آپکے قلم میں بھی نظر آتی ہے۔

فقط والسلام

(مولانا امتیاز احمد مفتاحی) مدرس مدرسہ روضۃ العلوم زمل

کوزے میں سمندر

محترم المقام قابل احترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک طلسماتی دنیا کو تاقیامت جاری رکھے۔ بے شک یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ ہمارے بزرگ استاد صاحب حضرت محبوب صاحب سوداگر امیر جماعت تبلیغ ضلع دھارواڑ نے بھی اس رسالہ کو بہت پسند کیا اور مطالعہ میں رکھتے ہیں اور اس کو پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

سارے نمبرات کا جواب نہیں اور اعمال ناسوتی، سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت اور تحفۃ العالمین کا تو جواب ہی نہیں گویا کہ طلسماتی دنیا کی مثال ایک کوزہ کی ہے جس میں لامحدود سمندر کو بھر دیا گیا ہو۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کو فتنہ وفساد سے دور رکھیں واقعی یہ کام لوہے کے چنے کے چبانے کے برابر ہے۔ حاسدین ورخنہ انداز لوگ ہر زمانے میں رہے ہیں اور آج بھی ہیں کسی کی باتوں پر برا مانے بغیر آپ اپنا سفر اخلاص کے ساتھ جاری رکھیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے آمین۔

فقط والسلام

حکیم مولوی محمد طیب توگلی

عالم دینیات، فاضل ادب، فاضل دینیات دیوبند (کرناٹک)

درود نمبر ایک شاہکار

محترم مدیر واہل کار طلسماتی دنیا دیوبند۔

تسلیم!

بڑی شدت سے انتظار تھا کہ طلسماتی دنیا دیوبند کا خاص نمبر ۲۰۰۸ء درود سلام نمبر ملے۔ جو ۴؍فروری ۲۰۰۸ء کو موصول ہوا۔ درود سلام کا گلدستہ یہ ایک شاہکار ہے جس میں ہر طرح کے درود سلام کے پھول موجود ہیں۔ آج تک کتاب میں انہیں ایک جگہ پیش نہیں کیا گیا۔ کئی درود شریف میرے وظائف میں ہے کچھ حاصل ہوئے۔ گجراتی "علمائے عمل" جام نگر ماہنامہ سے حاصل ہوئے۔ لیکن مجھے عربی میں کرنا تھا جس کی تجدید "درود سلام" خاص نمبر ۲۰۰۸ء

سے ہوئی ہے۔ یہ شاہکار رہتی دنیا تک رہے گا۔ اس کا سہرا آپ کے سر رہے گا جو اس سے مستفیض ہوں گے تو ثواب کے حق دار آپ بھی ہوں گے۔ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت خوشی محسوس کر رہے ہوں گے جسے میں غائبانہ طور پر محسوس کر رہا ہوں۔ میرا دل بار بار پڑھ کر محظوظ ہو رہا ہے۔ میری طرف سے دلی مبارک باد قبول کریں۔

خدا آپ کو جنت الفردوس میں اس شاہکار کے بدلے خاص مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط والسلام

دلاور حسین

سابق ریلوے گارڈ نندوبار

رسالوں کا سرتاج

محترم جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہماری طرف سے طلسماتی دنیا سے جڑے سبھی بھائیوں کو سلام۔

امید کرتے ہیں کہ آپ سبھی لوگ خیریت سے ہوں گے۔ میں آپ کے رسالے کا چار سال سے مطالعہ کر رہا ہوں، سچ تو یہ ہے کہ آج ہمارا طلسماتی دنیا سبھی رسالوں کا سرتاج بنا ہوا ہے۔ اتنی اچھی کتاب کو شائع کرنے کے لئے آپ سبھی کو ہماری طرف سے مبارکباد۔

فقط والسلام

محفوظ احمد سیفی۔ بھوپال

بہت دور حدِ پرواز سے

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب عالیجناب فیض مآب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آپ کا شکریہ کن الفاظ میں اور کس طرح ادا کروں۔ دماغی خزانہ لغت اپنی تہی دستی پر نادم ہے، تو قلم اپنی ناتوانی کا شاکی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے تمام نیک مقصدوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور آپ اسی طرح ترقی کی اعلیٰ منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔ بقول شاعر۔

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچا حدِ پرواز سے

فقط والسلام یوسف (راجستھانی)

یہ خط بھی معذرت کے ساتھ

محترم حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند ماہ پہلے بھی آپ کے رسالہ طلسماتی دنیا میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے تھے اور اس کے الفاظ استعمال کئے جانے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرایا تھا آپ نے اس کے بعد کے رسالے میں معذرت بھی پیش کی۔

آپ پر کام کا بوجھ اتنا زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی طرف توجہ نہیں دے پاتے اور آپ کے عملہ میں بھی کسی قدر لاپرواہی وغیر ذمہ داری اور علم کا فقدان نظر آتا ہے۔ جنوری فروری ۲۰۰۸ء کے رسالے کے سرورق پر یہ شعر طبع ہوا ہے۔

سلام اس پر جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں

یہ مصرعہ تصحیح طلب ہے کیونکہ گالیاں سنی جاتی ہیں نا کہ کھائی جاتی ہیں وہ بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم گالیاں کھا کر۔

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

آپ سے پھر ایک بار درخواست ہے کہ ایسے گستاخانہ الفاظ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یا صحابہ کرام، اولیاء کرام کے تعلق سے شائع فرماتے وقت بڑی احتیاط سے کام لیں۔

فقط والسلام

سید غلام محی الدین (حیدرآباد)

پریشانی انسان کا راہبر

محترم المقام قابل احترام حضرت جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب معظم ومکرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ امید قوی ہے، حضرت والا بخیر ہوں گے۔ عرض ہے کہ آج تاریخ ۸؍فروری ۲۰۰۸ء بروز جمعہ کو درود وسلام نمبر منظر عام پر آگیا اور نظر پڑتے ہی ہاتھ میں لے لیا۔ یہ کتاب جنوری فروری ایک نئے خزانہ طلسماتی دنیا اور پریشان انسان کا راہبر بن کر بازار میں آگیا۔ جو انسان عقل وشعور رکھتا ہوگا اس کتاب کے ذریعہ دنیا کو مٹھی میں کر لے گا اس درود شریف کے ذریعہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر محبوبیت اور مقبولیت حاصل کرے گا اور اپنے ایمان کو چمکا لے گا گھر کو اجالا رکھے گا۔ لوگوں میں سرخرو کہلائے گا یعنی جو چاہے گا ہوگا، مگر محنت کے بعد۔ کتاب پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کافی محنت کر کے

ان درود کی ڈالی قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ہم سب کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس درود سلام کو قبول فرمائیں آمین۔ اور طلسماتی دنیا کا مشن پوری دنیا میں عام ہو جائے آمین۔

حضرت میں کل بتاریخ احقر ۱۴۲۹ھ فروری سے آپ کا بتایا ہوا عمل شروع کروں گا دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام۔ عبدالرحمٰن (حیدرآباد)

روحانی خزانے

محترم المقام قابل احترام حضرت جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب مخدوم ومکرم ومعظم عالی مقام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ امید قوی ہے حضور والا بخیر ہوں گے، آپ کی دعاؤں کی برکت سے میں بھی بخیر ہوں گے۔ رمضان المبارک بابرکت مہینہ ہم آپ سے رخصت ہوگیا پھر بھی مبارک ہو۔

عرض ہے کہ چند کتابیں یہاں سے دستیاب ہوئی تھیں جس میں ایک انمول خزانہ سے بھرا ہوا خزانہ کشکول عملیات جس میں تقریباً تین سو اٹھارہ دعائیں، بیماری اور روزی اور دنیا کے تمام ضرورت کا فارمولا ایک ہی کتاب میں موجود ہے۔ جس سے اللہ کے لاکھوں بندے مستفیض ہوں گے۔ اور ان کے دل سے دعائیں نکلیں گی اور یہ دعا اور اعمال کی کتاب الف سے ی تک مکمل نظر آتی ہے۔

کشکول عملیات ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ایک سورۃ کی فضیلت کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں الف سے گ تک جس میں گھر سے لے کر باہر تک زندگی کے ہر امور پر کام آنے والے فارمولے موجود ہیں، بیکار انسان کے لئے روزی اور نوکری وملازمت کرنے والے کے لئے، اونچے عہدہ، کاروبار کرنے کے لئے، ترقی اور عرضی وسمائی ومہلک بیماری سے بچنے کے طریقے درج ہیں سورۂ تین کا عمل تمام عملوں سے افضل جس کو آپ حضرات نے وقت پر شائع کیا اور مبارک ماہ رمضان المبارک میں یہ کتاب نظر کے سامنے آئی۔

حضرت سورۂ کا عمل جو ہر آیات کو سو بار پڑھنا ہے ۲۷ر رمضان المبارک تک مکمل کرلیا ہوں اور منزل پہ ہی عمل کر کے ایک صاحب کو دیا ہوں اللہ کا کرم بیجان کو کافی فائدہ ہے۔ اگر پوری طرح سے استعمال کریں تو مکمل فائدہ ہوگا۔ حضرت یہ سب خزانہ پوشیدہ ایک راز ہے جس کو آپ عام انسانوں کے فائدہ کے لئے ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا۔ آپ کا بہت بڑا احسان ہوا اور میں تمام اللہ کے بندے جو اس کتاب سے فائدہ اٹھائے گا شکر گزار ہوگا اور میں بھی احسان مند رہوں گا۔ کہاں ہیں وہ حضرات جو بڑے بڑے علم کے خزانے رکھتے ہیں، بڑے بڑے دارالعلوم سے ڈگری حاصل کی لیکن قوم کی خدمت تو دور کی بات ہے اگر ایک مسئلہ پوچھئے تو کتراتے ہیں پھر یہ کتاب اور دعا کے تو بہت دور ہے یہ متبرک کتاب میں نے صدقے کر لوگوں میں تقسیم کردیا اور دس منزل کی کتابیں تمام لوگ پڑھنے کے بعد تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دل سے دعائیں نکلی۔ اب میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کے روحانی مشن کو خوب پھیلائے اور ہر کتاب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ومقبول ہوجائے اور ہر انسان کے ہاتھ میں طلسماتی دنیا اور یہ متبرک کتاب موجود ہو آمین۔

فقط والسلام۔ عبدالرحمٰن۔ حیدرآباد

امت پر احسان عظیم

محترم المقام قابل صد احترام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ مزاج عالی بخیر وعافیت ہوں۔

عرض بخدمت اقدس اینکہ بندہ بخیر وعافیت ہے اور حضرت والا کی دین ودنیا کی سرخروئی کے لئے بندہ خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہے۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ تا قیامت تک پوری امت محمدیہ پر باقی رکھے۔ آمین

آپ کی شان میں کچھ کہنا گویا آفتاب کو دیا دکھانے کی مانند ہے۔ آپ نے جو طلسماتی دنیا نکال کر اس امت پر احسان عظیم فرمایا ہے اللہ آپ کو اس کا بہترین بدل عطا فرمائیں اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

فقط والسلام۔ محمد یوسف۔ احمد نگر

صحیح معنوں میں تبلیغ

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب قبلہ وکعبہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کے طلسماتی نمبرات کا مطالعہ کیا تو آپ کی بزرگی بلکہ خلق کی خدمت کی تڑپ دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ یہ آپ اپنے لئے نہیں بلکہ خلق کے لئے زندگی گزار رہے ہیں اس کا اجر آپ کو یہاں بھی ملے گا اور حشر میں بھی اللہ تعالیٰ اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔ آپ صحیح معنوں میں دین اسلام کی تبلیغ کا کام کررہے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے اس کام کو قبول فرمائے۔ (آمین)

فقط والسلام۔ میر ساجد علی۔ عادل آباد

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

دہشت گردی کے خلاف دارالعلوم دیوبند کی پہل قابل تحسین

بی جے پی کی کسان ریلی میں راجناتھ سنگھ کا اعتراف

بی جے کے قومی صدر راجناتھ نے دہشت گردی کے خلاف دارالعلوم دیوبند کے اجلاس کو لائق تحسین پہل قرار دیا اور کہا کہ بی جے پی دارالعلوم دیوبند کے اس قدم کا خیر مقدم کرتی ہے۔ ضلع کے صدر مقام سے 32 کلومیٹر دور نانوتہ میں بی جے پی کی کسان مہا ریلی کو خطاب کرتے ہوئے اپنی نصف گھنٹہ کی تقریر میں راجناتھ سنگھ نے ملک کی آزادی میں مسلمانوں کی حصہ داری کا بھی اعتراف کیا اور کہا کہ سبھاش چندر بوس کے ساتھ ساتھ شہید اشفاق خاں کی قربانی کو بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ انھوں نے مبینہ دہشت گرد افضل گرو کی پھانسی میں ہو رہی تاخیر اور رام سیتو کے مسئلہ پر کانگریس اور مرکزی سرکار پر شدید نکتہ چینی کی۔ کاشتکاروں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کھاد کی قیمتوں میں اضافہ بجلی کی قلت اور گنا کاشتکاروں کے بقایاجات کا حوالہ دیا اور مرکزی سرکار کے ساتھ ساتھ مایاوتی سرکار کو بھی تنقید کا نشانا بنایا۔ انہوں نے یوپی میں لاقانونیت اور سنگین جرائم کے اضافہ پر تشویش ظاہر کی۔ بی جے پی کے ریاستی صدر رماپتی ترپاٹھی نے بھی اپنے مختصر خطاب میں مایاوتی سرکار پر شدید نکتہ چینی کی۔ اس موقع پر سہارنپور کے ممبر اسمبلی رام لکھن راگھوپال نے بھی خطاب کیا۔ بھیڑ کے لحاظ سے بی جے پی کی آج کی ریلی کو کامیاب مانا جارہا ہے اور اس کو آئندہ پارلیمانی انتخاب کے تناظر میں دیکھا جارہا ہے۔

اب سیل فون منزل کا پتہ بتائیں گے

کیا آپ بھی اکثر نئے شہروں میں جاکر گم ہوجانے کے ڈر کی وجہ سے باہر نکلتے گھبراتے ہیں؟ اگر ایسی بات ہے تو گھبرایئے مت کیونکہ اب آپ کو آپ کا سیل فون راستے بتائے گا۔ پیش ہیں کم ہونے والے افراد کو راستہ دکھانے والے ایسے ہی دو فون: ایچس پی 527۔ ایچس اب اسمارٹ فون کی دنیا میں بھی اپنی شناخت چھوڑنے کو بے قرار ہے، ونڈوز موبائل سے لیس اس فون میں ایک آٹو فکس کیمرہ بھی ہے لیکن اس کی سب سے بڑی خوبی اس کا جی پی ایس نیویلیشن ہے۔ اس فون میں جی پی ایس کیچر ایپلی کیشن ہے جس کی مدد سے آپ اپنی پوزیشن کے بارے میں آسانی سے جان سکتے ہیں ساتھ ہی اس کے لوکیشن کوریئر پروگرام کی مدد سے آپ کہاں ہیں اس کی جانکاری اپنے کسی دوست تک بھیج سکتے ہیں اس کے علاوہ اس کے ٹریول لاک پروگرام آپ کو اپنی منزل تک پہونچنے کے لئے بہترین راستہ بتاتا ہے۔ اس کی ایک اور خوبی یہ بھی ہے کہ اگر آپ چل یا دوڑ رہے ہیں تو بھی آپ کی آواز دوسرے شخص تک صاف صاف آئے گی، اس میں ایک بڑی خامی ہے اس کی جوائے اسٹک اس کی قیمت 17900 روپے رکھی گئی ہے۔

برطانیہ میں اسلام کا تیزی سے فروغ

ایک حالیہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ برطانوی ثقافت میں اسلام کا اثر تیزی سے بڑھ رہا ہے اور عبادت کے لئے مساجد جانے والے مسلمانوں کی تعداد چرچ جانے والے رومن کیتھولک لوگوں کی تعداد سے 10 سال میں زیادہ ہو جائے گی۔ تحقیق میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر خدشات کا اظہار کرتے ہوئے چرچ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اس تاریخی تنزل کو روکنے کی کوشش کریں۔ تخمینہ کے مطابق اگر یہ رجحان برقرار رہا تو کیتھولک کی سنڈے سروس کیلئے جانے والوں کی تعداد 2020 میں 6 لاکھ 79 ہزار ہو جائے گی اور پیش گوئی کی گئی ہے کہ اس وقت نماز جمعہ ادا کرنے والے مسلمانوں کی واسط تعداد 6 لاکھ 83 ہزار ہو جائے گی۔ تحقیق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چرچ نے اقدامات نہیں کئے تو سنڈے سروس کے مقابلے جمعہ کی نماز ادا کرنے والے مسلمانوں کی تعداد اس صدی کے وسط میں کئی گنا ہو جائے گی۔ یہ تحقیق ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب برطانوی معاشرہ میں مسلمانوں کے بارے میں تناؤ پیدا کرنے کی کوشش کی جاری ہے۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الہاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر۔۔۔

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر۔۔۔

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

.I.66796/92
P/SHN/139
6-08

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جون ۲۰۰۸ء
JUN 2008

دولت مند بننے کا راز

موکل تابع کرنے کا آسان طریقہ

تسخیر خلائق کا ایک نادر فارمولہ

بند مکان کی قیامتیں ۔ اُف توبہ

دانش عامری

Rs.25/=

کیا اور کہاں

مولانا ارشد مدنی ۵
آہ مولانا انظر شاہؒ ۶
مختلف پھولوں کی خوشبو ۷
علاج بالقرآن ۱۲
اسماءِ رحمۃ للعالمین ۱۳
روحانی ڈاک ۱۷
کرشمات جفر ۳۳
حروفِ صوامت ۳۵
عددِ زندگی ۳۷
برج اسد ۳۹
مولود پر برجوں کے اثرات ۴۳
مخزن العجائب ۴۷
اعمالِ تسخیر ومحبت ۵۱
علم النقوش ۶۱
کیا آپ اپنی تقدیر بدلنا چاہتے ہیں ۶۵
رجعتِ سیارگان ۶۸
بیماریوں کے لئے مجرب تعویذات ۶۹
انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ ۷۵
اذانِ بت کدہ ۷۷
۲۰۰۸ء کے بہترین اوقات ۸۳
تثلیث زہرہ ومشتری ۸۷
انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۹
خبرنامہ ۹۸

اداریہ

مولانا ارشد مدنی کے مجاہدانہ کردار نے جمعیۃ العلماء کی آبرو رکھ لی

بقلم خاص

جمعیۃ العلماء کا بحران تقریباً ختم ہو چکا ہے اور آہستہ آہستہ حق حق دار کی جھولی میں سمٹتا جا رہا ہے۔ مولانا محمود مدنی کا قد اونچا کرنے کے لئے گزشتہ رائے شماری کے درمیان جو دھاندلی بازی ہوئی ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے اور وہ پوری ملت کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ جو لوگ جمعیۃ العلماء کا سہرا صرف مولانا اسعد مدنیؒ کے سر پر باندھنا چاہتے ہیں وہ بھی عدل وانصاف کا خون کرنے میں مصروف ہیں۔ کیونکہ جمعیۃ العلماء کی معتبر تاریخ مولانا اسعد مدنی سے شروع نہیں ہوتی بلکہ اس کی شروعات حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت مولانا حفظ الرحمنؒ جیسے اکابرین سے شروع ہوتی ہے۔ بے شک مولانا اسعد مدنیؒ نے بھی کچھ کارنامے انجام دیئے تھے ان کے کارناموں کی قدر کرنی چاہئے اور ان کارناموں کی وجہ سے انہیں خراج تحسین بھی پیش کرنا چاہئے لیکن یہ عقیدہ بنالینا کہ جمعیۃ العلماء جیسی جماعت کی عظمت صرف ایک فرد اور صرف ایک خاندان ہی سے وابستہ ہے محض خام خیالی ہے اور ایک طرح کی بدعقیدگی بھی ہے۔

مولانا اسعد مدنیؒ کی وفات کے بعد، مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی کے جو بیانات مختلف موضوعات پر سامنے آئے ہیں ان بیانات سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ جمعیۃ العلماء کی قیادت کا حق صرف اور صرف مولانا ارشد مدنی کو پہنچتا ہے نہ کہ محمود مدنی کو۔ مولانا ارشد مدنی کو قیادت کا مستحق ہم ان کی اہلیت اور صلاحیت کی بناپر سمجھتے ہیں محض اس لئے نہیں کہ وہ بھی مدنی خاندان کے ایک فرد ہیں اور محض اس لئے نہیں کہ وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنیؒ کے صاحب زادے ہیں

مولانا ارشد مدنی اپنے مزاج کی کرختگی کی وجہ سے خاصے مشہور ہیں لیکن انہوں نے مولانا اسعد مدنیؒ کے دور میں اور اس کے بعد کے حالات میں جس صبر وضبط کا مظاہرہ کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حد تو یہ ہے کہ انہوں نے دوران بیانات کوئی ایسا بیان کسی اخبار کو نہیں دیا جس سے محمود مدنی کی تضحیک وتذلیل ہوتی ہو البتہ انہوں نے جو بھی اقدامات کئے وہ جمعیۃ العلماء کو بچانے کے لئے کئے تھے کیونکہ انہیں اس بات کا اندازہ ہوگیا تھا کہ اگر جمعیۃ العلماء بچکانہ فیصلوں کی نذر ہوگئی تو اس کا وجود ہی ختم ہوجائے گا۔ مولانا محمود مدنی کو الٹے سیدھے فیصلوں سے کچھ مراعات تو حاصل ہوجاتیں کوئی کرسی بھی عطا ہوجاتی لیکن ملت کے مسائل خاک میں مل جاتے اور جمعیۃ العلماء کا انتقال ہوجاتا وہ بے گور وکفن دفن ہوجاتی۔ اس لئے مولانا ارشد مدنی کو میدان میں آنا پڑا جو وقت کا اہم تقاضہ تھا۔

مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی کی صلح صفائی کرانے میں مختلف لوگوں نے مختلف کردار نبھائے ان میں سب سے زیادہ کمزور کردار مولانا مرغوب کا رہا۔ انہوں نے صبح کو کچھ اور شام کو کچھ کہہ کر نہ صرف جمعیۃ العلماء کی عظمت کو نقصان پہنچایا، نہ صرف عہدۂ امیر الہند کے تانے بکھیرے بلکہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کی عظمت کو بھی پامال کیا۔ مولانا مرغوب الرحمٰن کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج دارالعلوم دیوبند میں ایک طرح کی ذہنی تقسیم ہوگئی ہے۔ اساتذہ بھی دو حصوں میں بٹ گئے ہیں، طلباء میں بھی چند درجن ایک الگ تھلگ سوچ رکھتے ہیں اور مجلس شوریٰ میں بھی تقسیم شروع ہوگئی ہے اور یہ صرف مولانا مرغوب الرحمٰن کے کمزور کردار کی بناپر ہوا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہیں ثالث بنانا ایک تاریخی غلطی تھی۔ وہ پہلے ہی دن سے محمود مدنی کے طرف دار تھے اور انہوں نے بہت پہلے مسجد رشید میں محمود مدنی کو اعتکاف کرنے کی چھوٹ دیدی تھی اور مولانا ارشد مدنی کو اعتکاف کرنے کی اجازت نہیں دی تھی یہی ایک بات ان کی جانب داری کو ثابت کرتی تھی پھر بھی انہیں ثالث بنا کر ان کی آزمائش کی گئی تھی جس میں وہ پورے نہیں اترے۔ مولانا مرغوب الرحمٰن اگر چاہتے تو مولانا ارشد مدنی بااختیار صدر بن جاتے اور مولانا محمود مدنی ناظم عمومی لیکن ان کے کمزور کردار نے چچا بھتیجے کے اختلاف کو بھی بڑھاوا دیا اور محمود مدنی یہ بازی ہار گئے۔ مولانا محمود مدنی میں اگر کچھ بھی عظمت ہے تو انہیں اپنی شکست کو تسلیم کرلینا چاہئے اسی میں عافیت بھی ہے اور اسی میں ان کے خاندان کا وقار بھی۔ ہارنے کے بعد ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا شخصیت کے کھوکھلے پن کو ثابت کرتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں دہشت گردی کے خلاف جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی وہ کامیاب تھی اور اس کانفرنس نے اسلام مخالف لوگوں کی نیندیں اڑادی تھیں۔ جمعیۃ العلماء کا یہ اختلاف ایک سوچی سمجھی اسکیم ہے اللہ تعالیٰ مولانا ارشد مدنی کو سلامت رکھے ان کی مجاہدانہ اقدام نے علماء اور دارالعلوم دیوبند کی آبرو رکھ لی ورنہ خطرہ اس بات کا تھا کہ جمعیۃ العلماء اور دارالعلوم دیوبند بچوں کا کھلونا بن کر رہ جاتے۔ جو لوگ "بغض علی" کی بناپر مولانا ارشد مدنی کی مخالفت کرنے میں اپنا سر دھن رہے ہیں وہ ایک دن پچھتائیں گے اور ایک دن انہیں مخالفت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ جو لوگ محمود مدنی کی ہمنوائی کر رہے ہیں وہ محمود مدنی کے بھی حامی نہیں ہیں بلکہ وہ مولانا ارشد مدنی سے بغض رکھتے ہیں اور اس بغض نے انہیں منافق بننے پر مجبور کر رکھا ہے۔ کاش صحیح لوگوں کی صحیح کوششوں سے کوئی ایسا فیصلہ ہوجاتا کہ بااختیار صدر تو مولانا ارشد مدنی ہی رہتے اور محمود مدنی کو سکریٹری کے عہدے پر برقرار رکھا جاتا۔ لیکن ایسا تب ہی ممکن تھا جب محمود مدنی جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتے اور منافقین کی شر انگیزیوں سے خود کو بچالیتے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ہار جیت کے بعد جنگ برقرار ہے اور چچا بھتیجے کے درمیان ایک آہنی دیوار کھنچ گئی ہے جو یقیناً افسوسناک ہے اور جس کے نتائج بھی افسوسناک ہی ہوں گے۔

آہ۔ مولانا سید انظر شاہ کشمیری

تقریباً چھ ماہ تک جگر اور گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور ناظم تعلیمات مولانا انظر شاہ کشمیری ۲۶/ اپریل ۲۰۰۸ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

وہ دیگر ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ اپنی صحت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ نماز فجر کے بعد ان کا چہل قدمی کرنا منجملہ فرائض تھا۔ میری ان سے اکثر ملاقات صبح کو چہل قدمی کے دوران ہی ہوا کرتی تھی۔ اگر چہ وہ اپنی عمر کے ۸۲ سال پورے کر چکے تھے ان کی چلت اور پھرت اور ان کی پھرتی اور مستعدی کو دیکھ کر کوئی یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ ۸۰ سال سے زیادہ کے ہو چکے ہیں موت کو تو کوئی نہ کوئی بہانہ چاہئے۔ چند ماہ قبل مولانا انظر شاہ صاحب اچانک بیمار ہو گئے اور پھر یہی بیماری ان کے لئے مرض وفات بن گئی اور بالآخر ان کا انتقال ہو گیا۔

مولانا انظر شاہ کی تقریر کرنے کا اپنا ایک انداز تھا جو دوسرے مقررین سے بالکل مختلف تھا وہ جب تقریر کرتے تھے تو سارا مجمع مبہوت سا ہو کر رہ جاتا تھا۔ ان کی شعلہ بیانی ضرب المثل تھی۔ ایک طویل مدت تک جمعیۃ العلماء سے وابستہ رہنے کے بعد وہ ۱۹۸۰ء میں اس وقت جمعیۃ العلماء اور مولانا اسعد مدنیؒ سے الگ ہو گئے جب جشن صد سالہ کے بعد دارالعلوم دیوبند کا قضیہ شروع ہو گیا۔ مولانا انظر شاہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے ہمنوا تھے اور عمر کے آخر تک ان ہی کے ہمنوا رہے۔ حالات کے تقاضے کی وجہ سے دیوبند میں دارالعلوم دیوبند وقف کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس دارالعلوم وقف کو پروان چڑھانے میں مولانا انظر شاہ نے جو محنت کی تھی اس کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں غیر ملکی سفر بھی کئے اور قطرہ قطرہ جمع کر کے ایک دریا بنایا اور تنکا تنکا اکٹھا کر کے اس آشیانہ کی تعمیر کی جسے اہل دیوبند اور اہل دنیا دارالعلوم وقف کے نام سے جانتے ہیں۔

حضرت مولانا انظر شاہ کا ختم بخاری بھی ایک اہمیت رکھتا تھا۔ شب برات میں وہ بخاری ختم کراتے تھے اور اس موقعہ پر دور دور سے ہزاروں شائقین ان کا درس سننے کے لئے آتے تھے پھر دعا کا اہتمام ہوتا تھا اور عوام وخواص رقت اور آہ وزاری کے ساتھ اپنی خواہشات وضروریات اپنے رب کے حضور رکھتے تھے۔ اس درس اور اس دعا کا ایک عجیب سماع ہوتا تھا۔ شاہ صاحب کی خطیبانہ صلاحیتوں کا اعتراف ان کے دشمن بھی کرتے تھے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی طرح شاہ صاحب بھی ایک آئیڈیل بنے اور سیکڑوں لوگ ان کی انداز تقریر کی نقل کرتے ہیں۔ حضرت مولانا انظر شاہؒ کی عالمانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرنے کے لئے ہندوستان کے سابق صدر ابوالکلام صاحب نے انہیں ایک ایوارڈ بھی دیا تھا۔ اس ایوارڈ سے دیوبند کی عظمت میں اضافہ ہوا تھا لیکن ہمارے نزدیک دیوبند کی علمی خدمات اور حضرت شاہ صاحب کی علمی صلاحیتیں اس ایوارڈ سے کہیں زیادہ قابل تعظیم ہیں۔

مولانا انظر شاہ علم کی خدمت کے ساتھ ساتھ عوامی خدمات میں بھی عمر بھر مصروف رہے اور انہوں نے مختلف سیاسی جماعتوں میں بھی شمولیت کی وقتی طور پر وہ بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہو گئے تھے لیکن عمر کے آخر تک وہ اس کانگریس کی ہمنوائی کرتے رہے جس کانگریس نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا تھا۔ غالباً وہ اپنی دانست میں یہ سمجھتے تھے کہ کانگریس ہی دوسری جماعتوں کے بہ مقابلہ مسلمانوں کے لئے بہتر ہے۔ لیکن ان کی یہ سوچ ہمارے نزدیک درست نہیں تھی۔ کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ وہی سلوک کیا ہے جو آستین کے سانپ کیا کرتے ہیں۔ کانگریس کی پالیسیاں مسلمانوں کیلئے ہمیشہ میٹھا زہر ثابت ہوئیں اور آج بھی کانگریس کی سوچ وفکر وہی ہے جو ماضی میں تھی۔ ہمارے اکثر رہنماؤں نے کانگریس کو سمجھنے میں غلطی کی۔ اور یہ غلطی حضرت شاہ صاحب سے بھی ہوئی۔

آج شاہ صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں اس لئے ہمیں ان کے محاسن کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور ان کی بشری کمزوریوں کو نظر انداز کر کے ان کی مغفرت کی دعائیں کرنی چاہئیں ان کی بے شمار علمی اور عوامی خدمات کی وجہ سے ان کا مقام اپنے ہم عصروں میں بہت بلند تھا اور مجموعی طور پر وہ ایک قابل تعریف انسان تھے اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے تمام پس ماندگان کو جن میں ان کے صاحبزادے مولانا احمد خضر شاہ ان کی بیٹیاں ان کے دامادوں کے ساتھ ساتھ ان کے ہزاروں شاگرد اور معتقدین بھی شامل ہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ رب العالمین دیوبند کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ اور تا قیامت آسماں ان کی قبر پر شبنم افشانی کرے۔ (آمین)

●●●●●●

مختلف پھول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جو آدمی اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) خرچ بھیج دے اور خود اپنے گھر ٹھہرا رہے تو اسے درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا اور جو اللہ کے راستے میں غزوہ کے لئے جائے اور اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرے تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔'' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ: اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

● مومن وہ ہے جو آخرت کے لئے اچھے اعمال جمع کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑائے۔

● اللہ بہترین بدلہ دینے والا ہے۔

● ضرورت مند کی جائز حاجت پوری کرنا ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

● جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔

● تمہاری عمر برابر گھٹتی جارہی ہے۔

● بہادر وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

● وہ شخص سب سے بہترین زندگی بسر کرتا ہے جو اپنی ضروریات کے لئے کسی غیر پر بھروسہ نہ کرے۔

● کرم کے معنیٰ ہیں مانگنے سے پہلے دینا اور موقع دوقت پر احسان وسلوک کرنا۔

● دانائیوں میں بہترین دانائی تقویٰ اور کمزوریوں میں بڑی کمزوری بداخلاقی اور بداعمالی ہے۔

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

● ضمیر ہمارے اندر کی آواز ہے جو ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ (میکلن)

● اگر مزدور نہ ہوتے سرمایہ دار بھی جنم نہ لے سکتا کیونکہ سرمایہ دار کی دولت مزدور کی محنت کا نتیجہ ہے۔ (ابراہام)

● عظیم شخص کبھی یہ نہیں کہتا کہ میں عظیم ہوں۔ ہیرا کب منہ سے بولتا ہے کہ میں ہیرا ہوں۔ (شیلے)

● دوست کو اپنے معاملات سے اتنا ہی آگاہ کرو کہ اگر دشمن ہوجائے تو تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ (ہربرٹ سپنسر)

● میں انگاروں پر چلا اور گرم ریت کو میں نے پامال کیا مگر میں نے غصے سے جب کہ وہ مجھ پر قابو پالے کوئی آگ زیادہ گرم نہیں دیکھی۔ (بزرجمہر)

● صورت بغیر سیرت کے بالکل ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔ (ارسطو)

● زوال کو بھی کمال کا زینہ بنایا جاسکتا ہے۔ (ہٹلر)

نایاب موتی

● انتظار طویل ہوجائے تو محبتیں بے یقین ہوجاتی ہیں لیکن اظہار کا پانی محبت کو پھر سے شاداب کرڈالتا ہے اور جس محبت کو اظہار کا پانی میسر نہ ہو وہ محبت اپنا وجود کھودیتی ہے اس پودے کی طرح جو پانی نہ ملنے پہ بہت جلد سوکھ جاتا ہے۔

● ماضی کی یاد انسان کے وجود کو جالے کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

● جذبات واحساسات بھی دریا کی طرح اپنا راستہ خود ہی بنالیتے ہیں

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

لیکن اس کنارے کی طرف جس پر بند نہ باندھا گیا ہو۔

● کہانی میں نام اور تاریخ کے سوا سب کچھ سچ ہوتا ہے اور تاریخ میں نام اور تاریخ کے سوا کچھ بھی سچ نہیں ہوتا۔

● غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس اور ایک پر امید، مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پر امید غریب غربت کی بدولت اللہ کے جیب کے قریب ہوتا ہے۔

شمع فروزاں

● اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا چاہتے ہو تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ سیکھو۔

● ہم جتنا مطالعہ کریں اتنا ہی ہمیں ہماری لاعلمی کا پتہ چلتا ہے۔

● تقدیر بہت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔

● بعض لوگ شکست تسلیم کر لیتے ہیں، فتح حاصل کرنے کے لئے۔

● دولت حاصل ہونے سے آدمی اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور دولت نہ ہونے سے لوگ اس کو بھول جاتے ہیں۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● عقل مند وہ ہے جو جاہل کی بے ہودگی کو خاموشی سے ختم کر دے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

● بزدلی دراصل یہ ہے کہ آپ حق کے لئے آواز نہ اٹھائیں۔
(حضرت امام حسینؓ)

● انسان کا سب سے بڑا بوجھ غصہ ہے۔ (حضرت امام مالکؒ)

● اپنے حواس پر حکومت کرو تا کہ تم انسانی عظمت پر فائز ہو سکو۔
(افلاطون)

● اپنے آپ کو پرکھنے کے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنی سی بات ہے۔
(سقراط)

● تمہاری عقل ہی تمہاری استاد ہے۔ (شیکسپیئر)

● کوئی خوبی انصاف سے زیادہ عظیم نہیں۔ (جوزف ایڈیسن)

● صورت بغیر سیرت ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ اور خوشبو بالکل نہ ہو۔ (ارسطو)

● مجھے دشمنوں سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا دوستوں سے پہنچا ہے۔
(خلیل جبران)

● تجسس ذہین لوگوں کی مستقل خصوصیت ہے۔ (سموئیل جانسن)

اقوال

● بخیل اللہ سے دور، جنت سے دور، انسان سے دور ہے اور جہنم کے قریب ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح موت انسان کو تلاش کرتی ہے۔ (درس حدیث)

● دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ۔ (حضرت علیؓ)

● جس شخص نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ ڈالی سمجھو اس نے اپنے دل میں زنا کیا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

● جس قوم میں بے حیائی پھیل گئی اللہ ان پر عذاب نازل کرے گا۔
(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

مہکتی کلیاں

● اگر تم غلطی پر ہو تو فوراً اور جرأت کے ساتھ اپنی غلطی مان لو۔

● جب تک کسی سے بات چیت نہ کرلو۔ اسے حقیر نہ جانو۔

● حال کے بد حال ہونے کے باوجود مستقبل کے خوشحال ہونے کی امید ترک نہ کرو۔

● آرزوئیں جب استعداد سے بڑھ جائیں تو حسرتیں شروع ہوجاتی ہیں۔

● جب کوئی ذہین ہستی اس دنیا میں آتی ہے تو تم اس کو اس نشانی سے پہچان سکتے ہو کہ تمام کند ذہن اپنا ایک گروہ بنا کر اس کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔

● ظاہر اور باطن کا تعلق کردار تخلیق کرنا ہے۔

● جب جذباتیت کا غلبہ ہو تو فیصلہ کسی اور وقت کے لئے چھوڑ دیں۔

● ایک سرد نگاہ لفظوں اور جذبوں کو اندر تک منجمد کردیتی ہے۔

● آپ کا دائرہ کار کتنا ہی مختصر یا وسیع کیوں نہ ہو، آپ کے ماحول کا ایک بھی لفظ آپ کے دھیان اور مشاہدے سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔

● ہمیں بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ بدگو بدی سے روکنے میں لوگوں کے مابین ہم خود کتنے بدنام ہوچکے ہیں۔

سنہرے اقوال

● دنیا کی محبت اندھیرا ہے، جس کا چراغ تقویٰ ہے۔

● دنیا میں نیک کام کرکے مرجانا آب حیات پینے سے بہتر ہے۔

● غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

خوشبو میرے لفظوں کی

● پلٹ کر دیکھنے والا اگر پتھر ہوجاتا ہے تو پلٹ کر نہ دیکھنے والا پتھر دل۔

● لفظوں میں بڑی طاقت ہوا کرتی ہے، زنجیر بن کر جکڑ لیں تو دل کو غلام بننے اور روح کو تاوان بھرنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

● بہت سے درست لکھے گئے الفاظ میں ایک غلط لفظ کیا حیثیت رکھتا ہے اسے کاٹ دیا جاتا ہے یا مٹا دیا جاتا ہے، رکھ لیا جائے تو تحریر بدنما لگنے لگتی ہے، ایک غلط نقطہ بھی رحمت کو زحمت بنا دیا کرتا ہے۔

● بعض لوگ اتنے اہم ہوتے ہیں کہ ان کے ہونے سے ہم زندہ ہوتے ہیں اور ان کے نہ ہونے سے ہم مرجاتے ہیں، اور زندہ ہو کے مردہ دل کے ساتھ جینا کتنا مشکل ہے، یہ وہی جانتا ہے جو اس طرح کی زندگی بسر کرتا ہے۔

● لوگ کتنے جی دار ہوتے ہیں دلوں سے کھیل جاتے ہیں محض ہنسی ہنسی میں۔

● یہ محبت بھی کن کی محتاط ہے یہ کن کہنے سے دلوں میں بستی ہے اور اسی سے اجڑتی ہے، یہ لمحوں کے فیصلے نہیں ہوتے، یہ تو شاید ہماری پیدائش سے کہیں پہلے آسماں پہ طے ہوجاتے ہیں مگر یہ محبت بقدر ظرف ہر کسی کے حصے میں آتی ہے۔

● بعض اوقات جس شخص کو ہم دل کی گہرائیوں سے مانگ رہے ہوتے ہیں وہ بھی کسی کے لئے ریاضت کررہا ہوتا ہے مگر وہ کسی ہم نہیں ہوتے۔

وقت

● مجبوری دیمک کی طرح ہماری زندگی کو چاٹ لیتی ہے، گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔ ہم سب کچھ بننا چاہتے ہیں مگر کچھ بنتے بنتے ہم آخر کار بے وقوف بن کر رہ جاتے ہیں۔

● ہم وقت کو بچاتے ہیں، اسے بچاتے بچاتے ایک دن ایسا آتا ہے کہ فرشتہ ہمارے کان میں کہتا ہے کہ ختم ہوگیا..........وقت ختم ہوگیا.......... کیسے ختم ہوگیا؟ جب یہ راز منکشف ہوتا ہے تو وہ ہنستا ہے، مسافر کا سفر ختم نہیں ہوتا اور وقت ختم ہوجاتا ہے۔

زندگی

● پانچ حرفی یہ لفظ اپنے اندر خوشیاں اور غم سمیٹے ہوئے ہے۔ بہت سے لکھنے والے زندگی کے بارے میں بہت کچھ لکھتے ہیں مگر یہ وہی جانتے ہیں کہنا اور لکھنا کس قدر آسان ہے۔ ان لفظوں پر قدم رکھ کر چلنا کس قدر مشکل ہے ایک کانٹے دار راستہ ہے اور دامن بچا کر چلنا ہے۔

● بہت سے لوگوں کی زندگی سہل ہوتی ہے کیونکہ وہ حساس نہیں ہوتے اور زندگی کو جوں کا توں گزارنے کے عادی ہوتے ہیں، کسی کے جذبات ان کے بارے میں کیسے ہیں انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ حساس لوگ مارے جاتے ہیں جو دوسروں کے درد کو اپنے سینے میں محسوس کرتے ہیں اور اس درد کو لفظوں میں ڈھال کر بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ نہیں وہ سچائی ہوتی ہے جو ان کے اندر کہیں چھپی ہوتی ہے۔ زندگی کے راستے میں کانٹے وہ پلکوں سے چن لینا چاہتے ہیں دوسرے کے آنسو ان کے دل پر گرتے ہیں۔ یہ سب دکھ سمیٹنے کے لئے کسی دوسرے کا اس کا اپنا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ وہ انسان کو انسان سمجھتے ہیں اور انسانیت کی معراج پانے کو جان بھی دینے سے دریغ نہیں کرتے اور اللہ پاک بھی فرماتا ہے حقوق اللہ سے زیادہ حقوق العباد ضروری ہیں۔

نکتہ دانش

● اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔

● اپنی ہار پر مت رو کیونکہ تمہاری ہار پر کسی اور کی جیت ہے۔

● بعض لوگوں کی زندگی میں اگر غم بڑھ جائے تو قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔ کبھی شعوری طور پر کبھی لاشعوری طور پر۔

● زندگی میں خوشی دینے والے لوگ تو یاد رہتے ہیں مگر دکھ دینے والے ان سے زیادہ ہماری یادداشت پر نقش ہو جاتے ہیں۔

مشاہدات

یادیں: انسان کی بہترین دوست ہیں جنہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت جدا نہیں کر سکتی۔

زندگی: مانگا ہوا تحفہ ہے جسے واپس کرنا اذیت ناک خیال ہے۔

پیار: وہ جذبہ ہے جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جا سکتی ہے۔

چاند: رات کا وہ خاموش مسافر ہے جو خود تو اندھیروں پر سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے قدم قدم پر نور بکھیرتا ہے۔

آنسو: یہ کڑوے گھونٹ امیدوں کے سہارے پینے پڑتے ہیں۔

انتظار: بے قراری کا دوسرا نام ہے اور انتظار کی لذت سے وہی لوگ آشنا ہوتے ہیں جو شب الم سے لے کر طلوع سحر تک اس میں جلتے ہیں۔

امید: ایک ایسی ٹھنڈی اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں انسان کو پناہ دے کر اسے مایوسی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

ماں

● ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

● ماں کی اصل خوبصورتی اسکی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ماں ہے۔ (محمد علی جوہر)

● ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔ (برنارڈ شا)

● ماں کی آغوش انسان کی پہلی درسگاہ ہے۔ (ارسطو)

● ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔ (آرچ بولڈ)

● ماں کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے۔ (شیلے)

● ماں سے بڑھ کر کوئی استاد نہیں۔ (افلاطون)

● ماں کی دعا میری کامیابی کا راز ہے۔ (ہٹلر)

● ماں میری دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔ (ظہیر الدین بابر)

● ماں کی محبت پھول سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے۔ (جارج واشنگٹن)

● ماں کو گالی دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

بین الاقوامی کہاوتیں

● ایک اندھا دوسرے اندھے کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں گریں گے۔

● جو اپنوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا، عقل مندوں کے نزدیک وہ دوستی کے قابل نہیں۔

● جسے خدا ذلیل کرنا چاہتے ہیں وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

● قوانین قدرت سے انحراف کرنے والا سزا سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔

● محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں طور پر بے وقوف ہیں۔

● سورج غروب ہو جانے کا غم نہ کرو، ورنہ ستاروں کو بھی کھو دو گے۔

● بعض لوگ اچھا بننے کے لئے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی کہ اچھا نظر آنے کے لئے کرتے ہیں۔

● راستوں کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنے والے منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔

قوس وقزح

● وفا کا سبق اس پھول سے سیکھو جو مسلنے والے کے ہاتھ میں خوشبو بساتا ہے۔

● وقت انسان کو وہ سبق سکھاتا ہے جو استاد بھی نہیں سکھا سکتا۔

● نیک دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے اچھا گمان رکھے۔

● ہر کسی پر اعتبار کرنا مصیبت کا باعث بنتا ہے۔

● جب تک نہ مانگا جائے، مشورہ نہ دو۔ اس لئے کہ عقل مند کو اس کی ضرورت نہیں اور بے وقوف اس پر عمل نہیں کرتے۔

● اپنی تعریف زیادہ کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

رہنمائی

● مسکراہٹ انسان کو خوش اخلاق بناتی ہے۔

● بدترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگ کرے۔

● آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے۔

● ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنے والی آنکھیں بہت کم ہوتی ہیں۔

اچھے لوگ

حضرت بہلولؒ قبرستان میں رہتے تھے۔

ایک دن حضرت سری سقطیؒ نے ان سے پوچھا۔

"برادر! آپ شہر میں کیوں نہیں رہتے۔"

بہلولؒ بولے۔

"میں اچھے لوگوں میں رہتا ہوں، ان کے قریب بیٹھتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے اور ان سے دور بیٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔"

منتخب اشعار

اپنے پہلو میں پڑا ڈھونڈ رہا ہوں خود کو
میرے اس کرب کو کس آنکھ سے دیکھا جائے

●

وہ چلا جائے گا زخموں کی تجارت کر کے
مدتوں شہر میں اس شخص کا چرچا ہوگا

●

میں کس امید پہ پانے کی آرزو کرتا
نہ میرے سامنے امروز تھا نہ فردا تھا

●

بھوک بچوں کی بھوک ہے شاید
ماں کی مامتا روپڑی ہوگی

●

کیوں چونک کے دیکھا ہے مجھے تم نے ٹھہر کر
میں قبر پہ لکھا ہوا کتبہ تو نہیں ہوں

حاسد مثل اس شخص کے ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی بجائے اس کی اپنی ہی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس شخص کو اور غصہ آئے اور پھر وہ زور سے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اس کی دوسری آنکھ پھوڑ دے۔ پھر پتھر مارے اور اس کا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ مجروح ہو اور دشمن صحیح سالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔

(حضرت امام غزالیؒ)

مشعل راہ

● اتنے غلط انسان نہیں جتنے غلط رویے ہوتے ہیں۔

● علم وہ ہے جو تمہیں عمل پر مجبور کردے۔

● پوشیدہ طور سے دیا ہوا صدقہ خدا کے غضب کو بجھاتا ہے۔

● بردباری زینت ہے اور وفا پرہیزگاری۔

● زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات وابستہ کر کے خریدتا ہے۔

● لوگوں سے کٹ کر زندہ تو بے شک رہا جا سکتا ہے مگر خوش نہیں۔

● انسان کا لباس اور سوسائٹی اسکے اخلاق و کردار کا پہلا سرٹیفکٹ ہے۔

● شریف آدمی کی نشانی یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی بھی عزت کرتا ہے جن سے اسے کسی فائدہ کی امید نہیں ہوتی۔

ستم ظریفی

دوستوں کی محفل میں کاتبوں کی ستم ظریفی کا ذکر ہو رہا تھا، ایک صاحب نے کہا "میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی شادی کے کارڈ چھپانے کے لئے دیئے اس میں کاتب صاحب نے "شادی کی تقریب" کی جگہ تحریر فرمایا "شادی کی تخریب" یہ سن کر ایک اور صاحب نے پہلو بدلا اور بولے "صاحب! ایسی ہی تخریبی کارروائی کاتب صاحب میرے ساتھ بھی فرما چکے ہیں۔ ان دنوں میں علی گڑھ میگزین کا ایڈیٹر تھا، میگزین کچھ لیٹ ہو گیا تھا اس لئے ہر روز دوستوں کے خطوط آتے جن میں تاخیر کی وجہ دریافت کی جاتی۔ فرداً فرداً سب کو جواب دینا بہت مشکل کام تھا اس لئے میں نے سوچا کچھ کارڈ چھپوالوں جو ایسے خطوط کے جواب میں بھیج دیئے جائیں۔ میں نے اس کے لئے ایک مضمون تیار کیا جس کا آخری جملہ یہ تھا۔ "زحمت کے لئے معذرت خواہ ہوں میگزین ماہ رواں کی بیس تاریخ تک سپرد ڈاک کر دیا جائے گا۔" کی جگہ تحریر فرمایا "سپرد خاک کر دیا جائے گا۔" اور مجھے ان کی غلطی کا علم اس وقت ہوا جب کہ سیکڑوں خطوط سپرد ڈاک کئے جا چکے تھے۔

نوشتۂ تقدیر

دوسروں کے غم میں شریک ہونا کمال نہیں ہے۔ کمال یہ ہے کہ ہم دوسروں کی خوشیوں کو برداشت کریں اور ان میں دل سے شریک رہیں!

قسط نمبر: ۱۱۲

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

سورۂ ملک

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ ملک قرآن حکیم کی ۶۷ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو، روزی فراخ ہو اور اس کو نیک اعمال کی توفیق بھی نصیب ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ انشاء اللہ اس کو کامیابی ملے گی عمر میں خیر و برکت ہوگی، رزق میں کشادگی پیدا ہوگی اور نیک کاموں کی توفیق عطا ہوگی۔

اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ صاحب کشف ہو جائے اس پر الہام کی بارشیں ہونے لگیں اور اس کو خوابوں میں اچھی اچھی بشارتیں نصیب ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے تین ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک سو بیس دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ وہ صاحب کشف ہو جائے گا اور اس پر الہام کی بارشیں ہونے لگیں گی آیت یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِاجْھَرُوْا بِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ط اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر۔

● اگر اسی آیت کو عشاء کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر سو جائیں تو استخارے میں مدد ملتی ہے اور خواب میں غیب سے صحیح بات کا اشارہ مل جاتا ہے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ سفر سے خیر و عافیت کے ساتھ اور اپنے مقصد میں کامیابی کے ساتھ واپس آئے تو اس کو چاہئے کہ سفر پر جاتے وقت اس آیت کو ایک مرتبہ پڑھ کر اپنا قدم گھر سے نکالے۔ انشاء اللہ بامراد ہو کر خیر و عافیت کے ساتھ وہ سفر سے لوٹے گا۔ آیت یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِھَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِہٖ ط وَاِلَیْہِ النُّشُوْر ○

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ رات کو سوتے وقت سورۂ ملک کو ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اکابرین کا معمول تھا کہ وہ سورۂ ملک کی تلاوت کے بعد ہی سوتے تھے۔ جو شخص عذاب قبر سے بچنا چاہے اس کو چاہئے کہ سونے سے پہلے اس سورۃ کی تلاوت روزانہ پابندی کے ساتھ کرے۔

● اگر کوئی اس سورۃ کی تلاوت کرنے کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کر کے دوران زچگی عورت کو پلائے تو عورت تمام آفات و امراض سے محفوظ رہتی ہے۔

● اگر کسی کے لڑکا نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز تہجد کی ۲ رکعت میں سورۂ تبارک الذی پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد نصف پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد باقی نصف سورۃ کی تلاوت کرے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک کرے۔ عمل عورت کے حاملہ ہونے کے بعد کرے انشاء اللہ فرزند صالح پیدا ہوگا۔

سورۂ ملک کا نقش امن و امان اور سلامتی و عافیت کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۸۹۸	۲۳۹۰۱	۲۳۹۰۴	۲۳۸۹۱
۲۳۹۰۳	۲۳۸۹۲	۲۳۸۹۷	۲۳۹۰۲
۲۳۸۹۳	۲۳۹۰۶	۲۳۸۹۹	۲۳۸۹۶
۲۳۹۰۰	۲۳۸۹۵	۲۳۸۹۴	۲۳۹۰۵

(باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر:۳۱

سیدنا اوّل صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا اول بھی ہے۔ بعض روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کائنات میں سب سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا اس لئے آپ کو "اول" یعنی سب سے پہلا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اسم گرامی بھی مشترک ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ وہ یہ کہ رب العالمین تو ازل سے ہیں اور خود بخود ہیں وہ کسی کے توسل کے بغیر بھی ازل میں موجود تھے اور ابد تک رہیں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دنیائے انسانیت میں سب سے پہلے حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ آپ کی خلقت میں رب العالمین کا توسل موجود ہے لیکن اس اعتبار سے آپ اول کہلانے کے حق دار ہیں کہ آپ کو اس کائنات میں سب سے پہلے رب العالمین نے پیدا فرمایا تھا۔ اور ایک خاص وقت میں آپ اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔

اس نام کے اعداد ۳۷ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اولاد نرینہ سے محروم ہو اور چاہتا ہو کہ حق تعالیٰ اس کو فرزند عطا کریں تو اس کو اور اس کی بیوی کو چاہئے کہ حمل کے استقرار کے بعد لگاتار چار ماہ تک "یا اول" ۴۰ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں۔ انشاء اللہ اس نام کی برکت سے لڑکا پیدا ہوگا۔

● اگر کسی کو کوئی لمبا اور طویل سفر درپیش ہو تو اس کو چاہئے کہ اس سفر سے پہلے اس نام کا ورد ایک ہزار مرتبہ کرے اور خیر وعافیت کے ساتھ واپسی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ سفر میں کامیابی بھی ملے گی اور خیر وعافیت کے ساتھ واپس ہوگا۔ دوران سفر کسی بھی طرح کی کوئی دشواری اور رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اہل دنیا اس پر مہربان ہو جائیں اور چشم خلائق میں وہ مکرم اور معزز ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ایک سو بیس دن تک نماز فجر کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس اسم کی برکت سے اس کو زبردست عزت، احترام اور محبت حاصل ہوگی اور جو بھی دیکھے گا وہ اکرام واحترام کرنے پر مجبور ہوگا۔

● اس اسم مبارک کا نقش اولاد نرینہ، حصول عزت اور سفر میں کامیابی اور سفر سے بعافیت واپسی کے لئے بہت مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ف، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۱۵	۱
۱۴	۲	۸	۱۳
۳	۱۷	۱۰	۷
۱۱	۶	۴	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳	۸	۱۶
۱۵	۱۲	۱۰
۹	۱۷	۱۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۸	۱۰	۴
۱	۱۳	۷	۱۶
۹	۱۴	۳	۱۱
۱۲	۲	۱۷	۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۵	۹
۸	۱۲	۱۷
۱۶	۱۰	۱۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج،ز،ک،س،ق،ث،یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۹	۱	۱۵
۲	۱۴	۱۳	۸
۱۷	۳	۷	۱۰
۶	۱۱	۱۶	۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹	۱۵	۱۳
۱۷	۱۲	۸
۱۱	۱۰	۱۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر،د،ح،ل،خ یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۴	۶	۱۱
۷	۱۰	۱۷	۳
۱۳	۸	۲	۱۴
۱	۱۵	۱۲	۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹	۱۷	۱۱
۱۵	۱۲	۱۰
۱۳	۸	۱۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ”سیدنا اوّل صلی اللہ علیہ وسلم“ ۳۷ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے گی۔

سیدنا امین صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا امین بھی ہے۔اس کے معانی ہیں امانت دار، چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ امانت دار اور دیانت دار انسان تھے۔اس لئے آپ کو ”امین“ کہا جاتا تھا۔حد تو یہ ہے کہ آپ کے دشمن اور بدخواہ بھی آپ کی امانت داری کے قائل تھے۔اس اسم مبارک کے اعداد ۱۰۱ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ فجر اور عشاء کی نماز کے لئے وضو کرنے کے بعد ۱۳ مرتبہ ”سیدنا امین صلی اللہ علیہ وسلم“ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو وہ کبھی رسوا اور بدنام نہیں ہوگا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عزت واکرام حاصل کرنے کے لئے اور چشم خلائق میں مقبول ہونے کیلئے اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد ایک سوایک مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اس اسم مبارک کا نقش ذلت و رسوائی سے محفوظ رہنے کے لئے اور لوگوں کے طعنے اور الزامات سے بچنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے نیز اس اسم مبارک کا نقش عزت و تکریم حاصل کرنے کے لئے اور پرسکون زندگی گزارنے کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۸	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۴	۲۹
۱۹	۳۳	۲۶	۲۳
۲۷	۲۲	۲۰	۳۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵	۲۹	۳۷
۳۶	۳۴	۳۱
۳۰	۳۸	۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۲۶	۲۴	۳۱
۳۲	۲۳	۲۹	۱۷
۲۷	۱۹	۳۰	۲۵
۲۲	۳۳	۱۸	۲۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۶	۳۵
۳۸	۳۴	۲۹
۳۳	۳۱	۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱	۱۷	۲۵	۲۸
۲۴	۲۹	۳۰	۱۸
۲۶	۲۳	۱۹	۳۳
۲۰	۳۲	۲۷	۲۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵	۳۶	۳۰
۲۹	۳۴	۳۸
۳۷	۳۱	۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷	۲۲	۲۰	۳۲
۱۹	۳۳	۲۶	۲۳
۳۰	۱۸	۲۴	۲۹
۲۵	۲۸	۳۱	۱۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۳	۳۸	۳۰
۳۱	۳۳	۳۶
۳۷	۲۹	۳۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ایک سو ایک مرتبہ "سیدنا امین صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان نقوش پر دم کر دے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج کرائیے

آپ کسی بھی طرح کے مرض میں مبتلا ہوں، آپ "ہاشمی روحانی مرکز" سے خدمات حاصل کیجئے۔ سالہا سال سے روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔اب گھر بیٹھے روحانی علاج کا سلسلہ شروع کیا ہے تاکہ آج کی مصروفیات میں انسان اپنا علاج اپنے گھر بیٹھے کرا سکے ۔ روحانی تشخیص کیلئے پچاس روپے کا منی آرڈر کریں، پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوائیں۔اپنا نام والدین کا نام اپنی عمر لکھیں اور جوابی لفافہ بھی بھیجیں۔ تشخیص کے ساتھ ساتھ علاج کی تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز بیت المکرم محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

کلونجی آئل

طب نبوی کی اہم ترین یادگار

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے

اور آج یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ کلونجی کا تیل بے خوابی، دردِ سر، دردِ کان، خشکی اور گنج پن، امراضِ جلد، دردِ دانت، سانس کی نالیوں کے ورم، خرابی خون، پھوڑے، پھنسی، کیل، مہاسے، دردِ گٹھیا، پتھری، مثانہ کی جلن، دردِ شکم، دمہ، السر، کینسر، سستی اور تھکان وغیرہ جیسے موذی امراض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

کلونجی کا تیل دوا بھی ہے اور غذا بھی

ہزاروں لوگوں کی فرمائش پر ہاشمی روحانی مرکز نے طب نبوی کی اشاعت عام کا بیڑہ اٹھایا ہے، کلونجی کا تیل اسی اقدام کی پہلی کڑی ہے، آپ کسی بھی مرض کا شکار ہوں "کلونجی آئل" کا استعمال کریں اور اپنی آنکھوں سے قدرت کا کرشمہ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔

وزن: پچاس M.L. قیمت: -/70 (علاوہ محصولڈاک)

ہمارا پتہ:

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

عملیات سے دلچسپی مگر..........

سوال از: شیخ محمد یوسف ہارون ——————— کلیان

میں بفضل رب تعالیٰ خیریت سے رہ کر آپ کی وکارکنان طلسماتی دنیا کی خیریت وعافیت کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعاگو ہوں۔ اللہ رب العزت آپ تمام لوگوں کو صحت عطا فرمائے اور آپ لوگوں کی خاموش تبلیغ کو قبول فرماتے ہوئے طلسماتی دنیا کو شہرت ومقبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ خط نہ چاہتے ہوئے بھی طویل ہونے کا اندیشہ ہے اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ ایک سلسلے میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت آن پڑی۔ امید ہے جناب عالی اپنی مصروفیت میں سے کچھ وقفہ کر کے ناچیز کی رہنمائی کر کے ممنون کریں۔

میرا پورا نام شیخ محمد یوسف نور محمد۔ والدہ کا نام آمنہ بیگم۔ تاریخ پیدائش ۱۹۶۱-۴-۵ ہے۔ خاکسار کا طلسماتی دنیا سے پرانا رابطہ ہے۔ میں خط لکھتے وقت اپنا نام شیخ محمد یوسف ہارون کلیان لکھتا ہوں۔ ہارون خادم کے پیرومرشد کا نام ہے۔ میں موضع رام پور سے سلطانی سبحانی سلسلے سے مرید ہوں۔ ناچیز کو بریلی شریف سے اقبال احمد نوری صاحب سے تعویذ لکھنے کی اجازت حاصل ہوئی ہے۔ اور میری نااہلی کی وجہ سے وہ تحریری اجازت نامہ گم ہوگیا۔ یہ سن ۱۹۹۳ء کی بات ہے۔ میں تفصیلات کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ واقعہ بیان کرتا ہوں جس کے لئے آپ جناب کی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی۔

میں یہ خط آپ کو جیل سے لکھ رہا ہوں۔ میری بیوی نے نکاح کے بعد جو کہ مئی ۱۹۹۹ء میں ہوا تھا پہلے ہی سال میں ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس کے سات مہینے کے بعد عدالت میں دعویٰ کر کے خرچ کا مطالبہ کردیا اور یہ کیس چھ سال تک چلتا رہا۔ آخرکار عدالت نے خرچ منظور کرتے ہوئے مجھے رقم کی ادائیگی کا حکم سنایا۔ عین وقت پر میں اتنی رقم نہ ادا کر پانے کی صورت میں مجھے ایک سال کی قید ہوئی۔ ۲۴/ اکتوبر ۲۰۰۷ء سے میں جیل میں ہوں۔ جیل میں میرے وظائف اور تلاوت جاری رہی اسی دوران میں نے سو دن کا سورۂ جن کا عمل کیا جو کہ رہائی کے لئے تھا اور خدا کا کرم اس طرح ہوا کہ سو دن بعد مجھے جیل سے باہر کام پر جانے کی اجازت حاصل ہوئی اب میں سارا دن جیل سے باہر رہتا ہوں شام کو سونے کے لئے جیل میں جانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد میں نے جنات کو مسخر کرنے کے لئے دوبارہ سورۂ جن کا عمل شروع کیا جو کہ بحالت مجبوری چار ناغے الگ الگ دن میں ہوئے ان کی تکمیل کے ساتھ ۲۰/ اپریل کو مکمل ہوگا۔ یہ تمام باتیں میں اختصار سے کام لیتے ہوئے بیان کرتا ہوں تاکہ خط طوالت سے محفوظ رہے۔ میں نے مئی ۲۰۰۵ء میں دوبارہ نکاح کیا۔ اللہ کے فضل سے دوسری بیوی شاہین بنت یونس شیخ میرے ساتھ رہتی ہے۔

اب وہ واقعہ سنیں جو اسی مہینے میرے ساتھ پیش آیا اور جیل میں پیسے نہ ہونے کی وجہ سے خط لکھنے میں دیری ہوئی۔

میں نے غالباً ۴ یا ۵ مئی کی رات کو خواب دیکھا کہ میرے والد (جن کا انتقال ۱۹۹۶ء میں ہوا اور انہوں نے جنات کے بادشاہ کی حاضرات کا عمل حاصل کیا تھا اور وہ حاضرات کے ساتھ ساتھ دعا تعویذ بھی کیا کرتے تھے) مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ تمہارے چاچا نے مؤکل کا عمل کیا تھا مگر مؤکل حاضر نہیں ہوا۔ (یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہوگا کہ میرے چچا اللہ کے فضل سے حاجی ہیں اور وہ دعا تعویذ اور عملیات سے دور ہیں) اس لئے تم خود عمل کرو اور میں عمل کرنے کے لئے ضروری لوازمات اکٹھا کرنے نکلتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میں ننگے پاؤں ہوں اور وہیں راستے پر چپل کی دکان دیکھ کر پلاسٹک کی چپل

خریدتا ہوں اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں اٹھ کر بیٹھتا ہوں تو جیل کی گھنٹی رات کے تین بجنے کا اعلان کرتی ہے۔ خواب ٹوٹ چکا تھا نہ والد نے بیان کیا کہ عمل میں کیا پڑھنا ہے اور نہ ہی میں نے پوچھا۔ صبح مجھے پتہ چلا کہ وہ دن اماوس کا ہے اور میری سالگرہ بھی ہے۔ میں نے چار دن کافی غور وخوض کے بعد نوچندی جمعرات سے الٹی بسم اللہ شریف کا عمل شروع کیا۔ یہ عمل میں نے طلسماتی دنیا میں پڑھا تھا مگر چونکہ موکل حاصل کرنے کی میری کوئی خواہش نہ ہونے کی وجہ سے کبھی غور سے نہیں پڑھا۔ اور جیل میں رات کو ۹-۳۰ کے بعد سوجانے کا حکم ہونے کی وجہ سے دن میں کام پر ورد کرنا شروع کیا۔ تعداد مقرر نہیں کی اور یہ ورد رات کو سونے کے وقت تک جیسا وقت میسر ہوتا جاری رہا۔

اب ۱۴/اپریل کی رات میں نے خواب دیکھا کہ میں طلسماتی دنیا کا شمارہ پڑھ رہا ہوں اس میں ایک عمل اسم ذات کا لکھا ہے اور میں درمیان میں ایک لائن پڑھ رہا ہوں کہ یارحیم کا ذکر ذاکر کو لطف عطا کرتا ہے۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میری داہنی طرف کوئی باریش شخص بیٹھا ہے مجھے ایسا بتایا جاتا ہے کہ یہ مولانا حسن الہاشمی صاحب ہیں۔ یہاں میں واضح کردوں کہ آنجناب سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی حالانکہ حضرت کا ممبئی ہر سال آنا ہوتا ہے۔ مگر خاکسار نے کبھی ملاقات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور میں آپ سے بیان کرتا ہوں کہ یہ دوسری قسط ہے۔ اس سے پہلے کا شمارہ مجھے حاصل نہ ہوسکا اگر وہ ملتا تو پتہ چلتا کہ اس سلسلے کی ابتدا کس اسم ذات سے ہوئی۔ آپ جناب خاموشی سے میری بات سنتے ہیں اور کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ داہنی جانب ہونے کی وجہ سے چہرہ صحیح طور پر نہیں دیکھ پاتا ہوں، آپ جناب دوزانو ہو کر بیٹھے ہیں اور میں اپنی عادت کے مطابق آلتی پالتی مار کر بیٹھا ہوں۔ مجھے پیروں میں تکلیف ہونے کی وجہ سے نماز کے سوا میں کبھی دوزانو ہو کر نہیں بیٹھتا ہوں۔ حضرت کے دوزانو بیٹھنے کے باوجود میں قد کا اندازہ کرتا ہوں کہ تقریباً پانچ فٹ کا قد ہے اور لنگی پہنے ہیں۔ ریش مبارک میں کہیں کہیں سیاہی جھلک رہی ہے۔ کیا میں سمجھوں کہ یہ آپ ہی ہیں اور مجھے یاد کرنے کا سبب کیا ہے۔ اگر ضروری سمجھتے ہیں تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں۔ اور یہ آپ کی مرضی کی بات ہے مجھے اس سے زیادہ ضروری وہ بات ہے جو میں بیان کررہا ہوں۔

جناب عالی۔ عملیات میں آپ دور حاضر کے روشن چراغ ہیں۔ آپ کی موجودگی ہی عمل کی کامیابی کی دلیل ہے۔ مگر عملیات میں ہر عمل کے لئے ایک قاعدہ اور قانون ہے۔ اور اسی سبب سے میں خوش فہمی میں مبتلا ہونے کے بجائے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میری درخواست پر غور فرمائیں۔

سب سے پہلے میں باادب آپ سے اجازت طلب کرتا ہوں۔ یہ نظر عنایت سعادت اور برکت کیلئے ہو آپ کی دعاؤں کے طفیل سے خاکسار کو کامیابی عطا ہو انشاء اللہ۔ دوسری بات زکوٰۃ کی، وظیفہ کیا جائے یا ورد کیا جائے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی تفصیل عنایت فرمائیں انشاء اللہ ناچیز کی کوشش ہوگی کہ عمل صحیح طریقہ سے کیا جائے۔ جیل میں پرہیز جلالی ہوتا ہے صرف صبح دودھ کی چائے کے علاوہ۔ اس لئے پرہیز کوئی مشکل نہیں ہے ویسے بھی خادم پہلے سے ہی ترک حیوانات کا عادی ہے۔ آپ جانتے ہیں دور حاضر میں یارحیم کا عمل کرنا اور اس سے بڑھ کر اس اسم کے مطابق اپنی عادات کو بنانا کتنا مشکل ہے اس میں اگر حضرت کی نظر عنایت اور خصوصی دعائیں شامل ہوجائیں تو میری کشتی کو کنارہ مل جائے۔

بقول　ہم کہاں کے دانا ہیں کس ہنر میں یکتا ہیں

حضرت میری آپ سے التجا ہے کہ آپ تفصیل سے عمل بیان کریں جوابی لفافہ ہمراہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ آپ جناب جو مناسب سمجھتے ہیں۔ عنایت کریں۔ فی الحال یارحیم کا ورد جاری ہے اور میں تقریباً ۱۵/جون تک جیل سے رہا ہوجاؤں گا انشاء اللہ العظیم۔ میں نے اس خط میں میرے پورے حالات بیان نہیں کیے صرف جو ضروری باتیں تھیں مختصراً انہی کو بیان کیا ہے۔ ورنہ یہ خط چار صفحوں پر مشتمل ہوتا۔ ویسے بھی آنجناب سے کیا چھپا ہے۔ جو بیان کیا جائے۔ آپ خود بھی جان جائیں گے جہاں آپ کی اتنی نظر عنایت ہے اس کے ساتھ کچھ عطا کرکے ممنون کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

انشاء اللہ بقیہ اگلے خط میں۔

جواب

آپ نے اپنے خط کی ابتدائی سطور میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے جن تعریفی کلمات کو کاغذ پر بکھیرا ہے اس کے لئے میں قدردانی کا اظہار کرتا ہوں اور اس رب کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ روحانی کام کرنے کی توفیق بخشی اور جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں اس روحانی تحریک کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ بے شک اس کی بخشی ہوئی توفیق سے انسان اس دنیا میں کسی اچھے کام کے لئے اقدام کرتا ہے اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے انسان اچھے کاموں کی قدر بھی کرتا ہے اور تعریف وتحسین بھی۔

آپ کو اقبال نوری صاحب نے تعویذ گنڈوں کی اجازت دیدی تھی لیکن آپ نے اس تحریر کو ضائع کردیا یہ ایک طرح کی غیر ذمہ داری تھی۔ یہ تحریر آپ کے لئے سند کا درجہ رکھتی تھی آپ کو اس تحریر کی حفاظت کرنی چاہئے تھی۔ لیکن آپ اس کی حفاظت نہ کرسکے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا لاابالی پن موجود ہے۔ اور یہ لاابالی پن روحانی عملیات کی لائن میں خطرے کی گھنٹی ہے جو کسی بھی وقت بج سکتی ہے۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو ہم آپ سے یہ عرض کریں گے جو انسان اپنے استاد کی بخشی ہوئی سند کی حفاظت نہ کرسکا وہ کسی موکل یا ہمزاد بشرطیکہ وہ تابع ہوجائے حفاظت

کیسے کرسکتا ہے۔ جب کہ کسی بھی تحریر اور دستاویز کی حفاظت کرنا آسان ہے لیکن موکل، ہمزاد اور جن کی حفاظت کرنا اور عمر بھر اس کے ذریعہ طے شدہ معاہدہ کے مطابق خدمت لینا بہت مشکل ہے۔

اپنی بیوی سے متعلق آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ ممکن ہے کہ حرف بحرف درست ہو لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ وہ رقم کیوں ادا نہ کرسکے جس کا فیصلہ عدالت نے سنایا تھا وہ رقم تو آپ کو ماہانہ ادا کرنی تھی یکمشت نہیں۔ غالبًا ماہانہ جو خرچ آپ پر لاگو کیا گیا ہوگا وہ آپ اپنی غیر ذمہ داری کی وجہ سے ماہ بر ماہ ادا نہ کرسکے۔ اور اس طرح عدالت کی حکم عدولی کرکے آپ کو قید و مشقت کی سزا بھگتنی پڑی۔ بیوی کی تانا شاہی اپنی جگہ۔ بیوی کی زیادتیوں کی وجہ سے چلیے آپ مظلوم ہیں لیکن آپ کی بیان کردہ تفصیل سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے مزاج میں غیر ذمہ داری ہے جو آپ کو ہچکولے کھلاتی ہے اور آپ کو آفت و مصیبت کا شکار کرتی ہے۔

آپ نے جو خواب بیان کئے ہیں ان کی تعبیر یہ ہے۔ پہلے خواب کا اصل مرکز پلاسٹک جوتے خریدنا ہے۔ اس خواب سے آپ کی دوسری شادی کی طرف اشارہ ہے۔ جو ہوچکی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ خواب و تعبیر کی دنیا ہر حقیقت سے مختلف ہے۔ بعض خواب اچھے ہوتے ہیں اور ان کی تعبیر بھیانک ہوتی ہے۔ اور بعض خواب بھیانک ہوتے ہیں اور ان کی تعبیر اچھی ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ خواب انسان بعد میں دیکھتا ہے اور اس کی تعبیر اس کو پہلے ہی مل جاتی ہے۔ اگرچہ ایسا خال خال ہوتا ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے اور آپ کے خواب کی تعبیر یہی ہے کہ آپ کی دوسری شادی ہوگی اور وہ ہوچکی ہے۔ خواب میں یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اس کے تمام اجزا ایک دوسرے سے مربوط ہوں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی خواب ایک ہی خواب میں نظر آتے ہیں اور ان کی تعبیریں مختلف ہوتی ہیں۔ کسی جزو کی تعبیر کچھ ہوتی ہے اور کسی جزو کی تعبیر کچھ۔ آپ کا پہلا خواب مختلف اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس خواب کے ایک جزو میں یہ اشارہ ہے کہ موکل کا عمل کچھ ذمہ داریاں چاہتا ہے اور ہر کس و ناکس موکل تابع کرنے کا اہل نہیں ہوتا۔ چچا باپ کے قائم مقام ہوتا ہے اس چچا کا نام لے کر آپ کے والد نے اس بات کی نصیحت کی ہے کہ کچھ لوگ موکل تابع کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں اور اس کی وجہ ان کی نااہلیت اور غیر ذمہ داری ہوتی ہے۔ چچا سے وہی چچا مراد نہیں ہیں بلکہ ہر وہ شخص جو اس لائن میں آپ سے پہلے آیا ہو اور اپنی نااہلیت اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے ناکام ہوگیا ہو۔ چچا سگا ہو یا سوتیلا یا عمر میں کوئی بھی بڑا شخص جسے کوئی بھی چھوٹا شخص انکل یا چچا کہہ کر آواز دے۔ بہرحال چچا دنیا میں بھتیجے سے پہلے آتا ہے۔ اس حساب سے وہ اس دنیا میں پہلے قدم رکھتا ہے۔ آپ کے خواب میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو لوگ اس لائن میں تم سے پہلے آئے ہیں وہ اپنی نااہلیت اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے ناکام ہوگئے ہیں۔ اس لئے اگر تم اس لائن میں قدم رکھنے کا ارادہ کررہے ہو تو پوری ذمہ داری کے ساتھ قدم رکھنا۔ ورنہ تم بھی تم سے پہلے اقدام کرنیوالوں کی طرح ناکام رہوگے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اماوس (تحت الشعاع) کے زمانہ کے خواب معتبر نہیں ہوتے اور جو خواب معتبر نہیں ہوتے ان خوابوں کی تعبیر بھی کچھ نہیں ہوتی لیکن اگر آپ کے خواب کی کوئی تعبیر ہے تو وہ وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

آپ نے اس خواب کے چند دنوں کے بعد نوچندی جمعرات سے الٹی بسم اللہ کا عمل شروع کردیا۔ آپکے بیان کے مطابق یہ عمل آپ نے طلسماتی دنیا میں پڑھا تھا۔ اس عمل کو بھی آپ نے غیر ذمہ داری کے ساتھ پڑھا اور پھر غیر ذمہ داری کے ساتھ شروع کردیا۔ الٹی بسم اللہ کا عمل نوچندی جمعرات سے شروع نہیں کرنا چاہئے۔ دیگر یہ کہ جب آپ اس مبارک لائن میں قدم رکھ رہے ہیں تو آپ کو موکل تابع کرنے کے لئے کوئی مثبت عمل تلاش کرنا چاہئے تھا الٹی بسم اللہ کا عمل منفی عمل ہے اور منفی عمل عروج ماہ میں نہیں کیا جاتا۔ اگر آپ کو کوئی عمل کرنا ہی تھا تو سیدھی بسم اللہ کا کرتے۔ اس میں کامیابی کے امکانات زیادہ تھے۔ الٹی بسم اللہ کے عمل کو اس فن کی تکمیل کی غرض سے ہم نے چھاپ تو دیا تھا لیکن ہم نے اس کو کبھی بہتر نہیں سمجھا۔ کیونکہ اس میں رجعت کا اندیشہ بھی رہتا ہے اور اس طریقے کو اکابرین نے پسند نہیں کیا ہے لیکن اندازہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ نے اس عمل کو پوری ذمہ داری سے نہیں کیا۔ آپ نے اس عمل کی کوئی تعداد بھی مقرر نہیں کی۔

آپ نے دوسرے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ آپ طلسماتی دنیا پڑھ رہے ہیں اور اس میں اسم ذات کا کوئی عمل تحریر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اس میں یارحیم کے ذکر کے بارے میں بھی پڑھا ہے۔ خواب ہی میں آپ کو کوئی شخص بھی نظر آتا ہے جس کے بارے میں آپ کو بتایا جاتا ہے کہ یہ حسن الہاشمی ہیں، وغیرہ۔

اس خواب سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی یہ رہنمائی ہورہی ہے کہ آپ عملیات کے میدان میں جو بھی قدم اٹھائیں وہ ذمہ داری کے ساتھ اٹھائیں۔ اور جس طلسماتی دنیا کا مطالعہ آپ کررہے ہیں اور جس کو مرتب حسن الہاشمی کررہا ہے اس رسالے میں چھاپے گئے فارمولوں کو سنجیدگی اور گہرائی کے ساتھ پڑھ کر پھر کوئی ٹھوس طریقہ اختیار کریں۔ چونکہ آپ رسالہ طلسماتی دنیا سے مانوس ہیں اور اس رسالے سے اور اس کے مرتب کرنے والے سے عقیدت رکھتے ہیں اسی لئے اس رسالے اور اس کے ایڈیٹر کے ذریعہ آپ کو ہدایت دی گئی تاکہ آپ آسانی سے بات کو سمجھ سکیں۔ یوں تو اس دنیا میں ہزاروں عاملین ایسے ہیں جو ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ